تب تک کوئی منش بھی سُکھ اور شانتی سے زندگی نہیں کاٹ سکتا۔ منزل مقصود تک پہنچنے کا ذکر ہی کیا ہے۔ تمام دنیا کا دھرم کرم اور عزت خاندان اور نیک چلنی سب چاندی کے سہارے آرہی ہے۔ جس کے پاس روپیہ ہے۔ وہ ہزاروں قسم کی خرابیوں کے کرنے پر بھی نیک چلن ہے۔ برادری میں اُس کے ذرا پاروں پر نظر ڈالنے والا کوئی نہیں اور جس کے پاس دولت نہیں وہ کسی طرح بھی سنسار میں عزت کے لائق نہیں گنا جاتا۔ اس حالت کو دیکھ کر ہر ایک براہمن سادھو جن کے دھرم میں روپیہ کا رکھنا بھاری پاپ سمجھا جاتا تھا دولت کے کمانے میں مصروف ہو گیا غرضکہ بڑے بڑے دھرم پرچارکوں کو بھی دھن آنے کی دُھن نے دھرم کے راستہ سے علیحدہ ادھرم کی راہ کا مسافر بنا دیا۔ جن کے وشواش پر لوگ اپنی زندگی کی ناؤ کو سنسار ساگر سے پار لگانے کے خیال میں مگن تھے۔ وہ لوگ بھی انکے جال میں پھنس کر خود اپنی زندگی کو بھنور میں پھنسا بیٹھے۔ ایسی حالت کو دیکھ کر اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ تمام اُردو خوانوں کو ایشور۔ جیو اور پرکرتی کا ٹھیک ٹھیک علم حاصل کرانے کی غرض سے اُپنشدوں کا جو رشیوں کے بنائے ہوئے وید منتروں کے ویاکھیان میں ترجمہ کیا جائے اور بعض دوستوں کے کہنے سے یہ بھی لازم معلوم ہوا کہ یہ ترجمہ مختصر اور لفظی بھی نہ کیا جاوے بلکہ جہاں تک ہو سکے پوری تشریح کے ساتھ واضح کیا جاوے اور بعض موقعوں پر ضروری بحث کے ساتھ اس ترجمہ کو چلایا جاوے۔ اگرچہ میری علمی لیاقت اس قسم کی نہیں کہ میں اس قسم کے بوجھ اور ذمہ داری کے کام کو برداشت کر سکوں لیکن پرماتما کی امداد کے بھروسہ پر چلانے کی کوشش کی جاویگی +

آغاز ترجمہ ایش اوپنشد

یہ اوپنشد درحقیقت یجروید کا چالیسواں ادھیائے ہے۔ اس میں سارے منتر گیان کانڈ کے ہیں جہاں تک خیال کیا جاتا ہے سارے اُپنشدوں کا مول یہی اوپنشد ہے۔ مگر ... اوپنشد ... کے ... ہے۔ اس واسطے اس کا نام ویدانت رکھا گیا۔ اور باقی اوپنشد ... ہیں

ویدانت کے نام سے موسوم ہوئیں - اور ویاس جی نے برہم سوتروں میں بھی اسی کے مضمون برہم ودیا ہی کو لیا - اس واسطے اُس کا نام بھی ویدانت شاستر ہُوا - دوسرا سبب ان کو ویدانت کہنے کا یہ بھی ہے کہ وید نام گیان کا ہے - اور برہم کے جاننے میں بدھی سے پورا کام نہیں چلتا بلکہ برہم گیان سب سے آخر کی منزل گیان کی ہے - کیونکہ پرکرتی سے جو سوکشم ہے اور اُس کا گیان اندریوں کے ذریعے سے نہیں ہوتا - لیکن اُس کے کاریہ اور گُنوں کے پرتیکش ہونے سے اُس کی ہستی کا گیان عام لوگوں کو بھی ہو سکتا ہے - لیکن برہم ایسی سوکشم چیز ہے کہ جس کا گیان کبھی اندریوں سے تو ہو ہی نہیں سکتا - اس واسطے شبد پرمان کی ضرورت ہے - اور آریہ لوگ وید کو سب سے زیادہ مستند پرمان مانتے ہیں - اس واسطے ان وید کے برہم سے متعلق منتروں اور اُن کی ویاکھیا کا نام ویدانت ہُوا ۔

ईशा वास्यमिदꣳ सर्वं यत्किञ्च जगत्याञ्जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्यस्विद्धनम्॥१॥

یعنی علیحدہ علیحدہ (۱) ایشا (۲) باسیم (۳) اِدم (۴) سروم (۵) یت (۶) کم (۷) چ (۸) جگتیام (۹) جگت (۱۰) تین (۱۱) تیکتین (۱۲) بھونجیتھا (۱۳) ما (۱۴) گردھ (۱۵) کسیہ (۱۶) سوت (۱۷) دھنم - (لفظی ترجمہ) ایشا بمعنی ایشور سے - باسیم ڈھکا ہوا یا رہنے کا مکان - اِدم یہ سروم سب - یت جو - کم کچھ - چ اور - جگتیام جگت یا دنیا میں - جگت تبدیل اور فانی ہونے والا - تین اُس سے - تیکتین چھوڑنے سے یا دی ہوئی سے - بھونجیتھا بھوگ کرتے ہیں - ما مت گردھ لالچ کرو - کسیہ کسی کا - سوت حق - دھنم دھن کو (ترجمہ اردو سے) ہر ایک اس فانی دنیا میں جو چیزیں ہیں وہ سب ایشور کے رہنے کا مکان ہیں یا ایشور سے ڈھکی ہوئی ہیں یعنی ایشور ہر ایک چیز میں موجود ہے - کوئی پہاڑ کے گہرے سے گہرے غار ایسے نہیں ہیں جن میں ایشور موجود نہ ہو - کوئی سمندر کی گہری سے گہری تہہ نہیں جہاں پرماتما نہ ہو - کوئی پہاڑ کی چوٹی ایسی نہیں جو پرماتما سے خالی ہو - سورج لوک چندر لوک - تارا اگن وغیرہ جس قدر لوک لوکانتر ہیں سب جگہ پرماتما موجود ہے - کسی جگہ پر انسان پرماتما سے چھپ نہیں سکتا - اور جو ایشور کے احکام کے خلاف کرتے ہیں یعنی ایشور کو چھوڑ دیتے ہیں - وہ جنم مرن کے

دکھوں کو بھوگتے ہیں اس واسطے ہر ایک منشیہ کو چاہئے کہ پرماتما کو سب جگہ موجود جانے تو اسکے برخلاف کرنے سے دکھوں کی پیدائش کو سمجھ کر کبھی پاپ کرنے کے واسطے تیار نہ ہو اور کسی کا دھن لینے کی خواہش نہ کرے کیونکہ پرماتما کا نیم یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کو اس کے کرموں کے مطابق بھوگ ملتا ہے اور کوئی انسان اس کے خلاف اپنی کوشش سے بھوگ حاصل نہیں کر سکتا۔ اس واسطے دوسرے کا دھن لینے کی خواہش سے گنہگاری تو لازم ہوگی اور بھوگ میں کچھ بھی فرق نہیں آئیگا۔ اسی کو گناہ بے لذت کہتے ہیں +

(سوال) اگرچہ اس وید منتر سے ایشور کا ہر جگہ موجود ہونا پایا جاتا ہے لیکن ہم ایشور کو کہیں نہیں دیکھتے۔ اب ہم تو اس وید منتر کو مانیں یا اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیزوں کو [illegible] اگر ایشور ہے تو [illegible] کہاں ہے +

(جواب) چونکہ بہت سی [illegible] لطافت وغیرہ کے حواسوں سے محسوس نہیں ہوتیں اور ان کی ہستی کو سب لوگ تسلیم کرتے ہیں مثلاً عقل، روح، دکھ وغیرہ اس سے ثابت ہے کہ دنیا میں ایسی اشیاء موجود ہیں جن کو لوگ اندریوں سے نہیں معلوم کر سکتے۔ ان میں سے ایک ایشور ہے۔ اور یہ سوال کہ ایشور کہاں ہے بالکل غلط ہے کیونکہ کہاں کا لفظ محدود کے واسطے آتا ہے اور وید منتر نے ایشور کو لا محدود بتلایا ہے مثلاً کوئی کہے کہ دودھ میں گھی یا مصری میں مٹھاس کہاں ہے تو جواب ہوگا ہر جگہ جس سے کہاں کا اعتراض ایک جگہ پر رہنے والی چیزوں کے واسطے موضوع معلوم ہوتا ہے محیط کل کے واسطے نہیں +

(سوال) جو لوگ ایشور کو نہیں مانتے وہ زیادہ دولتمند معلوم ہوتے ہیں جیسے چینی وغیرہ ناستک قومیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشور کو ماننے سے افلاس اور تکلیفیں حاصل ہوتی ہیں +

(جواب) اول تو یہ دعویٰ ہی [illegible] ہے کہ ناستک لوگ زیادہ دولتمند ہوتے ہیں کیونکہ بہت سے عیسائی یہودی جو خدا کی ہستی کے قائل ہیں بڑے بڑے مالدار دیکھے جاتے ہیں دوسرے مالدار ہونا کوئی عمدہ بات نہیں بلکہ جس قدر مالدار دیکھے جاتے ہیں ان سب میں زیادہ حصہ مت کا [illegible] اور قمار انہیں نے بنائی ہیں اور وید کے ماننے والے تو اس قسم کی دولت کو جس سے ملکی رسم میں نہ کہ رشتے کے سوا اور کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا برا جانتے ہیں +

کام زبان سے نکلا نہیں کہ کیا ہوا موجود۔ ایک دو روز میں ہی امیر کے کام ختم ہو گئے۔ اب فکر پڑی
کہ اگر اسے کام نہیں دیتے تو یہ ضرور مار ڈالیگا۔ اگر کام دیتے ہیں تو اس قدر کام کہاں سے لائیں
اس فکر نے امیر کی طبیعت کو بالکل بے چین کر دیا۔ کھانا پینا سب حرام ہو گیا۔ ایک دن کسی
عالم آدمی نے امیر سے پوچھا کہ باوجود اس قدر دولت کے تم اس قدر کمزور کیوں ہوتے چلے جاتے
ہو۔ امیر نے سارا حال بیان کر دیا۔ عالم نے کہا کہ تم اپنے کاموں ہی پر اسے کیوں محدود رکھتے
ہو۔ اسے اہل محلہ۔ اہل شہر کے کاموں پر مقرر کر دو۔ اگر یہ اس کو بھی پورا کر دکھلائے۔ تو تمام
انسانوں کی بھلائی کے کام پر لگا دو۔ اگر اس سے بھی فارغ ہو جائے۔ تو ہر ایک جاندار کی خدمت
کا کام لو۔ یہ لامحدود کام اس سے زندگی بھر ختم نہ ہوگا۔ اور تم اس کے ہاتھ سے بچے رہوگے
یہی حالت انسان کے دل کی ہے جس وقت اسے نیک کام سے فرصت ملیگی۔ اسی وقت
انسان کے تباہ کرنے والے کاموں میں لگ جائیگا۔ اس واسطے اس من کو پراوپکار کے لامحدود
کاموں میں لگانے کے بغیر انسان دنیا کی برائیوں سے بچ نہیں سکتا۔ اور نہ برا کام کرنے کے سوائے
مصیبت اور تکلیف کے کسی نیک نتیجہ کی امید۔ اور انسان نے اپنے کام اس قدر محدود کئے
ہیں کہ ان کو بہت جلد ختم کر لیتا ہے۔ مہاتما رام چندر نے بھی ہنومان کو یہی اپدیش کیا تھا۔ کہ
خواہش کی ندی دو راستوں پر جاتی ہے ایک نیک خواہش اور دوسری بدخواہش جو خواہش ایشور کے
حکم کے موافق ہے وہ نیک ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ بدخواہش ہے۔ اس واسطے ایشور
کو ہر جگہ موجود سمجھ کر اور یہ خیال کر کے کہ اس کے احکام کے خلاف عمل کرنے سے دکھ بھوگنا پڑیگا
اس واسطے بجائے خودغرضی اور دوسروں کا حق چھیننے کے پراپکار اور دوسروں کی بھلائی
کے کام کرنے چاہئیں۔ اور جو لوگ دوسروں کی بھلائی کے کام کرتے ہیں وہ ہمیشہ آرام سے
رہتے ہیں۔ اس واسطے پراپکار کی خواہش جو نیک ہے ہر وقت دل میں رکھکر سنسار کے اوپکار
پر کمر باندھنی چاہئے جتنا بن پڑے کبھی اس اپکار کے کام سے علیحدہ ہو کر زندگی بسر نہ کرنی
چاہئے کیونکہ منش کی زندگی [illegible] ہے کہ اس کا بار بار ملنا بہت مشکل ہے
جو لوگ ایشور کے احکام کی پرواہ نہ کر کے منش جیون کا قتل کرتے ہیں [illegible] ان
سے بڑھکر موتوف کوئی نہیں۔ اور جو دوسروں کو نقصان [illegible]

کرنا چاہتے ہیں۔ وہ پورے حیوان ہیں۔ وہی انسان عقلمند کہلاتے ہیں جو ہر وقت پراوپکار کے کاموں
میں لگے رہتے ہیں۔ جن کی زندگی کا مقصد ہی دوسروں کی بھلائی کرنا ہے اور جو بلا غرض سنسار کے اوپکار
میں لگے رہتے ہیں۔ سو وہی پرانی ایشور آگیا کو پالتے ہیں۔ جو نیک کام دوسروں کی بھلائی کے واسطے
کئے جاتے ہیں وہ کبھی بندھن کا سبب نہیں ہوتے۔ بندھن کے سبب وہی کام ہیں۔ جو ایشور
کے حکم کے خلاف کئے جاویں۔ اور جن میں دوسروں کے حق لینے کا خیال موجود ہو۔ پس جو لوگ اپنی
زندگی پراوپکار میں خرچ کریں گے۔ وہی سنسار کے برے کاموں سے بچ کر نیک کاموں سے من
کو شدھ کر کے تو گیان کو حاصل کر کے مکتی کے حقدار ہوں گے۔ یہی اس وید منتر کا مطلب ہے

असुर्या नाम ते लोका अंधेन तम सावृता: ।
तांस्ते प्रेत्यापि गच्छन्ति ये के चात्म हनो जना: ॥३॥

(پد) اسوریا۔ نام۔ تے۔ لوکا۔ اندھین۔ تمسا۔ آورتا۔ تان۔ تے۔ پریتیا۔ اپی۔ گچھنتی۔ یے۔ کے۔ چہ۔ آتماہنا۔
(ترجمہ انوے سے) وہ لوگ مہا اندھکار والے لوکوں کو مرنے کے بعد جاتے ہیں۔ جو کہ اپنی آتما
کا خون کرتے ہیں۔ اندھکار والے لوکوں سے مراد ایسے اجسام کی ہے۔ جس میں جیو کی جاننے
کی طاقت بہت ہی محدود ہو جاتی ہے۔ چونکہ سورج پرکاش والی شکتی ہے اور پرکاش کے
ارتھ گیان کے بھی ہیں۔ اس واسطے سورج سے رہت اندھکار والے جسم سے مراد گیان سے
رہت جو قالب ہیں۔ چونکہ گیان کا مطلب نیکی اور بدی کو جان کر اس کے ذریعہ سے دکھ سے چھوٹ
کر سکھ حاصل کرنا ہے۔ اور جن قالبوں میں سکھ کے حاصل کرنے کے واسطے اور دکھ سے چھوٹنے کے
واسطے جو اسباب ہیں ان کا گیان نہ ہو۔ وہ سب قالب گیان کے سورج سے رہت ہیں اور گیان
کے سورج سے مراد ویدوں کی تعلیم سے ہے کیونکہ وید سب گیان کے من اور سرشٹی کے شروع
میں ہونے سے ان کا سوتہ پرکاش یعنی بغیر کسی دوسری تعلیم کے اظہار ہونا بھی مسلم ہے۔ اس واسطے
جن اجسام میں ویدوں کی تعلیم نہیں ہو سکتی وہ اجسام سوریہ یعنی روشنی سے خالی ہیں لیکن وید منتر
سنسکرت سے پورن ہونے کی تاکید کی ہے۔ بعض لوگوں کو یہ خیال ہوگا کہ جب سورج کا پرکاش نہ
ہوگا تو وہ لوگ خود بخود اپنے سنسکار سے بھرپور ہوں گے۔ وہ ہیں کہاں یہ سنسکار دئے گئے لیکن سمجھدار آدمی
جان سکتے ہیں کہ سورج کے نہ ہونے کی حالت میں بالکل اندھیرا ہی نہیں ہوتا بلکہ چراغوں کی روشنی

کی حالت میں کسی سوچ نہیں ہوتا۔ اس واسطے دید نے بتلا دیا کہ جن اجسام میں سوچ یعنی ایشوری علم اور چراغ یعنی انسانی تعلیم شرفیہ کی کسی قسم کی روشنی بھی نہیں ہوتی۔ آتما کو ناش کرنے والے لوگ ان جسموں میں داخل ہوتے ہیں ۔

(سوال) جبکہ تم آتما کی پیدائش نہیں مانتے تو اس کا ناش بھی کسی طرح پر ہو نہیں سکتا۔ یہ اپدیش کہ جو آتما کو ناش کرنے کے باب میں ہیں کس طرح پر صحیح ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ابناشی آتما کا ناش ہو ہی نہیں سکتا۔ جبکہ اس جرم کا ہونا ناممکن ہے تو اس کی سزا بتلانا سراسر فضول ہے +

(جواب) ناش کرنے سے مراد اس کے حقوق کے ناش کرنے سے ہے۔ چونکہ جیو آتما کو من وغیرہ پر پرماتما نے حکومت دی ہے اور یہ سب اندری من اور شریر آتما کو منزل مقصود تک پہنچانے کے واسطے سادھن ہوئے ہیں۔ بس جو لوگ آتما کو اس درجہ سے گرا کر من۔ اندری اور شریر کا غلام بنا دیتے ہیں۔ وہ درحقیقت آتما کا ناش کرتے ہیں +

(سوال) جبکہ پرماتما نے آتما کو افسر اور من وغیرہ کو غلام بنایا ہے تو انسان اس کے خلاف کس طرح پر کام کر سکتا ہے +

(جواب) انسان کام کرنے میں مختار ہے لیکن جس وقت پرماتما کے خلاف کام کرتا ہے۔ تو اُسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور جب پرماتما کے حکم کے موافق چلتا ہے تو اُسے آرام ملتا ہے +

(سوال) تم جو ناش کرنے کے معنے ادھیکار کے ناش لیتے ہو۔ اس میں کیا پرمان ہے۔ کیونکہ منتر میں آتما تما کا ہنن لکھا ہے +

(جواب) ارتھ کے واسطے تین شکتیوں سے کام لیا جاتا ہے لکشنا۔ اور ا۔ بیجنا اور جہاں ابھدھا سے آبھ صوارتھ نکلے وہاں لکشنا شکتی سے کام لیا جاتا ہے۔ جیسے کسی نے کہا مچان پکارتے ہیں۔ چونکہ مچانوں میں پکارنے کی شکتی کا ہونا ناممکن ہے۔ اس واسطے وہاں یہ لکشنا کرتے ہیں کہ مچان پر بیٹھے ہوئے منش پکارتے ہیں +

(سوال) تمہاری یہ مثال ٹھیک نہیں کیونکہ ایسا ہم نے کبھی نہیں سُنا۔ دِرشٹانت وہ ہوتا ہے جس کو ہر شخص تسلیم کرے +

(جواب) جب لوگ ریل پر بیٹھے ہوئے کہتے ہیں کہ سیرٹھ آگیا تو سمجھ دار آدمی جانتا ہے کہ میرٹھ

تو جڑھ چیز ہے۔ اُس میں آنے کے فعل کا ہونا ناممکن ہے۔ اس واسطے وہ اس کے معنی یہ سمجھتا ہے کہ ریل میرٹھ پہنچ گئی۔ اور آنے کا فعل بجائے میرٹھ ریل کے ذمہ لگا دیتا ہے +

(سوال) اگر اس طرح پر من مانا ارتھ کیا جاوے تو کسی لفظ کے صحیح معنے کچھ بھی نہ ہوں گے بلکہ جہاں جو چاہو کر لو +

(جواب) نہیں لفظوں کے صحیح ارتھ سمجھنے کے واسطے ہی یہ شکتیاں مقرر کی گئی ہیں۔ تاکہ کہنے والوں کا ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھ میں آ جاوے اور لوگ بھرم جال میں نہ پڑے رہیں +

(سوال) تم نے لوک شبد کا ارتھ جسم کس طرح کیا کیونکہ کسی کوش میں لوک کا ارتھ جسم نہیں کیا گیا

(جواب) چونکہ لوک شبد کا درشیہ پدارتھ ہے۔ اس واسطے شریر کو درشیہ ہونے سے اور پنڈ یعنی جسم برہمانڈ یعنی جگت کی مثال میں دی جاتی ہے۔ اس واسطے لوک شبد کا ارتھ جسم کرنا ٹھیک ہے۔ اور پریتہ شبد یعنی مرنے کے بعد حاصل ہونے سے دوسرے جسم کا نام بھی لوک صحیح ہو سکتا ہے +

अनेजदेकं मनसो जवीयो नैनद्देवा आप्नुवन् पूर्वमर्षत्।
तद्धावतोऽन्यानत्येति तिष्ठत्तस्मिन्नपो मातरिश्वा दधाति॥
॥४॥

(ارتھ) انیجت۔ ایکم۔ منسو۔ جویہ۔ نہ۔ اینت۔ دیوا۔ آپنوبن۔ پوروم۔ ارشت۔ تت۔ دہاوتہ انیان۔ آیتی۔ تشٹھت۔ تسمن۔ اپہ۔ ماترشوا۔ دوہاتی +

(پدارتھ) انیجت۔ نہ کانپنے والا یا خوف نہ کھانے والا۔ ایکم۔ جس کے برابر دوسرا نہ ہو منسو۔ من سے جویہ۔ من سے زیادہ تیز رفتار۔ نہ۔ نہیں۔ اینت۔ من کو پیچھے چھوڑنے والا۔ دیوا۔ پرکاش کرنے والا۔ آپنوون۔ پا سکتیں۔ پوروم۔ پہلے ہی۔ ارشت۔ موجود ہونے سے۔ تت۔ وہ۔ دہاوتہ۔ دوڑتا ہوا۔ انیان۔ اوروں کو۔ آیتی۔ لگندکر اور جگہ پہنچتی۔ تسمن۔ اُس میں یعنی برہم میں۔ اپہ۔ جس کو۔ ماترشوا۔ ہوا۔ دوہاتی۔ دہارن کرتا ہے +

(الوے سے ارتھ) مت کرتہ بالا تینوں منتروں میں ایشور کی ہر جگہ پر موجودگی اور اُس کے حکم کے مطابق زندگی بھر کرم کرنے کا اُپدیش اور اُس کے نیموں کے خلاف آتما کے ادہیکار

کو ناش کرنے والوں کو سزا کا ہونا بتلا کر اب ایشور کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ بغیر ٹھیک ٹھیک تعریف معلوم ہوئے اس سے جو فائدہ لینا چاہئے۔ اس میں آدمی نہیں لگتے جس سے سکھ کے اسباب کی موجودگی میں بھی لوگ سکھ سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اس منتر کا ارتھ یہ ہے کہ وہ پرماتما ہر جگہ موجود ہونے سے کبھی کانپتا یا حرکت نہیں کرتا اور بسبب ایک ہونے کے کبھی خوف بھی اس کے نزدیک نہیں آتا۔ کیونکہ جس کی برابر والا کوئی نہ ہو۔ اور نہ ہی اس سے بڑا ہو تو اسے کس سے خوف ہو سکتا ہے۔ وہ پرماتما سرب بیاپک ہونے سے من سے بھی تیز رفتار ہے کیونکہ جہاں من جاتا ہے پرماتما وہاں پہلے موجود ہوتا ہے۔ چونکہ پرماتما لا محدود ہونے کے سبب سے پہلے سے سب جگہ موجود ہے۔ اس واسطے اندریاں اس کو نہیں پا سکتیں یعنی اس کو نہیں معلوم کر سکتیں۔ جو پرماتما کو معلوم کرنے کے واسطے ادھر ادھر دوڑتے ہیں وہ ہرگز ہرگز پرماتما کو نہیں مل سکتے یعنی جہاں جہاں اندریاں وشیوں کے واسطے جاتی ہیں پرماتما ان سے آگے پہلے موجود ہوتے ہیں۔ اس سب کا مطلب یہ ہے کہ برہم کو اندریوں سے محسوس نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی وہ لوگ جو اندریوں سے ایشور کا درشن کرنے کے واسطے چاروں طرف دوڑتے ہیں۔ وہ کبھی پرماتما کو جاننے لائق نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ سنسار کے وشیوں سے علیحدہ نہ ہو جاویں +

(سوال) کیا برہم چلنے والا ہے یا حرکت سے خالی ہے؟

(جواب) برہم ہر جگہ بیاپک ہونے سے کبھی حرکت نہیں کرتا بلکہ سنسار کی عام چیزیں اسکی طاقت سے حرکت کرتی ہیں +

(سوال) کیا برہم ساکار ہے یا نراکار؟ +

(جواب) ہر ایک ساکار چیز محدود ہوتی ہے اور محدود چیزیں چل پھر سکتی ہیں لیکن منتر میں بتلایا ہے کہ برہم سرب بیاپک ہونے سے چلنے وغیرہ سے مبرا ہے۔ اسواسطے وہ ساکار نہیں ہو سکتا اس کو شاستروں میں نراکار ہی لکھا ہے +

(سوال) برہم نراکار ہے۔ اس میں کوئی پرمان نہیں۔ کیونکہ آکار والی چیزیں ہی کام کر سکتی ہیں چونکہ برہم سرشٹی کی رچنا وغیرہ کیا کام کرتا ہے۔ اس واسطے وہ کسی طرح نرگن یعنی نراکار

نہیں ہو سکتا +

(جواب) چونکہ آکار جاتی یعنی نوع کی نشانی ہے اور نوعیت اُن چیزوں میں رہتی ہے جو ایک سے زیادہ ہوں چونکہ برہم ایک ہے اس واسطے اُس میں جاتی یعنی نوعیت نہیں ہے۔ جب نوعیت نہیں تو اُس کا نشان آکار بھی نہیں۔ اور یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک سگن چیز ساکار بھی ہو کیونکہ گُن ہر ایک ساکار و نراکار چیز میں رہ سکتے ہیں +

(سوال) کوئی نراکار چیز کام کرتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس واسطے نراکار برہم کا جگت کو پیدا کرنا ناممکن ہے +

(جواب) جس قدر کام کرتا ہے نراکار ہی کرتا ہے شریر کے انگ اور اوزار وغیرہ جس قدر ساکار چیزیں ہیں وہ سب نراکار کے کام کرنے کے سادھن ہیں کیا جیو ساکار ہے۔ اگر ساکار ہوتا تو نکلتا ہوا نظر آتا چونکہ نراکار جیو بھی شریر کو چلانے وغیرہ کے کام کرتا ہے۔ اس واسطے برہم نراکار بھی جگت کی رچنا وغیرہ کرتا ہے +

(سوال) منتر میں یہ جو لکھا ہے کہ وہی برہم جل کو وایو یعنی ہوا میں دھارن کرتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے : +

(جواب) ہوا جو بادل وغیرہ پانی کے بخارات کو جمع کرتی ہے وہ سب برہم کی مدد سے ہی کرتی ہے ورنہ جڑ وایو میں کچھ بھی کرنے کی شکتی نہیں کیونکہ پرمیشور سب سے زیادہ طاقت والا ہے اور بعض لوگ یہ بھی مطلب نکالتے ہیں کہ پران وایو جو کہ مالا کے منکوں میں دھاگہ کے طور پر شریر کی ہر ایک اندری وغیرہ میں پرویا ہوا ہے وہ بھی پرماتما کی مدد سے ہی سب کام کر سکتا ہے ورنہ پرانوں میں کوئی طاقت نہیں اور ماتا کے گربھ یعنی حمل میں یہ آتما اُس کی مدد سے اپنے کاموں کو پورا کرتا ہے غرضیکہ پرماتما کی مدد کے بغیر کوئی اندری وغیرہ چیز کام نہیں کر سکتی۔ اسی مضمون کو اگلے منتر سے اور مضبوط کرتے ہیں :-

तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्व-
न्तिके तदन्तरस्य सर्वस्य तदु
सर्वस्यास्य बाह्यतः ॥ ५ ॥

(پد) تت یجتی تت۔ نہ۔ ایجتی تت۔ دورے۔ تت۔ او۔ انتکے۔ تت۔ انتہ اسیہ سروسیہ تت۔ اُو۔ سروتیہ۔ اسیہ۔ باہیہ +

(پدارتھ) تت وہ۔ ایجتی چلتا ہے۔ تت وہ۔ نہ نہیں۔ ایجتی چلتا ہے تت وہ۔ دورے دُور ہے تت وہ۔ او لفظ اعتراض کے واسطے استعمال ہوتا ہے۔ انتکے نزدیک ہے تت وہ۔ انتہ اندر ہے اتیہ اس کے سروسیہ کل جگت کے۔ تت وہ۔ او لفظ اعتراض۔ سروتیہ کُل کے۔ اتیہ اِس سنسار کے۔ باہیہ باہر ہے +

(انوے سے ارتھ) وہ پرماتما جس کو ایک چیز میں دیکھ کر دوبارہ اور چیزوں کے دیکھنے سے مُورکھ لوگ چلتا ہُوا مانتے ہیں۔ اور ودّوان لوگ اُس کو سرو ویاپک سمجھ کر ہر جگہ موجود دیکھنے پر بھی چلنے سے رہت مانتے ہیں۔ وہ مورکھ لوگوں کے خیال سے بہت ہی دُور ہے کیونکہ لوگ اُس کو دُنیا کے دُور دُور کے حصوں میں کھوجنے جاتے ہیں۔ جب وہاں پر اُس کا پتہ نہیں ملتا تو دنیا سے باہر چوتھے آسمان۔ ساتویں آسمان۔ بیکنٹھ۔ گولوک کیلاش۔ کشیر ساگر غرضیکہ بہت ہی دُور بتلاتے ہیں لیکن ودّوان اور یوگی لوگوں کے خیال میں اُس سے نزدیک تر اور کوئی بھی چیز نہیں جیو آتما کے اندر و باہر ویاپک ہونے سے وہ بہت ہی نزدیک ہے۔ اِسی واسطے یوگی لوگ باہر سے اُس کی تلاش کو چھوڑ کر سمادھی کے ذریعہ سے اپنی آتما کے اندر دیکھتے ہیں۔ وہ سنسار کی ہر ایک چیز کے اندر و باہر موجود ہے۔ کوئی چیز اُس کو محدود نہیں کر سکتی +

(سوال) چلنا اور نہ چلنا دو متضاد صفات ہیں۔ وہ ایک برھم میں کیسے رہ سکتی ہیں؟

(جواب) برھم میں چلنے کی حرکت نہیں بلکہ اگیانی لوگ ایسا خیال کرتے ہیں۔ اس واسطے دو متضاد صفات برھم میں نہیں آتیں +

(سوال) کیا اگیانی لوگ ہی برھم میں حرکت مانتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں تو جو لوگ برھم کو جگت کرتا مانتے ہیں اُن کو برھم میں حرکت ماننی پڑتی ہے +

(جواب) جگت کرتا ہونے کے واسطے برھم کو حرکت کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ ہر جگہ موجود ہونے سے بلا حرکت کئے بھی تمام کاموں کو کر سکتا ہے یہ کہیں نیم نہیں کہ کسی کام کرنیکے واسطے حرکت کرنا ضروری ہو +

(سوال) دُنیا میں کوئی کاریہ بغیر حرکت کے بنتا ہُوا نہیں دیکھا جاتا۔ اس واسطے حرکت کا ہونا کاریہ بنانے کے واسطے ضروری ہے +

(جواب) چمک پتھر یعنی مقناطیس جو لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے کیا مقناطیس کو اس کے واسطے حرکت کرنے کی ضرورت ہے بالکل نہیں جبکہ مقناطیس لوہے کو بغیر حرکت کئے کھینچتا ہُوا معلوم ہوتا ہے تو ایشور میں کاریہ کرنے کے واسطے حرکت کو ضروری سمجھنا سخت غلطی ہے +

(سوال) برہم جگت کے اندر تو ہو سکتا ہے جگت کے باہر برہم کہاں رہ سکتا ہے اس واسطے یہ خیال صحیح نہیں کہ برہم جگت کے اندر و باہر موجود ہے بلکہ ایسا ماننا چاہئے کہ برہم جگت میں ہر جگہ موجود ہے +

(جواب) اگر تم جگت شبد کے معنوں کو سمجھتے تو تمہیں اس اعتراض کا موقع ہی نہ ملتا کیونکہ جگت کے معنی پیدا ہونے والا اور ناش ہونے والا ہے جس کو وکرتی کہتے ہیں سنسار میں پرکرتی کی دو قسم ہیں۔ ایک پرکرتی دوسری وکرتی۔ پرماتما پرکرتی کے اندر ویاپک ہیں اور وکرتی پرکرتی کا ایک حصہ ہے۔ اس واسطے پرماتما جگت یعنی وکرتی کے اندر باہر دونوں طرف ویاپک ہیں +

यस्तु सर्वाणि भूतान्यात्म-
न्येवानु पश्यति। सर्व भूतेषु
चात्मानं ततो न विजुगुप्सते ॥६॥

(پد) یہ۔ تو۔ سروانی۔ بھوتانی۔ آتمنے۔ ایو۔ انوپشیتی۔ سرو بھوتیشو۔ چہ۔ آتمانم۔ تتہ۔ نہ وچکیتسے

(پدارتھ) یہ۔ جو۔ تو شخص۔ سروانی کُل۔ بھوتانی جیوں کو۔ آتمنے آتما میں۔ انوپشیتی کشم وچار سے دیکھتا ہے۔ سرو بھوتیشو کُل جیووں میں۔ چہ یا۔ آتمانم آتما کو دیکھتا ہے۔ تتہ اس گیان سے۔ نہ نہیں۔ وچکیتسے شک کو +

(انوسے ارتھ) جو شخص ہر ایک جیو کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے سے ہر ایک جیو میں اپنا پُن جیی آتم بھاو رکھتا ہے یا جو شخص ہر ایک جیو آتما اور پنج بھوتوں کے اندر پرماتما کو موجود دیکھتا ہے اور کُل سنسار کو پرماتما سے چھوٹا ہونے کے سبب پرماتما کے اندر محسوس کرتا ہے وہ

شخص کبھی پاپ کرم نہیں کرتا کیونکہ پاپ ہمیشہ اُس حالت میں ہوتا ہے جبکہ خودغرضی سے
دوسروں کے حقوق چھیننے کا خیال دامنگیر ہوتا ہے۔ اور دوسروں کا مال چھیننے کی ہمت تب
ہوتی ہے جب اپنے سے زبردست طاقت سزا دینے والی نہ مان لی جاوے۔ کیونکہ جب اپنے
سے زبردست طاقت سزا دینے والی محسوس ہوتی ہے تب اِس خوف سے کہ جرم کرنے کے
بعد سزا سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے اور سزا سے تکلیف ہوگی اور تکلیف کی خواہش سے
کوئی کرم نہیں کیا جاتا۔ اس واسطے ہر ایک چیز کے اندر پرماتما کو سمجھنے والا آدمی کبھی پاپ نہیں
کرسکتا +

(سوال) صرف پاپ سے بچنے کے واسطے پرماتما کو ہر جگہ پر موجود ماننے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ
یہ کام صرف راجہ کے خوف سے بھی چل سکتا ہے۔ دیکھو آجکل انگریزی راج کے انتظام سے
کس قدر گناہوں کی کمی ہوگئی ہے +

(جواب) البتہ اور ایک دیش میں رہنے والے جیوآتما کے خوف سے یہ کام نہیں چل سکتا
اس کا پریکٹس ثبوت آجکل ملتا ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کے قانون میں رشوت خوری جرم ہے لیکن
ہر ایک کچہری کے ملازم دونوں ہاتھ سے رشوت لیتے ہیں پولیس تو رشوت لیکر گناہ گاروں کو
بچاکر بیگناہوں کو اکثر پھانسی تک دلا دیتی ہے۔ جس گورنمنٹ کے خوف سے اُس کے ملازم
جن کا تعلق رات دن افسروں سے پڑتا ہے خوف نہ کھاکر رات دن جرم کرتے ہیں۔ تو اُس
گورنمنٹ سے ڈرکر خفیہ طور پر گناہ کرنے والے کس طرح پاپ سے بچ سکتے ہیں نتیجہ کو پاپ سے
بچانے والا سوائے ایشور کے گیان کے اور کوئی نہیں ہے +

(سوال) اگر راجہ کے خوف سے پاپ دور نہیں ہوسکتے تو ویدوں میں راج کے نیم اور راجہ کی
ضرورت کیوں بتلائی :

(جواب) چونکہ پرماتما کل سنسار کے اندر رہکر بھی کرموں کا پھل دوسروں کے ذریعہ سے دلاتے
ہیں۔ اس واسطے راج نیم کا اُپدیش کیا گیا۔ راج نیم کرموں کا پھل داتا ماننے سے ہی دور رہ سکتی ہے
(سوال) اس کی وجہ کیا ہے کہ راجہ کی محنت سے پاپ کی بنیاد دور نہیں ہوسکتی *

(جواب) راجہ الپگیہ یعنی محدود گیان والا ہوتا ہے اور اُس کی طاقت بھی محدود اور محدود

جسم پر اثر رکھتی ہے من اور آتما پر اُس کا کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔ اَدھرم کی سزا سے بھی جسم ہی قید ہوتا ہے من قید نہیں ہوسکتا اور پاپ کی بنیاد من ہے۔ اس واسطے من سے زیادہ لطیف پرماتما ہی اُس کو ناش کر سکتے ہیں +

(سوال) کیا طاقت لطیف میں ہی ہوتی ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جو زیادہ جسیم چیز ہے وہ زیادہ طاقت والی ہے اور عام طور پر بھی جسیم چیز ہی طاقتور دیکھی جاتی ہے +

(جواب) طاقت ہمیشہ لطیف چیز میں رہتی ہے اور جو جس کے اندر داخل ہو سکتا ہے وہی اُس کو ٹھیک طور پر صاف کر سکتا ہے جیسے پانی مٹی کی نسبت لطیف ہے وہ مٹی کی دیوار کو گرا سکتا ہے اور آگ پانی کو اُڑا سکتی ہے۔ ہوا آگ کو علیحدہ کر سکتی ہے۔ اسیطرح پرماتما جو سب سے لطیف ہے وہ من کو شُدھ کر سکتا ہے۔ اگلے منتر میں اس کی اور بھی تائید ہوتی ہے +

यस्मिन्सर्वाणि भूतान्यात्मैवा-
भूद्विजानतः। तत्र को मोहः कः
शोकः एकत्वमनुपश्यतः॥७॥

(پد) یسمن۔ سروانی۔ بھوتانی۔ آتما۔ ایو۔ ابھوت۔ وجانتہ۔ تتر۔ کہ۔ موہہ۔ کہ۔ شوکہہ۔ ایکتوم۔ انوپشتیہ +

(پدارتھ) یسمن جس حالت میں۔ سروانی کل۔ بھوتانی جیووں کو۔ آتما اپنا آپ۔ ایو ہی۔ وجانتہ علم معرفت کے عالم شخص۔ تتر اُس حالت میں۔ کہ کہاں۔ موہہ غلطی یا بھرم ہے۔ کہ کہاں شوکہ رنج و فکر رہ سکتا ہے۔ ایکتوم ایک ہے واحد۔ انوپشتیہ معلوم ہوتا ہے +

(الوٹ سے ارتھ) جس حالت میں انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ تمام جیو آتما ہی ہیں۔ اور اسی آتما نے کرموں کا پھل بھوگنے کے واسطے یہ مختلف قسم کی شکلیں اختیار کی ہیں تو اُس کو اپنے اور کل حیوانات کے درمیان کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا۔ ایسے وقت نہ تو اُسے کوئی بھرم پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کو دشمن اور کسی کو دوست محسوس کرتا ہے۔ بلکہ کل دنیا میں ایکتا یعنی اتفاق محسوس کرتا ہے +

(سوال) کیا یہ تمام چیزیں آتما سے پیدا نہیں ہوتیں۔ اگر ہوتی ہیں تو سب میں آتما کے گن موجود

ہونے چاہئیں +

(جواب) پیدا ہونے سے مُراد ظاہر ہونا ہے۔ اسی طرح پر کُل چیزیں آتما کے پرکاش سے ہی ظاہر ہوتی ہیں لیکن وہ آتما کا رُوپ نہیں ہو سکتیں۔ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے کُل سامان پرکاش ہوتے ہیں لیکن اسباب چراغ کے صفات سے موصوف نہیں ہوتا +

(سوال) یہ حالت ہر شخص کو حاصل ہو سکتی ہے +

(جواب) بیشک دُنیا کے ہر ایک جیو کا منزل مقصود یہی ہے جو اس کے واسطے کوشش کرتا ہے وہی اس حالت کو حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے جو آدمی سیدھے راستہ پر چلا جاتا ہے وہ منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے لیکن جو آدمی کہ تھوڑی دُور چلکر بیٹھ جاوے یا مخالف راہ پر چلے وہ منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس واسطے جو سادھنوں کو ٹھیک ٹھیک کرتا ہے وہ آتما کی شانتی کو حاصل کر سکتا

(سوال) اس منزل پر جانے کے سادھن کیا ہیں؟ +

(جواب) اول سادھن گیان ہے۔ دوسرے کرم تیسرے اُپاسنا ہے۔ جبتک ٹھیک ٹھیک گیان نہ ہو تب تک ٹھیک ٹھیک کرم نہیں ہو سکتا اور جبتک ٹھیک کرم نہ ہو اُپاسنا نہیں ہو سکتی اور جبتک اُپاسنا نہ ہو۔ تب تک اُس کے گُنوں کو ٹھیک طور پر اپنے آتما میں محسوس نہیں کر سکتے +

(سوال) تمام لوگ کرم۔ اُپاسنا اور گیان بتلاتے ہیں یعنی کرم کو پہلا۔ اُپاسنا کو دوسرا اور گیان کو آخری سادھن بتلاتے ہیں۔ اس واسطے تمہارا کہنا کس طرح صحیح مان لیا جاوے۔ کیونکہ یہ تمام عالموں کے خلاف ہے +

(جواب) ہمارا کہنا سب مہاتماؤں کے خلاف نہیں بلکہ ویدوں کے موافق اور سرشٹی نیم کے موافق ہے جس کے واسطے بہت ثبوت ہیں۔ اوّل رگوید یجروید اور سام وید سے پتہ ملتا ہے۔ کیونکہ رچاؤں کے معنی تعریف کے ہیں جس سے گیان حاصل کر کے یجروید کے موافق کرم کرنے کا اُپدیش ملتا ہے اور سام سے اُپاسنا کا گیان ہوتا ہے۔ دوسرے تینوں آشرموں کے سلسلہ سے بھی گیان ہوتا ہے کیونکہ برہمچریہ آشرم میں سکشا کے ذریعہ سے گیان اور باقی آشرموں میں کرم وغیرہ ہوتے ہیں تیسرے ورنوں کے سلسلہ میں بھی براہمن یعنی گیان والے کو پہلے بتلایا ہے۔ غرضیکہ جہاں تک وچار کیا جا سکتا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے گیان اور بعد میں کرم اُپاسنا ہونی چاہئے اور جب

بجائے گیان کے پہلے کرم اُپاسنا کا درجہ قائم کیا تب ہی سے اودیا کا اندھیر پھیل گیا +

(سوال) گیان سے پہلے کرم ماننے میں کیا کیا دوش آتے ہیں +

(جواب) اوّل تو قانون قدرت کے خلاف ہے کیونکہ قدرت کا نیم ہے کہ انسان آنکھ سے دیکھکر چلتا ہے نہ کہ چلکر دیکھتا ہے۔ دوسرے اگر بلا گیان کے کرم کو ٹھیک مان لیا جاوے تو ادھرم اور دھرم کے کاموں میں تمیز نہ ہوگی۔ اِس واسطے گیان کے ذریعہ سے دھرم کے کاموں کو جانکر اُس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ اب پرماتما کے گیان کا اُپدیش کرتے ہیں +

सपर्य्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳ
शुद्धमपापविद्धम्। कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूः
र्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः
समाभ्यः ॥ ८॥

(پد) سہ۔ پری۔ اگات۔ شُکرم۔ اکائیم۔ ابرنم۔ اسناورم۔ شُدھم۔ اپاپ بدھم۔ کوی۔ منیشی۔ پری بھو۔ سیمبھو۔ یاتھا تتھیتہ۔ ارتھان۔ بی۔ اودھات۔ شاسوتی بھیہ۔ سما بھیہ +

(پدارتھ) سہ۔ وہ۔ پری۔ ہر جگہ۔ اگات۔ موجود ہے۔ شُکرم۔ جگت کو پیدا کرنیوالا۔ اکائیم۔ نرا کار۔ ابرنم۔ زخم وغیرہ سے مُبرّا۔ اسناورم۔ ناڑی نس کے بندھن سے علیحدہ۔ شُدھم۔ پاک۔ اپاپ بدھم۔ پاپ سے رہت یعنی منزّہ از خطا۔ کوی۔ گیانی یا ہر چیز کو دیکھنے والا۔ منیشی۔ من کے اندر کی جاننے والا۔ پری بھو۔ سب سے بڑھ کر ہر جگہ رہنے والا۔ سوئمبھو۔ واجب الوجود۔ یاتھا تتھیتہ۔ ٹھیک ٹھیک۔ ارتھان۔ چیزوں کا یعنی خاص طریقہ پر۔ اودھات۔ اُپدیش کرتا ہے۔ شاسوتی بھیہ۔ پرجا کی شانتی کے واسطے۔ سما بھیہ۔ ہمیشہ تک رہنے والے جیووں کے لئے +

(الفوسے ۱۔ تھ) وہ پرماتما جس کے حکم کے مطابق عمل کرنے سے انسان دکھوں سے چھوٹ جاتا ہے ہر جگہ پر موجود ہے اس کا کوئی [illegible] ہے اور نہ کوئی دنیاوی بادشاہوں کی طرح وزیر امیر اور سپاہی [illegible] ان سب کی ضرورت تو محدود اور جسم کے واسطے ہوتی ہے۔ پرماتما جسم سے مبرا ہے [illegible] جسم [illegible] پیا [illegible] زخم وغیرہ [illegible] ہیں یا وہ کسی طرح بھی ٹوٹ پھوٹ نہیں سکتے [illegible] ناڑیوں کے بندھن بھی نہیں اور وہ [illegible] کی ناپاکی سے مبرا ہونے کے سبب شدھ

ہیں کیونکہ ناپاکی ایشہ کثیف چیزوں میں دخل کرتی ہے پرماتما سب سے زیادہ لطیف ہیں اسواسطے
وہ تیرکال میں شُدھ ہیں اور پاپ سے بھی دُکھ سے بھی رہت ہیں کیونکہ پرماتما کے خلاف چلنے
کا نام پاپ ہے وہ اپنے خلاف کبھی نہیں چلتے اور وہ سروگیہ ہونے سے ہر ایک راز کو جو جیووں
کی نظر سے پنہاں ہیں جانتے ہیں ہر ایک چیز کا اُنھیں گیان ہے۔ ہر ایک من کے حالات اُن
کو معلوم ہیں۔ چونکہ سنسار میں بغیر گیان کے کام کرنے سے جیووں کو نقصان پہنچتا ہے اسواسطے
پرماتما نے ہر ایک چیز کا صحیح صحیح گیان جیووں کو سُکھ اور شانتی کے واسطے اپدیش کیا ہے +

(سوال) پرماتما نے کس طرح پر جیووں کو گیان کا اُپدیش کیا ہے اور گیان کونسا ہے +

(جواب) وہ گیان ویدوں میں ہے جس کو جیو کی مکتی حاصل کرنیکے واسطے پرماتما نے اُپدیش کیا ہے

(سوال) نراکار پرماتما کسطرح پر ویدوں کی رچنا اور اُس کا اُپدیش کرتا ہے کیونکہ اُپدیش کرنا باقی
یعنی زبان سے ہوسکتا ہے اور جس کے زبان نہ ہو وہ کسطرح اُپدیش کرسکتا ہے بعض موقعوں پر جسم کی
حرکات کے اشاروں سے بھی اُپدیش کیا جا سکتا ہے لیکن جسم نہ ہو۔ وہ کسطرح اُپدیش کرسکتا ہے اس
واسطے نراکار کا ویدوں کے ذریعہ سے اُپدیش کرنا بالکل ناممکن ہے +

(جواب) جسم اور زبان صرف باہر والوں کو اُپدیش کرنے کے واسطے ضروری ہیں اور جو ہمارے اندر ہے
وہ ہم کو بغیر جسم اور زبان کے اُپدیش کرسکتا ہے مثلاً جب کسی آدمی کا دل بُرے کام کی طرف جاتا
تو آتما سے خوف۔ شرم اور شک پیدا کرکے روکنے کا اُپدیش کرتا ہے یعنی یہ خیال پیدا ہوتا ہے
کہ شاید کوئی دیکھنے تو کیا ہوگا۔ اور یا کامیابی نہ ہو۔ اس طرح جو سب کے اندر موجود ہے۔ اُس کو
اُپدیش کے واسطے جسم کی ضرورت نہیں +

(سوال) نراکار بغیر جسم کے جگت کو کس طرح بنا سکتا ہے کیونکہ ہر ایک چیز کے بنانے کیواسطے
ہاتھ پاؤں کی ضرورت ہے۔ اگر ہاتھ پاؤں اور اوزار نہ ہوں تو یہ مختلف قسم کا جگت کس طرح بن سکتا

(جواب) ہاتھ پاؤں یا اوزاروں کی ضرورت بھی محدود کو ہوتی ہے جو ہر جگہ موجود ہو اُس کو ہاتھ
پاؤں وغیرہ کسی انگ کی ضرورت نہیں درختوں کے پتوں پر مختلف قسم کے نقش و نگار بغیر ہاتھ
پاؤں کے بن جاتے ہیں پھول کی پنکھڑیاں پپیتا وغیرہ کی شکل اور انسان کا جسم غرضیکہ لاکھوں چیزیں بغیر
ہاتھ پاؤں کے بنتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر ہاتھ پاؤں کے بننا ممکن ہے صرف محدود

جیوآتما کو ہاتھ پاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لامحدود پرماتما کو بنانے کے واسطے ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی اوزار کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہاتھ پاؤں والا کُل کاموں کو کر نہیں سکتا۔ کیونکہ کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو پرمانو کو پکڑ سکے اور نہ ہی اس وقت کوئی ایسا اوزار موجود ہے جس کے ذریعہ سے پرمانو کو پکڑ سکیں۔ بلکہ پرمانو کے دیکھنے لایق بھی کوئی خوردبین اس وقت تک تیار نہیں ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرشٹی کرتا وہی ہو سکتا ہے کہ جس کے ہاتھ پیر اور جسم نہ ہو بلکہ وہ پرمانو سے زیادہ لطیف اور ہر جگہ موجود ہو +

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽवि-
द्यामुपासते। ततो भूय इव ते त-
मो य उ विद्याया रताः॥ ९॥

(پد) اندھم تمہ۔ پرَوِشنتی۔ یے۔ اَوِدیام۔ اُپاستے۔ تتہ۔ بھویہ۔ اِو۔ تے۔ تمہ۔ یے اُو۔ وِدیایام۔ رتہ +

(پدارتھ) اندھم اندھکار یا اگیان تمہ اندھیرا یا زیادہ۔ پرَوِشنتی میں ملا کر داخل ہوتے ہیں۔ یے او دیام جو اودیا کی اُپاستے اُپاسنا کرتے ہیں۔ تتہ اُس سے۔ بھویہ اِو۔ بہت زیادہ۔ تے وہ تمہ اندھکار کو۔ یے جو۔ اُو لفظ برائے اعتراض۔ وِدیایام وِدیا میں۔ رتہ پھنسے ہوئے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) جو لوگ بالکل جاہلِ مطلق ہیں اور رات دن جہالت کے کام کرتے ہیں وہ مہا اگیان والی یونیوں یعنی ایسے اجسام کو حاصل کرتے ہیں جس میں عقل پر اگیان کا پردہ چھایا ہو غرضیکہ بے علم حیوانات کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ پراکرت وِدیا میں لگے رہتے ہیں۔ وہ اُس سے بھی گری ہوئی حالت کو حاصل کرتے ہیں +

(سوال) جو لوگ جاہل ہیں وہ تو جہالت کی وجہ سے جیوآتما کے قدرتی خاصہ علم اور درک کے خلاف ہے گری ہوئی حالت میں پہنچ جاویں۔ یہ تو ٹھیک ہے لیکن وِدیا میں لگے ہوئے آدمی اُس سے نیچی یعنی گری ہوئی حالت کو حاصل کریں۔ یہ بالکل اندھیر نگری ہے +

(جواب) پہلے اس بات کو سوچنا چاہیے کہ گری ہوئی حالت کیا ہے۔ جہاں تک تحقیقات سے پتہ لگتا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر زیادہ دُکھ ہوگا وہی گری ہوئی حالت ہوگی اب سوال

یہ پیدا ہوتا ہے کہ دُکھ کیا چیز ہے تو جواب یہ ملتا ہے کہ دُکھ ہے آزادی کا نہ ہونا یا ضرورت کا ہونا اور اُس کے رفع کرنے کے سامان کا نہ ہونا - اب جس قدر ضرورت بڑھتی جاویگی - اگر اُس کے پورا کرنے کے سامان موجود ہوں گے تو کم دُکھ ہوگا - اور اگر پورا کرنے کے سامان نہ ہونگے تو بھاری دُکھ ہوگا - چونکہ جاہل لوگ ضرورت رکھتے ہیں لیکن پورا کرنے کے سامان نہیں رکھتے - اس واسطے اُن کو دُکھ ہوتا ہے لیکن جو لوگ پراکرت وِدیا پیدا کرتے ہیں - اُن کی ضرورتیں بہت ہی بڑھ جاتی ہیں - اس واسطے نہ تو وہ کبھی پوری ہوسکتی ہیں - اور نہ ہی اُن کا دُکھ دُور ہوسکتا ہے اگر اس کا مقابلہ کریں کہ جاہل زیادہ دُکھی ہوتے ہیں یا پراکرت وِدیا کے عالم تو کسی گاؤں کے باشندہ اور شہر کے رہنے والے کی زندگی سے نتیجہ نکل سکتا ہے - گاؤں والا تندرست اور شہر کا باشندہ دائم المریض ہوگا - اور گاؤں والا جس بیفکری سے کھیت میں سوتا ہے شہر والوں کو وہ نیند خواب میں بھی نصیب نہیں ہوتی +

(سوال) سب لوگ تو اوِدیا کا ارتھ کرم کانڈ اور وِدیا کا ارتھ گیان کانڈ لیتے ہیں تم نے یہ من مانے ارتھ کہاں سے نکال لئے - کیونکہ وِدیا کے معنی پراکرت وِدیا کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا +

(جواب) جن لوگوں نے خود کچھ نہیں وچار اور فقط ویدانتیوں کے ارتھوں کو لیکر کرم کانڈ کو اوِدیا بتلا دیا اور سنسار سے وِرکت سنسارک کرموں کو چھوڑ سمادھی کرنے والوں کو وِدیا کے اُپاسک دُکھ اوِدیا کے اُپاسکوں سے بھی نیچے گرا دیا یہ اُن کے اوچار کا پھل ہے + دُنیا میں وِدیا تین قسم کی ہیں - اوِدیا - وِدیا ست وِدیا یا متھیا گیان - بیوہارک گیان اور پارمارتھک گیان اور اس کے مطابق منشیہ بھی تین قسم کے ہیں - پامر - وِشئی - مُمکشو - اوِدیا کی اُپاسنا کرنے والے پامر - اور وِدیا کی اُپاسنا کرنے والے وِشئی اور ست وِدیا کی اُپاسنا کرنے والے مُمکشو کہلاتے ہیں اور پرماتما نے اس وید منتر کے ذریعہ سے بتلایا ہے کہ وِشئی لوگ جو اپنے آپ کو پامروں سے اچھا سمجھتے ہیں یہ اُن کی غلطی ہے - اگر وہ وِدیا سے بڑھ کر ست وِدیا کو نہ حاصل کرینگے - تو اُن کو اوِدیا کے اُپاسکوں سے بھی زیادہ تکلیف ہوگی +

अन्य देवाहुर्विद्याया अन्यदाहुर
ऽविद्यायाः। इति शुश्रुम धीराणा

ये नस्तद्विचचक्षिरे ॥ १० ॥

(پد) اینت - ایب - آہو - ودّیا - اینت - آہو - اودّیا - اِتی - سوشرم - دھیرانام - یے - نہ - لتے - یی - چکشرے +

(پدارتھ) اینت دوسرا - ایب ہے - آہو کہتے ہیں - ودّیا ودیا سے - اینت دوسرا - آہو کہتے ہیں - اودّیا اودیا سے - اتی یہ - سوشرم سننے آئے ہیں یا سنا ہے - دھیرانام - دھیرج والے دونوں سے یے جو - نہ نہیں - تت اسی - سے چکشرے اپدیش کرتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) عام لوگ اودّیا کی اپاسنا یعنی جہالت کا اور ہی نتیجہ بتلاتے ہیں اور پراکرت ودیا یعنی بیوہارک گیان کا اور ہی پھل بتلاتے ہیں یعنی جو کام پامر لوگ کرتے ہیں - اُن کے نتائج اور ہوتے ہیں اور جو کام وشٹی لوگ کرتے ہیں اُن کا پھل دوسرا ہوتا ہے - اس طرح پر ہم لوگ اپنے بزرگوں سے اپدیش لیکر معلوم کرتے چلے آئے ہیں - اس منتر کا مطلب یہ ہے کہ عالم گورو کا فرض ہے کہ وہ اپنے چیلوں کو ودیا - اودیا - اور سب ودّیا کا علیحدہ علیحدہ پھل بتلاوے - جس سے چیلے دھوکے سے دکھ نہ اٹھائیں +

विद्यांचाविद्यांच यस्तद्वेदोभ-

यं सहअवि-या मृत्युंतीर्त्वा

विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥ ११ ॥

(پد) ودّیام - چہ - اودّیام - چہ - یہ - تت - وید - اُبھیم - سہ - اودّیا - مرتیوم - تیرتوا - ودیا - امرتم - اشنتے +

(پدارتھ) ودّیام ودیا یعنی بیوہارک گیان - چہ اور - اودّیام اودیا یعنی متھیا گیان - چہ اور - یہ جو - تت وہ - وید جانتا ہے - اُبھیم دونوں کو - سہ ایک ساتھ - اودّیا اودیا کے تیاگ سے - مرتیوم موت کو - تیرتوا تر کر - ودّیا کے تیاگ سے - امرتم نام سوکش کو - اشنوتے حاصل کرتا ہے +

(بامحاورہ ترجمہ) جو لوگ ودّیا یعنی بیوہارک گیان یا علم محسوسات کو اور اودّیا یعنی متھیا گیان یعنی غلط گیان کو ایک ساتھ یعنی دونوں کو برابر سمجھتے ہیں - یعنی جس طرح اودّیا دکھ کا سبب ہے - اسی طرح علم محسوسات بھی دکھ کا سبب ہے - سمجھتے ہیں وہ اودّیا کے تیاگ دینے سے مرتیو یعنی

انگیان سے بچے جاتے ہیں اور علم محسوسات کے تیاگ دینے سے اندریوں کے دُواروں سے علیحدہ ہو کر سمادھی یا مکتی روپ امرت کو حاصل کرتے ہیں +

(سوال) اودیا کے چھوڑنے کو مرتیو یعنی موت سے ترنا کیوں کہا؟

(جواب) چونکہ زندگی کے خلاف حالت کا نام موت ہے اور جیو آتما چیتن یعنی گیان والا اور کرم کرنے میں سوتنتر یعنی آزاد ہے۔ جب اودیا کے سبب سے جیو کا گیان دب جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو بجائے آزادی کے ہر ایک چیز کا محتاج محسوس کرتا ہے تو اُس کو وہ حالت موت معلوم ہوتی ہے اور موت بھی اُسی حالت کا نام ہے۔ جب جیو کام کرنے میں اسمرتھ ہو جاتا ہے۔ پس جب جیو اودیا سے علیحدہ ہو جاتا ہے تو وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ اس واسطے وہ موت سے چھوٹ جاتا ہے +

(سوال) ودیا سے چھوٹنے کا اُپدیش کیوں کیا +

(جواب) ودیا یعنی علم محسوسات یا بیوہارک گیان جب ہی تک رہتا ہے جب تک اندریاں اپنے اپنے وشیوں کے بھوگنے کا کام کرتی ہیں اور جب تک اندریاں وشیوں میں پھنسی ہیں۔ تب تک مُکتی ہو ہی نہیں سکتی۔ اس واسطے ودیا کے چھوٹے بغیر مُکتی کے آنند کا ملنا ناممکن ہے +

(سوال) اگر ہم ودیا کے معنی علم محسوسات نہ لیں تو بغیر ودیا کے مُکتی کس طرح حاصل ہو گی اُس حالت میں ودیا اور اودیا کو ایک ماننا بالکل غلط ہو گا +

(جواب) ودیا کے کوئی معنے لئے جاویں تو بھی ودیا کو علیحدہ کرنے سے ہی مُکتی ہو گی جس طرح ایک شخص دریا کے پار جانا چاہتا ہے۔ تو دریا سے پار جانے کا سادھن ناؤ ہوتی ہے لیکن جب تک آدمی ناؤ میں بیٹھا ہے تب تک دریا کے بیچ میں ہے پار نہیں۔ اور جس وقت ناؤ کو بھی چھوڑ دیگا تب پار ہو گا۔ اسیطرح ودیا بھی مُکتی کا سادھن ہے لیکن جبتک اس سادھن سے علیحدہ نہ ہو جاویں تب تک مُکتی سُکھ کا سا ناممکن ہے۔ اسی واسطے ودیا اور اودیا دونوں قسم کے گیان سے علیحدہ ہونے پر مُکتی ملتی ہے۔ اس لئے موکش کے خواہشمندوں کو سنسار کے ہر ایک پدارتھ کو تیاگنے لائق سمجھنا چاہئے کسی چیز میں آتما کو پھنسانا نہیں چاہئے +

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूति-

मुपासते। ततो भूय इव ते तमो

यन्त्र सम्भूत्या ँ रताः॥१२॥

(پد) اندھم تمہ پرویشنتی - یے - اسمبھوتیم - اوپاست - تتہ - بھویہ - اِو - تے - تمہ - یہ - او - سمبھوتیام - رتہ +

(پدارتھ) باقی پدیش منتر (۹) سمجھ لینا سمبھوتی بمعنی پرکرتی کے پیدا شدہ کاریہ - اسمبھوتی بمعنی قدیم پرکرتی جو پیدا شدہ نہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) جو لوگ جہالت سے کارن روپ یعنی جزو لاتیجزی کو ایشور سمجھکر اُس کی اپاسنا سے سُکھ کی خواہش رکھتے ہیں - وہ بہت ہی اگیان کے اندھیرے میں پھنس کر اپنے آپ کو دکھی دیکھتے ہیں - اگرچہ دُکھ سُکھ جیو آتما کا دھرم نہیں بلکہ من کا دھرم ہے لیکن اگیانی لوگ جن کی بدھی پرکرتی کی اپاسنا سے بگڑ جاتی ہے - وہ من کے دھرم اپنے میں تصور کرتے ہیں - گویا پرکرتی کے اپاسک اس قدر جاہل ہو جاتے ہیں کہ ان کو اپنا علم بھی نہیں رہتا - اور وے لوگ جو پرکرتی کے کاریوں کو ایشور سمجھ کر اُس کی اپاسنا سے سُکھ کی خواہش کرتے ہیں - وہ اُن سے زیادہ بُری حالت میں پہنچ جاتے ہیں +

(سوال) کارن پرکرتی کے اپاسک کون لوگ ہیں +

(جواب) جس قدر ناستک لوگ جو صرف مادہ یا نیچر سے جگت کی پیدائش مانتے ہیں وہ سب پرکرتی کے اپاسک ہیں - اُن کو سوائے سنساری وشے بھوگ کے اور کوئی کام اچھا نہیں معلوم ہوتا - وہ رُوح کو پرکرتی کے ایک قسم کی ترکیب سے خاص اثر سمجھتے ہیں گویا اُن کو اپنی ہستی کا بھی علم نہیں رہتا +

(سوال) کاریہ پرکرتی کے اپاسک کون لوگ ہیں ؟ +

(جواب) بُت پرست - زر پرست وغیرہ جس قدر لوگ ہیں - جو دُنیا کی چیزوں سے سُکھ کی خواہش رکھتے ہیں وہ سب کاریہ پرکرتی کے اپاسک ہیں +

(سوال) نہ تو بُت پرست ہی بُت کو ایشور مانتے ہیں اور نہ ہی زر پرست زر کو ایشور مانتے ہیں - تو دونوں پرکرتی کو ایشور ماننے والے نہیں ہیں +

(جواب) جو لوگ ایشور کی اپاسنا کرتے ہیں وہ مکتی کرتے ہیں صرف آنند یعنی سُکھ کی

خواہش سے کیونکہ پرکرتی ست ہے جیوا تما ست چت ہے اور پرماتما ست چت آنند ہیں چونکہ جیو میں آنند کی کمی ہے اور اُسے آنند کی خواہش بھی ہے۔ اس واسطے وہ آنند سروپ پرماتما کی اُپاسنا خواہش سے کرتے ہیں۔ اب جو لوگ پرکرتی کے پیدا ہوئے زر وغیرہ کی اُپاسنا کو سُکھ کا سادھن سمجھتے ہیں۔ وہ درحقیقت زر کو پرمیشور سمجھتے ہیں کیونکہ بغیر سُکھ کی خواہش کے منشیہ کسی چیز کی اُپاسنا نہیں کر سکتا۔ اور جس کی اُپاسنا سُکھ کے واسطے کی جاوے وہی پرمیشور ہے +

अन्य देवाहुःसम्भवादन्यदाहुरसम्भ-
वात्। इति शुश्रुम धीराणां ये नस्तद्विच
चक्षिरे ॥ १३ ॥

(پد) انیت۔ ادیب۔ آہو۔ سمبھوات۔ انیت۔ آہو۔ اسمبھوات۔ اتی۔ ششرُم۔ دھیرانام۔ یے۔ نہ۔ تت۔ بی۔ چچکشرے +

(پدارتھ) اس منتر کے باقی پدوں کا ارتھ منتر نمبر (۱۰) کے مطابق دیکھ لو۔ سمبھوات کاریہ جگت اسمبھوات۔ جگت کا کارن جڑھ روپ پرکرتی +

(بامحاورہ ترجمہ) جو لوگ کاریہ جگت کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ اُن کو دُکھ سے ملا ہوا ایک لمحہ تک رہنے والا سُکھ کبھی کبھی ملتا ہے اور دُکھ تو ہمیشہ ہی بنا رہتا ہے اور منڈ بدھی یعنی کم عقل ہو کر جنم مرن کے پرواہ روپ سنسار ساگر میں ہمیشہ غوطے کھاتا رہتا ہے۔ ایسا ودوان لوگ کہتے ہیں اور جو جڑھ روپ کارن کی اُپاسنا کرتا ہے وہ پرکرتی میں لین یعنی غرقاب ہو جاتا ہے ایسا عالم لوگوں سے ہم سنتے آئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مُکتی کے خواستگار کا فرض ہے کہ عالم لوگوں سے کاریہ جگت اور کارن کی اُپاسنا کے نتائج کو علیحدہ علیحدہ معلوم کرنے کی خواہش کریں اور ودوان لوگ اُن کو ٹھیک ٹھیک گیان پیدا کرائیں جس سے وہ مُکتی کے رستہ کو معلوم کر کے اُس پر چل سکیں +

सम्भूतिं च विनाशं च यस्तद्वेदोभयं सह।
विनाशेन मृत्युं तीर्त्वा सम्भूत्याऽमृ-
तमश्नुते ॥ १४ ॥

(پد) سمبھوتیم - چہ - وناشم - چہ - یہ - تت - وید - اوبھیم - سہ - وناشین - مرتیوم - تیرتوا - سمبھوتیا - امرتم - اشنوتے ۔

(پدارتھ) سمبھوتیم - کاریہ جگت یعنی جسم وغیرہ مرکب اشیا کو - چہ اور - وناشم جگت کا کارن وہ جو نظر نہیں آتا - چہ تو اہش وغیرہ کی طرح قیام کا قاعدہ - یہ جو تت وہ - وید جانتا ہے اوبھیم دونوں کو - سہ ایک ساتھ - وناشین - وناش سے یعنی پوشیدہ کارن کے ٹھیک ٹھیک علم سے مرتیو سلسلہ تناسخ کا دکھ - تیرتوا ترکر یعنی اس سے علیحدہ ہو کر سمبھوتیا پیدا شدہ جسم سے - امرتم مکتی سکھ کو - اشنوتے حاصل کرتا ہے ۔

(بامحاورہ ترجمہ) پچھلے منتروں میں یہ بتلایا گیا ہے کہ کاریہ جگت کی اپاسنا سے یہ پھل ہوتا ہے اور کارن کی اپاسنا سے یہ پھل ہوتا ہے اور یہ معلوم ہو گیا کہ دونوں قسم کی اپاسنا سے مکتی نہیں ہو سکتی - کیونکہ جیو کو جس آنند کی ضرورت ہے کاریہ کارن روپ پرکرتی اس سے خالی ہے - جس چیز میں جو گن نہیں ہے اس چیز کی اپاسنا سے وہ گن کس طرح حاصل ہو سکتا ہے - مثلاً اگر کسی آدمی کو گرمی نے ستایا ہو اور وہ اس سے بچنے کے واسطے آگ کی اپاسنا کرے یعنی آگ کے نزدیک بیٹھے تو اس کی گرمی بڑھ جاویگی کسی حالت میں کم نہیں ہوگی - چونکہ جیو کو کم علمی کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اور وہ اس سے چھوٹنے کے لئے بے علم پرکرتی کی اپاسنا کریگا تو اس کا علم بجائے بڑھنے کے کم ہو کر اور بھی دکھ کو بڑھا دیگا - اس واسطے پرکرتی کی اپاسنا سے مکتی کا نشیدھ کر کے اب مکتی کا سبب بتلاتے ہیں یعنی جو شخص پیدائش اور موت کے نیموں اور ان کے اسباب کو ٹھیک ٹھیک طور پر ساتھ ساتھ جانتا ہے یعنی اس بات کو جانتا ہے کہ جنم اور موت یعنی پیدائش اور فنا جسم کی حالتیں ہیں جو پیدا ہوا ہے اس کا ناش ہونا لازمی ہے - اس واسطے جسم کی خواہشوں کو اپنے سے علیحدہ سمجھتا ہے - وہ تناسخ کے سلسلہ کے دکھ سے چھوٹ کر جسم کی موجودگی میں ہی مکت کی حالت کو پہنچ جاتا ہے یعنی اس جسم میں رہتے ہوئے مکتی سکھ کو بھوگتا ہے گویا یہ منتر بتلاتا ہے کہ مرنے کے بعد ہی مکتی نہیں ہوتی جس سے ناستکوں کو مکتی کی ہستی سے انکار کرنے کا موقع مل سکے بلکہ پرماتما ایسے طریقے بتلاتے ہیں کہ جس سے انسان زندگی ہی میں مکت ہو کر مکتی سکھ [illegible] جو پیدا ہونے کا سبب ہو سکے ۔

اور ہر ایک آدمی کو یہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ جس کی زندگی میں مکتی نہ ہو جائے موت کے بعد بھی اُس کی مکتی کسی طرح پر نہیں ہو سکتی +

हिरण्मयेन पात्रेण सत्यस्यापि हितं मुखं। तत्त्वम् पूषन्न पावृणु सत्यधर्माय-दृष्टये ॥१५॥

(پد) ہرنیہ مئین۔ پاترین۔ ستیسیا پہتم۔ مکھم۔ تت۔ توم۔ پوشن۔ اپاورنو۔ ستیہ دھرمائے۔ درشٹئے +

(پدارتھ) ہرنیہ مئین چمکدار چیزوں کے یا سونے کے۔ پاترین۔ برتن یا ڈھپنے سے ستیسیا پہتم ستیہ کا ڈھنپا ہُوا ہے۔ مکھم مونہہ تت آسے۔ توم تو۔ پوشن ترقی کی خواہش رکھنے والے۔ اپاورنو اُٹھادے ستیہ دہرمائے سچے دھرم کو۔ درشٹئے دیکھنے کے واسطے +

(بامحاورہ ترجمہ) چمکدار چیزوں کی خواہش کے ڈھپنے سے سچائی کا مکھ ڈھنپا ہُوا ہے۔ اگر تم اپنی ترقی کی خواہش رکھتے ہو تو (جب تک ستیہ کا گیان نہ ہو جائے تب تک سچائی پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اور جبتک عمل نہ ہو تب تک ترقی نہیں ہو سکتی) اُس ڈھپنے کو اُٹھا دو یعنی چمکدار چیزوں کی خواہش کو چھوڑ دو۔ مطلب اس منتر کا یہ ہے کہ جس آدمی کے دل میں چمکدار چیزوں کی خواہش ہو دہ کبھی راستی سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ چمکدار چیزوں میں لوبھ اور کام پیدا ہوتا ہے اور لوبھی اور کامی پرش کسی حالت میں قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔ آجکل جس قدر خرابی نظر آتی ہے وہ سب انہیں چمکدار چیزوں کی بدولت ہے۔ اگر کوئی عدالت میں جھوٹ بولتا ہے تو چمکدار چیزوں کے لوبھ سے۔ اگر کوئی جھوٹی بہی یا دستاویز بناتا ہے تو چمکدار چیزوں کی خواہش سے۔ اگر ویشیا بیوبھچار کرتی ہے تو چمکدار چیزوں کی خواہش سے۔ اگر چور چوری کرتا یا ڈاکو ڈاکہ مارتا ہے تو چمکدار چیزوں کی خواہش سے۔ غرضیکہ جس قدر بُرائی سنسار میں پھیلی ہوئی ہے سب کا سبب چمکدار چیزوں کی خواہش ہے۔ اگر دُنیا میں سے یہ خواہش اُٹھ جاوے تو ہر ایک آدمی راستی پر عمل کرنے لگ جاوے۔ غرضکہ انسان کو منزل مقصود سے دُور رکھنے والی اور دن رات دُکھ سمندر میں ڈبونے والی صرف یہی چمکدار چیزوں کی خواہش ہے اور جب تک انسان اس خواہش سے

علیحدہ نہیں ہو جاتا۔ تب تک دُکھوں سے چھوٹنا اور ترقی کرنا ناممکن ہے +

पूषन्नेकर्षे यम सूर्य प्रजापत्य व्यूहरश्मी-
न् समूह। तेजो यत्ते रूपङ् कल्याण तमन्तत्ते
पश्यामि योऽसवासौ पुरुषः सोऽहमस्मि ॥१६॥

(پد) پُوشن۔ ایکرشے۔ یم۔ سُوریہ۔ پرجاپتیہ۔ بیُوہ۔ رشمیں۔ سموہ۔ تیجو۔ یت۔ تے۔ روپم کلیان تمم۔ تت۔ تے۔ پشیامی۔ یو۔ اسو۔ اسُو۔ پُرشہ۔ سو۔ اہم۔ اسمی +

(پدارتھ) پُوشن اَنتی یعنی ترقی کرنے والے۔ ایکرشے سب رشیوں میں رشی یعنی پُورن وید کے جاننے والے۔ یم نیائے یعنی انصاف کرنے والا۔ سوریہ انتریامی پرکاش کرنے والا۔ پرجاپتیہ رعایا کی حفاظت کرنے والا۔ بیُوہ ہم سے دُور کر۔ رشمیں کرنیں سموہ کُل۔ تیج تیج۔ یت جو۔ تے تیرا۔ روپم روپ یعنی ہستی۔ کلیان تمم۔ سب سے زیادہ آنند دینے والا۔ تت وہ۔ تے تیرا۔ پشیامی دیکھوں۔ یو۔ جو۔ اسُو وہ۔ پُرشہ۔ یا ایک جیوآتما یا پرماتما۔ سو وہ۔ اہم میں۔ اسمی ہوں +

(بامحاورہ ترجمہ) ہے وید کے جاننے والوں میں سب سے افضل پرماتما آپ سب کے انتریامی اور پریرنا کرنے والے اور سوریہ کی طرح پرکاش والے آپ تمام دُکھوں سے مجھے علیحدہ کر کے سمادھ کا رستہ دکھلانے والے اپنے تیج کو ہم پر پھیلایئے اور جو آپ کا سب سے زیادہ کلیان کرنے والا سروپ ہے جس سے پرانیوں کو ایسا آنند ملتا ہے کہ اس سے بڑھ کر یا اس کے برابر آنند کہیں نصیب نہیں ہوتا۔ ہم سمادھی کے ذریعہ اس آنند کو دیکھ سکیں۔ ایسی وِدّیا کا ہمیں دان دیجئے۔ جس سے ہم کو یہ معلوم ہو جاوے کہ میں پُرش یعنی وکاروں سے رہت ہوں اور ان شریر کے وکاروں سے میرا کوئی تعلق نہیں +

वायुरनिलमस्तृतमथेदं भस्मान्त ँ शरीरम्।
ओ३म क्रतो स्मर क्लिवे स्मर कृत ँ स्मर॥१७॥

(پد) وایو۔ انلم۔ امرتم۔ اتھ۔ ادم۔ بھسمانتم۔ شریرم۔ اوم۔ کرتو۔ سمر۔ کلوے۔ سمر۔ کرتم۔ سمر +

(پدارتھ) ایویو پران وغیرہ ہوا - انلم اگنی - امرتم - جو مرنے سے مبرا - اتھ بعد - اوم یہ - بھسمانتم جس کی آخر میں بھسم یعنی خاکستر ہو جاوے شریرم جسم - اوم پرماتما کا نام ہے - کرتو منکلپ کرنیوالے سمر یاد کر کلوے جس سے طاقت حاصل ہو - سمر یاد کر - کرتم جو اپنے کئے ہوئے کرم ہیں، اُن کو سمر یاد کر +

(بامحاورہ ترجمہ) ہوا اور آگ سے ملی ہوئی طاقت یعنی پران اور مرنے سے رہت یعنی جیو آتما کے نکل جانے کے بعد یہ جسم بھسم ہو جانے والا ہے - جب تک اس میں پران ہیں تب ہی تک بھوک پیاس اور ہر قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں - اور جس وقت تک اس کے اندر جیو آتما رہتا ہے تب ہی تک گیان رہتا ہے اور جب پران اور جیو آتما نکل گئے - تب یہ شریر کسی کام کے لایق نہیں رہتا - اور وہ رشتہ دار جو پہلے اس کی حفاظت کے واسطے ہزاروں قسم کی محنت کرنے کے واسطے تیار تھے جو ذراسی خرابی کو نہ دیکھ سکتے تھے - جہاں ذراسی مٹی لگ جاتی تھی - وہاں فوراً دھونے پونچھنے کا انتظام کرتے - جب پران اور جیو نکل گیا وہ خود اپنے ہاتھوں سے لکڑی لگا کر اُس میں آگ ڈال اس جسم کو بھسم کر دیتے ہیں - اس واسطے ہے کرم کرنے والے منشیہ تو اوم نامی پرماتما کو سمرن کر جس سے تیری گیان شکتی بڑھ کر تجھ کو موکش کے راستہ کا حقدار بنا سکے - اور تم آتمک بل کے بل دینے والے کو یاد کرو - اور اپنے کئے ہوئے پرانے کرموں کو یاد کرو جس سے تمہیں دکھوں سے چھوٹنے کا راستہ مل سکے - مطلب یہ ہے کہ اس جسم کو فانی سمجھ کر آتمک بل دینے والے پرماتما کی اُپاسنا کرنی چاہئے - جس سے منشیہ کی آتما بل پا کر سنسار کی خرابیوں اور اندریوں کی خواہشوں کا مقابلہ کرتی ہوئی منزل مقصود پر پہنچ سکے +

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान् विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्। युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नम उक्तिं विधेम ॥ १८॥

(پدارتھ) اگنے - نیہ - سوپتھا - رایہ - اسمان - وشوانی - دیو - ویونانی - ودوان - یویودھ - اسمجّہ - ست

جہوراَنم - اینہ - بھویشٹام - تے - نمہ - اوکتم - ودھیم +

(پدارتھ) اگنے ہے گیان سروپ پرماتما - نیہ چلا - سُوپتھا راۓ دھرم کے راستہ شانتی کیواسطے - اسمان ہمکو وشوانی سب کو - دیو پرکاش والے پرماتما - دیونانی کرموں کو - ودوان جاننے والے - یویودھئے علیحدہ کر - اسمت ہم سے - جُہوراَنم خراب اور ادھرم کے کام - انیہ پاپ - بھویشٹام بار بار تے تیرے واسطے - نمہ - اوکتم عاجزی سے کلام کرتے یعنی تجھ سے عاجز ہوکر پرارتھنا - ودھیم کرتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) ہے پرکاش سروپ پرماتما آپ ہم کو موکش کے راستہ پر چلائیے - ہے ہمارے کرموں کے جاننے والے سب جگت میں بیاپک پرماتما آپ ہمیں کُٹل یعنی خراب کاموں سے علیحدہ کیجئے - ہم بار بار آپ سے عاجز ہوکر پرارتھنا کرتے ہیں - کہ آپ ہمارے دل کو پاپوں سے ہٹا کر موکش مارگ پر چلائیے - مطلب اس کا یہ ہے کہ چونکہ پرماتما کی مدد کے بغیر کوئی انسان رُوحانی مفید اور مضر باتوں کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں رکھتا - اور جس کو علم نہ ہو وہ اُس کو پورا کس طرح کر سکتا ہے - اس واسطے موکش کے واسطے پرماتما سے پرارتھنا کرنی چاہئے کہ وہ ہم کو ست است کا وچار کرنے والی بُدھی کا دان دے - جس سے ہم خراب باتوں کو اپنی آتما کے واسطے مضر سمجھ کر چھوڑ سکیں اور نیک باتوں کا جو مکتی کے واسطے ضروری ہیں علم حاصل کرائے - جس سے ہم اُن پر عمل کرکے اپنی آتما کی شانتی کی منزل پر پہنچ سکیں +

اوم

شانتی - شانتی - شانتی

اوم

کین اُوپنشد

کا

اُردو ترجمہ

اس اوپنشد میں اِس بات کا ذکر ہے کہ من اندری اور پرانوں کو حرکت دینے والا اور سنسار کو نیم سے چلانے والا کون ہے۔ اس واسطے یہ اُپنشد انسانوں کے متھیا گیان کو دُور کرنے میں بہت ہی مفید ہے اور اسی خیال سے اُردو میں ترجمہ کرنا ضروری سمجھا گیا کہ جس سے اُردو خواں اور مسلمان بھائی بھی معلوم کرلیں کہ قرآنی تعلیم اور ویدک تعلیم میں کس طرح کا فرق ہے۔ اور ویدک تعلیم جس طرح خدا پرستی کا اُپدیش کرتی ہے۔ قرآنی تعلیم اُس خیال تک جا ہی نہیں سکتی۔ یہاں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں عقلمند لوگ خود مقابلہ میں وچار کرکے دیکھیں گے۔ اس میں سوال جواب ہیں +

سوال

केनेषितं पतति प्रेषितं मनः केन प्राणः प्रथमः प्रैति युक्तः ।
केनेषितां वाचमिमां वदन्ति चक्षुःश्रोत्रं क उ देवो युनक्ति ॥१॥

(علیحدہ پد) کین۔ اِشتم۔ پتتی۔ پریشتم۔ منہ۔ کین۔ پرانہ۔ پرتھمہ۔ پریتی۔ یکتہ۔ کین۔ اِشتام واچم۔ اِمام۔ وَدنتی۔ چکشو۔ شروترم۔ کہ۔ اُو۔ دیوو۔ یونکتی +

(پدارتھ) کین کس سے۔ اِشتم ضروری چیز کو۔ پتتی حاصل کرتا ہے۔ پریشتم۔ حرکت دیا ہُوا۔ منہ سوچ وچار کرنے والا دل۔ کین کس سے۔ پرانہ سواس یعنی دم پرتھمہ اپنی جگہوں میں پہلے ہُوئے۔ پریتی ہر وقت اپنا کام کرتا ہے۔ یکتہ اپنے کام میں لگا ہُوا۔ کین کس سے۔

اشنان مقرر کی ہوئی۔ پرانام ان سے پرتیکش ہونے والی۔ بہہ باچم زبان کو وونتی کہتے ہیں چکشو
روپ کو معلوم کرنے والی۔ اندری یعنی آنکھ۔ شروترم کان کو۔ کہ او کون دیوتا۔ یونکتی
یکت کرتا یعنی کام میں لگاتا ہے +

(بامحاورہ ترجمہ) شاگرد اپنے استاد سے سوال کرتا ہے کہ اے گورو کس کی حرکت دینے سے یہ
دل اپنی ضروری اور دل لبھانے والی چیزوں کی طرف جاتا ہے۔ اور کس کی طاقت یعنی حرکت سے
یہ دم یعنی پران تمام جسم کو حرکت دیتے اور ہر جگہ ہر اپنا کام کر رہے ہیں کس کی طاقت سے یہ
زبان ان الفاظ کو ادا کرتی ہے اور آنکھ ناک وغیرہ اندریوں کو اپنے اپنے کام میں کون لگاتا
ہے کیا وجہ ہے کہ آنکھ سے روپ کا ہی گیان ہوتا ہے شبد کا گیان نہیں ہوتا۔ کیا وجہ ہے
کہ زبان لفظوں کو ادا کرسکتی ہے اور کوئی دوسری اندری لفظوں کو ادا نہیں کرسکتی اگرچہ اندریوں
کو کام میں لگانے والا جیو آتما ہے۔ لیکن یہ نیم یعنی قاعدہ کس نے باندھا ہے کہ کس اندری سے
یہی کام ہوگا دوسرا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اندھے کا آتما بھی چاہتا ہے کہ روپ دیکھ لے۔ اُسے
کسی اندری یعنی حواس سے روپ کا گیان ہو جاوے۔ لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے اس واسطے
جیو آتما اپنے غرض سے اس کام کو نہیں کرسکتا جس سے جیو آتما کا ہر کام میں آزاد ہونا ثابت
نہیں ہوتا بلکہ وہ وہی کام کرسکتا ہے کہ جو اس نیم بنانے والے کے نیم کے مطابق ہیں۔ اس
کے واسطے کوشش کرنے سے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور ان نیموں کے خلاف چلنے میں انسان
کامیاب نہیں ہوتا +

(جواب) श्रोत्रस्य श्रोत्रमनसो मनो यद्वाचो ह वाचं स उ प्राण-
स्य प्राणः। चक्षुषश्चक्षुरतिमुच्य धीराः प्रेत्यास्माल्लोकादमृता-

(پد) شروترسیہ۔ شروترم۔ منسیہ منہ۔ یت۔ واچہ۔ ہ۔ واچم۔ سہ۔ اُو۔ پرانسیہ۔ پران۔
چکشوشہ چکشو۔ اتی مچیہ۔ دھیرہ۔ پریتیہ۔ اسمات۔ لوکات۔ امرتا بھونتی +

(پدارتھ) شروترسیہ کان کا۔ شروترم کان۔ منسیہ من کا۔ منہ من۔ یت جو۔ واچہ بانی۔ ہ یقینا۔ واچم زبان [illegible] سہ وہی۔ پرانسیہ پران کا بھی پران۔ پران ہے۔ چکشوشہ آنکھ کی
چکشو آنکھ ہے۔ اتی مچیہ تیاگ۔ دھیرہ مستقل مزاج آدمی۔ پریتیہ مر کر۔ اسمات [illegible]

لوک یا نہیں ہے - ارتھ - موت سے سپرا یعنی مُکت - بھونتی ہوتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) جو اُس ادِ لطیف طاقت سارے سنسار کو چلانے والی ہے - وہ کان اِندری جو سو کھشم ہے - اُس سے سو کشم اور اُس کے بھی کان ہے یعنی کان اُس کی طاقت سے سُنتا ہے کان کا کان کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کہ کان اندری کے بغیر جسم نہیں سُن سکتا - اسی طرح پرماتما کی مدد کے بغیر کان بھی نہیں سُن سکتے - جس طرح من کے بغیر اندریاں اپنے وشیوں کا گیان حاصل نہیں کر سکتیں - ایسے ہی پرماتما کی مدد کے بغیر من بھی اپنا کام نہیں کر سکتا - اس واسطے وہ من کا بھی من ہے - جس طرح گونگا آدمی زبان کے بغیر اپنے اندرونی خیالات کو ظاہر نہیں کر سکتا اسی طرح زبان والا آدمی بھی پرماتما کی مدد کے بغیر اپنے خیالات کو ظاہر نہیں کر سکتا - اس واسطے وہ زبان کی زبان ہے - جس طرح پرانوں کے بغیر کوئی جسم حرکت نہیں کر سکتا - ایسے ہی پرماتما کی امداد کے بغیر پران بھی حرکت نہیں کر سکتے - اس واسطے وہ پرانوں کا پران ہے - جس طرح آنکھ کے بغیر کوئی آدمی دیکھ نہیں سکتا - ایسے ہی پرماتما کی مدد کے بغیر آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی - اس واسطے ہر ایک اندری اپنے کاموں میں پرماتما کے امداد کی محتاج ہے بغیر پرماتما کی مدد کے کوئی اندری کام نہیں کر سکتی +

(سوال) اگر ہر ایک اندری پرماتما کی مدد سے کام کرتی ہے - اُس کی سہائتا کے بغیر نہیں کرتی تو جیو آتما اپنے کاموں میں مجبور ہوا - پھر وہ فعلوں کا ذمہ وار کس طرح ہو سکتا ہے - کیونکہ اگر اندری اپنی خوشی سے کام کر سکتی تو وہ ذمہ وار ہوتی - کیونکہ آزاد ہستی افعال کا ذمہ وار ہو سکتا ہے +

(جواب) جیو آتما کام کرنے میں آزاد ہے - جس طرح سورج کی روشنی سے آدمی گناہ یا نیک کام کرتا ہے بغیر روشنی کے اُن کاموں کو نہیں کر سکتا - لیکن تو بھی اُس آدمی کے افعال کا ذمہ وار سورج نہیں کیونکہ وہ اُس کو کرنے پر مجبور نہیں کرتا +

(سوال) جبکہ اندریاں بذات خود ہر وقت کام کرتی ہوئی نظر آتی ہیں - تو ایشور کی امداد کا ماننا فرضی ہے کیونکہ اُس کے واسطے کوئی ثبوت نہیں مل سکتا +

(جواب) جیو کی ہر ایک اندری بیرونی اشیا کی مدد کی محتاج ہے - آنکھ روشنی کی کان آکاش کی کھال ہوا کی رسنا یعنی قوت ذائقہ پانی کی ناک یعنی قوت شامعہ زمین کی - اور یہ سب چیزیں اپنے

کام تب ہی کر سکتی ہیں جب مرکب ہوں۔ مرکب ہونا ان چیزوں کا اپنے اختیار میں نہیں کیونکہ مادہ میں مدرک و حرکت نہیں۔ اس واسطے ہر ایک اندری پرماتما کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتی سورج چاند زمین وغیرہ میں جو کچھ طاقت ہے۔ وہ سب پرماتما کی دی ہوئی ہے +

(سوال) جبکہ بغیر اندریوں کی امداد کے جیو آتما کچھ نہیں کر سکتا اور بیرونی چیزوں کی امداد کے بغیر اندریاں کچھ نہیں کر سکتیں اور بیرونی چیزوں کا بنانے والا پرماتما ہے۔ تو جس قدر گناہ ہوتے ہیں اس کا اصل فاعل پرماتما ہے نہ جگت کو رچتا نہ اندریوں کو مدد ملتی اور نہ ہی پاپ کرتے۔ بھلا دیالو پرماتما کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ اس نے اتنا آڈمبر کیا +

(جواب) چونکہ ایشور جیووں کی مکتی کے آنند کے واسطے اور کرموں کا پھل دینے کے واسطے سرشٹی رچتا ہے۔ اگر سرشٹی کا پرواہ یعنی سلسلہ سے آغاز ہوتا تو معترض کا یہ اعتراض موزوں ہو سکتا تھا لیکن پرماتما سلسلہ وار اناد سرشٹی کو پیدا و فنا کرتا رہا ہے۔ اس واسطے سرشٹی کے سلسلہ کا آغاز نہ ہونے سے اور جیو کو کرم کرنے میں آزاد مطلق چھوڑ دینے سے اور سرشٹی کے آغاز میں ویدوں کی تعلیم کے ذریعہ سے نیک و بد کی تمیز کرا دینے سے ایشور پر الزام نہیں آ سکتا اس قسم کا الزام تو مسلمان اور عیسائی مذاہب کے ایشور پر آ سکتا ہے۔ جس نے اول ہی دفعہ اپنی خوشی سے سرشٹی کی ہے اور اس میں کسی جیووں کی کرم اور ایشور کی دیا اور انصاف گن کا تقاضا نہیں +

(سوال) ایشور کو ہم کس طرح دیکھ سکتے ہیں +

(جواب)
न तत्र चक्षुर्गच्छति न वाग्गच्छति नो मनो न विद्मो
न विजानीमो यथैतदनुशिष्यादन्यदेव तद्विदितादथो
अविदितादधि। इति शुश्रुम पूर्वेषां ये नस्तद्व्याचचक्षिरे ॥३॥

(پد) نہ۔ تتر۔ چکشو۔ گچھتی۔ نہ۔ واک۔ گچھتی۔ نو۔ منہ۔ نہ۔ ودمہ۔ نہ۔ وجانیمہ۔ یتھا۔ ایتت انوششیات۔ انیت۔ ایو۔ تت۔ وِدتات۔ اتھو۔ اودتات۔ ادھی۔ اتی۔ سوشرم۔ پوروشام یے۔ نہ۔ تت۔ وِیاچکشرے +

(پدارتھ) نہیں۔ تتر۔ وہاں یعنی ایشور تک۔ نہ پہنچتے و روپ کے دیکھنے والی اندری یعنی آنکھ گچھتی جاتی ہے۔ نہ نہیں۔ واک بولنے والی اندری یعنی زبان گچھتی جاتی ہے۔ نو نہیں۔ منہ من بعنی تکلیہ

دیکھنے کے سیوا کرنے والی اور گیان اور کرم دونوں قسم کی امدریوں بیشمار ہوشت والی اندریاں یعنی من
جسے دل بھی کہتے ہیں وہاں جاتا ہے۔ نہ بدھ نہیں جانتا۔ وجانیمہ خاص طور پر بھی نہیں جان
سکتا۔ یتھا جس طرح۔ ابنت یہ بات۔ انوشتیات اپدیش کی گئی یعنی سلسلہ وار وید کے ذریعہ سے
سنا دی گئی ہے۔ انینت علیحدہ۔ ایو ہی۔ تت وہ۔ ودتات جانے ہوئے سے۔ اتو بعد
اودتات نہ جانے ہوئے سے۔ ادھی اوپر یعنی بالا ہے۔ اِتی اس طرح۔ سوشرم سنا ہے۔ پوروشاں
پہلے آچاریہ یعنی سرشٹی کے آغاز کی رشیوں۔ یہ جو راشی نہ ہم کو۔ تت وہ برہم۔ دیاچچکشرے
دیاکھیانوں کے ذریعہ ہم کو سناتے رہے +

(با محاورہ ترجمہ) چونکہ برہم یعنی وہ جگت پتا پرماتما نراکار ہونے سے روپ یعنی شکل مبرا ہے۔
اس واسطے اس کو آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ کیونکہ آنکھ صرف جسمانی چیزوں کا روپ ہی دیکھ سکتی ہے
اور جس طرح آواز ہر ایک چیز کی تعریف کو بیان کرتی ہے۔ ایسے ہی برہم کو انت گن کے ہونے سے
اسکی پوری پوری تعریف بیان نہیں کرسکتی۔ اور من جس طرح ہر ایک چیز کو فوراً جان لیتا ہے لیکن
برہم کو موجودہ حالت میں من بھی نہیں جان سکتا۔ چونکہ انسان کے پاس جاننے کے اوزار اندری
یعنی حواس اور من ہی ہیں اور یہ برہم کو محسوس نہیں کرسکتے اس واسطے ہم برہم کو نہیں جانتے اگرچہ
انومان وغیرہ سے دیاپتی قائم کرکے ہم اور چیزوں کے وِشیش گنوں کو معلوم کرسکتے ہیں لیکن برہم کو انومان
سے بھی نہیں جان سکتے۔ اس واسطے دنیا کے شروع کے رشیوں نے جس طرح پر اس کی دیاکھیا
کی ہے۔ جو آج تک سلسلہ وار ہم پر پہنچی ہے۔ ایسا ہی ہم بتلاتے ہیں کیونکہ برہم کے جاننے کا طریقہ
سوائے ان مہاتماؤں کے اپدیش کے جن کو آغاز دنیا میں پرماتما نے اپدیش دیا اور ہو ہی نہیں
سکتا کیونکہ ہر ایک چیز کو جاننے کے واسطے کوئی نہ کوئی پرمان مقرر ہے۔ بلا پرمان کے کسی چیز کا
گیان نہیں ہو سکتا۔ لیکن پرمان کے جاننے کے واسطے کسی دوسرے پرمان کی ضرورت نہیں ہوتی اگر
پرمان کے واسطے بھی کسی دوسرے پرمان کی ضرورت پڑے تو تسلسل یعنی انوستھا آجائیگی۔ یعنی
ایک پرمان کے واسطے دوسرا اور دوسرے کے واسطے تیسرا اسطرح یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا +

برہم چونکہ ہر ایک پرمان سے بڑھکر پرمان ہے اسواسطے سوائے اس کے گن اور طاقتوں
کے کوئی پرمان بھی اس کو محسوس نہیں کرا سکتا۔ کیونکہ کل اندریاں یعنی + اس تو بھوتک یعنی مادی

اشیاء کو محسوس کر سکتی ہیں پر برہم بھوتک یعنی مادی نہیں ہے۔ اس واسطے حواسوں سے اُس کا گیان کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا +

من حواسوں کے ذریعہ سے معلوم کرتا ہے یا کسی انگ یا صفت کو دیکھ کر انومان کرتا ہے لیکن جس برہم کا کبھی پرتیکش ہو ہی نہیں سکتا اُس کو من کس طرح معلوم کر سکتا ہے اسواسطے جو ایسا جانتا ہے کہ وہ علم محسوسات سے معلوم ہونے کے قابل مادی دُنیا سے بالکل علیحدہ ہے اور جس کو سوکشم روپ جزو لاتجزی یعنی پرکرتی کی نسبت لطیف ہونے کے جان نہیں سکتے۔ وہ اُس سے بھی اوپر یعنی زیادہ لطیف ہے +

(سوال) اگر جانی ہوئی چیزوں سے ایشور علیحدہ ہے تو اُس کے محدود ہونے میں کیا شک ہے

(جواب) جانی ہوئی چیزوں سے علیحدہ رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ سب ناش والی یعنی فانی ہیں اور ایشور باقی ہے۔ اس واسطے اُس کی صفات مادی اور فانی چیزوں سے مل نہیں سکتیں علیحدہ ہونے سے کسی ایک جگہ میں رہنے والا مراد نہیں +

(سوال) نہ جاننے والی پرکرتی سے علیحدہ اور اوپر کیوں کہا کیونکہ پرکرتی بھی واجب الوجود یعنی ہمیشہ رہنے والی ہے +

(جواب) چونکہ پرکرتی جڑھ یعنی مختار نہیں ہے اور برہم مختار اور چیتن ہے پرکرتی اُس کے قبضہ میں ہے۔ اس واسطے وہ پرکرتی سے پرے یعنی زیادہ لطیف اور اُس سے افضل ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جو برہم کا جاننے والا اور اُس میں شردھا رکھنے والے گورو سے چیلہ سوال کرے کہ برہم کیا ہے۔ تو اُس کو بھی بتلانا چاہئے۔ کہ برہم حواسوں اور سائنس کے [illegible] سے جو محسوسات کو ہی محسوس کرتے ہیں جاننے کے لائق نہیں بلکہ میدھا نامی استقلال والی لطیف بدھی سے وہ جانا جا سکتا ہے لیکن تنچھ من والے انسانوں کی بدھی بھی اُس کو جاننے کے لائق نہیں +

(سوال) کیا وجہ ہے کہ برہم پرتیکش کی وشے نہیں +

(جواب) اس واسطے کہ وہ سب سے لطیف اور نزدیک ہے۔ جو چیز بہت نزدیک اور لطیف ہوتی ہے وہ بغیر شدھ اور تیکشن من کے معلوم نہیں ہو سکتی +

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते ।

तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ४ ॥

(پد) یت - وا چا - انا بھیودتم - یین - واک - ابھیودیتے - تت ایو - برھم - توم - ودھی - نہ ادم - ییت - ادم - اُوپاستے +

(پدارتھ) یت جو برہم - واچا زبان سے - انا دبھیودتم نہیں بیان کیا جا سکتا - یین جس سے یعنی جس کی طاقت سے - واک زبان - ابھیودتے یعنی بول سکتی ہے یا ظاہر کر سکتی ہے - تت وہ ایو ہی - برھم سب سے بڑا پرماتما - توم تو - ودھی جان - نہ نہیں - ادم یہ - ییت جو - ادم یہ اُوپاستے جس کی لوگ جگت میں اُپاسنا کرتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) جس برھم کو زبان الفاظ سے ظاہر نہیں کر سکتی بلکہ برھم کے بنائے ہوئے قاعدوں سے زبان میں ظاہر کرنے کی طاقت ہے - جیسے مختلف قسم کے حروف کے اظہار کے واسطے برھم نے جگہ مقرر کر دی ہے اُسی جگہ سے اُن الفاظ کا اظہار ہو سکتا ہے - اُس کے خلاف نہیں ہو سکتا - جس کے قاعدوں سے بندھی ہوئی زبان الفاظ اور اُس کے معنوں کو ظاہر کرتی ہے - تو اُسی کو برہم یعنی پرماتما جان اور جس کو یہ بتلا کر اشارہ کیا جا سکتا اور جس کی دُنیا کے لوگ اُپاسنا کرتے ہیں یہ برہم نہیں ہے +

(سوال) برھم کے واسطے یہ برھم ہے ایسا کیوں نہیں کہہ سکتے +

(جواب) چونکہ یہ اور وہ ضمیر ہیں جو حاضر اور غائب کو ظاہر کرتے ہیں - لیکن برھم ہر جگہ موجود ہونے سے غائب اور حاضر دونوں قسم کے ضمیروں سے علیحدہ ہے - اس واسطے برھم کے واسطے یہ لفظ ضمیر کا استعمال نہیں ہو سکتا +

यन्मनसा न मनुते येनाहुर्मनो मतम् ।

तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ५ ॥

(پد) یت - منسا - نہ - منوتے - یین - آہو - منہ - متم - تت - ایو - برھم - توم - ودہی - نہ ادم - ییت - ادم - اُوپاستے +

(پدارتھ) یت جو برھم - منسا من سے - نہ نہیں - منوتے خیال میں آ سکتا - یین جس سے

برھم سے۔ آہو کہتے ہیں۔ منہ یعنی انسان کے دل یعنی تحمل کرنے کا اندرونی اوزار یتم خیال کرتا ہے
وشیوں کو جانتا ہے +

یت آسے ۔ ایوہی ۔ ھم سب سے بڑا پرماتما۔ ٹوم تو ۔ ودھی جان ۔ نہ نہیں ۔ اِدم یت جو ۔ اِدم یہ
اوپاستے جس کی عام لوگ اوپاسنا یعنی سیوا کرتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) وہ پرماتما من کے خیالات سے جاننے کے لائق نہیں۔ کیونکہ من انہیں چیزوں کا خیال کرسکتا ہے۔ جن کی صفات پر وہ حادی ہو جاتا ہے۔ لیکن پرماتما کی صفات اننت اور لامحدود ہیں۔ اُن پر کسی طرح حادی ہو ہی نہیں سکتا۔ دوسرے من انہیں چیزوں پر حادی ہوتا ہے جو کسی وقت اندریوں سے محسوس ہو چکی ہوں چونکہ برھم کا اندریوں سے کسی کال میں بھی پرتیکش نہیں ہوتا۔ اس واسطے اُس کی پوری صفات سے ناواقف ہونے سے اُس کا خیال نہیں کرسکتا بلکہ من جو کچھ خیال کرتا ہے وہ اُسی برھم کی طاقت اور نیموں کی امداد سے کام کرتا ہے۔ اس واسطے یہ منسا۔ نہ سکھوں کے اسباب جس کی لوگ اُپاسنا کرتے ہیں برھم نہیں بلکہ جو ان سب نیموں کا بنانے والا ہے جس کی امداد سے من کام کرتا ہے تو اُس کو برھم جان +

(سوال) اگر برھم کا تین کال میں اندریوں سے پرتیکش نہیں ہوتا تو اُس کے ہونے کا ثبوت کیا ہے؟

(جواب) اُس کے ہونیکا ثبوت من اندری وغیرہ کے نیموں کا ہونا ہی ہے۔ کیونکہ ہمارے جسم میں آتما کے ہونے کا ثبوت یہی ہے کہ جسم کی حرکات باقاعدہ ہوتی ہیں اور انجن وغیرہ جڑھ چیزوں کی حرکات بھی ڈرائیور کی موجودگی میں باقاعدہ ہوتی ہیں۔ اگر ڈرائیور نہ ہو تو بے قاعدہ ہو جاتی ہیں۔ ڈرائیور انجن کے چلانیوالا ہے بنانیوالا نہیں۔ ڈرائیور کو باقاعدہ انجن چلاتے ہوئے دیکھکر انجن کی بناوٹ میں قاعدوں کا موجود ہونا معلوم ہوتا ہے اور قاعدوں کی موجودگی اُس کے بنانے والے کا اظہار کرتی ہے +

(سوال) اس قسم کا انومان یا خیال تو من ہی سے ہوگا۔ جب من اُس کو معلوم نہیں کرسکتا۔ تو اس خیال کا صحیح ہونا کس طرح ثبوت ہوگا +

(جواب) من اُس کے پورے گنوں پر حادی نہیں ہوسکتا۔ لیکن اُس کے ایک دو گنوں سے

اُس کی ہستی کو معلوم کر سکتا ہے۔ جیسے پرماتما تے آنند گُن کے محسوس کرنے سے سمادھی اور تصا نشتا پرکاش ہوتا ہے

यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यति।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ६ ॥

(ارتھ) یت چکشوشا۔ نہ پشیتی ییِن چکشونشی پشیتی تت۔ ایو۔ برہم۔ توم۔ ودہی۔ نہ ادم یت۔ ادم۔ اوپاستے +

(پدارتھ) یت جو چکشوشا آنکھوں سے۔ نہ نہیں پشیتی دیکھا جاتا ییِن جس سے چکشونشی آنکھیں پشیتی دیکھتی ہیں۔ اگلے پدوں کے معنی منتر ۵ کی طرح جان لو +

(بامحاورہ ترجمہ) جو برہم آنکھوں سے نہیں دیکھتا اور نہ دیکھا جاتا ہے بلکہ جس کے نینوں سے طاقت پاکر آنکھ دیکھتی ہے اور اُس کی امداد سے تمام جیو بیرونی اشیاء کا گیان بذریعہ گیان اندریوں کے حاصل کرتے ہیں تو اُسی آنکھ کی آنکھ کو دیکھنے کی طاقت دینے والے کو برہم جان اور جن آنکھوں سے دیکھنے لائق چیزوں کی لوگ اُپاسنا کرتے ہیں یہ برہم نہیں ہے +

यच्छ्रोत्रेण न शृणोति येन श्रोत्रमिदम् श्रुतम्।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ७ ॥

(پد) یت۔ شروترین۔ نہ شرنوتی ییِن۔ شروترم۔ ادم۔ شرتم۔ تت۔ ایو۔ برہم۔ توم۔ ودہی نہ۔ ادم۔ یت۔ ادم۔ اوپاستے +

(پدارتھ) یت جو شروترین کانوں سے۔ نہ نہیں شرنوتی سنا۔ ییِن جس کی طاقت سے شروترم کان۔ ادم یہ شرتم جانا گیا ہے۔ تت وہی۔ ایو ہے۔ برہم سب سے بڑا پرماتما۔ توم تو۔ ودہی جان۔ نہ نہیں۔ ادم یہ۔ یت جو۔ ادم اندریوں کا دشے شبد وغیرہ۔ اُپاستے۔ اُپاسنا کرتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) وہ برہم کانوں سے نہیں سنا جاتا۔ بلکہ کان جس کی مدد سے سنتے ہیں تم اُسی کو برہم جانو۔ جس شبد وغیرہ وشئی کی جگت کے لوگ اُپاسنا کرتے ہیں یہ برہم نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کان وغیرہ اندریاں برہم کو اپنے کاموں کے واسطے درکار نہیں بلکہ کان وغیرہ برہم کے تابع

ہوئے نینوں سے سنتے ہیں۔ اور کوئی اندری بغیر برہم کی امداد کے کچھ کام نہیں دے سکتی +

यत्प्राणेन न प्राणिति येन प्राणः प्रणीयते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिद मुपासते ॥ ८ ॥

(پد) یت ۔ پرانین ۔ نہ پرنیتی ۔ ییں ۔ پرانہ ۔ پرنی بیتے تت ۔ ایو ۔ برہم ۔ توم ۔ وددہی ۔ نہ ۔ ادم ۔ یت ادم ۔ اوپاستے +

(پدارتھ) یت جو ۔ پرانین پرانوں سے ۔ نہ نہیں ۔ پرنیتی سواس نہیں لیتا ۔ ییں جس سے پرانہ پران ۔ پرنیتی اپنے کام کو کرتا ہے تت وہ ۔ ایو ہے ۔ برہم پرماتما ۔ توم تو ۔ وددہی جان ۔ نہ نہیں ۔ ادم یہ ۔ یت جو جس کی ۔ ادم یہ لوگ ۔ اپاستے اپاسنا کرتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) وہ برہم پرانوں کی گتی سے سواس نہیں لیتا ۔ بلکہ پران جس کی امداد سے اپنے کام کرتے ہیں تو اسی کو برہم جان کیونکہ پرماتما کی امداد کے بغیر پران بھی کچھ نہیں کر سکتا ۔ اسواسطے اسے جیو تو اسی کو جو پرانوں کو امداد دیتا ہے ۔ برہم جان جس کی لوگ اپاسنا کرتے ہیں یعنی ان پرانوں کو جو زندگی اور موت کے باعث ہیں برہم مت سمجھ مگر کچھ لوگ ہی ان کی اپاسنا کرتے ہیں +

یہ تلبکار اپنشد کا پہلا کھنڈ ختم ہوا ۔ اس کھنڈ میں محیط و محاطہ کے تعلق سے کل اندریوں کا پرماتما کی امداد سے کام کرنا اور پرماتما کو اپنے کاموں کے واسطے اندریوں کی ضرورت کا نہ ہونا بتلایا گیا ہے کیونکہ اس سنسار سے علیحدہ برہم گیان ہونا عام لوگوں کے واسطے بہت ہی مشکل ہے ۔ زبان ۔ من ۔ آنکھ ۔ کان اور پران صرف مثلہ سمجھ کر کہے گئے ۔ جس سے مطلب کل اندریوں کا آجاتا ہے ۔ کیونکہ گیان اندریوں میں آنکھ اور کان سب سے افضل ہیں اور کرم اندریوں میں زبان سب سے افضل ہے ۔ اور من دونوں قسم کی اندری اور سب اندریوں کا سردار ہے ۔ اور پران بھی ہر ایک قسم کی ہوا سے افضل ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو افضل نہیں کر سکتا اس کو ارزل کس طرح کر سکیں گے ۔ یہاں پہلا حصہ ختم کر کے دوسرا حصہ شروع کرتے ہیں +

دوسرا کھنڈ

اس اپنشد میں گرو اور چیلے کے سوال و جواب سے بحث شروع کی گئی ہے جس سے سمجھنے والے

نہیں کہ تو نے مطلب سمجھ لیں۔ اول شرتی میں شاگرد نے سوال کیا تھا۔ اس کا جواب آٹھ شرتیوں میں گورو نے دیا۔ اور اب دوسرے طریق پر سمجھانے کے واسطے گورو اپدیش کرتا ہے +

यदि मन्यसे सुवेदेति दभ्रमेवापि नूनं त्वं वेत्थ ब्रह्मणो रूपम्।
यदस्य त्वं यदस्य देवेष्वथ नु मीमांस्यमेव ते मन्ये विदितम्॥९॥

(پد) یدی۔ منیسے۔ سو وید۔ اِتی۔ دبھرم۔ ایو۔ اپی۔ نونم۔ توم۔ وتھیتھ۔ برہمنہ۔ روپم۔ یت۔ اسیہ۔ توم۔ اسیہ۔ دیویشو۔ اتھ۔ نو۔ میمانسیم۔ ایو۔ تے۔ منیے۔ وِدِتم +

(پدارتھ) یدی اگر۔ منیسے مانتا ہے۔ سو وید اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اِتی ایسا۔ دبھرم سوکشم۔ ایو ہے۔ اپی بھی۔ نونم یقینی طور پر۔ توم تو۔ وتھیتھ جانتا ہے۔ برہمنہ برہم یعنی پرماتما کا۔ روپم اصلیت کو۔ یت جو۔ اسیہ اس کو۔ توم تو۔ اسیہ اس کا۔ دیویشو دوانوں میں ساتھ۔ نو یقین کر کے۔ میمانسیم دلائل سے وچار کرنا۔ ایو ہے۔ منیے میں مانتا ہوں۔ وِدِتم پرکاشت ہوتا یا ظاہر ہوتا ہے +

(بامحاورہ ترجمہ) گورو چیلے سے کہتا ہے کہ اے شاگرد اگر تجھ کو خیال ہے کہ میں برہم کو ٹھیک طور پر جانتا ہوں تو اس بات کو میں نہیں تسلیم کرتا۔ کیونکہ جو برہم کے جاننے کا دعویٰ کرتا ہے وہ برہم کو نہیں جانتا۔ کیونکہ برہم کا روپ ایسا سوکشم ہے کہ اس کو جاننے کا دعویٰ کرنا میرے خیال میں صحیح نہیں۔ اس واسطے علمی اور عقلی دلائل سے تھرونت برہم کا وچار کرنا اس کو میں اچھا جانتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے ٹھیک طور پر برہم کا روپ جان لیا وہ بالکل نہیں جانتا۔ کیونکہ معمولی چیزوں کے گیان کا بھی انسان کبھی دعویٰ نہیں کر سکتا تو برہم کا دعویٰ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ چونکہ جیو الپگیہ ہے اسواسطے کسی چیز کی ماہیت کو جان کر بھی اہنکار نہیں کرنا چاہئے۔ اس واسطے جن کے دل میں ٹھیک طور پر برہم کے جاننے کا اَبھیمان ہو۔ انہیں چھوڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ ابھیمان ہونے پر ترقی بند ہو جاتی ہے۔ اور ہر ایک آدمی کو ٹھیک طور پر برہم کا وچار کرنا چاہئے۔ اس کے واسطے شاستری اور عقلی دلائل سے کام لینا اور برہم کے وچار میں لگے رہنا ہی سمجھدار ہونے کی علامت ہے +

नाहं मन्ये सुवेदेति नो न वेदेति वेद च ।

यो नस्तद्वेद तद्वेदनो नवेदेति वेद च ॥१०॥

(پد) نہ - اہم - مینئے - سو وید - اِتی - نو - نہ - وید - اِتی - وید چہ - یو - نہ - تت - وید - تت وید - نو نہ - وید - اِتی وید - چہ +

(پدارتھ) نہ نہیں - اہم میں - مینئے مانتا ہوں - سو وید ٹھیک طور پر جاننا - اِتی ایسا - نو نہ ہی نہیں - وید جانتا ہوں - چہ بھی - یہ جو - نہ نہیں - تت اُس کو - وید جاننا - تت وہ - وید جاننا نہ ہم - نہ نہیں - وید جاننے - اِتی ایسا - وید جانتا ہوں - چہ بھی +

(بامحاورہ ترجمہ) میں برھم کو ٹھیک طور پر جانتا ہوں میں ایسا نہیں مانتا اور بالکل نہیں جانتا - ایسا بھی نہیں مانتا لیکن یہ بات جانتا ہوں کہ برھم ہے اور ہم میں سے جو کوئی میری اس بات کو جانتا ہے وہ اُس برھم کو جانتا ہے - وہ بات کیا کہ نہ تو ایسا خیال کرے کہ میں برھم کو ٹھیک طور پر جانتا ہوں اور نہ یہ خیال کرے کہ میں اس کو بالکل نہیں جانتا جو ایسا ٹھیک مانتا ہے وہی برھم کو جانتا کیونکہ ایسا خیال ہونے سے کہ میں برھم کو ٹھیک طور پر نہیں جانتا کسی حالت میں برھم کے جاننے کا ابھی مان یعنی غرور ہو ہی نہیں سکتا - اور جو غرور سے ایسا کہتا ہے کہ میں برھم کو جانتا ہوں - وہ بالکل برھم کو نہیں جانتا کیونکہ اہنکار - اودیا وغیرہ کلیشوں میں سے ایک ہے اور گیان ہونے کا اصل ثبوت یہی ہے کہ اس کو اہنکار اور اودیا نہ ہو - اور اپنے آتم سروپ میں شانتی سے پرماتما کا دھیان کرے +

(سوال) جو آدمی نہیں جانتا اُسے بھی ایسا ہی یقین ہوتا ہے کہ میں نہیں جانتا تو اس کہنے سے جاننا کیسے ثابت ہوگا +

(جواب) چونکہ وہ یہ بھی مانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ایسا بھی میں مانتا نہیں جانتا ایسے نہ ماننے سے ظاہر ہوتا ہے اور ٹھیک طور پر نہیں جانتا اس کہنے سے ابھی مان دور ہوتا ہے اس واسطے ایشور کے جاننے والے دونوں باتیں نہیں کہہ سکتے کہ میں ٹھیک جانتا ہوں یا نہیں جانتا کیونکہ برھم کا گیان صرف انوبھو سے ہوتا ہے کوئی اندری اُسے پرکٹ نہیں کر سکتی جس کو برھم گیان کے اصولوں میں شک نہ ہو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نہیں جانتا - جس طرح مصری کھانے سے اس کا ذائقہ معلوم ہوتا - اب اگر کوئی پوچھے کہ مصری کیسی ہوتی ہے تو جواب ہوگا کہ میٹھی - اب پھر سوال کرے کہ میٹھا پن

کیا ہے۔ تو اس کا جواب سوائے اس کے کہ وہ شخص بصری کو دیگر کلیسے کو کھا کر دکھلاوے اور کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ کسی اندری کے ہونے سے حواسوں سے محسوس ہونیوالی چیز کا اس اندری کے بغیر دوسری سے گیان نہیں ہوسکتا ہے چونکہ برہم گیان بھی من کے بالکل صاف ہونے کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ بھی زبان سے کہا نہیں جا سکتا +

(سوال) جبکہ کہا گیا ہے کہ من اور بدھی سے برہم کو نہیں جان سکتے تو برہم کے جاننے کا کیا سبب ہوگا

(جواب) برہم کا گیان شدھ بدھی اور شدھ من سے ہوتا ہے وشیوں میں گھومنے والا برہم گیان کی طاقت نہیں رکھتا +

यस्या मतं तस्य मतं मतं यस्य न वेद सः ।
अविज्ञातं विजानतां विज्ञातम विजानताम् ॥११॥३

(ارتھ) یسیہ۔ امتم تسیہ متم متم یسیہ۔ نہ۔ وید سہ۔ اوگیاتم۔ وجانتام۔ وگیاتم۔ اوجانتام

(پدارتھ) یسیہ جس کا یعنی جس برہم کے جاننے والے عالم کا۔ امتم من سے اُسے نہیں جان سکتے تسیہ اس کا متم یعنی علم صحیح ہے کیونکہ اُس نے برہم کو جان لیا ہے متم جو من سے جاننے کے قابل سمجھتا ہے یسیہ جس کا۔ نہ نہیں۔ وید جانتا سہ وہ۔ اوگیاتم گیان نہیں ہوتا۔ وجانتام برہم گیان کے ابھمانیوں کو۔ وگیاتم گیان ہوتا ہے۔ اوجانتام برہم گیان کا ابھمان نہ رکھنے والوں کو

(با محاورہ ترجمہ) جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ برہم من سے نہیں جانا جاتا وہ درحقیقت برہم کو جانتا ہے اور جو برہم کو خیال کرتا ہے کہ اُسے حواس یا اوزاروں سے جان سکتے ہیں وہ ہرگز برہم کو نہیں جانتا جنکو برہم کے جاننے کا دعویٰ ہے اُن کو برہم کا گیان بالکل نہیں اور جو برہم کو جانتے ہیں وہ کسی حالت میں جاننے کا دعویٰ کر ہی نہیں سکتے اس شرتی نے جھوٹے یوگی اور برہم گیانیوں سے عوام کو بچانے کے واسطے صاف طور پر دکھایا ہے کہ جو لوگ یوگ کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ ہرگز برہم کو نہیں جانتے اور نہ ہی اُنہیں یوگ کی ماہیت معلوم ہے اور دُنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ جن کے پاس جواہرات ہیں وہ اُسکو صندوقوں میں چھپا کر رکھتے ہیں اور جن کے پاس کوڑیاں ہیں وہ بازاروں میں آواز دیکر بیچتے ہیں۔ اس واسطے ہر ایک موکش کے خواہشمند کو چاہیئے۔ کہ اس شرتی کے مضمون کو خیال کر کے کلجگ کے جھوٹے برہم گیانیوں کے دھوکے سے بچکر آتمک شانتی کو حاصل

کرے اور اپنی بیوقوفی سے ایسے لوگوں کو جو یوگ اور برہم گیان سے بالکل ناواقف ہیں یوگی اور
برہم گیانی سمجھ کر اور اُن سے اپنی اُمید کو پورا ہوتے نہ دیکھ کر برہم گیان سے نفرت نہ کریں۔ اور
اور ہر ایک آدمی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ جو لوگ دُنیا پرست ہیں اُن سے برہم گیان کا
کوئی تعلق نہیں اور جو لوگ برہم گیان رکھتے ہیں۔ وہ دُنیا پرستوں اور اہل دُنیا سے نفرت کرتے
ہیں۔ کیونکہ اُن کے ملنے سے برہم کی اوپاسنا میں ہرج واقع ہوتا ہے۔ ایشور کے بھگت ہی برہم
گیانی کو جان سکتے اور برہم گیانی ایشور کے بھگتوں سے ملنا پسند کرتا ہے۔ دُنیا پرستوں سے اُسے
کچھ فائدہ نہیں ہوتا +

प्रति बोधविदतं मतममृतत्वं हि विन्दते ।
आत्मना विन्दते वीर्यं विद्यया विन्दतेऽमृतम् ॥१२॥

(ارتھ) پرتی بودھ۔ وِدِتم متم۔ امرتوم۔ ہی۔ بندتے۔ آتمنا۔ بندتے ویریم۔ وِدیا۔ بندتے
امرتے +

(پدارتھ) پرتی بودھ وِدِتم اندریوں کے وشیوں کو جانکر ویسے ہی بُدھی ہو جانے کو بودھ کہتے
ہیں۔ اُسے روک کر ایشور میں لگنے کو پرتی بودھ کہتے ہیں اُسی سے جاننے کا نام پرتی بودھ وِدِتم ہے
برہم مانا جاتا ہے یعنی اُس گیان سے برہم جانا جاتا ہے۔ امرتوم جس کی ہی یقیناً بندتے جیون
مکتی کو حاصل کرتا ہے۔ آتمنا اپنے سروپ سے بندتے حاصل ہوتا ہے۔ ویریم بل اور شکتی ودیا
تعلیم یا گیان سے۔ بندتے حاصل ہوتا ہے۔ امرت یعنی مُکتی +

(بامحاورہ ترجمہ) جب انسان محسوسات کی خواہشوں کو روک کر اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ اور
اندریوں کے وشیوں سے ہٹا کر من کو سمادھی میں لگا کر جب مانسک پرتیکش کرتا ہے تب اُس سے جیون
مکتی کے آنند کو حاصل کرتا ہے اور آتمک گیان کے حاصل ہونے سے ہی انسان کو آتمک بل حاصل
ہوتا ہے۔ جو لوگ آتمک بل سے مُبرا ہیں اور کسی دھرم سمبندھی کام کو ٹھیک طور پر نہیں کر سکتے اُن
کی آتمک کمزوری کے دُور ہونے کا سبب آتم گیان ہے کیونکہ آتمک گیان ہونے کے ساتھ ہی آتما
کی طاقت کا علم ہو جاتا ہے۔ جب آتم گیان میں لگ کر انسان یوگ بل کو حاصل کرتا ہے تب اُسے
ست وِدیا حاصل ہوتی ہے اور ست وِدیا حاصل ہونے سے انسان مکتی حاصل کرتا ہے جو لوگ صرف

مادی سائنس کے جانکر دکھوں سے چھٹکارے کی امید رکھتے ہیں وہ بہت غلطی کرتے ہیں کیونکہ مادی سائنس کے علم سے مادے کے ساتھ تعلق بڑھ جاتا ہے جس سے دکھ کی افزائش ہوتی ہے نہ کہ دکھوں سے بچاؤ۔ اور یہ بات پرمانوں سے ثابت ہو چکی ہے کہ آتمک بل کے نہ ہونے کی حالت میں انسان پرمیشور کو نہیں جان سکتا۔ اسواسطے سب سے پہلے کرم اپاسنا اور گیان کے ذریعہ سے پرماتما کو جاننا چاہئیے پھر مکتی حاصل ہوگی بغیر مل وکشیپ اور آورن دوش کے دور ہوئے آتمک بل اور مکتی حاصل نہیں ہوسکتی +

इह चेद वेदीदथ सत्यमस्ति न चेदिहावेदीन्महती-
भूतेषु भूतेषु विचिन्त्य धीराः प्रेत्यास्माल्लोकादमृता भवन्ति॥

(پد) اِہہ۔ چیت۔ اویدیت۔ اتھ۔ سیتم۔ استی۔ نہ۔ چیت۔ اِہہ۔ اویدیت۔ مہتی۔ ونشٹہ۔ بھوتیشو۔ وچنتیہ۔ دھیراہ۔ پریتیہ۔ اکات۔ لوکات۔ امرتہ۔ بھونتی +

(پدارتھ) اِہہ اس جنم یا سنسار میں۔ چیت اگر۔ اویدیت آتما کو جان جاوے۔ اتھ اس حالت میں سیتم نتیجہ زندگی صحیح ہوا استی ہے چیت اگر۔ نہ نہیں۔ اِہہ اس جنم میں۔ اویدیت آتم گیان کو حاصل کیا یا آتما کو جانا۔ مہتی بہت ہے یا بڑی۔ ونشٹہ ہانی یا نقصان ہوا۔ بھوتیشو بیچ بھوتوں میں وچنتیہ وچار کی نظر سے دیکھ کر۔ دھیراہ مستقل مزاج دھیرا تما۔ اگلے جنم میں۔ اسمات اس لوکات جنم سے۔ امرتاہ دیر یا سکھ یا مکت۔ بھونتی ہوتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) اگر اس موجودہ جنم میں انسان اپنے منزل مقصود کیطرف ٹھیک ٹھیک رجوع ہوگیا۔ تو اس نے اپنے جنم کو سپھل کرلیا کیونکہ اگر جسم انسانی میں جو کرتویہ اور بھگتویہ دونوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے انسان پرمیشور کو جان لے تو مکتی حاصل ہوسکتی ہے اگر اس جسم کو صرف بھوگوں کے خیال میں خرچ کرے۔ اور رات دن بجائے پرماتما کے جاننے کے جسم کی مضبوطی میں کوشش کرے۔ تو اس حالت میں بڑی ہانی یعنی نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ اس جسم کے چھوٹتے ہی آزادی یعنی کرتویہ کی طاقت ختم ہوجاتی۔ پھر جنموں تک بھگتویہ یونی یعنی گیان سے مبرا جسموں میں خراب ہونا پڑتا ہے اور پھر منش جنم حاصل ہوتا ہے۔ اسواسطے دھیرم آتما لوگ ہر ایک مدرک اور غیر مدرک چیزیں کرموں کے پھل اور حرکت دینے والے پرماتما کو غور کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور کرم کرنے میں آزادی کو

استعمال کرتے ہیں۔ تب اس جسم کو چھوڑ کر مکتی حاصل کرتے ہیں۔ اس واکیہ کا صاف مطلب یہ ہے
کہ جو آدمی اس وقت سے دھرم کے خیال میں لگ کر پرماتما کو جاننے کی کوشش کرتا ہے وہی کامیاب
اور جو اس جنم میں دنیاوی کاموں میں لگا رہتا ہے وہ اپنا بہت نقصان کر رہا ہے۔ یہاں پر
اُپنشدوں کا دوسرا کھنڈ ختم ہو +

پہلے حصہ میں برہم کو جاننے میں حواس وغیرہ کو ناقابل بتلایا اور دوسرے حصہ میں برہم گیان
کے طریقہ اور اُس کے عجیب ہونے کو بتلا کر اب برہم کو ایک النکار یعنی استعارہ کے پیرایہ میں بیان
کرتے ہیں اس حصہ کے مطلب پر غور سے سوچنا چاہئے لفظوں پر خیال نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ
یہ استعارہ ہے +

تیسرا کھنڈ

ब्रह्म ह देवेभ्यो विजिग्ये तस्य ह ब्रह्मणो विजये
देवा अमहीयन्त। त ऐक्षन्तास्माकमेवायं
विजयोऽस्माकमेवायं महिमेति॥ १॥ १४॥

(پدا) برہم۔ ہا۔ دیوے بھیو۔ وجگئیے۔ تسیہ۔ ہا۔ برہمنہ۔ وجے۔ دیوا۔ امہیئنت۔ تے۔ ایکشنت
اسماکم۔ ایو۔ وجیہ۔ اسماکم۔ ایو۔ ایم۔ مہما۔ اِتی +

(پدارتھ) برہم سب سے بڑا پرماتما۔ ہا یقین۔ دیوے بھیو۔ پانچ بھوت اور حواسوں سے۔ وجگئیے فتح
حاصل کی۔ تسیہ اس برہم کو ہا یقینی برہمنہ برہم کی۔ وجے فتحیابی کو۔ دیوا دیوتوں یعنی پنچ بھوتوں
اور اندریوں نے۔ امہیئنت بزرگی کو حاصل کر کے۔ تے وہ۔ دیوا پنچ بھوت اور حواس۔ ایکشنت خیال
کرتے تھے۔ ہم کو ہو یہ۔ ایو ہی۔ ایم یہ۔ وجے فتحیابی ہے۔ اسماکم ہماری۔ ایو ہی۔ ایم یہ۔ مہما
بزرگی و فضیلت ہے۔ اِتی یہ تسلیم کیا +

(بھاشا اردو ترجمہ) برہم پرماتما کی طاقت سے یہ پنچ بھوت یعنی اگنی۔ وایو۔ جل۔ پرتھوی یعنی زمین
اور آکاش وغیرہ اندریاں یعنی حواس خمسہ یعنی ناک۔ کان۔ آنکھ۔ رسنا اور کھال وغیرہ اور پانچ
کرم اندریاں یعنی ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ پاخانہ اور پیشاب کی اندری اپنے اپنے کاموں میں کامیاب ہوئی
بغیر برہم کی امداد کے کوئی اندری بھی اپنے کام میں کامیاب نہیں ہو سکتی نہ تو یہ عنصر کچھ کر سکتے

میں لیکن نادانیت سے اندریوں نے یہ خیال کر لیا۔ کہ جس قدر ہمیں کاموں پر فتح حاصل ہوتی ہے وہ ہماری طاقت سے حاصل ہوتی ہے۔ اسمیں کوئی اور قوت مددگار نہیں ہے اس واسطے جس قدر فضیلت اور بزرگی کام کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے وہ سب ہمارے ہی واسطے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس جگہ پر دکھلایا ہے کہ پرکرتی یعنی مادہ کے اندر پرماتما کے موجود ہونے سے دُنیا کے سب کام چلتے ہیں جسطرح جسم کے اندر جیو کے ہونے سے جسم کے سب کام ہوتے ہیں سب اندریاں کام کرتی ہیں لیکن بغیر جیو آتما کے اندریاں اور جسم کچھ بھی نہیں کرسکتیں۔ ایسے ہی چاند سورج ستارے بجلی وغیرہ ہر ایک چیز پرماتما کے اندر ہونے سے سب کام کرتے ہیں اور جب پرماتما روک دیتے ہیں تو کوئی بھی کام نہیں کرسکتے چونکہ آتما محدود ہونے کے سبب جسم سے نکلتا اور داخل ہوتا ہے۔ اس واسطے جسم کا کام کرنا اور کام کی طاقت نہ دیکھنا معلوم ہوتا ہے اس واسطے سنسار کے جاہل آدمی یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ سب کام پرکرتی یعنی مادہ اپنی ہی طاقت سے کرتا ہے۔ مادہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری طاقت کام کرنے والی نہیں۔ اُنکی غلط فہمی کو دُور کرنے کیواسطے یہ دکھلایا گیا ہے کہ بغیر برہم کی امداد کے بھوتوں میں کچھ بھی کرنے کی طاقت نہیں اور آگے النکار کو دکھلاتے ہیں کہ اندری اور بھوتوں یعنی عنصروں کے غرور کو دُور کرنے کے واسطے پرماتما نے کیا کیا +

तद्धैषां विजज्ञौ, तेभ्यो ह प्रादुर्बभूव,
तन्न व्यजानन्त, किमिदं यक्षमिति ॥२॥१४॥

(پد ہت۔ تت۔ ایشام۔ وجگیو۔ تے بھیہ۔ ہا۔ پرادربھبو۔ نہ۔ وی۔ اجانت۔ کم۔ ادم۔ یکشم۔ اِتی)
(پدارتھ) تت اُس برہم نے۔ ایشام ان دیوتوں کے خیال کو وجگیو جانکر عالم یعنی کل ہونے سے معلوم کرکے تے اُن پر۔ ہا یقین۔ پرادربھبو ظاہر ہُوا۔ تت اس کو۔ نہ نہیں۔ وی خاصکر۔ اجانت جانا معلوم کیا کم کیا۔ ادم یہ یکشم پوجا اور عبادت کرنے کے لایق چیز آتی ہے +

(با محاورہ ترجمہ) وہ پرماتما ان بھوتوں اور اندریوں کے خیال کو خاص طور پر جانکر کہ ان عنصروں اور سورج وغیرہ کو انسان طاقت والا اور روشن دیکھ کر اُن کو اُلٹا گیان نہ ہوجاوے یعنی وہ اسے اپنے مطلب حاصل کرنے کے واسطے پُوجا کے لایق معبود نہ سمجھنے لگ جاویں۔ وہ عنصروں کے درمیان ظاہر ہُوا۔ اُن عنصروں نے اُس طاقت کو جو اُن کی روشنی اور تیزی کو ماند کرنیوالی تھی بالکل نہ جانا کہ یہ کیا چیز ہے +

مطلب یہ ہے کہ جس وقت تمام اندریاں تسلی کے واسطے کوشش کرتی ہیں اور انسان یہ سمجھتے ہیں کہ آنکھ وغیرہ اندریوں سے سُکھ ہوتا ہے۔ اُس وقت سُشپتی کی حالت میں پرماتما جیووں پر ظاہر ہوتے ہیں جس سے وہ تمام سُکھ جو اندریوں کے ذریعہ سے حاصل ہوتے تھے دب جانے میں تب پرماتما کے اُس آنند سروپ کو جو سُشپتی کی حالت میں ہوتا ہے۔ اندریاں نہیں جان سکتیں تب وہ ایک دوسرے کو پوچھتی ہیں +

तेऽग्निमब्रुवन् जातवेद! एतद्विजानीहि किमेतद्यक्षमिति तथेति ॥ ३ ॥ २६ ॥

(پد) تے۔ اگنیم۔ ابرُون۔ جات ویدہ۔ ایتت وجانیہی۔ کم۔ ایتت یکشم۔ اِتی۔ تتھا۔ اِتی +

(پدارتھ) تے آنکھ وغیرہ حواس۔ اگنیم یعنی اگنی کی اندری آنکھ کو۔ ابرُون کہنے لگیں۔ جات ویدہ موجودات کی جاننے والی۔ ایتت یہ۔ وجانیہی تو جانتی ہے۔ کم کون یا کیا۔ ایتت یہ یکشم عجیب چیز ہے۔ اِتی تتھا ایسا ہے اِتی ہے +

(بامحاورہ ترجمہ) تمام اندریوں نے متعجب ہو کر آنکھ سے کہا کہ اے ہر ایک موجودہ چیز کے سروپ کو معلوم کرنیوالی اگنی یعنی آنکھ تو جانتی ہے یہ کیا چیز ہے اور اُس کے گُن کیا ہیں اور اُسکی طاقت کیا ہے مطلب یہ ہے کہ جس وقت سُشپتی کی حالت میں جیو جسم کے تعلق سے آنند حاصل کرتا ہے۔ جو آنند اندریوں کے ذریعہ سنسار کی کسی چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ تب آنکھ سے پوچھتے ہیں کہ تو بتا سکتی ہے کہ جس سے یہ آنند حاصل ہُوا وہ کیا چیز ہے +

(سوال) شرتی میں تو لفظ اگنی ہے اُس کے معنے آنکھ کس طرح کرلئے +

(جواب) چونکہ علت و معلول صفات سے ایک ہوتے ہیں جیسے سونا اور اُسکے بنے ہوئے زیور میں سونے کی صفات موجود ہونیسے اُسے سونے ہی کے نرخ میں خریدتے ہیں ایسے ہی اگنی اور آنکھ میں کارن اور کارج کا تعلق ہے اسواسطے دونوں ایک ہی ہیں۔ اگلی شرتیوں میں بھی جہاں ہوا وغیرہ کا ذکر کیا ہے ایسا ہی خیال کرلینا چاہئے +

तदभ्यद्रवत्तमभ्यवदत् कोऽसीति। अग्निर्वा अहमस्मीत्यब्रवीज्जातवेदा वा अहमस्मीति ॥ ४ ॥ २७ ॥

(پد پاٹھ) تت - ابھیہ وِدرَوتَّسا ۔ تَم - ابھیہ وَدت ۔ کہ ۔ اسی - اِتی - اگنی - وَئے - اہم - اسمی - اِتی - ابرَویت
جات ویدا - وَئے - اہم - اسمی *

(پد ارتھ) تت وہ یعنی اگنی - ابھیہ ورروت ظاہر ہوا یعنی مرکب ہو کر سامنے ہوا - تم اس کو یعنی اگنی کو -
ابھیہ ودت برہم نے کہا - کہ کون - اسی ہے - اِتی یہ - اگنی یعنی تیج و آتش - وَئے یقیناً - اہم میں - اسمی
ہوں - اِتی یہ - ابرویت کہا - جات ویداہ ہر ایک روپ والی چیز کی علت یا دھاننے والی - وَئے
یقیناً - اہم میں - اسمی ہوں *

(با محاورہ ترجمہ) جب برہم کے دیکھنے کے واسطے لطیف اگنی کثیف یعنی آنکھ کی شکل ہو کر دیکھنے کے
واسطے گئی تب برہم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے آنکھ نے کہا میں اگنی ہوں اور جس قدر سنسار میں
چیزیں ہیں ان سب کو جاننے والی ہوں یا ہر قسم کے دھن یعنی چمکدار چیزوں کی پیدا کرنے والی یعنی
علت مادی ہوں *

(سوال) جبکہ برہم نراکار ہے تو اس کا اگنی سے سوال کرنا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے اور جڑھ یعنی گیان سے
رہت اگنی اس کا جواب کس طرح دے سکتی ہے *

(جواب) یہ استعارہ یعنی النکار ہے جسمیں یہ دکھلانا منظور ہے کہ بغیر برہم کے سہاتا کے اگنی وغیرہ
میں کچھ بھی طاقت نہیں جس طرح چمک پتھر کے نزدیک ہونے سے لوہا چلتا ہے اسی طرح برہم کی شکتی سے یہ
سب بھوت اور اندریاں کام کرتی ہیں برہم کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتی یہ سوال و جواب صرف سمجھانے
کے واسطے ہیں اصلی نہیں ان کا مطلب اصلی ہے لفظ اصلی نہیں یہ پہلے کہا گیا ہے اس کا اصلی مطلب
سمادھی کی حالت میں جب جیو اندریوں کی مدد کے بغیر برہم کو محسوس کرتا ہے - اس وقت کی زبان حال
سے گفتگو کرتا ہے *

तस्मिंस्त्वयि किं वीर्य्यमित्य पदिं सर्वं दहेयं
यदिदं पृथिव्यामिति ॥ १८ ॥ ५ ॥

(پد) تسمن تویہ کم - ویریم - اِتی - اپی - ادم - سروم - دہیم - یت - اِدم - پرتھویام - اِتی *

(پد ارتھ) تسمن تجھ میں - تویہ تو - کم کیا - ویریم شکتی یعنی طاقت ہے - اِتی یہ کہا - خیال کیا اور اِدم
یہ سروم سب یعنی کل سنسار کی چیزیں - دہیم جلا سکتی ہوں - یت جو - اِدم یہ - پرتھویام زمین

ہیں یعنی کُل سنسار میں یہاں پرتھوی سے مطلب کُل کُرہ میں آتی ہے +

(بامحاورہ ترجمہ) برہم نے اگنی سے سوال کیا کہ تیری کیا طاقت ہے؟ اگنی نے جواب دیا کہ اس سنسار یعنی دُنیا کے ہر ایک حصہ میں جو کچھ نظر آتا ہے خواہ وہ کسی کُرہ میں ہو۔ میں سب کو جلا سکتی ہوں ایسی کوئی چیز نہیں جو میری طاقت سے باہر ہو +

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اگنی کی کُل شکتی جمع ہو کر کوشش کرے تو یہ ممکن ہے کہ دُنیا کی ہر ایک چیز کو جلا دے۔ اگرچہ اس وقت بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو موجودہ اگنی سے نہیں جل سکتیں لیکن کُل اگنی کی مجموعی طاقت کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں جو نہ جل سکے لیکن اگنی کا مجموعہ ہونا اگنی کے پرماؤں کے سبب سے نہیں بلکہ پرماتما کی طاقت سے ہے۔ اگر پرماتما اگنی کے پرماؤں کا سنیوگ نہ کرے تو کچھ بھی نہ جل سکے۔ اس کے متعلق آگے کہتے ہیں :-

तस्मै तृणं निदधावेतद्दहेति। तदुप प्रेयाय सर्वजवेन तन्न शशाक दग्धुं स तत एव निववृते नैतदशकं विज्ञातुं यदेतद्यक्षमिति ॥१९॥ ६॥

(پد) تسمی۔ ترنم۔ نددبھو۔ ایتت۔ دہہ۔ اِتی۔ تت۔ اُپ پریائے۔ سروجویں۔ تت۔ نہ۔ ششاک۔ دگدھم۔ سہ۔ تتہ۔ ایو۔ نورتے۔ نہ۔ ایتت۔ اشکم۔ وگیاتم۔ یت۔ ایتت۔ یکشم۔ اِتی +

(پدارتھ) تسمی اس اگنی میں۔ ترنم۔ ایک تنکا۔ ندبھو اس کے سامنے رکھ دیا۔ ایتت اس کو۔ دہہ جلا دے۔ تت وہ اگنی۔ اُپ پریائے اس کے نزدیک گئی۔ سروجویں پوری طاقت سے۔ تت اس کو نہ نہیں ششاک سکی۔ دگدھم جلا سہ وہ۔ تتہ اس سے۔ ایو ہی۔ نورتی الگ ہو کر کہا۔ نہ نہیں۔ ایتت اسکو۔ اشکم سکی۔ وگیاتم جان۔ یت جو۔ ایتت یہ یکشم پوجنے کے لائق ہے۔ اِتی یہ +

(بامحاورہ ترجمہ) برہم نے اگنی کے سامنے ایک ترن رکھ دیا لیکن وہ سوکشم اگنی مرکب نہ ہونے کے سبب تمام طاقت سے بھی اس تنکے کو جس کے جلانے کے واسطے برہم نے کہا تھا نہ جلا سکی تب اُسے چھوڑ کر اگنی نے اور دیوتوں سے کہا کہ میں اس قابل پرستش طاقت کو نہیں جان سکتی +

(سوال) کیا یہ بات ممکن ہو سکتی ہے کہ آگ سے ایک تنکا بھی نہ جل سکے کیونکہ آگ تو انبار کے انبار جلا دیتی ہے؟

(جواب) سوکشم آگ تو ہر ایک چیز میں رہتی ہے وہ کسی کو جلا نہیں سکتی لیکن جس وقت پرماتما اسکو مرکب

حالت میں لاتے ہیں تب ہی انہیں جلانے کی طاقت آتی ہے اور جب پرماتما اگنی کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں تب اُنہیں جلانیکی طاقت بالکل نہیں رہتی سوائے اگنی سے تنکے کا۔ جلنا ناممکن نہیں ہے؟ مطلب اس کا یہ ہے کہ ہر ایک بھوت یعنی عنصر میں جو طاقت نظر آتی ہے وہ سب پرماتما کی دی ہوتی ہے اور جب پرماتما ان بھوتوں کو مدد نہ دیں تو جس طرح مُردہ جسم کچھ نہیں کرسکتا اسیطرح پر یہ بھوت بھی کچھ نہیں کرسکتے

अथ वायुमब्रुवन् वायवे तद्विजानीहि किमेतद्यक्षमिति तथेति ॥ २०॥ ७॥

(پد) اتھ - وایوم - ابرون - وایو - ایت - وجانیہی - کم - ایت یکشم - اِتی ٭

(پدارتھ) اتھ بمعنی یہ یعنی کسی کی طاقت معلوم ہونے کے بعد - وایوم ہوا کو - ابرُن دیوتوں نے کہا۔ وایو اے ہوا - ایت اسکو - وجانیہی جانتی ہے سرکیا - ایت یہ یکشم پرستش کے لایق - اِتی ہے ٭

(بامحاورہ ترجمہ) جب اگنی برہم کو نہ جان سکی یعنی آنکھ سے برہم کا گیان نہ ہوا تو دیوتوں یعنی اندریوں نے ہوا کی اندری یعنی کھال سے کہا کہ تم جانتی ہو قابل پرستش کیا چیز ہے کیونکہ جہاں آنکھ سے کسی جسم کو نہیں دیکھتے تو وہاں اُس کو سپرش کرکے دیکھتے ہیں۔ اگرچہ کم علم لوگ اندریوں کو دیکھنے وغیرہ افعال میں آزاد سمجھتے ہیں لیکن یہ بات صحیح نہیں بلکہ اندریاں دیکھنے میں آزاد نہیں کیونکہ ہر ایک اندری امداد کی محتاج ہے

तदभ्यद्रवत्तमभ्यवदत्कोऽसीति वायुर्वा अहमस्मीत्यब्रवीन्मातरिश्वा वा अहमस्मीति ॥ २१ ॥ ८ ॥

(پد) تت - ابھیدروت - تم - ابھیوت - کہ - اسی - اِتی - وایو - وئی - اہم - اسمی - اِتی - ابرُدیت - ماترشوا - وئے - اہم - اسمی - اِتی ٭

(پدارتھ) تت وہ ہوا برہم کی - ابھیدروت مقابل آئی - تم اُس کو - ابھیوت برہم نے کہا - کہ کون اسی ہے - اِتی یہ کہا - وایو ہوا - وئے نشچے کرکے - اہم میں اسمی ہوں - اِتی یہ - ابرُدیت کہا - ماترشوا آکاش میں چلنے والی ہوا - وئے نشچے کرکے - اہم میں - اسمی ہوں - اِتی یہ ٭

(بامحاورہ ترجمہ) تب وایو برہم کے مقابل اُسکی ماہیت کے معلوم کرنیکے واسطے ہوئی اور برہم نے اس سے یہ پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں ہوا ہوں جو تمام آکاش میں گھومنے والی ماترشوا ہے وہ میں ہوں یہاں ہوا سے مطلب ہوا کی اندری کھال ہے کیونکہ کھال ہوا کے ذریعہ سے سردی گرمی کو محسوس کرتی ہے بغیر ہوا کے کھال کو سردی گرمی کا علم نہیں ہوتا اسواسطے کھال ہوا کی اندری ہے اور وہی ہوا اسے یہاں پر مراد ہے

तस्मिंस्त्वयि किं वीर्यमित्यपीदं सर्वमाददीय यदिदं पृथिव्यामिति ॥२२॥

(پد) تسمن تُوئی ہو کم - ویریم - اپی - اِدم سروم - آددیم یت - اِدم - پرتھویام - اِتی +

(پدارتھ) تسمن اُس - توئی تجھ میں - کم کیا - ویریم شکتی یعنی طاقت ہے - اِتی یہ کہا - اپی خیال کرو - اِدم اُس - سروم کل اشیا کو - آددیم اُٹھا لیجاؤں یعنی اُڑا دوں - یت جو - اِدم یہ - پرتھویام زمین میں نظر آتی ہیں

(با محاورہ ترجمہ) جب برہم نے ہوا سے پوچھا تجھ میں کیا طاقت ہے؟ تب ہوا نے جواب دیا کہ جو کچھ اس سنسار میں چیزیں ہیں ان سب کو اُڑا سکتی ہوں یعنی جس قدر بڑی چھوٹی چیزیں دنیا میں نظر آتی ہیں میں اُن سب کو اُٹھا سکتی ہوں کوئی ایسی چیز نہیں جو میری اُٹھانے کی طاقت سے باہر ہو +

तस्मै तृणं निदधावेतदादत्स्वेति तदुपप्रेयाय सर्वजवेन तन्न शशाकादातुं स तत एव निववृते नैतदशकं विज्ञातुं यदेतद्यक्षमिति ॥२३॥१०॥

(پد) تسمئی - ترنم - ندو ہو - ایتت - دتسو - اِتی تت - اوپ پریائی - سرو جوین - تت - نہ - ششاک - آدا توم - سہ - تت - اَیو - نوورتے - نہ - ایتت - اشکم - وگیاتم - یت - ایتت - یکشم - اِتی +

(پدارتھ) تسمئی ہوا میں - ترنم ایک تنکے کو - ندو ہو چھوڑ دیا - ایتت اسکو - آدتسو اٹھا لیجا یا اُڑا دے - اِتی یہ سنکر - تت وہ ہوا - اوپ پریائی نزدیک گئی - سرو جوین تمام طاقت سے - تت وہ - نہ نہیں - ششاک سکی - آدا توم اُسکو اٹھانا - سہ وہ - تتہ اُس سے - ایو ہے - نوورتے علیحدہ ہوکر - نہ نہیں - ایتت اُس کو - اشکم سکی - وگیاتم جان - یت جو - ایتت یہ - یکشم پوجا کے لایق ہے - اِتی یہ +

(با محاورہ ترجمہ) ہوا کے اس دعویٰ کو سُنکر کہ وہ ہر ایک چیز کو جو دنیا میں ہے اُڑا سکتی ہے برہم نے ایک تنکا ہوا کے سامنے رکھکر کہا اس کو اُٹھاؤ یا اُڑاؤ - ہوا ساری طاقت سے اُس کے اُٹھانے کے واسطے اُس کے نزدیک گئی لیکن بہت طاقت خرچ کرنے پر بھی اُسے نہ اُٹھا سکی - یہ دیکھکر ہوا اسی وقت تنکے کے پاس سے ہٹ گئی اور کہا میں نہیں جان سکتی کہ یہ کیا چیز ہے +

مطلب یہ ہے کہ پرش اندری یعنی کھال تمام طاقت کے خرچ کرنے پر بھی برہم کو نہیں جان سکتی - جبکہ یہ دو زبردست اندریاں برہم کے جاننے میں ناکامیاب ہوئیں اور کوئی بھوتک یعنی مادی چیز برہم کے جاننے کے لایق نہ معلوم ہوئی - تب سب اندریوں نے ملکر ان کا راجہ اندر یعنی جیو آتما ہے - اُس سے جاکر کہا کہ ہم تو اس پوجنے لایق تیج سروپ کو نہیں جان سکتے +

अथेन्द्रमब्रुवन्मघवन्नेतद्विजानीहि किमेतद्यक्षमिति तथेति
तदभ्यद्रवत्तस्मात्तिरोदधे ॥११॥२४॥

(پدارتھ) اتھ - اندرم - ابرون - مگھون - ایتت - وجانیہی - کم - ایتت - یکشم - اِتی - تتھا - اِتی - تت
ابھیدروت - تسمات - تِرو - ادودھے +

(پدارتھ) اتھ بعد یعنی اگنی اور ہوا کی طاقت معدوم ہونے کے بعد - اندرم اندریوں کے راجا جیوآتما کو -
ابرون کہا - مگھون اے ایشور یعنی جاہ و جلال کے مالک - ایتت اس کو - وجانیہی جانتا ہے -
کم کیا - ایتت یہ - یکشم تیج سروپ قابل پرستش ہے - اِتی یہ تھا ایسا - اِتی - تت وہ جیوا بھی
ابھیدروت برہم کے سامنے گیا - تسمات اس جیوآتما سے - ترو ادودھے - پوشیدہ ہو گیا +

(بامحاورہ ترجمہ) جب آنکھ اور کان کی طاقت معدوم ہونے کے بعد اندریوں نے جیوآتما سے کہا
کہ ہم تو اسے نہیں جان سکتے تو اس کو معلوم کر تب جیوآتما اندریوں سے علیحدہ ہو کر برہم کو دیکھنے گیا
لیکن وہ یکش یعنی پوجنے کے لائق تیج سروپ اس جیوآتما سے اتی نزدیک یعنی بہت ہی قریب ہونے
سے چھپ گیا - جیسے آنکھ ہر چیز کو دیکھتی ہے لیکن اس کے نزدیک رہنے والا سرمہ اس سے پردہ میں
ہوتا ہے یعنی آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی - ایسے ہی سشپتی کی حالت میں سب اندریوں کو چھوڑ کر بھی
جیوآتما برہم کے جاننے میں ناکامیاب رہا +

स तस्मिन्नेवाकाशे स्त्रियमाजगाम बहुशोभमानामुमां है-
मवतीं ताँ होवाच किमेतद्यक्षमिति ॥२५॥१२॥

(پدارتھ) سہ - تسمن - ایو - آکاشے - ستریم - آجگام - بہوشوبھمانام - اومام - ہیموتیم - تام - ہا - اوواچ
کم - ایتت - یکشم - اِتی +

(پدارتھ) سہ وہ جیوآتما تسمن اسی - ایو ہی - آکاشے آکاش میں یعنی دل کے بیچ جہاں برہم چھپ
گیا تھا ستریم ایک عورت - آجگام آگئی - بہوشوبھمانام بہت ہی سجاوٹ سے معمور - اومام بدھی
یعنی عقل - ہیموتیم سنہری زیوروں سے آراستہ - تام اس کو - ہا جیو نے - اوواچ کہا - کم کیا - ایتت
یہ یکشم پوجنے کے لائق - اِتی ہے +

(بامحاورہ ترجمہ) جب سشپتی اوستھا کے موافق اندریوں سے علیحدہ جیو برہم کی تلاش کرنے لگا - تب

سمادھی کی حالت میں سب کو بتلانے والی عقل اُسے نظر آئی۔ جو برہم ودیا یعنی پرماتما کے زیور دل سے آراستہ ہونے کے سبب بہت ہی شوبھا یعنی خوبصورتی کو حاصل کر چکی تھی اور ہر قسم کی سدگنیوں کے سنہری زیور اُسی بدھی کو حاصل ہو چکے تھے۔ جب اندر نے اس اُما یعنی عقل کو دیکھا تو اُس سے سوال کیا کہ یہ پرتش کرنے لائق تیج روپ چیز تھی جس کو تُنے بس ہر ایک اندری یعنی دیوتا باوجود اپنی ساری طاقت خرچ کرنیکے ناکامیاب ہے۔ جس کو میں بھی نہ جان سکا +

مطلب یہ ہے کہ نہ اندریوں سے پرماتما کا گیان ہو سکتا ہے اور نہ ہی جیو آتما پرماتما کو جان سکتا ہے صرف سوکشم بدھی جو سمادھی کی حالت میں ما پورن ویراگ ہونے پر پیدا ہوتی ہے اُسی سے برہم کا کسی قدر علم ہو سکتا ہے۔ جس کا علم اگلے کھنڈوں میں آئیگا +

یہ کین اونپشد کا تیسرا کھنڈ پورا ہو گیا

اب بدھی نے جیسا برہم کو بتلایا اُس کا اُپدیش کرتے ہیں

सा ब्रह्मेति होवाच ब्रह्मणो वा एतद्विजये महीयध्वमिति।
ततो हैव विदाञ्चकार ब्रह्मेति ॥ २६ ॥ १ ॥

زبان۔ سا۔ برہم۔ اِتی۔ ہا۔ اُوواچ۔ برہمنہ۔ وئے۔ ایتت۔ وجئے۔ مہیدہوم۔ اِتی۔ تتہ۔ ہا۔ ایو وداںچکار۔ برہمیتی +

(پدارتھ) سا بدھی۔ برہم پرماتما۔ اِتی ہے۔ ہا یقینی۔ اوواچ کہی جائیگی۔ برہمنہ برہم کی۔ وئے یقیناً۔ ایتت یہ۔ وجئے کامیابی فتح۔ مہیدہوم بزرگی کو حاصل کرتی ہیں۔ اِتی آخر۔ تتہ اُس سے۔ ہا یقینی وداںچکار جیو آتما نے معلوم کیا۔ برہمیتی کہ یہ پوجا کرنے لائق +

(بامحاورہ ترجمہ) برہم ودیا جو شدھ بدھی ہے اُس نے جیو آتما کو بتلایا کہ سب دیوتا یعنی اندریوں کی جو کامیابی ہے وہ برہم کی کامیابی ہے اور برہم کے سبب سے ہی سب اندریوں کو یہ فضیلت ہوتی ہے کیونکہ اندریاں جڑ ہے یعنی گیان سے خالی ہیں اور بغیر گیان کے کسی کو کامیابی ہو ہی نہیں سکتی اس واسطے جب تک برہم اِن کی مدد نہ کرے تب تک گیان کسی کو ہو ہی نہیں سکتا۔ اور برہم جب امداد کرتے ہیں تو جیو کو میدھا نامی بدھی یعنی عقل سلیم دیتے ہیں۔ جس سے جیو اپنے سروپ اور برہم کو جان کر مکتی حاصل کرتا ہے اور جب تک عقل سلیم حاصل نہ ہو۔ تب تک کسی دوسری طاقت سے ہم برہم کو نہیں جان سکتے اس

واسطے جہاں تک ہم کوشش کر سکتے ہیں شاستروں کے ابھیاس یعنی بار بار وچارنے اور پرنتاکی

اپاسنا سے وہ بدھی حاصل کرنی چاہئے +

तस्माद्वा एते देवा अतितरामिवान्यान्देवान् यदग्निर्वायुरि-
न्द्रस्ते ह्येनन्नेदिष्ठं पस्पर्शुस्ते ह्येनत्प्रथमो विदाञ्चकार -

(پد) تسمات - وے - ایتے - دیوا - اتی ترام - انیان - دیوان یت - اگنی - وایو - اندرہ - تے

ہی - اینت - نیدشٹم پسپرشوہ - تے - ہی - اینت - پرتھمہ - ودانچکار - برہم اتی +

(پدارتھ) تسمات اُس سبب سے - وے یقین - ایتے یہہ - دیوا اگنی ہوا وغیرہ - اتی ترام حرث کو

حاصل کرتے ہیں - اب اسی طرح - انیان دوسرے - دیوان دیوتوں کو - یت جو - اگنی آتش آنکھ - وایو ہوا

کھال - اندرہ جیوآتما - تے وہ دیوتا - ہا نشچے کرکے - اینت اس پُوجیہ یعنی قابل پرستش برہم کو - نیدشٹم

یعنی بہت ہی قریب ہوکر - پسپرشو اُس کو چھوکر معلوم کیا - تے وہ دیوتا - ہی نشچے کرکے یعنی یقیناً

اینت اس برہم کو - پرتھمہ پہلے - ودانچکار معلوم کرتے یا جانتے ہیں - برہم پرماتما - اتی یہ ہے +

(بامحاورہ ترجمہ) جیوآتما آنکھ اور کھال سب سے پہلے اُس برہم کو بہت نزدیک سپرش کرتے یعنی اس

کے گُنوں یعنی صفات کو معلوم کرتے ہیں اور ان کے سبب سے دوسری اندریاں بھی برہم کے گُنوں سے واقف

ہو جاتی ہیں - آنکھ اور کھال کو اور اندریوں پر اسی واسطے فضیلت ہے کہ وہ اور اندریوں سے پہلے

مرشٹی میں سے ایشور کے گُنوں کو معلوم کرتی ہیں - اندریاں بذات خود برہم کو جاننے قابل نہیں اور

نہ ہی جیوآتما بذات خود جان سکتا ہے - بلکہ شُدھ بُدھی سے جو کہ من کے مل یعنی ناپاکی وکشیپ

یعنی چنچلتا - آورن یعنی درمیانی پردہ ان تینوں نقصوں کے دُور ہو جانے کی حالت میں جو سمادھی

کی حالت ہے - اُسی وقت برہم کا گیان ہو سکتا ہے - دوسری حالتوں میں برہم کا گیان نہیں ہو سکتا +

तस्माद्वा इन्द्रोऽतितरामिवान्यान्देवान् स ह्येनन्ने-
दिष्ठं पस्पर्श स ह्येनत्प्रथमो विदाञ्चकार ब्रह्मेति ॥२८॥३॥

(پد) تسمات - وئے - اندرہ - اتی ترام اب - انیان - دیوان - سہ - ہی - اینت - نیدشٹم پسپرش

سہ - ہی - اینت - پرتھمہ - ودانچکار - برہم - اتی +

(پدارتھ) تسمات جس کارن یعنی سبب سے - وئے یقیناً - اندرہ جیوآتما - اتی ترام - اب بھقت

حاصل کرتا ہے۔ دنیاں دوسرا دل۔ دیوان دیوتوں پر۔سہ وہ۔ ہی جیوآتما۔ اتیت اس برہم کو۔
نیدیشتم بہت نزدیک سے پلپپرش جیوا یعنی محسوس کیا۔سہ وہ۔ یتی ہی۔ ائیت اس کو۔
برہم۔ ادل ددا ابچکار جانتا ہے۔ برہم پرماتما اتی یہ ہے +
(با محاورہ ترجمہ) چونکہ اندریاں یعنی حواس بغیر جیوآتما کے برہم کو محسوس نہیں کر سکتے۔صرف
جیوآتما ہی بدھی کی مدد سے پرماتما کو جانتا ہے اور اُسی کی امداد سے اندریاں پرماتما کی بنائی ہوئی
چیزوں کو معلوم کرکے اُس سے فائدہ اُٹھاتی ہیں۔ اسواسطے جیوآتما کُل اندریوں سے سبقت رکھتا ہے
ایک ایک اندری کے علیحدہ ہو جانے سے یہ جسم بالکل ناکارہ نہیں ہو جاتا۔ اندھا وغیرہ کہلانے
پر بھی اپنے کام کو کرتا چلا جاتا ہے لیکن جیوآتما کے علیحدہ ہو جانے پر کُل اندریوں کی موجودگی میں
بھی کوئی کام نہیں ہو سکتا بعض لوگوں کو یہ شبہ ہوگا کہ اندریوں کے بغیر جیوآتما کیا کام کر سکتا ہے
لیکن وچار والے ادمی اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ جو کام جیوآتما کا ہے وہ بغیر اندریوں کے بھی
پورا ہو سکتا ہے اور باقی کام جسم کے ہیں۔ اُن کے پورا کرنے کے واسطے اندریوں کی ضرورت ہے گویا
جیوآتما اپنے کام میں محتاج بالغیر نہیں ہے +
(سوال) جیوآتما کا کونسا کام ہے جو بغیر اندریوں کے پورا ہو سکتا ہے۔ ہم تو کوئی کام بھی اندریوں
کے بغیر ہوتا نہیں دیکھتے +
(جواب) جیوآتما کا کام آنند بھوگنا ہے سو وہ اُسی حالت میں ہو سکتا ہے جب اندریوں سے
جیو کا تعلق نہ ہو۔ اس واسطے سمادھی سشپتی اور مکتی تینوں حالتوں میں جبکہ جیوآتما پرماتما کے
ماپ سے آنند بھوگتا ہے۔ اندریوں سے اُس کا تعلق نہیں رہتا اور جس حالت میں جیوآتما اندریوں
کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اُس حالت میں اُسے برہمانند حاصل ہی نہیں ہوتا +
(سوال) کیا وجہ ہے کہ جیو کو اندریوں کی موجودگی میں آنند نہیں ملتا +
(جواب) چونکہ اندریوں کے ذریعہ سے بیرونی اشیاء کا علم ہوتا ہے اور بیرونی چیزیں سب
مادی ہیں۔ اور مادہ میں آنند گُن موجود نہیں اسواسطے اندریوں کے ذریعہ سے آنند حاصل نہیں
ہو سکتا +
(سوال) جبکہ اندریوں کے وشیوں کے تعلق سے جیو کو آنند نہیں ملتا تو کیوں اندریاں جیو کو وشیوں

ہیں لگاتی ہیں +

(جواب) چونکہ اندریاں مادی چیزیں ہیں۔ اس واسطے وہ اپنی جنس مادے سے ہی تعلق کرتی ہیں۔ اور ہر ایک دلال خریدار کو جھوٹی دوکان پر ہی لیجاتا ہے کیونکہ وہاں اُسے دلالی ملتی ہے سچی دوکان پر نہیں لیجاتا۔ کیونکہ وہاں سے اُسے دلالی نہیں ملتی +

तस्यैष आदेशो यदेतद्विद्युतो व्यद्युतदा३ इती न्यमी मिषदा३ इत्यधिदैवतम् ॥ २९ ॥ ४ ॥

(پدا) تسیہ۔ ایشہ۔ آدیشہ۔ یت۔ ایت۔ ودیوتہ۔ وِدیوتت۔ آ۔ اِتی۔ نیمی۔ مشت۔ آ۔ اِتی۔ ادہی دیوتم +

(پدارتھ) تسیہ اُس برہم کا۔ ایشہ یہ ظاہری۔ آدیشہ اُپدیش ہے۔ یت جو۔ ایت یہ۔ ودیوتہ بجلی۔ ودیوتت چمکتی اور چھپ جاتی ہے۔ آبشل۔ اِتی ایسا۔ نیمی مشت آنکھ بند ہوتی اور کھلتی ہے۔ آبشل۔ اتی اسی طرح۔ ادہے دیوتم برہم بھی ظاہر ہوتا اور چھپ جاتا ہے +

(بامحاورہ ترجمہ) متذکرہ بالا مضمون کو ثابت کرنے کے واسطے کہتے ہیں۔ وہ پرماتما جو گیانی یعنی عالم باعمل لوگوں کی نظر میں ہر جگہ پر ظاہر نظر آتا ہے اور جاہل بے عمل لوگ اُسے معلوم نہیں کر سکتے۔ اس واسطے ان سے پوشیدہ ہے اور اُس برہم کا ایسا ہی اُپدیش ہے۔ جس طرح بجلی چمک کر پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ جس طرح آنکھ بند ہوتی دیکھتی ہے۔ اسی طرح برہم کے ظاہر ہونے اور چھپ جانے کو استعارہ کے طور پر بیان کیا ہے +

مطلب یہ ہے کہ نہ تو برہم کو اگیانی لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ وہ اندریوں سے دیکھنا چاہتے ہیں اور نہ ہی بے عمل گیانی بھی اُسے محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ صرف زبانی کہنے کا کام ہے صرف باعمل گیانی ہی اُسے معلوم کرتے ہیں۔ دنیا میں برہم کی شکتی بجلی کی طرح چمک کر چھپ جاتی ہے یعنی جس وقت انسان ایک رشتے کو چھوڑ کر دوسری رشتے میں لگتا ہے تو دونوں رشتوں کے درمیان کے وقت میں اُس کا برہم کے ساتھ تعلق ہوتا ہے

अथाध्यात्मं यदेतद्गच्छतीव च मनोऽनेन।
चैतदुपस्मरत्यभीक्ष्णं सङ्कल्पः ॥ ५ ॥ ३० ॥

(پد) اتھ - ادھیاتم - یت - اتیت گچھتی - اب - چہ - منہ - این - چہ - آتیت - اوپ سمرتی ابھیکشنم - سنکلپ +

(پدارتھ) اتھ بعد - ادھیاتم آتما کے متعلق یعنی روحانی - یت جو - اتیت یہ گچھتی چلتا ہے - اب ایسے - چہ اور منہ من کا - این اس سے - چہ اور - اتیت یہ - اوپ سمرتی نزدیک ہو کر یاد کرے - ابھی کھشنم بار بار یا ہر لمحہ میں - سنکلپ من کے خیال سے +

بامحاورہ ترجمہ - اندری اور اُن کے سہایک یعنی معاون دیوتوں کے جاننے کے بعد شش کو روحانی کاموں کے پورا کرنے کے واسطے پرماتما یعنی سب سے زبردست عالم کی طرف من کی حرکت کو چلانے کا خیال کرنا چاہیئے - اور من کو ہر ایک سیکنڈ میں پرمیشور کی اوپاسنا میں لگا اور اُس کی نزدیکی حاصل کر کے آنند کو حاصل کرے -

مطلب یہ ہے کہ بیرونی تعلقات جو کہ اندریوں کے ذریعہ سے ہوتے ہیں - اُن کو علیحدہ کر کے من کے اندر جو محیط کل پرماتما ہے - اُس کے دھیان میں غرقاب ہو جائے اور مل - وکشیپ - اور آورنوں کا پردہ جو جیو اور برہم کے درمیان ہے اُس کو کرم - اوپاسنا - اور گیان کے ذریعہ سے دُور کر کے آتما کو روحانی منزل مقصود پر پہنچاوے - یعنی انسان کو یہ ارادہ مستقل طور پر قائم کر لینا چاہیئے - کہ میرا دل ہمیشہ برہم کی طرف ہی چلے اور برہم کو چھوڑ کر دُنیاوی خواہشوں میں جو انسان کو منزل مقصود سے علیحدہ و بیگانہ کرنے والی ہیں نہ جاوے - بلکہ ہر وقت برہم ہی کی یادگاری میں گذرے +

तद्ध तद्वनं नाम तद्वनमित्युपासितव्यं स य एतदेवं वेदाऽभि हैनं सर्वाणि भूतानि संवाञ्छन्ति ॥ ३१ ॥ ६ ॥

(پد) تت - ہ - تدونم - نام - تدونم - اتی - اوپاسی تویم - سہ - یہ - اتیت - ایوم - وید - ابھی - ہ - اینم - سروانی - بھوتانی - سنوانچھنتی +

(پدارتھ) تت وہ - ہ مشہور - تدونم دُکھ سے بچنے کے واسطے رہنے لایق - نام مشہور - تدونم دُکھ سے بچانے کے سبب پرماتما کا نام تدون - اتی اس طرح - اوپاسیتویم اوپاسنا کرنی چاہیئے یعنی اُس کی نزدیکی حاصل کرنی چاہیئے - سہ وہ - یہ جو - اتیت - اس برہم کو - ایوم اس طور پہ - وید جانتا ہے - ابھی - بالکل - ہ بالیقین - اینم اس کو - سروانی کل - بھوتانی جیو یا عنصر - سنوانچھنتی خواہش کرتے ہیں +

(بامحاورہ ترجمہ) مذکورہ بالا صفات سے موصوف جو برہم ہے جس کا ذکر اس اپنشد میں آیا ہے وہی برہم دکھ سے علیحدہ رہنے کی خواہش رکھنے والوں کو اپاسنا کرنے لایق اور مشہور ہے کیونکہ پرکرتی ست ہے۔ جیو آتما ست چت ہے صرف برہم ہی ست چت آنند ہے جس کو آنند کی خواہش ہو۔ اُس کو برہم کی اپاسنا ہی سے پورا ہو سکتا ہے۔ سوائے برہم کے جیو اور پرکرتی کی اپاسنا کرنے سے انسان دکھوں سے بالکل نہیں چھوٹ سکتا۔ آدمی ٹھیک طور پر برہم کی اپاسنا کرنا چاہتا ہے یعنی برہم کا سچا طریق جو یوگ ہے اُس کو عملی طور پر کرکے برہم کی اپاسنا کرتا ہے۔ دنیا کے تمام عالم ایسے انسان کی دل سے بھگتی کرتے ہیں جس طرح سلسلہ میں دولت کی خواہش والے دولتمند کے پاس جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایشور بھگتی کے خواہشمند باقاعدہ یوگ کرنے والے کے پاس جاتے ہیں۔ اب چیلہ یعنی شاگرد پھر گورو سے سوال کرتا ہے۔ یہاں تک گورو کا اپدیش تھا۔ اب گورو اور چیلے دونوں کے سوال و جواب ہیں +

उपनिषदं भो ब्रूहीत्युक्ता त उपनिषद् ब्राह्मीं वाव त उपनिषदमब्रूमेति ॥ ३२ ॥ ७ ॥

(پد) اُپنشدم۔ بھو۔ بروہی۔ اِتی۔ اُکتا۔ تے۔ اُپنشد۔ براہمیم۔ واو۔ تے۔ اُپنشدم۔ ابروم۔ اِتی

(پدارتھ) اُپنشد۔ پوشیدہ راز یعنی برہم ودیا علم حقیقی۔ بھو۔ ہے گورو۔ بروہی۔ بیان کر یا بتلا۔ اِتی یہ۔ اُکتا۔ جو کہا ہے۔ تے۔ تجھ کو۔ اُپنشد۔ راز پنہاں یا پردہ کش چیزوں کا علم۔ براہمیم۔ پرماتما کے متعلق واو۔ یقیناً۔ تے۔ تجھ کو۔ اُپنشد۔ برہم ودیا۔ ابروم۔ کہہ چکا۔ اِتی۔ ختم تمام +

(بامحاورہ ترجمہ) چیلے نے گورو سے کہا کہ اے گورو اب تو مجھ کو برہم ودیا یعنی علم حقیقی کا راز بتا دے تب استاد نے کہا کہ جو کچھ برہم ودیا کے متعلق انسان کو علم ہو سکتا ہے وہ میں تم کو بتلا چکا۔ تب شاگرد نے کہا جو کچھ آپ نے بتلایا ہے۔ اس میں جو کچھ باقی رہ گیا ہو۔ اُس کو آپ بتلائیں۔ گورو نے کہا کہ بیٹا برہم کا اپدیش تجھ کو کر چکا۔ اب کچھ بتلانا باقی نہیں۔ یقیناً جس قدر برہم ودیا سنسار میں ہے۔ اس کو میں تجھ کو بتلا چکا ہوں۔ اب اس میں کچھ بھی بتلانا باقی نہیں +

(سوال) جبکہ گورو نے چیلے کو کل برہم ودیا کا اپدیش کرایا تھا۔ تو چیلے کو برہم ودیا کے متعلق شک کیوں رہا۔ جس سے اُس نے یہ کہا کہ وہ جو باقی ہے مجھے اپدیش کر +

جواب ؛ چونکہ علم حقیقی شرون یعنی گوروسے اُپدیش سُننے میں اُس کو دلائل سے رات دن وچار نے ندہی۔ وصیاسن اُس پر باقاعدہ طور پر عمل کرنے سے ہوتا ہے اور گورو اُپدیش صرف شرون ہے من اور ندہی دصیاسن کی کمی تھی۔ اس واسطے چیلے کو برہم ودّیا کا صاف صاف علم نہیں ہُوا اس واسطے اُس نے گوروسے سوال کیا +

तस्यै तपो दमः कर्मेति प्रतिष्ठा तस्यै। तपो दमः। कर्म। ति वेदाः सर्वाङ्गानि सत्यमायतनम्॥ ३३॥ ८॥

(پد) تسئی ۔ تپہ ۔ دمہ ۔ کرم ۔ اتی ۔ پرتشٹھا ۔ ویداہ ۔ سرو انگانی ستیم ۔ آتیم +

(پدارتھ) تسئی اُس میں داخل ہونے کے واسطے ۔ تپہ تپ کرنا یعنی بھوک پیاس سردی گرمی کو برداشت کرنا ۔ دمہ من کو قبضہ میں رکھنا ۔ کرم وید کے موافق کرموں کا کرنا ۔ اتی یہ پرتشٹھا عزت ۔ ویداہ رگ ۔ یجر ۔ سام ۔ اتھرو چاروں وید ۔ سرو انگانی وید کے چھ انگ اور چھ اوپانگ یعنی سکشا ۔ کلپ ۔ دیاکرن ۔ نروکت ۔ چھند ۔ جوتش یہ وید کے انگ ۔ نیائے درشن ۔ ویشیشک درشن ۔ سانکھ درشن ۔ یوگ ۔ میمانسا اور ویدانت درشن یہ چھ وید کے اوپانگ ہیں ستیم سچ بولنا اُس کے موافق عمل کرنا اور ستسروپ پرماتما کے سہارے رہنا ۔ آتیم رہنے کا ستھان ؛

(بامحاورہ ترجمہ) برہم کا پورا اُپدیش کر کے اُس کے حاصل ہونے کے ضروری سامان کا اپدیش کرتے ہیں یعنی برہم کو جاننے کے واسطے مل دوش کو دُور کرنے کے واسطے تپ اور کرم کیفہ ضرورت ہے یعنی جبتک تپ نہ ہو ۔ وہ اِندریوں کی خواہشوں کو دبا نہیں سکتا اور جبتک وید کے موافق کرم نہیں کرتا تب تک من کو بُرے کرموں کی خواہش سے علیحدہ نہیں کرسکتا ۔ اس واسطے پہلے سامان تپ اور کرم ہے اُس کے بعد وکشیپ دوش کو دُور کرنے کے واسطے من کو روکنے کی ضرورت ہے ۔ جس سے وہ چنچل نہ رہ کر ایک جگہ قائم ہو جاوے ۔ من کے واسطے ایشور اپاسنا کے طریق یوگ کو کام میں لانے کی ضرورت ہے ۔ پھر آورن دوش کو دُور کرنے کے واسطے ویدوں کی تعلیم کی ضرورت ہے ۔ اور ویدوں کے ٹھیک ٹھیک مطلب کو سمجھنے کے واسطے چھ انگ اور چھ اُپانگ کے جاننے کی ضرورت ہے ۔ جب تک آدمی ویدوں کے انگ اور اُپانگ کو نہیں جانتا تب تک وہ وید کو ٹھیک طور پر نہیں جان سکتا اور جبتک وید کو ٹھیک طور پر نہ سمجھے تب تک

ست برہم کا گیان نہیں ہو سکتا یکن یہ سب گیان بھی ستیہ کے ساتھ رہنے سے کام آتا ہے کیونکہ ست ہی ان ذریعوں کے رہنے کا مکان ہے - جبتک ستیہ نہ ہو تب تک کرم - دم - اور ویدوں کا گیان صحیح ہو نہیں سکتا - اس واسطے ست سب سادھنوں یعنی اسباب سے افضل سبب ہے +

यो वा एतामेवं वेदापहत्य पाप्मानमनन्ते।
स्वर्गे लोके ज्येये प्रतितिष्ठति प्रतितिष्ठति ॥३४॥९॥

(پد) یہ - وئی - ایتام - ایوم - وید - اپہتیہ - پاپمانم - اننتے - سورگے - لوکے - جیئے پرتی تشٹھتی - پرتی تشٹھتی +

(پدارتھ) یہ جو آدمی - وئی یقیناً - ایتام اس برہم ودیا کو ایوم اس طریقہ سے وید جانتا ہے اپہتیہ ناش کرکے - پاپمانم بے تعداد جنموں کے سخت پاپوں کو یعنی مدت سے جمع شدہ گناہ کے سنسکار یعنی عادتوں کو - اننتے لاانتہا - سورگے سکھ کے مخزن - جیئے سب سے اوتم پرماتما میں - پرتی تشٹھتی قایم ہوتا ہے یعنی اور خواہشوں سے بچکر صرف پرماتما میں لگ جاتا ہے - پرتی تشٹھتی ضرور قایم ہوتا ہے - یہاں دوبارہ آنے کا مطلب خاتمہ اور تاکید ہے +

(با محاورہ ترجمہ) جو شخص متذکرہ بالا شرتیوں سے بتلائی ہوئی برہم ودیا کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے یعنی اس علم کو حق الیقین کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے - وہ آدمی مدت سے جمع شدہ گناہوں کی عادتوں سے علیحدہ ہوکر آخر کو سب سکھوں کے مخزن پرماتما میں قائم ہوکر آنند بھوگتا ہے - اور جب تک انسان برہم کے گیان کو بے قاعدہ جاننے کی کوشش کرتا ہے - تب تک اسے برہم کا گیان ہی نہیں ہوتا - اور جب تک برہم کا گیان نہ ہو - تب تک سکھ حاصل نہیں ہوتا +

उशान् ह वै वाजश्रवसः सर्ववेदसं ददौ। तस्य ह नचिकेता नाम पुत्र

(پدارتھ) उशान् مُکتی کی خواہش رکھنے والا ह वै گذشتہ واقعہ کو یاد دلانے کے واسطے یہ لفظ استعمال ہوتے ہیں वाजश्रवसः واجسروش نامی عالم تھا۔ सर्ववेदसम् جو کچھ اُس کے پاس ظاہری دولت تھی ददौ وہ اُس نے دان کردی तस्य اُس عالم کا ह مشہور नचिकेता یہ نام ہے नाम متذکرہ بالا نام والا पुत्र لڑکا आस ہُوا تھا ؞

(ارتھ) واجسروش نامی رشی نے مُکتی کی خواہش سے اپنی کل دولت گئو وغیرہ جانور جو کچھ تھے اس خیال سے کہ جب تک کل چیزوں کو نہ چھوڑ دے مُکتی نہیں ہوتی۔ دان کر دیئے۔ اُس رشی کا ایک لڑکا نچیکیتا نامی تھا۔ اس پُرانی کتھا کو لوگوں کو مُکتی کے سادھنوں کا اُپدیش کرنے کے واسطے بتاتے ہیں ؞

तꣳ ह कुमारꣳ सन्तं दक्षिणासु नीयमानासु श्रद्धाऽऽविवेश सो ऽमन्यत ॥ २ ॥

(پدارتھ) तम् اُس نچیکیتا ह कुमारम् نابالغ لڑکے کو सन्तम् موجودگی میں दक्षिणासु دکشنا میں नीयमानासु مقرر کی ہوئی گئووں میں श्रद्धा شردھا یعنے دھرم پر خیال आविवेश پیدا ہوگیا کہ یہ کیا کام میرا پتا کرنے لگا ہے۔ सः اُس نچیکیتا نے अमन्यत اپنے اندر وچار کیا ؞

(ارتھ) باوجود نابالغ ہونے کے اس نچیکیتا کے دل میں دھرم کی شردھا پیدا ہوگئی۔ اس لئے

دچار کیا۔ کہ میرا پتا یہ دھرم کی جگہ کیا ادھرم کرنے لگا ہے۔ کیونکہ یگیہ کی دکشنا میں جو گئو دیں تھیں وہ بوڑھی تھیں اور بوڑھی گئوں کے دان سے بجائے دھرم کے ادھرم ہوتا ہے۔ دان اسلئے دیا جاتا ہے کہ دوسرے کو فائدہ پہنچے۔ جس دان سے فائدہ کی جگہ نقصان پہنچے اور دینے والے کو معلوم ہو کہ اس دان سے لینے والے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ نقصان پہنچیگا تو وہ دان پاپ ہے جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا +

पीतोदका जग्धतृणा दुग्धदोहा निरिन्द्रियाः। अनन्दा नाम ते लोकास्तान्स गच्छति ता ददत् ॥ ३ ॥

(پدارتھ) पीतोदका جوانی کی حالت میں جن کا دودھ پیا ہو جग्धतृणा گھاس جنہوں نے کھایا ہو दुग्धदोहा جن کا دودھ دوہا ہو निरिन्द्रिया جب اولاد پیدا کرنے سے لاچار ہو جاویں یعنے جو بہت بوڑھی ہو جاویں अनन्दा سکھ اور آنند سے مبرا جس میں ترقی نہ ہو ते وہ लोका شریر جنم तान् ان جنموں کو गच्छति وہ آدمی جاتا ہے۔ یعنے اس قسم کے جنم جس میں سکھ کا نام بھی نہیں۔ اس آدمی کو ملتے ہیں ता ददत् جو اس قسم کی بوڑھی گئو دان کرتا ہے +

(ارتھ) جوانی کی حالت میں جب گئو دودھ دینے لائق نہیں اور جنگل سے گھاس چر کر مفت دودھ پلاتی ہیں۔ تب تو ان کا دودھ پیتے رہے۔ جب وہ بہت بوڑھی ہونے کے سبب دودھ دینے کے لائق نہ رہیں۔ تب ان کو کسی پروہت یا پنڈت سے کو دان کر دیا۔ اس قسم کا دان کرنے والے لوگ ان جونیوں یعنے جنموں کو حاصل کرتے ہیں کہ جن جنموں میں آنند کا نام بھی نہیں۔ سکھ پانا آنند ملنا تو دور رہا +

(سوال) کیا دان کرنے سے بھی نرک ملتا ہے۔ ہم گئو دان کرنے کا بہت مہاتم اکثر سنتے ہیں +

(جواب) یہ کرتگھنتا یعنی ناشکرہ پن ہے یا گئو دان۔ کیونکہ جب تک اس سے فائدہ ملا۔ اسکو حاصل کیا اب جبکہ فائدہ ملنے کی امید نہ رہی۔ تو دوسرے کے گلے مڑھ دیا۔ یہ بہت بڑا پاپ ہے ناشکرہ پن سے زیادہ کوئی پاپ نہیں +

(سوال) ناشکرہ پن کو اتنا بڑا پاپ کیوں تسلیم کریں؟ +

جواب - کیونکہ اس پاپ سے اور لوگوں کے دل میں نیکی سے نفرت پیدا ہوتی ہے - وہ جانتے ہیں
کہ فلاں شخص نے اوپکار کیا تھا - اُس کو یہ پھل ملا - اگر ہم اوپکار کریں گے - تو ہماری بھی یہی
حالت ہوگی پس وہ نیک کام سے الگ رہتے ہیں - جس سے دنیا میں نیکی کو بہت نقصان پہنچتا
ہے - پس دنیا سے نیکی دُور کرنا بہت بڑا پاپ ہے ؏

स होवाच पितरं तत कस्मै मां दास्यसीति। द्वितियं तृती-
यं हो वाच मृत्यवे त्वा ददामीति ॥ ४ ॥

(پدارتھ) सह اس نچیکتا نے उवाच کہا पितरम् اپنے پتا کو तत ان میں
سے कस्मै کس کو मां مجھ کو दास्यसीति دوگے द्वितीयम दوسرے کو
तृतीयम् تیسرے کو ह उवाच اس لڑکے کے پتا نے کہا मृत्यवे موت کو
त्वा تجھ کو ददामि دیتا ہوں इति یہ ؏

(ارتھ) اس وچار سے نچیکتا نے اپنے پتا سے کہا - کہ تم مجھ کو کس کو دوگے - تب اُس کے پتا
نے جواب دیا - کہ تجھ کو مرتیو یعنی موت کو دونگا - اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں کہ چونکہ تُو نے گستاخی
کی ہے - اسواسطے تجھ کو جان سے مار ڈالونگا - یا مرتیو نام کسی رشی کا ہوگا - اس کو دونگا - اگر پہلا
ارتھ لیا جاوے تو ٹھیک نہیں معلوم ہوتا - کیونکہ اس نچیکتا نے ایسا قصور نہیں کیا تھا - جو
موت کے لائق ہوتا - اول تو نچیکتا نے اس کا یہ وچار ا تھا - کہ پتا جس غلطی کو کرنے لگا ہے -
اس کا پھل پتا کو دُکھ ہوگا - اس واسطے اس نے کہا تھا - کہ مجھ کو کس کو دوگے - کیونکہ پتر سے
زیادہ قیمتی شے دوسری ہو نہیں سکتی - پتر اُس کو دکشنا میں دینے سے خراب گئودان دینے کا
پاپ نہ ہوگا - کیونکہ اچھا بُرا پاس تھا - سب ہی دیدیا - اگر اچھا نہ دیا - صرف بُرا ہی بُرا دیا
تو پاپ لگیگا - جبکہ نچیکتا نیک نیتی سے کہہ رہا تھا - تو اس کے کہنے میں پاپ کس طرح لگ
سکتا ہے جب اس کا قصور نہیں تو معمولی آدمی بھی اس وقت سزا کو تجویز نہیں کرتا - تو رشی
کیوں کرنے لگا تھا - پس پہلا ارتھ ٹھیک نہیں معلوم ہوتا دوسرا بات یہ بھی ہے کہ مرتیو
کو دونگا - ایسا کسطرح کہتے - کیونکہ موت کے معنے جسم اور روح کی علیحدگی ہے جسم تو
یہیں آگ میں جلا دیا جاتا ہے اگر گیا تو جیو گیا جیو کا نام نچیکتا ہی نہیں اور نہ ہی جیو دینے کا اثر

کو دنیا رہے پس رشی کے کہنے سے اور آگے کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رشی نے الفاظ کہا کہ جس سے نچیکیتا کو سزا بھی ہو جاوے۔ یعنے وہ ڈر بھی جاوے۔ اور رشی کا کہنا بھی پورا ہو سکے +

बहूनामेमि प्रथमो बहूनामेमि मध्यमः। किंस्विद्य-मस्य कर्त्तव्यं यन्मयाद्य करिष्यति ॥ ५॥

(پدارتھ) बहूनाम बہت سے شاگردوں میں एमि حاصل کرونگا प्रथमः اول درجہ

बहूनाम बہت سے لڑکوں میں एमि پراپت کرونگا मध्यमः درمیانی درجہ میں کسی سے خراب نہیں किम् کونسا स्वित

यमस्य موت کا ہی कर्त्तव्यं کام ہے جو यन मेरे ذریعہ سے

मया अद्य آج करिष्यति کریگا +

(ارتھ) پتا کی اس بات کو سنکر نچیکیتا سوچنے لگا۔ کہ پتا نے یہ حکم کیوں دیا۔ بہت سے لڑکوں میں جو میرے ساتھ پڑھتے ہیں میں اول ہوں۔ اور بہت سے لڑکوں میں درمیانی ہوں میں خراب کسی حالت میں نہیں۔ پھر موت کا کونسا کام ہے۔ جو میرے ذریعہ سے حاصل ہوگا جس کے واسطے مجھے پتا نے یہ آگیا دی۔ کیونکہ ایسی سخت سزا اس کو دیتے ہیں۔ یا تو جو بہت خراب ہونا۔ اس کی خرابی سے لوگ بچ جاویں۔ میں ایسا خراب ہوں نہیں یا اس سبب کہ اس کی تو دوسرے کا اوپکار ہو موت کا کونسا کام ہے۔ جو آج میرے مرنے سے پورا ہوگا۔ اس غرض سے نچیکیتا ڈر گیا اور پتا کو غصہ میں دیکھ کر بولا:۔

अनुपश्य यथा पूर्वे प्रति पश्य तथा परे। सस्यमिव मर्त्यः पच्यते सस्यमिवाजायते पुनः ॥ ६॥

(پدارتھ) पूर्वे جیسے چلتے تھے यथा دل میں یا وچار کر دیکھو अनुपश्य

तथा ویسے بزرگ یا وچار کر دیکھو کہ جیسے باپ وغیرہ प्रतिपश्य سب چلتے

परे ایسے پہلے وہ اپنی بات کو مانتے ہیں یعنے جو کچھ دیا اس پر عمل کرتے ہیں सस्यमिव

ایسے ہی موجودہ و دوان بھی بات پر عمل کرتے ہیں تم اپنے اس وعدہ پر मर्त्यः

مرنے والا یہ شریر جو وغیرہ کی کھیت کی طرح पच्यते پک کر ناش ہو جاتا ہے کرو گے تحمل کرو کیونکہ
जायते اور اسی کھیت کی طرح सस्यमिव
پیدا ہوتا ہے دوبارہ + पुनः

باپ کو غصہ کی حالت میں دیکھ کر نچکیتا کو خیال پیدا ہوا۔ کہ غصہ کی حالت میں مجھے موت کے دینے کو کہہ تو چکا ہے۔ مگر اب اس سے ہچکچاتا ہے۔ تب نچکیتا نے کہا اے پتا تم اپنے باپ دادا وغیرہ بزرگوں کی طرف دیکھو۔ کہ انہوں نے اپنی پرتگیا کو نہیں چھوڑا۔ اور اپنے دھرم کے موجودہ عالموں کی طرف خیال کرو۔ وہ بھی وعدہ خلافی نہیں کرتے جو کہہ دیتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں پس تم بلا کسی فکر کے مجھ کو موت کو دیدو۔ کیونکہ اس اقرار کو پورا کرنا تمہارے واسطے اچھا نہیں ہے۔ جس طرح کھیت پیدا ہوتا ہے۔ تب ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے ایسی ہی مدت پر پک کر خشک ہو جاتا ہے۔ پھر دوبارہ ناش ہو کر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی حالت اس شریر کی ہے۔ اس میں پیدائش اور ناش دونوں ہی ہوتے ہیں۔ کوئی شے نہیں جو پیدا شدہ ہو اور ناش والی نہ ہو۔ اس واسطے میری موت کا فکر نہ کرو۔ کیونکہ یہ شریر انتیہ ہے۔ ہمیشہ رہنے والا نہیں۔ دھن وغیرہ بھی قائم رہتے نہیں۔ اور موت ایک دن ضرور آنی ہے۔ اس واسطے دھرم کو جمع کرنے کی کوشش کرو ایسی بات کا پالنا ٹھیک نہیں تم مجھ کو موت کو دیدو نچکیتا کی اس مستقل مزاجی کو دیکھ کر ودوانوں نے برہمچاریوں کی حالت کا پتا لگایا ہے۔

वैश्वानरः प्रविशत्यतिथिर्ब्राह्मणो गृहान्। तस्यैतां शान्तिं कुर्वन्ति हर वैवस्वतोदकम्॥७॥

प्रविशति اگنی کی طرح جس برہمچاری کا چہرہ چمکتا ہے वैश्वानरः پیدا رکھنے
پرویش کیا ہے یعنی داخل ہوتا ہے نیک سداچاری مہمان جس کے پر دلیش کا अतिथि
دل مخلوبیش برہمن کل میں پیدا شدہ یا برہمن کے گن کرم سوبھاؤ والا ब्राह्मणः
دھرماتما لوگ عزت एताम् اس کی तस्य گھروں میں गृहान्
خاطر تواضع بے فکری کرتے ہیں हर پریت کرو शान्तिम् कुर्वन्ति
اور वैवस्वत के بیٹے دسواں

انسان کے अल्पमेधसो جس کی عقل بہت تھوڑی ہے سس्य جس کے
अनश्नन् بغیر کھائے پئے वसति ناش کرتا ہی رہتا ہے ब्राह्मणः
پرماتما یا وید کے جاننے والا یا براہمن خاندان میں پیدا شدہ गृहे گھر میں +

(ارتھ) جس قدر مفید اشیا کی خواہش ہے پرارتھنا کی ہے۔ جس قدر انجانی چیزوں کی انتظاری ہے جس قدر ست سنگ کرنے سے پھل حاصل کیا ہے جس قدر اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کئے ہیں جس قدر باولی بنوائی۔ کنوئیں کھدوائے۔ تالاب بنوائے۔ باغ لگوائے۔ اماتھ آلہ بنوائے اور جو نیک کام کئے ہیں اور اولاد وغیرہ جتنے گھر میں پشو ہیں ان سب کو نقصان پہنچتا ہے۔ جس کم عقل کے مکان پر آیا ہوا وید کے جاننے والا مہمان بغیر کھائے پئے واپس جاوے مطلب یہ کہ جس کم عقل کے گھر میں عالم مہمان بغیر کھائے پئے رات کو رہے اس کو سخت پاپ ہوتا ہے جس قسم کی آگیا مہمان نوازی کی وید نے دی ہے۔ اگر اسی طرح لوگ عمل کریں تو دنیا میں سے سب خرابیاں دور ہو جاویں۔ اور کوئی دیش بھی دنیا میں سے بھرا ہوا نظر نہ آوے +

(سوال) کیا وجہ ہے کہ براہمن کو بھوکا رکھنے سے اتنا نقصان بتلایا +

(جواب) چونکہ براہمنوں کی زندگی ودیا اور پراوپکار کے واسطے ہے۔ اس واسطے جب تک ودوانوں اور پراوپکاریوں کا سنسکار ہوتا ہے تب تک وہ بلا کسی سامان کے اپدیش کرتے ہیں۔ اور جہاں ان کی عزت نہیں کی ہوتی۔ وہاں اپدیش کے کام میں وگھن پیدا ہوا۔ اور اپدیش کا کام گڑبڑ ہونے سے خرابیاں پھیل جاتی ہیں۔ دنیا کے چال چلن درست رکھنے والے براہمن ہی ہیں

(سوال) آجکل تو بہت سے براہمن بالکل خراب کام کرتے ہیں؟ +

(جواب) براہمن وغیرہ گن کرم سے ہوتے ہیں۔ جن میں براہمنوں کا گن کرم اور سوبھاؤ نہیں وہ براہمن نہیں کہلا سکتے +

(سوال) تم نے براہمن کی اولاد کو براہمن بتلایا ہے +

(جواب) جب برہمچریہ آشرم کے اندر کسی برہمچاری کو براہمن کہا جاویگا وہ ماں باپ کے لحاظ سے ہوگا۔ اور دوسرے آشرموں میں گن کرم سے۔

ति स्रोऽहर्यदवात्सीर् गृहे १ नश्नन्ब्रह्मन्नतिथि र्नमस्यः।

नमस्तेऽस्तु ब्रह्मन् स्वस्ति मेऽस्तु तस्मात्प्रति त्रीन वरान वृ-

(پدارتھ) तिस्र تین रात्री رات تک यत جو پایا کیا ہے अनात्सी

گھر میں गृहे میرے मे بغیر کھانے پئے अनश्नन से براہمن ब्रह्मन

پوجا کے لایق جس کے آنے کا دن مقرر ہو अतिथि نمسکار یعنی عزت کرنے لایق

नमस्य براہمن میں تمہاری عزت کرتا ہوں تم اسے قبول کرو नमस्तेऽस्तु

دھرم سے معمور ब्रह्मन कल्यान स्वस्ति میرا मे ہو अस्तु اس سبب سے

ایک دن کے بدلے तस्मात एक पहर प्रति تین त्रीन پہروں کو تو

वरान् वृणीष्व مانگ لے +

(بھاوارتھ) جب یم آچاریہ نے گھر پر ایک براہمن کو تین دن تک بھوکا رہنے کا حال سنا۔ تب اُس سے کہا اے براہمن تو جو تین دن تک میرے گھر میں بلا کھائے پئے رہا ہے اور اتیتھی کو بھوکا رہنا گرہستی کے واسطے بڑا پاپ ہے۔ اس واسطے اس پوجا کے لائق میں تمہاری عزت کرتا ہوں۔ میں تجھے نمستے کرتا ہوں تم اس پاپ سے مجھے بچانے کے واسطے تین بر مانگو جن سے میرا کلیان ہو کیونکہ اگیات پاپ کا پرائشچت ہوتا ہے میرے غیر حاضر ہونے سے جو تم کو تکلیف ہوئی ہے۔ اس پاپ سے بغیر پرائشچت کے میرا کلیان نہیں ہوتا۔ لہذا تم مجھ سے تین بر مانگو جس سے تمہارے دل کو جو تکلیف ہوئی ہے وہ رفع ہو جاوے اور میرا پاپ دور ہو جاوے۔ جب تک تم خوش ہو کر میرا اپرادھ کشما نہیں کرتے۔ تب تک گرہست دھرم کے موافق میرا کلیان مشکل ہے۔ ایک ایک رات کی تکلیف کے بدلے ایک ایک بر مانگ لو +

مرتیو کے اس کلام کو سُنکر نچیکتا اس سے تین بر مانگنے کے واسطے تیار ہوا اور پہلا بر یہ مانگا

शान्तसंकल्पः सुमना यथा स्याद्वीतमन्युर्गौतमो माभि मृत्यो त्वत्प्रसृष्टं माभिवदेत्प्रतीत एतत् त्रयाणां प्रथमं वरं वृणे ॥१०॥

(پدارتھ) शान्तसंकल्पः جس کے من کی حرکتیں شانت ہو گئی ہوں یعنی جس کا ارادہ اُس سے الگ ہو گیا ہو सुमना من خوش ہو گیا यथा جس طرح वीतमन्युः

غصہ جاتا رہا ہو गौतमः گوتم کے خاندان میں پیدا شدہ میرے باپ ما अभि ...

مجھ کو मृत्यो त्वत्प्रसृष्टं مرتیو نام والے آچاریہ تیرے بھیجے ہوئے मा مجھ کو

अभि مخاطب वदेत کر کے प्रतीत راضی خوشی کا حال پوچھے چپ نہ رہے

एतत یہ جان کر وہی نچیکیتا ہے جس کو مرتیو کے پاس بھیجا تھا ٭ त्रियाणां

. تین بروں میں سے ضروری سے प्रथमं پہلا वरं वृणे

مانگتا ہوں ٭

(ارتھ) نچیکیتا نے یم آچاریہ سے کہا کہ اے گورو جس طرح گوتم کے خاندان پیدا شدہ میرا باپ من کے وکاروں سے بری ہو جاوے - اس کے اندر جو چنتا وغیرہ ہیں وہ سب دور ہو جاویں اور باہر سے خوش نظر آوے - اور جب تمہارے بھیجنے سے میں جاؤں - تو مجھ سے راضی خوشی کی خبر پوچھے - غصہ وغیرہ کے سبب چپ نہ رہے اور مجھ کو معلوم کر کے کہ یہ وہی نچیکیتا ہے - جس کو مرتیو کے پاس بھیجا تھا - مخاطب ہو کر بولے سب سے پہلا بر ان تینوں میں مجھے یہ ہے چونکہ نچیکیتا کے من میں شروع سے پتا کی منگل کامنا تھی - اس نے جو کچھ کہا تھا - اپنی خود غرضی سے نہیں کہا تھا - بلکہ پتا کی منگل کامنا سے کہا تھا - اس واسطے بروں میں بھی پہلے اس نے وہی بر مانگا - جس سے اس کا پتا کرودھ سے بچ جاوے جس کرودھ سے پتا نے پتر کو مرتیو کر دینے کا اقرار کر لیا تھا - دوسرے پتا کی شانتی سے من کو شانتی کا بر مانگا - کیونکہ جس شانتی کے واسطے پتا نے آتما پرشارتھ کیا تھا - اور سب کچھ دان کیا تھا - اس کی شانتی کی خواہش کی اور جانا کہ مجھ سے وہ ناراض نہ رہے ٭

بھارت کی پتری بھگتی تو دنیا میں لاثانی ہے - کوئی نالائق پتر بھارت میں کم ملیگا - پتا کو دکھ دینا چاہتا ہو - جس کے دل میں اس کو سکھ پہنچانے کا خیال نہ ہو ٭

نچیکیتا کے اس بر مانگنے پر مرتیو آچاریہ یہ کہتے ہیں ٭

यथा पुरस्ताद्भविता प्रतीत औद्दालकिरारुणिर्मत्प्रसृष्टः। सुखं रात्रीः
शयिता वीतमन्युस्त्वां ददृशिवान्मृत्युमुखात्प्रमुक्तम्॥११॥

پدارتھ: यथा جیسے پہلے سے مشہور पुरस्तात् جیسے پہلے تھا भविता

ہو جاویگا - प्रतीत اور یہ جان کر کہ یہ وہی نچیکیتا ہے औद्दालकि اور ایک

आरुणि اروں کی اولاد ماں سروش تیرا پتا मत्प्रसृष्टः میرا بتلانے سے یا تیرے پتا سے

सुखम् سکھ سے دل خوش ہوا रात्रीः رات کو शयिता سونے والا ہوگا۔

वीतमन्यु کرودھ سے رہت ہوکر त्वाम् تجھ نچیکتا اپنے پتر کو ददृशिवान् دیکھیگا

मृत्युमुखात् موت کے منہ سے प्रमुक्तम् چھوٹے ہوئے کو +

(ارتھ) نچیکتا کو مرتیو آچاریہ نے بر دیا۔ کہ جس طرح تیرا پتا پہلے خوش تھا۔ ایسے ہی تجھ کو پہچان کر کہ یہ وہی نچیکتا ہے۔ خوش ہوگا۔ اور رات کو پہلے کی طرح سکھ سے سوئیگا اور اس کا سب کرودھ دور ہو جائیگا۔ اور یہ دیکھ کر کہ تو موت کے منہ سے چھوٹ کر پھر آگیا ہے۔ اس کا رنج سب دور ہو جاویگا۔ جتنی باتیں نچیکتا نے مانگی تھیں۔ اتنی ہی یم آچاریہ نے اس کو دیدیں اب دوسرا بر نچیکتا نے۔ مانگا +

स्वर्गे लोके न भयं किञ्चनास्ति न तत्र त्वं न जरया बिभेति। उभे तीर्त्वा- शनायापिपासे शोकातिगो मोदते स्वर्गलोके ॥१२॥

(پدارتھ) स्वर्गे سب سے افضل سکھ جس جگہ پر ملے اسے سورگ کہتے ہیں लोके جو یگیہ وغیرہ کرم کے پھل سے دیکھنے لائق جنم یا خاص جگہ سکھ کی ہو भयम् خوف و خطر

किञ्चन् کسی قسم کا न نہیں अस्ति ہے न نہیں तत्र وہاں سورگ میں

त्वम् تم مثلاؤ न نہیں जरया بڑھاپے کا बिभेति خوف उभे دونوں کو

तीर्त्वा ترکر अशनाया بھوک पिपासे پیاس शोकातिगो मोदते

شوک سے میرا ہوکر स्वर्ग لोके سورگ لوک میں انند بھوگتا ہے

(ارتھ) سورگ لوک میں کسی قسم کا خوف نہیں ہے۔ کیونکہ نہ تو وہاں موت ہے۔ اور نہ بڑھاپا ہے۔ جہاں سکھ تو ہو اور دکھ کا کوئی سامان نہ ہو اور خوف کا سبب موت ہے۔ اگر موت نہ

. . . .

ہوگی۔ تو ڈر کس بات کا جہاں ضعیفی کا نشان ہی نہیں کیونکہ بڑھاپے کو دیکھ کر بھی خوف پیدا ہوتا ہے کہ ہیں مر جاؤنگا۔ لیکن بڑھاپا نہیں اور بھوک پیاس سے دکھ ہوتا ہے۔ اور دکھ سے خوف ہوتا ہے۔ لیکن سورگ میں نہ بھوک ہے نہ پیاس۔ پھر دکھ کہاں

نہ مان ہے نہ ایمان۔ غرضیکہ کسی قسم کا سامان نہیں جس سے کوئی خوف ہو۔ اس واسطے شوک یعنی رنج و فکر سے مبرا آنند و خوشی سے سورگ لوک میں رہتے ہیں۔ اب اس سورگ کی کیفیت یہ ہے لیکن سورگ کا سکھ مکتی سے پھر بھی کم ہے۔ ایسا ودوانوں نے سنا ہے۔ لہٰذا آپ بتلائیں کہ حقیقت مکتی اور سورگ کی کیا ہے۔ جبکہ سورگ میں کوئی دکھ ہی نہیں اور ہر قسم کا سکھ موجود ہے۔ تو مکتی میں اس سے کیا خوبی ہے۔ جس سے شاستر کار مکتی کو سب سکھوں سے افضل مانتے ہیں۔ آپ اس کی حقیقت کو جاننے والے ہیں۔ اس واسطے جو اصلیت ہو۔ مجھ سے بتلائیں۔

स त्वमग्नि ँ स्वर्ग्यमध्येषि मृत्यो प्रब्रूहि त ँ श्रद्दधानाय मह्यम्।
स्वर्गलोका अमृतत्वं भजन्त एतद् द्वितीयेन वृणे वरेण ॥१३॥

(پدارتھ) स त्वं تو अग्निम् اگنی کو स्वर्ग्यम् جو سورگ کے حاصل کرنے کا سبب ہے अध्येषि جانتا ہے मृत्यो اے مرتیو نامی آچاریہ प्रब्रूहि بتلا جس سے तम् اس سورگ کے سبب اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کو श्रद्दधानाय شردھا رکھنے والے मह्यम् مجھ کو स्वर्गलोका جن یگیہ کرنے والوں کو سورگ کا درشن ہوتا ہے۔ یا جو سورگ لوک میں گئے ہیں अमृतत्वं موت سے رہت جو لوگ شریر کے ابھیمان سے رہت ہیں۔ وہ کبھی مرتے ہی نہیں۔ کیونکہ موت شریر اور جیو کی علیحدگی کا نام ہے انہوں نے گیان جیو اور شریر کو پہلے سے علیحدہ جانا ہوا ہے۔ भजन्ते بھوگ کرتے ہوئے एतद् یہ द्वितीयेन دوسرے کے ذریعہ سے वृणे مانگتا ہوں वरेण بر کے ذریعہ سے۔

(ارتھ) نچیکتا نے پھر کہا کہ اے مرتیو نامی آچاریہ جس اگنی ہوتر آدی یگیوں سے سورگ حاصل ہوتا ہے۔ آپ اس کو جانتے ہیں۔ کیونکہ یگیوں کے اندر پردھان چیز جو اگنی ہے۔ اس کو جو میرے لئے شردھا رکھتا ہو آپ سے پوچھتا ہوں۔ بتلایئے۔ اور جو کرموں کے پھل سے سورگ لوک میں جاتے ہیں۔ ان کو بہت کال تک سکھ سے زندگی ملتی ہے۔ اور وہ سب شرتی آنند بھوگتے ہیں۔ کیونکہ تھوڑی زندگی کی نسبت سے بہت دن کی زندگی امرت کہلاتی ہے۔ جیسے دیر تک رہنے والی چیز کو مستقل کہتے ہیں۔ اگرچہ کوئی [illegible] ہیں۔ اس واسطے

(سوال) آچاریہ نے جو کہا کہ میں جانتا ہوں تو اس کو سُنکر بدھی کو قائم کرکے سمجھ گیا - آچاریہ کو ابھیمان تھا - جو اُس نے ایسا کہا +

(جواب) آچاریہ کو ابھیمان نہیں تھا - بلکہ شش شردھا کو اُس ودیا میں قائم کرنے کیواسطے ایسا کہا

लोकादिमग्निं तमुवाच तस्मै याइष्टकायावतीर्वा यथा वा॥
स चापितत्प्रत्यवदद्यथोक्तमथास्य मृत्युः पुनरेवाह तुष्टः॥१५॥

(پدارتھ) लोकादिम لوک معنی میں روش جس کارن کون ہے अग्निम اگنی بغیر روش کے کوئی چیز نظر نہیں آسکتی तम اس نچکیتا کو उवाच بہت طرح کی دلائل اور مثالوں سے سمجھایا या جس قدر वा جتنی تعداد چار यथा जس طریق سے इष्टका اینٹ چنکر اگنی ہوتر کے واسطے یا دوسرے یگیوں کے معنے ویدی بنانے ہون کنڈ بنانا چاہیے स قاعدے سے च اور अपि بھی प्रत्यवदत नچکیتا نے اُس کا اووور کر دیا - یعنی دوہرا دیا - جیسا کہ مرتیو آچاریہ نے بتلایا تھا - جو لفظ جس موقعہ مرتیو آچاریہ نے کہا تھا - ویسا ہی نچکیتا نے مان کر دیا यथोक्तम کہنے موافق سُنکر अथ اس کے بعد अस्य اس کو मृत्यु آچاریہ نے पुनः پھر एव بھی आह

(ارتھ) تمام لوک کا کارن جو اگنی ہے - جس طرح پرکاش ہے - تمام چیز کو دکھلاتا ہے اور بغیر پرکاش یعنی اگنی کے کسی شے کا لوک نام ہی نہیں ہو سکتا - پرتھوی لوک ہے - کب جبکہ تیج سے اُس میں روپ داخل ہو گیا ہے - اگر پرتھوی میں اگنی نہ ہو - تو کبھی پرتھوی نظر ہی نہیں آسکتی سُورج چاند ستارے جس قدر چیزیں دُنیا میں نظر آتی ہیں - اُن سب میں اگنی ہے - اسواسطے لوک کا کارن اگنی ہے - یم آچاریہ نے اگنی کی اقسام اور اس کے کام بتلائے اور جس قدر اینٹیں جتنا چاہئیں اور جس طرح کا اگنی ہوتر کا کنڈ بنانا چاہئے - سب طریق یگیہ کا بتلا دیا - اور اس بات کو ثابت کرنے کے واسطے کہ نچکیتا اس ودیا کے سمجھنے لائق ہے - اور جو کچھ یم آچاریہ نے کہا تھا اس کو نچکیتا نے ٹھیک طور پر سمجھ لیا ہے - نچکیتا نے اس کو یم آچاریہ کے سامنے دوہرا کر لفظ بہ لفظ ادا کر دیا - جس سے یم آچاریہ نچکیتا کے پورن ادھیکاری ہونے کا پتہ لگ گیا - اور اس سے خوش ہو کر [illegible]

ایسے ہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ کہ جن کی بدھی اس قدر صاف ہو کہ ان کو کیسا ہی مشکل مضمون کیوں نہ سمجھایا جاوے۔ وہ ایک ہی دفعہ سننے سے سمجھ سکیں۔ نچیکیتا اس امتحان کو پاس کر کے مرتیو آچاریہ کو خوش کر دیا۔ نچیکیتا کی عقلمندی کا ثبوت اس کے استقلال کی حالت اور ذہانت کی تعریف بتلاتی ہے۔ کہ گن کرم سوبھاو سے براہمن ایسے ہوتے ہیں +

तमब्रवीत्प्रीयमाणो महात्मा वरं तवेहाद्य ददामि भूयः। तवैव ना-
म्ना भवितायमग्निः सृङ्कां चेमामनेकरूपां गृहाण ॥ १६ ॥

(پدارتھ) तम اس نچیکیتا کو अब्रवीत कہنے لگا प्रियमाणो خوش ہوا محبت سے لیاقت کو دیکھ کر महात्मा یم آچاریہ جس کا آتما بہت اعلیٰ خیال والا ہے वरम् بر یعنے مفید چیزیں त्वम् تجھ کو इह اس دوسرے بر کے اندر अद्य آج ददामि دیتا ہوں भूयः بہت سے तव تیسرے एव ہی नाम्ना نام والی ہوگی یعنی تیرے ہی نام پر یہ اگنی ودیا مشہور ہو جائیگی अयम् یہ सविता अग्निम् اگنی ودیا सृङ्काम् مالا کو جو عزت کا نشان ہے۔ جس کی سبھائیں عزت کرتے ہیں۔ اس کے گلے میں مالا ڈال دیتے ہیں इमाम् अनेकरूपाम् اس مختلف رنگوں والی مالا کو جو اب تک رنگوں سے خوبصورت معلوم ہوتی ہے गृहाण جس سے بہت دن تک بچے +

(ارتھ) اس نچیکیتا کو ذہانت کو دیکھ کر یم آچاریہ بہت ہی خوش ہوا۔ اور محبت سے مہاتما آچاریہ بولا کہ اے نچیکیتا آج میں تم سے بہت ہی خوش ہوں۔ اور بہت سے بر دونگا۔ اور یہ اگنی ودیا جس سے یگیہ کی ودہی اور سادھنوں کا ذکر ہے۔ تیرے ہی نام سے مشہور ہوگی۔ یعنی لوگ اس ودیا کو ناچکیتیا یعنے نچیکیتا سے تعلق رکھنے والی پکار ینگے۔ اور یہ مالا جو کامیابی کے وقت عزت کے واسطے دی جاتی ہے۔ جس میں مختلف رنگ کے منکے ہیں۔ جس سے تو سکھ کو بھوگیگا۔ قبول کر +

(سوال) مہاتما کس کو کہتے ہیں۔ کیونکہ جیوآتما پدی چھن یعنی محدود ہے۔ اور محدود کے واسطے مہاں لفظ آ نہیں سکتا +

(جواب) بیشک جیو آتما محدود ہے لیکن مہاتما لفظ بدھی کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جس کی بدھی
ماری چیزوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اس کا اپنا اور پرایا دو قسم کا گیان ہونے سے خیال محدود
ہوتا ہے۔ اور جس کی بدھی پرماتما کی طرف لگ جاتی ہے۔ اس کا آتما سارے سنسار میں پرماتما
کے گنوں کو دیکھنے سے سب کو ایک رس دیکھتا ہے۔ پس اس کا خیال مہان ہونے سے وہ مہاتما
کہلاتا ہے +

(سوال) کیا جن کے خیال اپنا پرایا ہو۔ وہ مہاتما نہیں کہلا سکتے +

(جواب) گن کرم سے تو نہیں کہلا سکتے لیکن نام ہو سکتا ہے۔ جیسے کنگال کا نام بھی دھن
پتی دیکھنے میں آتا ہے +

त्रिणाचिकेतस्त्रिभिरेत्य सन्धिं त्रिकर्मकृत्तरति जन्म मृत्यु।
ब्रह्मजज्ञं देवमीड्यं विदित्वा चाय्येमां शान्तिमत्यन्तमेति॥

(پدارتھ) त्रिनाचिकेत جس اگنی ہوترہ وغیرہ کی، یکنا کو اپدیش کیا ہے۔ جس کو اس
کا تین دفعہ یعنی برہم چریہ آشرم۔ گرہستھ آشرم اور بان پرست میں جس نے اگنی ہوتر کیا ہو۔
त्रिभिः ماتا پتا اور آچاریہ یہ تین جس کے گورو ہوں सत्य پراپت کی ہو सन्धि
جس نے ست سنگ کیا ہو۔ یا سنسار میں ملاپ کا پرچار کیا ہو त्रिकर्मकृत جس نے
تین دھرم کے تین سکندھ یعنی یگیہ پڑھنا اور دان کئے ہوں रति ہو جاتا ہے जन्ममृत्यु
پیدائش اور موت سے۔ ब्रह्मजज्ञं جس سے برہم یعنی وید پیدا ہوئے ہیں۔ اس کو جس نے
جانا ہے देवम پرکاش سروپ پرماتما استوتی کرنے کے لائق इड्यम विदित्वा
جان کر नचाय्य شاستر سے نسچے کرکے इमाम् اس گیان کو अत्यन्त -
بہت ہی زیادہ शान्तिम सب تکلیفوں سے رہت حالت کو एति
پراپت ہوتا ہے +

(ارتھ) جس شخص نے نچیکیتا کو بتلائی ترکیب سے تین آشرم یعنی برہمچریہ گرہستھ بان پرست
میں اگنی ہوتر کیا ہے۔ جس نے ماتا پتا اور آچاریہ تین شکشا دینے والوں کے ست سنگ تعلیم
حاصل کی ہے۔ جس نے دھرم کے تین حصوں کو یعنی برہم چریہ آشرم میں پڑھا ہو گرہستھ آشرم

ہیں اور بان پرست میں داں کیا ہو وہ تر جاتا ہے۔ یعنی جنم اور مرت سے چھوٹ کر مکتی کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور جو وید کو بتانے والا کو جانتا ہے۔ جو سب کا پرستش کے لائق ہے جس نے اس کو جان لیا۔ وہ اس شاستر کے مطابق عمل سے بہت ہی ز ۔ ہ شانتی کو حاصل کر لیتا ہے +

(سوال) دو نچیکیتا کو بتائی ہوئی تین قسم کی اگنی کونسی ہے ؟ +

(جواب) سپر یہ آشرم ہیں ۔ آہوتیہ ۔ گرہستھ آشرم ہیں گا رہتہ اور بان پرست آشرم نام الی اگنی کا مطلب تین قسم کی اگنی سے ہے۔ ہر ایک آشرم میں اسی کے مطابق اگنی ہوتر کرنا چاہئے

त्रिणाचिकेतस्त्रयमेतद्विदित्वा य एवं विद्वांश्चिनुते नाचिकेतम्।
स मृत्युपाशान्पुरतः प्रणोद्य शोकातिगो मोदते स्वर्गलोके ॥१८॥

(پدارتھ) त्रिणाचिकेतः نچیکیتا کو بتلائی ہوئی ترکیب سے تین آشرموں کے تین دفعہ اگنی قایم کی ہے त्रयम् تین سے یعنی ماتا پتا آچاریہ سے تعلیم پائی ہو۔ اور تین کرم کئے ہوں एतत् مذکورہ بالا کو विदित्वा جانکر यः جو एवं اس طرح विद्वान् جاننے والا नाचिकेतम् نچیکیتا نام سے مشہور اگنی کو चिनुते جمع کرتا ہے قائم کرتا ہے सः وہ मृत्युपाशान् موت کی زنجیروں سے पुरतः روح اور جسم کی علیحدگی سے پہلے ہی प्रणोद्य شریر کو چھوڑ کر مرنے کے بعد शोकातिगः شوک یعنی رنج و محن سے چھوٹ کر मोदते سکھ بھوگتا ہے स्वर्गलोके سورگ لوک میں یعنے دکھ سے رہت جنم یا استھان میں +

(ارتھ) جس نے تین آشرموں میں اگنی ہوتر کیا ہے۔ جس نے یگیہ اور ویں اور دان میں کرم کئے ہیں۔ جس نے ماتا اور آچاریہ سے تعلیم کو حاصل کر کے اس پرماتما کو جان لیا ہے۔ اور جو دوان اس طرح تین آشرموں اگنی ہوتر کے واسطے تین دفعہ اگنی کو قائم کرتا ہے۔ وہ اپنی زندگی میں اور موت کے بعد موت کے بندھنوں سے آزاد ہو کر تمام قسم کے شوک سے علیحدہ ہو کر سورگ لوک یا سکھ سے زندگی بسر کرتا ہے +

एष तेऽग्निर्नचिकेतः स्वर्ग्यो यमवृणीथा द्वितीयेन वरेण।
एतमग्निं तवैव प्रवक्ष्यन्ति जनासस्तृतीयं वरं नचिकेतो-

(ارتھ) نچیکتا اے گورو مہاراج اس جیوآتما کے متعلق بعد موت کے جو شک ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ موت کے بعد جیوآتما نہیں رہتا ہے۔ یعنے جیو شریر سے علیحدہ کوئی شے ہے دوسرے پکش والے کہتے ہیں کہ موت کے بعد جیوآتما نہیں رہتا ہے۔ یعنے جسم سے علیحدہ جیوآتما کوئی شے نہیں۔ یہ بحث کہ شریر سے علیحدہ جیوآتما ہے یا نہیں۔ اس کو آپ مجھے سکھلائیے کہ جس سے آپ کی شکشا سے میں اس کو نشچیاتمک طور پر جان سکوں۔ تین بروں میں سے میرا یہ تیسرا بر ہے نچیکتا کا یہ نرش تین پرشنوں کو لئے ہے۔ آیا پُنر جنم ہے یا نہیں۔ جیوآتما شریر سے علیحدہ ہے جو بعد موت کے بھی رہتا ہے۔ یا جسم ہی کا خاصہ ہے۔ جو موت کے ساتھ ہی جیو کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ شریر اور آتما کو علیحدہ کرنے والا پرماتما ہے یا نہیں۔ اس پرشن میں جو برہم ودیا کے متعلق پرشن ہوا۔ اس پر یم آچاریہ کہتے ہیں :-

देवैर त्रापि विचिकित्सितं पुरा न हि सुविज्ञे यमणुरेष धर्मः ।
अन्यं वरं नचिकेतो वृणीष्व मामोपरोत्सी रतिमा सृजैनम ॥ २१॥

(پدارتھ) देवै بڑی بڑی ودیا کے پرکاش کرنے والے عالموں نے अत्र اس آتم گیان یعنی برہم ودیا کے متعلق अपि بھی विचिकित اس پر شک کرکے وچار کیا ہے۔ کہ کیا یہ آتما ہے یا نہیں۔ اگر ہے۔ تو کیوں نہیں جانا جاتا۔ اگر نہیں تو ویدوں شاستروں میں کیوں لکھا ہے۔ اس قسم کے بہت سے شک کئے ہیں पुरा پورانے زمانہ میں नहि یقیناً نہیں सुविज्ञयम् آسانی سے جاننے لائق یا ہر ایک کے جاننے لائق अणु بہت ہی سوکشم یعنی لطیف ہے۔ جس کو موٹی عقل سے نہیں جان سکتے एष یہ آتم گیان धर्मः دھرم یعنی دھاما अन्यंवरं دوسرے بر کو नचिकेतः اے نچیکتا वृणीष्व مانگ لے मामाउ مجھ کو परोत्सी مت ذلیل کرو یا دباؤ جیسے مقروض کو قرضدار دباتا ہے अति اس لئے एनम् اس بر کو सृज تیاگ دیجئے +

(ارتھ) نچیکتا کے آتم ودیا کے متعلق پرشن کو سنکر ادھکاری کی پہچان کے لئے یم آچاریہ نے کہا۔ اے نچیکتا اس آتم ودیا کے متعلق پہلے زمانہ میں بڑے بڑے عالموں نے بہت شکوک پیدا کئے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ آتما ہے تو دوسرا اگر ہے تو اس کے ہونے کا ثبوت کیا ہے۔ کیونکہ جو

تتے ہوتی ہے۔ اس کی ہستی کے واسطے کوئی پرمان ہوتا ہے۔ آتما کے واسطے پرتیکش پرمان تو ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ کسی اِندری کا وشے نہیں۔ اور بغیر پرتیکش انومان وغیرہ بھی ہو نہیں سکتے۔ ایک طرف سے اُس کی ہستی جگت کرتا ہونے سے انومان کی جاتی ہے۔ دوسرے یوگیوں کا مانسک پرتیکش تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق بہت بحث ہو چکی ہے۔ یہ آتم ودیا بہت ہی سوکشم ہے اس کو آسانی سے کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ہر ایک آدمی اس کو جان سکتا ہے۔ اسواسطے اے نچکیتا تو اس بر کو چھوڑ کر دوسرا بر مانگ لے اور مجھے زیادہ تکلیف مت دے۔ اس پر نچکیتا کہتا ہے

देवैरत्रापि विचिकित्सितं किल त्वञ्च मृत्यो। यन्न सुविज्ञेयमात्थ। वक्ता-
चास्य त्वादृगन्यो न लभ्यो नान्यो वरस्तुल्य एतस्य कश्चित्॥२२॥

(پدارتھ) द्वे دو دانوں یعنی عالموں نے अत्र اس برہم ودیا کے متعلق अपि
بھی विचिकित्सितं وچار کیا ہے۔ یعنی عالموں نے اس مضمون کو صاف کرنے میں بہت
کوشش کی किलत्वञ्च اور آپ نے بھی وچار کیا ہے मृत्यो اے یم آچاریہ यत्
جو न نہیں सुविज्ञेयम आسانی سے جاننے لائق आत्थ کہتے ہیں۔ جس سے
انومان ہوتا ہے वक्ता بتانے والا त्वादृग تمہارے جیسا अन्य دوسرا न
نہیں लभ्य مل سکتا न अन्य نہ ہی دوسرا वर بر तुल्य برابر
एतस्य कश्चित् کوئی +

(ارتھ) نچیکیتا نے کہا اے گورو مہاراج آپ یہ بات فرماتے ہیں۔ کہ اس مسئلہ پر ودوانوں نے بہت کچھ وچار کیا ہے۔ اور آپ نے بھی اس کو سوچا ہے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ عالم لوگ کسی فضول بات کی نسبت وچار نہیں کرتے۔ وہ جانتے ہیں کہ کونسا مسئلہ وچار کرنے لائق ہے اور کونسا نہیں۔ پس جس مسئلہ کو اُنہوں نے زیادہ غور سے وچار کیا ہے اور وہ مسئلہ ہر ایک کے جاننے لائق بھی نہیں۔ عام انسانی عقل اس کو سمجھ نہیں سکتی۔ جب یہ سب باتیں آپ کہہ رہے ہیں۔ تو مجھے انومان ہوتا ہے۔ کہ اس ودیا کے بتانے والا آپ سے لایق مشکل ہے۔ جب آپ سے زیادہ برہم وِدیا کے جاننے والا مل ہی نہیں سکتا۔ اور یہ بھی انومان ہو گیا کہ یہ سب سے اعلیٰ اس کے برابر کوئی دوسرا بر نہیں۔ بھلا ان دونوں حالتوں کو جانکر میں

کس طرح دوسرا برہماسانوں یا مجھے یہ یقین ہو کہ برہم تو دیا اچھی چیز نہیں ۔ تو میں اس کو چھوڑ سکتا ہوں ۔ یا یہ یقین ہو کہ آپ اس کو دے نہیں سکتے ۔ لیکن ان باتوں کا یقین ہونا مشکل ہے کیونکہ دنیا میں تمام لوگ چیزوں کو تین قسم کی تفریق سے ظاہر کرتے ہیں ۔ ایک ۔ وہ اشیاء جو حاصل کرنے لائق ہیں یعنی جن کی خواہش ہوتی ہے ۔ یا جو کمی کو پورا کرنے اور نقص کو دور کرنے کے سبب تسلیم کیجاتی ہیں ۔ دوسری وہ اشیاء جو ناش کرنے لائق جو کمی اور نقص کو پیدا کرنے والی ہیں ۔ جن سے نفرت ہوتی ہے تیسری وہ اشیاء جن سے نہ کمی اور نقص دور ہوتے ہیں نہ ہی بڑھتے ہیں بلکہ وہ ہمارے واسطے مفید و مضر ہونے سے علیحدہ ہیں ۔ نہ ہم کو ان کے حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی ناش کرنے کی ۔ ان کی بابت کوئی پرواہ ہی نہیں ہوتی ۔ صرف ادراس ہی رہتے ہیں +

(سوال) حاصل کرنے لائق کونسی شے ہے ۔ جس سے نقص دور ہوتے ہیں اور کمی پوری ہوتی ہے
(جواب) جیو آتما میں کم علمی کا نقص اور آنند کی کمی ہے ۔ لہٰذا چدانند پرماتما کی اوپاسنا سے یہ کمی اور نقص دور ہو جاتے ہیں ۔ بغیر پرماتما کی اوپاسنا سے نہ تو صحیح گیان ہوتا ہے اور نہ ہی آنند حاصل ہوتا ہے +

(سوال) جبکہ پرماتما ہر ایک جیو کے اندر ہر وقت موجود ہے ۔ تو اس کی اوپاسنا ہر وقت ہو رہی ہے ۔ پھر اس کی کیا ضرورت ہے +
(جواب) پرماتما کی اوپاسنا دیس کال کے لحاظ سے کوئی مقصود نہیں ۔ بلکہ گیان کے لحاظ سے جو پرماتما کو آنند اور گیان کا بھنڈار سمجھ کر بھروسہ رکھتا ہے ۔ وہ ایشور کا اپاسک ہے ۔ اور جو پرکرتی کا بھروسہ رکھتا ہے ۔ وہ پرکرتی کا اوپاسک ہے +

(سوال) کمی اور نقص کو بڑھانے والی کونسی شے ہے ۔ جس سے نفرت ہوتی ہے ؟ +
(جواب) پرکرتی یعنی مادہ سے بنی ہوئی اشیاء گیان کی کمی کے نقص کو بڑھانیوالی اور آنند کی کمی پیدا کرنیوالی ہے ۔ اگر مادہ پرست مضر شے نہ ہو ۔ تو انسان کے اندر شانتی موجود رہتی ہے گو آنند نہ ہو مادہ پرستی سے کم علمی تو اودیا یعنے الٹا علم ہو جاتی ہے اور آنند تو ملتا نہیں بلکہ اشانتی بڑھ جاتی ہے ۔ لہٰذا مادہ پرستی مضر شے ہے جس کو دور کرنا ضروری سے ہے ۔

(سوال) اس وقت تو تمام دنیا یہ کہتی ہے کہ بغیر مادی سائنس سے دولت وغیرہ حاصل کئے

سُکھ نہیں ہو سکتا۔ اور تم اُس کے خلاف کہتے ہو؟ +

(جواب) اگر اُس وقت کی مادہ پرست قومیں شانت اور سُکھی ہیں۔ تو ان کا دعوےٰ ٹھیک ہے۔ اگر مادہ پرست قومیں دُکھ سے معمور ہیں تو اُن کا دعوےٰ سراسر غلط ہونے میں کیا شک ہے۔ جہاں تک مغربی ملکوں کے حالات کا پتہ لگتا ہے۔ اُن سے وہ زیادہ اشانت نظر آتی ہیں۔ کوئی بادشاہ دو چار میل بھی اکیلا نہیں گھوم سکتا۔ جہاں بادشاہ بھی اکیلے نہ گھوم سکیں۔ اُن کو بھی ہر وقت دُشمنوں کا خوف لگا ہُوا ہو۔ وہ شانتی کا دعوےٰ ہی جہالت ہے +

(سوال) اشانتی تو بھارت میں بھی موجود ہے؟

(جواب) یہ بھی مادہ پرستی کی تعلیم ہے بھارت میں جب تک دھارمک تعلیم تھی تب تک اشانتی کا نام نہیں تھا۔ جب سے یہ تعلیم جاری ہوئی۔ تب سے یہاں بھی اشانتی آگئی۔ جو کچھ اشانتی کے اسباب ہیں سب مادہ پرست لوگوں کی صحبت اور تعلیم سے آئے ہیں +

(سوال) اوداسین برتی پیدا کرنے والی جس سے نہ نقصان ہو نہ نفع کونسی شے ہے؟ +

(جواب) جیو آتما کے واسطے دوسرے جیو نہ تو مفید ہی ہیں نہ مضر اُن سے اوداس رہنا ہی اچھا ہے۔

(سوال) اگر حیوانات وغیرہ جیو نہ ہوں تو انسانوں کا زندہ رہنا ہی مشکل ہو۔ آپ اُن کو مفید اور مضر سے علیحدہ کرتے ہیں +

(جواب) حیوانات وغیرہ کی ضرورت شریر کی امداد کے واسطے ہے۔ نہ کہ رُوح یعنے جیو آتما کے واسطے۔ لہٰذا برہم ودّیا میں دو چار جیو کو لیکر ہے +

نچیکتا نے کہا۔ اے آچاریہ جس ودّیا کے متعلق عالموں نے اُس خدا کی بحث کی ہے اُس کا مفید ہونا لازمی ہے۔ جس سے میں اُس بر کو اپنے واسطے مانگتا ہوں۔ چونکہ آپ اس بات کو جانتے ہیں کہ یہ بہت ہی مشکل سے جاننے لائق ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اُن مشکلات کو معلوم کیا ہُوا ہے۔ جو اس راستہ میں حائل ہوتی ہیں۔ یہیں بلکہ آپ جیسا آچاریہ جس کی مثال دوسری نہیں ملسکتی۔ مجھ کو بر دینے کا وعدہ کر چکا ہے۔ تو میں دوسرا بر کیوں مانگوں۔ نچیکتا کی زیادہ آزمائش کے واسطے یم آچاریہ کہتے ہیں +

श्रेयांसि प्रवृत्तिमार्गे वे ... हस्तिहिरण्यमश्वान् ...

दायतनं वृणीष्व स्वयं च जीव शरदो यावदिच्छसि ॥ २३॥

(پدارتھ) शतायुषः سو برس کی عمر والے पुत्र पौत्रान् بیٹے اور پوتوں یعنی بیٹوں
کے بیٹوں کو वृणीष्व مانگ बहून् بہت سے पशून् مویشی کو हस्ति
ہاتھی हिरण्यमश्वान् سونے کے ساز والے گھوڑے भूमे بہت سی زمین مانگ دُنیا
کی زمین महदायतनं بہت بڑے محل वृणीष्व مانگ स्वयं اپنی لیئے च
اور जीवशरदः جتنے ورش جل سے جینا यावद् جس قدر تو इच्छसि خواہش کرے

(ارتھ) یم آچاریہ نے نچیکیتا سے کہا کہ بجائے برہم ودیا کے تو یہ مانگ لے۔ کہ میرے بیٹے اور پوتے سو برس والی عمر کے ہوں۔ اور میرے گھر میں بہت سے مویشی۔ گائے۔ بیل بھینس اور ہاتھی ہوں۔ اور گھوڑے ہوں۔ جن کا تمام ساز و سامان سونے کا بنا ہوا ہو۔ اور زمین جس قدر چاہے مانگ لے اور بڑے بڑے محل۔ قلعہ۔ بنگلہ اور کوٹھیاں جس قدر چاہے مانگ لے۔ اور اپنی عمر کی درازی یعنی جتنے سال تک تو چاہے۔ زندگی آرام سے کاٹ سکے یہ مانگ لے۔ یم آچاریہ کے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُن خواہشوں کو بتلایا چاہتے ہیں۔ جو برہم ودیا کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ کیونکہ امتحان کے موقعہ پر وہی سوال کئے جاتے ہیں۔ جن کے اِن کے پاس ہونے میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے دُنیاوی چیزوں کی ضرورت جس قدر ہے۔ وہ بھوگ کے موافق پرماتما بلا کسی خواہش کے دیتے ہیں۔ اور ان کی خواہش کرنا روحانی راستہ میں بہت رکاوٹ ہے۔ کیونکہ جس دل میں سردی کی خواہش ہے۔ اُس میں اُسی وقت گرمی کی خواہش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ دونوں خواہشیں آپس میں ضد ہیں لہذا اجتماع ضدین محال ہے جس دل میں دولت دنیا کی خواہش ہے۔ اُس میں پرماتما کی خواہش نہیں ہو سکتی۔ اور جس دل میں پرماتما کی اوپاسنا کا خیال ہے اُس میں دولت دُنیا کی خواہش نہیں ہو سکتی۔ یہ تو ممکن ہے کہ دولتمند بھی ہو لیکن یہ ممکن نہیں کہ دولت کی خواہش بھی ہو اور ایشور کی خواہش بھی ہو۔ کیونکہ دولتمندی کے ساتھ ایشور کی خواہش ضد نہیں بلکہ دولتمندی کی خواہش کے ساتھ ایشور کی خواہش ضد ہے۔ ایشور کے خواہشمند کو بھی پورے کرم کے موافق دولت ملتی ہے۔ اور دولت کی خواہش والے کو بھی اُس قدر دولت نصیب ہوتی ہے جس قدر کہ بھوگ ہے اسواسطے ایشور کی خواہش والے کو نہ اُس کے آنے میں خوشی ہوتی

ہے۔ نہ جانے میں رنج ہوتا ہے لیکن دولت کے خواہشمند کو آنے میں خوشی اور جانے میں رنج ہوتا ہے۔ یہی اُن کی پہچان ہے۔ جنک اور رامچندر دولتمند اور راجے تھے لیکن اُن کے دل میں دولت کی خواہش نہیں تھی۔ لہٰذا جب رام چندر کو یہ کہا گیا۔ کہ کل تم کو راج ملیگا تب وہ خوش نہیں ہُوا۔ جب کہا گیا کہ بن باس کو جاؤ تو وہ ناراض نہیں ہُوا۔ کیونکہ وہ اِس بات کو جانتا تھا کہ ہونا وہی ہے۔ جو بھوگ ہے۔ پھر رنج اور خوشی کس بات کی۔ جنک کی کتھا مشہور ہے کہ اگر اُن کے جسم میں عطر ہو۔ تو وہ خوش نہیں ہوتے تھے +

(سوال) کیا سبب ہے کہ جنک کو جسم کے جلنے میں تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ ہم تو ایسا ہونا ممکن نہیں سمجھتے +

(جواب) بے عقلوں کے خیال میں یہ بات ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ جسم اور روح کے تعلق سے ناواقف ہیں۔ بعض تو یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ افعال میں جسم کو روح کا شریک خیال کرتے ہیں۔ اور سزا بعد مرنے کے وقت جسم کے ساتھ ہونے کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور اسی دلیل کے بھروسہ پہ تناسخ سے انکار کرتے ہیں لیکن جو لوگ جانتے ہیں کہ روح کے واسطے جسم کرایہ کی گاڑی ہے۔ جس کی اُس وقت تک ضرورت ہے جبتک کہ منزل پر نہیں پہنچتے۔ یا جو یہ سمجھتے ہیں کہ جسم ایک جیلخانہ ہے۔ جو کرموں کے سبب سے ملا ہے۔ وہ اِس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ کرایہ کی گاڑی منزل پر پہنچنے پر چھوڑنی ہی پڑتی ہے۔ اور روحانی منزل یہیں تک ہے کہ ہم مادی تعلقات سے علیحدہ ہو کر اور جسم کے اہنکار کو ترک کر کے پرماتما کی اوپاسنا میں لگ جائیں۔ بس پرماتما کے گیان لگ جانیکی حالت میں پھر جسم کی ضرورت ہی کیا ہے جس کے جانے سے خوف ہو

एतत्तुल्यं यदि मन्यसे वरं वृणीष्व वित्तं चिरजीविकां च। महाभूमौ नचिकेतस्त्वमेधि कामानान्त्वा कामभाजं करोमि ॥ २४॥

(پدارتھ) एतत्तुल्यम् متذکرہ بھوگ کے موافق मन्यसे جو تیری خواہش ہو वरम् برکو वृणीष्व مانگ वित्तं دھن کو یعنی عیش و عشرت کے سامان کو चिरजीविकाम् متواتر رہنے والی آمدنی یعنی جو وقت مقررہ پر ملنے والی ہو۔ اور च नचिकेत: اے نچکیتا تو महाभूमौ زمین پر بہت بڑے راجا ہونے کو

حاصل کر कामान् خواہشوں سے त्वा تجھ کو
خواہش کے موافق حاصل ہونے والی حالت کو करोमि کرتا ہوں یعنی ہر ایک دنیاوی سکھ
تجھ کو دیتا ہوں +

(ارتھ) یم آچاریہ نے کہا اے نچیکتا اس کے برابر دنیاوی سکھ کے حاصل ہونے لائق جو کچھ تو
چاہتا ہے۔ مانگ لے۔ جس قدر تجھے دھن کی خواہش ہو مانگ میں تجھ کو دے سکتا ہوں اگر تو
مقررہ آمدنی چاہے۔ یعنے ماہواری یا سالانہ جس قدر تجھ کو ضرورت ہو مانگ لے۔ اگر تو زمین کا بڑا
راج چاہے تو مل سکتا ہے۔ اے نچیکتا جو تیری خواہش ہو وہ تو بتلا دے۔ میں تجھ کو اس لائق
کر دونگا۔ کہ جو تیری خواہش ہو۔ وہی پوری ہو جاوے۔ تو برہم وِدیا کے خیال کو چھوڑ کر دنیاوی
سکھ مانگ۔ تیری کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ جو پوری نہ ہو۔ اس قدر لالچ ایک نوجوان برہمچاری کو
اپنی منزل سے گرانے کے واسطے کافی سے زیادہ ہے لیکن یم آچاریہ نچیکتا کو مستقل مزاج دیکھ کر
اور بھی طرح دیتا ہے +

ये ये कामा दुर्लभा मर्त्य लोके सर्वान् कामांश्छन्दतः प्रा-
र्थयस्व। इमा रामा सरथा सतूर्या नहीदृशा लम्भनीया मनुष्यैः
अभिर्मत्प्रत्ताभिः परिचारयस्व नचिकेतो! मरणं मानु प्राक्षीः॥२५॥

(پدارتھ) ये ये कामा جو جو خواہشیں یعنی جو چیزیں दुर्लभा بہت ہی مشکل
سے حاصل ہوتی ہیں मर्त्यलोके اس دنیا میں جس میں مرنے والے انسان رہتے ہیں
सर्वान् سب کو कामान् جو جو تجھ کو خواہشیں ہوں छन्दतः اپنی مفید مطلب
جان کر حسب خواہش प्रार्थयस्व مانگ لے इमा یہ रामा استریاں सरथाः
رتھ کے ساتھ सतूर्या جن کے ساتھ گانے بجانے کے سامان موجود ہیں۔ باجے بج رہے
ہیں۔ न نہیں हि نشچے کر کے ईदृशा اس قسم کی लम्भनीया حاصل
ہو سکتی मनुष्यै منشوں کر आभिः ان ہی برتاؤ کے ساتھ मत्प्रत्ताभि جو
میری دی ہوئی ہیں परिचारयस्व سکھ کو بھوگ मरणं موت کے متعلق آتم گیان मा
مت अनुप्राक्षी پوچھ

(ارتھ) یم آچاریہ کہتے ہیں۔ اے نچیکتا جو جو چیزیں اس کرۂ زمین میں بہت ہی مشکل سے ملنے والی ہیں۔ جن کو تمام لوگ ترستے ہیں۔ اُن سب چیزوں کو اپنی خواہش کے موافق مانگ لے یہ مت خیال کر کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ یہ استریاں جو بہت ہی خوبصورت اور رتھوں پر سوار ہیں۔ جن کے ساتھ باجے اور گانے کے دوسرے سامان موجود ہیں۔ جن کے مقابل کی منشیوں کو کسی طرح بھی نہیں مل سکتیں۔ تمام انسان جن کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور وہ اُن کو نہیں ملتیں۔ اور تو ان میری دی ہوئی پتی بن اور سندر استریوں کے ساتھ دُنیا کے سُکھوں کو بھوگ لیکن موت کے بعد آتما کی جو حالت ہوتی ہے۔ اُس کے متعلق مت سوال کر۔ اِس کے جواب میں نچیکتا جس کو برہمچریہ آشرم کے سنسکاروں نے بلوان بنا دیا تھا جس کے من میں اِس قسم کی خواہشوں کا پیدا ہونا بہت مشکل تھا۔ جو دُنیا کے سُکھوں کی ماہیت کو اچھی طرح سے جانتا تھا جس کو معلوم تھا کہ مُکتی کے راستہ میں یہی رکاوٹیں ہیں۔ جواب دیتا ہے +

श्वोभावा मर्त्यस्य यदन्तकै तत्सर्वेन्द्रियाणां जरयन्ति तेजः। अपि
सर्वं जीवितमल्पमेव तवैव वाहास्तव नृत्यगीते ॥ २६ ॥

(پدارتھ) श्वोभावाः پیدائش اور ناش والے یعنی انتیہ ہیں मर्त्यस्य — مرن دھرم والے منشیہ کے यत् جو अन्तक دشٹوں کو ڈنڈ دے کر پاپوں کا انت کرنے والا
एतत् یہ سب وشئے सर्वेन्द्रियाणां تمام اندریوں کے जरयाति ناش کر دیتے ہیں तेजः تیج یعنی شکتی کو अपि اور सर्वं سب जीवितम् زندگی
अल्पम एव تھوڑا ہی ہے तव آپ کی ہی رہیں वाहा رتھ وغیرہ سواریاں سہت استریاں तव آپ کا ہی رہے नृत्यगीते ناچنا اور گانا +

(ارتھ) یم راج کی بات کو سُنکر نچیکتا نے جواب دیا کہ مہاراج جس قدر سنسار کے وشے ہیں سب قائم رہنے والے نہیں۔ اور مرنے والے منشیہ کے تیج یم راج کے نیم کے موافق یہ وشے ناش کرتے رہتے ہیں سب اندریاں جس سے کمزور ہو جاتی ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ یہ تمام زندگی بھر تو یہ زندگی بہت ہی تھوڑی ہے اگر اس کو بڑھا بھی لیا جاوے۔ اور یہ جب تک سرشٹی رہے تب تک بھی بنی رہے۔ تو بھی مُکتی کے بہتر ہزار حصہ میں ہونے بہت ہی تھوڑی رہیگی

اس واسطے رتھ وغیرہ سواریوں میں بیٹھنے والی استریاں آپ کو ہی مبارک ہوں۔ وہ آپ کی ہی بنی رہیں۔ مجھے ان کی بالکل ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی میں ناچنے اور گانے کو پسند کرتا ہوں۔ اس کو آپ اپنے پاس ہی رکھیں۔ مجھے تو سوائے برہم ودیا اور موت کے بعد جو آتما کی حالت ہوتی ہے۔ اس کے جاننے کے اور کسی شے کی ضرورت نہیں۔ نچیکیتا نے کہا:۔

न वित्तेन तर्पणीयो मनुष्यो लप्स्यामहे वित्तमद्राक्ष्म चेत्त्वा
जीविष्यामो यावदीशिष्यसि त्वं वरस्तु मे वरणीयः स एव ॥ ۲۷ ॥

(پدارتھ) न نہیं वित्तेन دولت سے तर्पणीय तربیت ہونا یعنی سیری حاصل मनुष्यः انسان लप्स्यामहे حاصل ہو جائینگے वित्तम् دولت کو آپ کی کرپا ہے अद्राक्ष्म درشن کرکے चेत اگر त्वा آپکی دیا ہوگی जीविष्याम् رہونگا यावत जب تک ईशिष्यसि پرماتما کی اچھا ہوگی یعنی جس قدر زندگی پرماتما نے دی ہے زندہ رہونگا त्वम آپ سے वरस्तु وہی ایک بر वरणी वہی स एव حاصل کرنا ہے +

(ارتھ) نچیکیتا نے کہا مہاراج کوئی انسان خواہ کتنا ہی دھن حاصل کرے کبھی اس دھن سے سیر نہیں ہوتا یعنی دھن کی خواہش ختم نہیں ہوتی۔ جس طرح کھانے وغیرہ سے پیٹ بھر جاتا ہے پھر کھانے کی خواہش نہیں رہتی۔ ایسے ہی دھن سے خواہش نہیں بھرتی۔ جتنا دھن ملتا جاوے اتنی ہی خواہش بڑھتی جاتی ہے۔ سو والا ہزار میں سُکھ سمجھ کر خواہش کرتا ہے۔ تو ہزار والا لاکھ کی خواہش رکھتا ہے اور لاکھ والا کروڑ کی۔ چونکہ دھن انسانی ضرورت نہیں بلکہ ہوس ہے اس واسطے اس کا کبھی خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ اگر آدمی دھن کو دیکھ کر حاصل کر لیتا ہے تو سُکھ نہیں ہوتا۔ اس واسطے جس قدر دھن بھوگ میں ہے۔ وہی مل جاویگا۔ اور جس قدر زندگی کرموں کے موافق پرماتما نے دی ہے۔ اُس وقت تک میں زندہ رہونگا۔ مجھے اس سے زیادہ زندگی کی خواہش نہیں لہٰذا نہ تو آپ مجھے دھن دیں۔ کیونکہ اُس سے ہوس بڑھ کر دُکھ تو ہوتا ہے سُکھ نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی عمر دیں۔ کیونکہ جس قدر زندگی پرماتما نے دی ہے۔ میرے واسطے وہی کافی ہے۔ آپ سے تو مجھے صرف وہی بر یعنی موت کے بعد آتما کی کیا حالت ہوتی ہے۔ اور جیواتما

برہم کا گیان جس کا نام برہم ودیا ہے وہی لینا ہے۔ پس آپ اُس کو مجھے دیجئے +

अजीर्यताममृतानामुपेत्य जीयन्मर्त्यः क्वधःस्थः प्रजानन्।
अभिध्यायन वर्णरति प्रमोदानति दीर्घे जीविते को रमेत॥२८॥

(پدارتھ) अमृतानाम् جس میں خرچ اور نقصان نہیں ہوتا अजीर्यताम् جو موت اور ناش سے رہت ہیں یعنی نہ تو گھٹتی اور بڑھتی ہے उपेत्य حاصل کرکے

मर्त्यः جسم وغیرہ کی بڑھاپے کو حاصل کرکے جیोयन् موت جس کا دھرم ہے

प्रजानन् جو زمین پر نیچ گتی میں قائم ہوتا ہے क्वधःस्थः بہت است کی تمیز والا

انسان अभ्यायन् حقیقت میں دُکھ کا سبب جاننے والا वर्णरतिप्रमो خوبصورت عورتوں کے تعلق سے حاصل ہونے والے سکھوں کو प्रतिदीर्घे بہت دیر تک رہنے

والے जीविते زندگی میں कः کون रमेत ہوگے +

(ارتھ) نچیکیتا نے کہا اے مہاراج کبھی اور ناش سے مبرّا اور ایسی چیزوں کو جن کے بگڑنے کا کبھی شک ہی نہ ہو۔ حاصل کرنے ناش ہونے والی زمین پر موکش سکھ کی نسبت بہت ہی خراب حالت میں قائم ہے۔ باتمیز آدمی جس کو یہ دُنیاوی سکھ۔ چاہنے سے دُکھ روپ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے کہ ان سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ ان کے اندر کس طرح پھنس سکتا ہے جس میں تھوڑی دیر تک رہنا بھی عقلمند کو پسند نہ ہو تو بہت زندگی صرف وشیوں کے بھوگنے کے واسطے مانگنا کس عقلمند کو پسند نہ ہو +

(سوال) کیا وشے دُکھ روپ ہیں تمام دُنیا کے لوگ تو انہیں کو سکھ مانتے ہیں؟ +

(جواب) جو لوگ دُکھ اور سکھ کی ماہیت سے ناواقف ہیں۔ وہی وشیوں کو سکھ مانتے ہیں۔ اور جو لوگ ان کی ماہیت سے واقف ہیں۔ وہ ان کو سکھ تسلیم کرنے کے بجائے پورا دُکھ مانتے ہیں کیونکہ یہ پرماتما کی پراپتی کے راستہ میں بہت بڑی روکاوٹ ہے +

(سوال) تلسی داس جیسے بھگت نے بھی کہا ہے کہ اس سنسار میں ایسا کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا۔ جو سونے اور عورت کی خواہش نہ رکھتا ہو؟ +

(جواب) تلسی داس جی نے آپکو یہ ایسا نہیں بتلایا بلکہ یہ دکھلایا ہے کہ یہ دو چیزیں [illegible]

ایسی سخت ہیں۔کہ ان میں بڑے بڑے گیانی رشیوں کو بھی لاچار ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا یم آچاریہ نے نچیکیتا کے امتحان کے واسطے تمام دنیاوی چیزیں پیش کیں۔ چونکہ نچیکیتا سمجھدار تھا۔ وہ ان چیزوں کی طمع میں پھنس کر اپنے اودیش سے نہیں گرا۔ نچیکیتا کہتا ہے :-

यस्मिन्निदं विचिकित्सन्ति मृत्यो यत्सांपराये महति ब्रूहि नस्तत् । योऽयं वरो गूढमनुप्रविष्टो नान्यं तस्मान्नचिकेता वृणीते ॥२९॥

(پدارتھ) यस्मिन् جس آتم گیان میں इदम् یہ سوال کہ وہ ہے یا نہیں विचिकित्सन्ति اشک کئے جاتے ہیں۔کہ وہ ہے تو کہاں ہے کیوں ہے۔ मृत्यो اے یم آچاریہ यत् جو सांपराय موکش کی حالت کے متعلق بحث ہے۔کہ موکش میں جیو کے ساتھ کونسی چیزیں رہتی ہیں महति بہت بڑے شکوک ہیں ब्रूहि بتلا नः مجھ کو तत् اس کے جواب کو यः جو अयं آتم وشے کا वर بر ہے गूढम् جو بہت گہرائی رکھتا ہے अनुप्रविष्टो آتم گیان کے موافق ہے یعنی جس کے جاننے کی آتما کو ضرورت ہے न نہیں अन्यम् دوسرا तस्मात् اُس سے علیحدہ नचिकेता نچیکیتا वृणीते مانگتا +

(ارتھ) نچیکیتا نے کہا اے یم آچاریہ جس میں اس قسم کے شکوک رفع ہوتے ہیں۔کہ پرماتما ہے یا نہیں ہے تو کہاں ہے۔کس پرمان سے جانا جاتا ہے۔نہیں ہے تو کیوں۔تمام دنیا کیوں اس کو مانتی ہے۔ اگر ہے تو وہ کیسا ہے۔مرکب ہے یا مفرد محدود ہے یا لامحدود۔ فاعل بالارادہ ہے یا فاعل بالخاصہ۔ علاوہ اس کے جو مکتی کے متعلق بہت بڑے بڑے شکوک ہیں۔کوئی کہتا ہے مکتی ہوتی ہے کوئی کہتا ہے نہیں ہوتی۔کوئی کہتا ہے مکتی نتیہ ہے۔کوئی کہتا ہے انتیہ ہے کوئی کہتا ہے کہ مکتی میں سوکشم شریر رہتا ہے۔کوئی کہتا ہے نہیں رہتا۔آپ ان کے سب جواب کو مجھے اپدیش کریں۔ جو یہ بر بہت ہی مشکل ہے۔جس کے اندر عقل مشکل سے کامیاب ہو سکتی ہے۔آپ غور سے اس کا انتظام کریں۔کہ مجھے یہ شک نہ رہیں اور ان سے علیحدہ کوئی دوسرا نچیکیتا نہیں مانگ سکتا۔ اگرچہ یہ آخری منزل کا سوال ہے لیکن میرا بر بھی آخری یہی ہے۔ اگر اس وقت دوسرا بر مانگ لوں تو اس کو کس سے معلوم کروں

لہذا نچکیتا دوسرا نہیں مانگ سکتا۔ اسی کو بتلائیں +

دوسری بلی

अन्यच्छ्रेयो अन्यदुतैव प्रेयस्ते उभे नानार्थे पुरुषं सिनीत
तयोः श्रेय आददानस्य साधु भवति हीयतेऽर्था
द्य उ प्रेयो वृणीते ॥ २ ॥ ३० ॥

(پدارتھ) अन्यत दوسرا ہے श्रेयः موکش کے حاصل کرنے کا سادہن جو کلیان کاری کرم ہے अन्यद اس سے علیحدہ دوسرا ہے उत प्रेय جو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے۔ یعنے عورت دولت وغیرہ دُنیاوی سُکھوں کا سبب उभे یہ دونوں کرم नानार्थ مختلف قسم کے پھلوں والے کرموں पुरुषम् جیوآتما کو سिनीतः خواہش کی زنجیر میں باندھتے ہیں तयो ان میں سے श्रेय आददा-नस्य شری مارگ پر چلنے سے یعنے موکش کے سادہن کرنے سے साधु کامیابی ہوتی ہے یعنی موکش ملجاتا ہے . य उ اور جو प्रेय بُری کو قبول کرتا ہے अयात بہت سُکھ سے हीयते خالی رہ جاتا ہے +

(ارتھ) دُنیا میں دو قسم کے کرم ہیں۔ ایک وہ جن کے آغاز میں کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی بلکہ بہت ہی دلفریب معلوم ہوتے ہیں۔ انجام اس کا ٹھیک نہیں۔ اس کو پری مارگ یعنی دُنیاوی سُکھوں کا راستہ کہا جاتا ہے۔ جس پر آجکل مغربی دُنیا چل رہی ہے۔ دوسرا وہ راستہ جس کے آغاز میں کوئی آرام نہیں ملتا۔ بلکہ بہت سی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے لیکن انجام میں بہت ہی بڑا سُکھ ہوتا ہے جس کو موکش کہتے ہیں حاصل ہوتا ہے۔ اسی کا نام شری مارگ ہے۔ جس پر چلنے والے شریشٹھ کہلاتے ہیں۔ ان دونوں قسم کے کرموں کی خواہش جیوآتما کو اپنا کی رسی میں باندھ لیتی ہے۔ ان میں سے جو شری مارگ کے سادہن کرتا ہے۔ وہ تو اپنے مطلب میں کامیاب ہو جاتا ہے یعنے دُکھوں سے چھوٹ کر نتیجہ یعنی مہا کلپ

سکھ دینے والے سکھ کو حاصل کرتا ہے۔ اور جو پریہ مارگ کو قبول کرتا ہے۔ وہ اس منزل میں کامیاب رہتا ہے۔ جس طرح دنیا میں بونا اور کھانا دو طرح کے کرم ہیں جس طرح گرنا اور چڑھنا دو قسم کی حرکت ہے۔ اب جو گرتا ہے اس کو آغاز میں کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی لیکن جس وقت گرنے کی منزل زمین پر پہنچ جاتا ہے۔ تمام سخت چوٹ آتی ہے بعض وقت مر جاتا ہے۔ دوسری جو چڑھتا ہے۔ اس کو آغاز میں تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ کشش زمین کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے بہت ہی زور لگتا ہے جس سے تھکاوٹ پیدا ہوتی ہے لیکن منزل پر چڑھ کر بہت ہی آرام ملتا ہے کھانے والا موجودہ کو کھو لیتا ہے۔ اور بونے والا اس کو سینکڑوں گنا زیادہ بنا لیتا ہے۔ ایک کا آغاز اچھا اور انجام برا ہے۔ دوسرے کا آغاز ویسا برا نہیں معلوم ہوتا لیکن انجام بہت ہی مبارک ہے۔ ان دونوں راستوں میں اپنی ہمت اور حوصلہ کے موافق چلتے ہیں۔ جو کمزور دل انسان ہیں۔ وہ پہلے سکھ کو پسند کرتے ہیں جس سے وہ مکتی کی منزل کو حاصل کرنے سے ناکامیاب رہ جاتے ہیں اور بوآخر میں ہیں جن کا حوصلہ اور ہمت بڑی ہے۔ وہ شروع کی تکلیفوں کی پرواہ نہ کر کے اس راستہ پر چلتے ہیں جس کا انجام بہت ہی عمدہ ہے جنہیں بہت ہی سکھ نصیب ہوتا ہے جس کے واسطے ایک شاعر کہتا ہے ؎

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

جس کا انجام اچھا ہے وہی اچھا ہے +

श्रेयश्च प्रेयश्च मनुष्यमेतस्तौ सम्परीत्य विविनक्ति धीरः।
श्रेयो हि धीरोऽभिप्रेयसो वृणीते प्रेयो मन्दो योगक्षेमाद् वृणीते॥

(پدارتھ) श्रेयश्च کلیان اور प्रेयश्च دنیاوی سکھ मनुष्यम् وچار کرنے لائق جاندار یعنی انسان एत پراپت ہوتے یعنی دنیا میں ان سے واسطہ پڑتا ہے तौ ان میں سے सपरीत्य اس کو زیادہ غور کی نظر سے تحقیق کر کے विविनक्ति ان کی حالتوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے جس میں धीरा عقلمند باحوصلہ آدمی श्रेयो کلیان کے راستہ हि نتیجہ کر کے धीरो عالم محقق آدمی प्रेयस، دلفریب प्रेय: آخر میں سکھ دینے والے راستہ کو अभिवृणीत قبول کرتا ہے श्रेय:

دلفریب راستہ کو मन्द کم عقل لوگ योगक्षेमाद تنگدستی وغیرہ کے خوف سے بچنے اور ظاہری سُکھ کا سبب سمجھ کر वृणीते قبول کرتا ہے +

(ارتھ) متذکرہ بالا دو قسم کے راستوں سے انسانوں کا تعلق ہوتا ہے - ان میں سے جو عقلمند انسان ہیں - جن کو حق و باطل کی تمیز کا مادہ ہے - جن کو تنگدلی سُستی سہل پسندی آرام طلبی نے گھرا ہُوا نہیں - جن کے خیال وسیع ہیں - وہ تو پری مارگ کی نسبت جس میں گو اس وقت سُکھ ہے لیکن آگے کو سُکھ کی جگہ دُکھ کی آشا ہے - چھوڑ کر شریی مارگ یعنی دُکھوں کے راستہ کو حاصل کرتے ہیں لیکن جو لوگ کم عقل اور بے حوصلہ ہیں - جن کو اس قدر تمیز اور ہمت نہیں - کہ وہ استقلال سے اس مارگ پر چل سکیں - جس کا پھل دیر بعد ملتا ہے - وہ ظاہرہ تکلیفوں کے بچنے کے خیال سے اور ظاہری آرام کا سبب جان کر دُنیاوی سُکھ یعنی دھن دولت اور سوراجیہ وغیرہ کی خواہش میں جا گرتے ہیں +

(سوال) کیا دھن دولت و سوراجیہ کی خواہش کرنا بیوقوفوں اور بزدلوں کا کام ہے - ہم تو بڑے بڑے لائق آدمیوں کو اس میں مُبتلا پاتے ہیں - جن کی علمیت کی دُنیا میں دھوم ہے

(جواب) بیشک جو لوگ اپنی ہستی سے ناواقف ہیں - جن کو میں کون ہوں - اور میرا کیا ہے - اس بات کا بھی صحیح علم نہیں - جو یہ بھی نہیں جانتے - میرے لئے مفید کیا ہے اور مضر کیا ہے - اُن کو کوئی خواہ بڑا لائق کہے - یا عالم در حقیقت وہ بے تمیز ہیں - کیونکہ دُنیاوی دھن دولت اور سوراج جسم کے واسطے مفید ہیں نہ کہ روح کے واسطے - ان کے تعلقات سے روح کو نقصان پہنچتا ہے پس ان کو عقلمند اور لائق کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ نائی کا نام راجہ رکھ دیا ہے +

स त्वं प्रियान्प्रियरूपांश्च कामानभिध्यायन्नचिकेतोऽत्यस्राक्षीः। नैतां सृङ्कां वित्तमयीमवाप्तो यस्यां मज्जन्ति बहवो मनुष्याः॥ ३॥ ३२॥

(پدارتھ) सत्वं وہ تو نے میرے بہت لالچ دکھانے پر بھی प्रियान् پیارے بیٹے، پوتوں کے च اور प्रियरूपां سُندر روپ والی استریوں کو

कामान् خواہشوں کو अभिध्यायन् سب طرح کے دُکھ روپ وچار کرکے

नचिकेतः اے نچکیتا अत्यस्राक्षीः تیاگ کر دیا ہے न نہیں एतां

اس सृङ्कां مالا کو वित्तमयीम् جو بھرگئے لائق حشمت سے معمور ہے न

نہیں वाप्त حاصل کیا پایا यस्याम् جس میں मज्जन्ति پھنس جاتے ہیں

ڈوب جاتے ہیں बहवो بہت سے मनुष्याः انسان +

(ارتھ) یم آچاریہ نے کہا اے نچکیتا میں نے تم کو اولاد یعنی بیٹے پوتوں کا لالچ دیا - اور پیاری شکل والی خوبصورت عورتوں کا لالچ دیا - اور تمام دُنیا کی دُنیاوی خواہشوں کا لالچ دیا - لیکن تُو نے ان کو دُکھ رُوپ وچار کرکے قبول نہیں کیا - اور میں نے تجھے اس دُنیاوی دولت کے سلسلہ کا جس میں بہت سے منش پھنسے ہوئے ہیں اُس کا بھی لالچ دیا - لیکن ان میں سے تُو نے کسی شے کو حاصل کرنا قبول نہیں کیا - اور بھی جس قدر الیشنیا یعنی راج اور حکومت کی خواہش ہے - اُس کا لالچ دیا - لیکن تُو نے اُسے بھی قبول نہیں کیا - غرضیکہ جس قدر روکاوٹیں آتم گیان کے رستہ میں ہیں - اُن سب کو پیش کیا - لیکن تُو کسی روکاوٹ سے نہیں رُکا اور نہ ہی کسی خواہش میں پھنسا - اس واسطے تیری عقل سلیم قابل تعریف ہے +

दूरमेते विपरीते विषूची अविद्या या च विद्येति ज्ञाता।
विद्याऽभीप्सिनं नचिकेतसं मन्ये न त्वा कामा-
बहवोऽलोलुपन्त ॥ ४ ॥ २२ ॥

(پدارتھ) दूरम् دور ہیں एते یہ विपरीते ایک دوسرے سے خلاف

विषूची دو متضاد اشیا کو ظاہر کرنے والی अविद्या بری مارگ یعنی جس

شری مارگ جس کا آغاز اور या च विद्या کا آغاز دلفریب اور انجام خراب ہے

نشچے کیا ہے معلوم کیا ہے ज्ञाता یہ विद्या خشک اور انجام کلیان کرنے والا ہے

अभीप्सिनं شری مارگ کو नचिकेतसं بلنشے رتا मन्ये نچکیتا کو

न مانتا ہوں त्वा نہیں कामा تجھ کو خواہش یا مفید چیزیں बहवो

بہت سی अलोलुपन्त اپنے دام میں نہیں پھنسا سکے +

(ارتھ) اے نچیکتا یہ میں نے اچھی طرح سے جان لیا ہے۔ کہ یہ متضاد صفات یعنی اوّدیا یعنی جس کا آغاز دلفریب اور انجام خراب ہے۔ دوسری وِدیا جس کا آغاز خشک انجام پرمانند کو دینے والا ہے۔ ان دونوں میں سے جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ دوسری اُلٹی گیان کو چھوڑ کر وِدیا یعنی جو چیز جیسی ہے۔ اُس کو ویسا ہی جاننا روپ جو صحیح گیان ہے تو اُسی کو جانتا ہے۔ اے نچیکتا تجھ کو دُنیا کی بہت دولت و حشمت اور دشیوں کے بھوگ اپنی زنجیر میں پھنسا نہیں سکتے۔ حقیقت میں تو اودیا کی طاقت سے دُور نکل گیا ہے۔ اب تو اوّدیا میں پھنس نہیں سکتا۔ کیونکہ تُو نے ان کی تمیز حاصل کر لی ہے اور جس کو تمیز ہو جاتی ہے وہ اچھے کو چھوڑ کر بُرے کو حاصل نہیں کر سکتا +

अविद्यायामन्तरे वर्त्तमानाः स्वयं धीराः पण्डित म्मन्यमानाः। दन्द्रम्यमाणाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमाना यथान्धाः॥५॥२४॥

(پدارتھ) اوّدیا یعنی متعصبانہ گیان یعنی بُری مارگ جو آغاز میں دلفریب ہوتا ہے अविद्यायाम اُس کے اندر अन्तरे کام کرتے ہوئے یا پھنسے ہونیکی حالت میں वर्त्तमानाः اپنے کو رہبر یعنی گیان والا धीराः ست اَست کے وچار کرنے والا पण्डित वयम् مانتے ہوئے मन्यमानाः کُٹل راستہ پر یعنی دھوکہ بازی سے کام لیتے ہوئے दन्द्रम्यमाणाः نیچ گتی کو پراپت ہوتے ہیں परियन्ति جیسے यथा اندھے کے पीछे लगा हुआ ہے नीयमानाः एव अन्धेन اندھا अन्धाः

(ارتھ) اودیا یعنی دُنیا کی دلفریب چیزوں کے حاصل کرنے میں لگے ہوئے اپنے آپ کو مستقل اور مدقق کہنے والے نیچ گتی یعنی خراب حالت کو پہنچ جاتے ہیں۔ جیسے کسی اندھے کے پیچھے لگ کر اندھا کنوئیں میں جا گرتا ہے۔ کیا ہی اعلیٰ اُپدیش ہے کہ جو لوگ بُری مارگ یعنی نفسانی خواہشوں میں لگے ہوئے اپنی آتما کی حالت کو بگاڑ رہے ہیں ... کبھی ان باتوں کو نہیں سوچتے کہ میں کیا ہوں۔ میرے لئے مفید کیا ہے ...

بلکہ ایسا وچار نے والوں کو دقیانوسی خیال کا آدمی کہکر ان کے گیان کو جو صحیح اور سکھ کا موجب ہے
تمیو رتھیکل کہکر یعنی وہم بتلا کر اپنے غلط گیان کو صحیح بتلاتے ہیں۔ اُن کی وہی حالت ہے جیسے
ایک اندھے کے پیچھے لگ کر دوسرا اندھا کنوئیں میں جا گرتا ہے۔ ایسے ہی نفس پرستوں کی
تقلید کرتے ہوئے لوگ بہت ہی نیچ حالت تک پہنچ گئے ہیں۔ جن کو اپنی ہستی کا تو گیان نہیں
لیکن دعوےٰ دنیا کی سائنس جاننے کا کرتے ہیں۔ یہ لوگ خود بھی تکلیف پاتے ہیں۔ اور اپنی
پیروی سے ہزاروں کو ویدک دھرم کی جگہ نفس پرست بنا کر پاپ میں پھنساتے ہیں۔ کیونکہ
دنیا کی جس قدر چیزیں ہیں۔ ان کا تعلق جسم سے ہے۔ جو پیدا ہُوا اور ناش ہونے والا ہے پس
جس جسم نے ہزاروں قسم کی کوشش کرنے پر بھی زندہ نہیں رہنا۔ اور جس آتمانے کبھی نہیں
مرنا تو آتما کو چھوڑ کر جسم کا غلام بننا جہالت نہیں تو کیا ہے۔ ایسی کوئی دُنیاوی شے نہیں
جو آتما کے واسطے مفید ہو۔ نتیہ آتما کے واسطے انتیہ نفسانی چیزیں کس طرح مفید ہو سکتی ہیں
نتیہ کے واسطے انتیہ کسی حالت میں مفید نہیں ہو سکتا۔ آتما کے واسطے وِدّیا اور تپ دو ہی
مفید چیزیں ہیں۔ وِدّیا پرماتما کے پاک وجود سے الہام کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے اور ہمیشہ
ایک سی رہتی ہے۔ کوئی پریہ مارگ کا آدمی اُس وِدّیا کو نہیں جان سکتا۔ جس سے شریہ مارگ
کی منزل پر پہنچتا ہے۔ شریہ مارگ پر وہی لوگ جاتے ہیں اور اودّیا کی زنجیروں کو کاٹ کر وِدّیا کے
امرت کا سواد لیتے ہیں۔ جن کو چاروں طرف ہی امرت کا مخزن معلوم ہوتا ہے۔ وہ کسی ایک
طرف بندھے ہوئے نہیں ہوتے۔ بلکہ سنسار کے اوپکار کو ہی اپنا مشن جانتے ہیں +

न साम्परायः प्रति भाति बालं प्रमाद्यन्तं वित्तमोहेन मूढम्।
अयं लोको नास्ति पर इति मानी पुनः पुनर्वशमापद्यते मे॥ (६।२।६)

(پدارتھ) न نہیں साम्परायः مُکتی کے سادھن یا خداشناسی کے وسائل برہمچریہ
ایشور وشواس وغیرہ प्रति भाति دل میں قائم نہیں ہوتے۔ یعنی ان میں دل نہیں
لگتا बालम् اگیانی یعنی بے تمیز انسانوں کا प्रमाद्यन्तं مُکتی سے لاپرواہ
ہوتے ہیں वित्तमोहेन جن کا علم دُنیاوی چیزوں کی محبت میں پھنسنے کے سبب
मूढम् بالکل اندھیرے سے معمور ہو گیا ہے अयं लोकः یہ جو پرتکش

نظر آرہا ہے۔ یہی سنسار یا شریر ہے۔ یعنی یہ جو دُنیاوی وشے ہیں۔ یہی ہیں नास्ति نہیں ہے परः دوسرا جنم یا پرمارتھ इति یہ मानी ماننے والے पुनः पुनः بار بار वशम् بس میں آتے ہیں आपद्यते پراپت ہوتے ہیں मे میرے یعنے میرے نام والی موت کے +

(ارتھ) یم آچاریہ نے کہا اے نچکیتا جو اگیانی پُرش جن کو اپنے سروپ کا گیان نہیں۔ جو یہ نہیں جانتے کہ ہم کیا ہیں۔ اُن کو دولت کی محبت اندھا ہونے کے سبب مُکتی کے جو ساودھن ہیں وہ دل میں قایم نہیں ہوتے۔ باوجودیکہ وہ اور دوسروں کو مرتا ہُوا دیکھتے ہیں۔ دولتمندوں کے دھن کو ناش ہوتا ہُوا دیکھتے بادشاہوں کی اولاد کو مرتا ہُوا اور بادشاہوں کو رنج و بلا میں مُبتلا دیکھتے ہیں۔ بڑے بڑے بہادروں کو ہمارے سے کمزور ہوتا ہُوا دیکھتے ہیں۔ ان سب باتوں کو دیکھنے اور عقل پر پردہ پڑنے کے سبب اُن کو مُکتی کے سادھنوں کی طرف محبت نہیں ہوتی۔ کیونکہ جس شے کا علم یقین ہوتا ہے اس کا عمل دُنیا میں دیکھا جاتا ہے لیکن جہاں پر علم یقین نہ ہو وہاں عمل نہیں ہو سکتا۔ پس علم یقین عقل سلیم کے ذریعہ سے ہوتا ہے جیسے روپ کا گیان آنکھ سے ہوتا ہے۔ جب تک آنکھ ٹھیک ہوتی ہے۔ تب تک تو اس کو صحیح علم ہوتا ہے۔ جہاں آنکھ میں یرقان کی بیماری یعنی پیلیا روگ ہو جاتا ہے۔ تب بجائے چیزوں کے اصلی روپ کو دیکھنے کے وہ چیزوں کو پیلا ہی پیلا دیکھتے ہیں۔ ایسے ہی جس کو عقل سلیم ہوتی ہے۔ اس کو تو یہ دُنیاوی چیزیں آتما کے واسطے منزل مقصود میں روکاوٹ معلوم ہوتی ہیں۔ جس سے وہ ویراگیہ حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ دُنیا کی سب چیزیں جسم کے واسطے ہیں۔ کوئی دُنیاوی شے ایسی نہیں۔ جس کا تعلق جسم کو چھوڑ کر آتما سے ہو۔ جسم کے اندر سے جو کچھ نکلتا ہے وہ سب ناپاک یعنی گندہ ہے۔ آنکھ سے گند نکلتا ہے جو گندہ ہے کان سے میل نکلتا ہے وہ بھی ناپاک ہے۔ ناک سے جو نکلتا ہے وہ بھی میلا ہی ہے۔ مُنہ سے تھوک نکلتا ہے۔ وہ اپوتر ہے۔ پاخانہ اور پیشاب بھی بہت ناپاک ہیں۔ پسینہ سے بھی بُو آتی ہے۔ غرضیکہ جسم کے اندر سے جو کچھ نکلتا ہے وہ سب کا سب بدبودار ہوتا ہے۔ اس میں سے کوئی بھی پوتر نہیں۔ لیکن جب تک جسم کے اندر ہوتا ہے۔ تب تک اس سے بُو نہیں آتی۔ کیونکہ اندر شُدھ کرنیوالی طاقت آتما موجود ہے۔ جب تک آتما ہے

تب تک تو جسم میلا نہیں لیکن جہاں آتما جسم سے علیحدہ ہُوا تب یہ تمام جسم ایسا گندہ معلوم ہوتا ہے کہ جس مکان میں ایک روز مُردہ پڑا رہے۔ وہاں اِردگرد کے مکانوں تک کی ہوا کو خراب کر دیتا ہے۔ کئی روز تک ہون کر کے ہوا کو صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ برا ہمن پاتک سمجھ کر اس مکان میں بنا ہُوا کھانا کھانے سے انکار کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ حقیقت میں شریر تو گندہ ہے۔ یہ تب ہی تک گندہ نہیں معلوم ہوتا کہ جب تک پوتر کرنے والا آتما اس کے اندر موجود ہے۔ اور آتما نے ضرور ایک دن اس شریر کو چھوڑ دینا ہے۔ چاہے ہم کچھ ہی کھائیں کیسر اور کستوری ہی ہماری غذا میں شامل ہو۔ تو بھی مُردہ شریر بجائے بدبُو کے خوشبو نہیں پھیلا سکتا۔ ہم جو کچھ کھاتے ہیں۔ وہ سب شُدھ ہوتا ہے لیکن شریر کے سنگ سے وہ سب میلا ہو جاتا ہے پس جو عقل سلیم رکھتے ہیں۔ وہ تو اس گندہ شریر کی نسبت شُدھ آتما سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ لیکن جن کی عقل پر جہالت کا پردہ پڑا ہُوا ہے۔ وہ آتما کو نہ جانتے ہوئے یعنی خود فراموش ہو کر یہ مانتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ پرتیکش جگت تو ہے لیکن آگے دوسرا جنم نہیں۔ باوجودیکہ موت کا خوف اُن کو روز مرّہ دیا دلاتا ہے کہ انہوں نے موت دیکھی ہوئی ہے کیونکہ جس شئے کو دیکھا نہ ہو یعنی کسی حواس سے محسوس نہ کیا ہو۔ اس میں محبت اور نفرت دونوں کا اظہار ناممکن ہے۔ اور موت سے نفرت کرتے ہوئے بھی اس بات کو نہیں مانتے کہ موت پہلے دیکھی ہوئی ہے۔ پس ایسے لوگ جو جہالت کے سبب صرف ظاہری اشیا پر ہی فریفتہ ہیں جن کو روحانی علم سے کوئی پریم نہیں۔ وہ باری باری بس میں پڑتے ہیں یعنی جنم لیتے اور مرتے ہیں حقیقت میں اُس آدمی سے کوئی زیادہ بے نصیب نہیں ہو سکتا۔ جس کو اپنی ہستی کا علم نہ ہو لیکن اودیا یعنی جہالت کی مہما عجیب ہے۔ آنکھوں انسان ہیں۔ کہ جو اپنی ہستی اور صفات سے ناواقف ہوتے ہوئے ایشور یا دیگر سے نیستی کا اعلان کر رہے ہیں۔ جس طرح اندھا سورج کی ہستی کو نہیں دیکھ سکتا۔ اگر وہ یہ دعوے کرے کہ سورج نہیں ہے۔ تو اُس کا یہ دعوے سوائے اُس کے اندھے پن کا ثبوت پیش کرنے کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ پرلوک پُنر جنم اور ایشور کو اپنی کم علمی اور خود فراموشی کے سبب سے نہ جانتے ہوئے خدا شناسی کے سادھنوں سے محروم رہ کر اور دنیا کی نیستی میں مبتلا ہو کر دوسروں کی زندگیوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ اُن

کی نسبت یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ آپ تو ڈوب رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی ڈوبتے ہیں

श्रवणायापि बहुभिर्यो न लभ्यः शृण्वन्तोऽपि बहवो यन्न विद्युः।
आश्चर्योऽस्य वक्ता कुशलोऽस्य लब्धाऽऽश्चर्यो ज्ञाता कुशलानुशिष्टः॥

(پدارتھ) श्रवणाय سننے کے لئے अपि بھی बहुभि بہت سے انسانوں کو
यो جو پرماتما न نہیں लभ्यः ملتا शृण्वन्तः سنتے ہوئے अपि بھی
बहवः بہت سے لوگ यत جس کو न نہیں विद्युः جان سکتے आश्चर्यः
تعجب انگیز یعنی حیرت پیدا کرنے والا ہے अस्य اس پرماتما کا वक्ता
اُپدیش کرنے والا یعنی برہم ودّیا کو بتلانے والا بہت ہی مشکل سے ملتا ہے۔ اور اُس کا ملنا
تعجب انگیز ہوتا ہے अस्य اس برہم ودّیا کا कुशलः بہت ہی ہوشیار ہوتا ہے
لبدھا लब्धा حاصل کرنے والا یعنی بہت ہی عقلمند اس ودّیا کو حاصل کرسکتا ہے
आश्चर्य بہت نایاب ہے अस्य اس برہم ودّیا کا ज्ञाता جاننے
والا कुशलानुशिष्टः بہت ہی لایق آچاریہ کی تعلیم سے اس کا گیان حاصل کرنیوالا

(ارتھ) یم آچاریہ بتلاتے ہیں۔ کہ جس برہم ودیا کو شروں سنے کے واسطے بھی بہت سے لوگوں کو
موقع نہیں ملتا یعنی نہ تو لائق آچاریہ ملتا ہے اور نہ ہی پُرزور خواہش اُس کے جاننے کی
ہوتی ہے۔ اور بہت سے لوگ اس برہم ودّیا کو پڑھتے اور سُنتے ہیں۔ تو بھی اسکی اصلیت کو
ٹھیک طور پر نہیں جان سکتے۔ کیونکہ دُنیا میں قاعدہ ہی یہ ہے کہ اول تو جواہرات کی دوکانیں
ہی بہت کم ہوتی ہیں۔ دوسرے اس کے خریدار بھی بہت ہی تھوڑے ہوتے ہیں۔ اسواسطے
لاکھوں کروڑوں غریبوں کو تو جواہرات کے نام تک بھی معلوم نہیں۔ اور بہت سے خریدنے
کی بھی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔ اور جوہری کی دوکان بھی مل جاتی ہے۔ وہ پہچان نہیں سکتے
ایسے ہی بہت سے لوگ برہم ودّیا کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔ برہم ودّیا کے پاس جا کر بھی کم علمی
سے برہم ودّیا کی پہچان نہیں کر سکتے۔ حقیقت میں برہم ودیا کے جاننے والا آچاریہ جو اس کا
اُپدیش کرے بہت ہی کمیاب ہے +

بہت ہی عقلمند آدمی اس ودیا کو حاصل کر سکتا ہے۔ اس ودّیا کو جاننا سہل نہیں ہے

کیونکہ جب تک برہم شروتری یعنی وید ودیا کو جاننے والا اور (برہم نشٹھ) پرماتما کا پوجن وشواسی آچاریہ اپدیش کرنے والا نہ ملے۔ تو اس کو کوئی جان ہی نہیں سکتا۔ اور آچاریہ کی تلاش بہت ہی مشکل ہے۔ کیونکہ جو برہم ودیا کو جانتے ہیں۔ وہ کہتے نہیں اور جو کہتے ہیں وہ جانتے نہیں لہذا اس کا پتہ لگنا مشکل ہے۔ کیونکہ جو کہے کہ میں برہم ودیا کو جانتا ہوں۔ وہ حقیقت میں جانتا نہیں۔ اس واسطے اس سے تعلیم پانا بے سود ہے۔ اور جو جاننے کا اقرار نہ کرے ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ یہ جانتا ہے۔ اس سے سکشا لینی چاہئے۔ کیونکہ برہم ودیا کے پڑھنے اور پڑھانے والے دونوں ہی مشکل سے نظر آتے ہیں۔ یم آچاریہ نے اس تقریر سے یہ ظاہر کیا ہے کہ نچیکیتا تو بہت ہی عقلمند ہے جو برہم ودیا کو سیکھنا چاہتا ہے +

न नरेणावरेण प्रोक्त एष सुविज्ञेयो बहुधा चिन्त्यमानः। अनन्य प्रोक्ते गतिरत्र नास्त्यणीयान् ह्यतर्क्यमणु प्रमाणात्॥ ८॥ ३७॥

(پدارتھ) न نہیں नरेण انسان کے ذریعہ سے अवरेण جو اس منزل تک نہ پہنچا ہو प्रोक्त بتلانے سے एष یہ برہم ودیا علم الٰہی सुविज्ञेयः آسانی سے جانا جا سکتا ہے बहुधा بہت قسم کے لوگ و بزرگ کے طریق پر चिन्त्यमानः سوچنے اور وچار کرنے سے अनन्यप्रोक्ते دوسرے کے بتلانے بغیر یا جو آچاریہ اپنی مثال نہ رکھتا ہو اس کے اپدیش سے بغیر गति پہنچنا یا جان لینا अत्र اس آتما کے اندر یا برہم ودیا میں नास्ति نہیں ہے अणीयान کیونکہ وہ بہت ہی سوکشم ہے۔ हि اتर्क्य سمجھ کرکے جس ... اس کو پورا دخل نہیں ہے अणु प्रमाणात् سب سے لطیف ہونے کے سبب سے +

(ارتھ) یم آچاریہ کہتے ہیں۔ اے نچیکیتا یہ برہم گیان اُن انسانوں کے اپدیش جو پرمارتھ گیان سے خالی ہیں۔ جن کو مادی سائنس کا ہی علم ہے۔ جاننے لائق نہیں۔ اگرچہ یوگی لوگ اور دنیا کے بھگتی مارگ والے اس کو بہت طرح سے وچار کرتے ہیں۔ اُن کی تعلیم سے اس برہم ودیا کا جاننا آسان نہیں۔ سوائے برہم شروتری یعنی ویدوں کے سوائے عالم اور برہم نشٹھ ایشور کے وشواسی آچاریہ

اُس طرح پر اس ودّیا میں گتی یعنی دخل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اپنے اپدیش کے اُس کو کوئی جان سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نہ تو کم علم گورو سے اس کا علم ہو سکتا ہے نہ ہی بغیر گورو کے برہم ودّیا کو جان سکتے ہیں۔ کیونکہ برہم کے سوکشم ہونے سے برہم ودیا بھی سوکشم اور اس میں ترک کو پورا پورا دخل نہیں۔ کیونکہ ترک ہیتو اور اودہرن کو لیکر چلتی ہے۔ اس جگہ پر ہیتو اور مثال ملنا مشکل ہے۔ کیونکہ جہاں سے ہیتو اور مثال ملتی ہے۔ وہ سب کثیف جگت میں سے ملتی ہے۔ جس کا مرکب ہونا لازمی ہے اور مفرد کے واسطے مرکب کی مثال سے نقص ہو سکتا ہے۔ لہٰذا پرماتما کے اتی سوکشم یعنی لطیف ہونے سے اس کو صرف برہم شروتری گورو کی تعلیم کے ذریعہ سے ہی ٹھیک طور پر جان سکتے ہیں +

नैषा तर्केण मतिरापनेया प्रोक्तान्येनैव सुज्ञानाय प्रेष्ठ ।। यां त्वमापः सत्यधृतिर्वतासि त्वादृङ्नो भूयान्नचिकेतः प्रष्टा ।। ९ ।। ३८ ।।

(پدارتھ) न नہیں एषा یہ میری دی ہوئی عقل یا گیان तर्केण ترک کے ذریعہ आपनेय تیاگنے لائق अति برہم ودیا अन्येन एव کیسی کوئی प्रोक्ता دُسرے یعنے ترک سے جاننے والے سے الگ وید کے جاننے والے آچاریہ کی بھی सुज्ञानाय اچھی گیان کے لئے प्रेष्ठ سب سے پیاری याम جس کو त्वम तو आपः حاصل کرچکا ہے सत्य سچائی धृति استقلال वत والے नचिकेत ہو भूयात ہمارا नः تیرے جیسا त्वादृङ् ہو अति اے نچکیتا प्रष्टा شش +

(ارتھ) یم آچاریہ نے کہا اے نچکیتا تو میری دی ہوئی اس ودیا کو ترک کے ذریعہ سے ناش نہیں کر دیتا۔ کیونکہ یہ ترک سے بھنی۔ بر دسن وید کے جاننے والے آچاریہ کا اُپدیش ہے ترک میں غلطی ہو سکتی ہے۔ جیسے ہیتو کی جگہ ہیتوابھاس یعنی مغالطہ دیکھنے میں آتا ہے لیکن وید کا اُپدیش تتو گیان کے واسطے ہے۔ اے پیارے پُتر جس برہم ودّیا کو تُو نے حاصل کیا ہے اسکو سچائی ست اور استقلال کے ساتھ عمل میں لا۔ اور کرپا سے پُورن ہو کر آچاریہ نے کہا اے

نچیکیتا میں پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ تیرے جیسا اور بھی ودیارتھی مجھ کو ملے۔ کیونکہ ایسے ادھکاری ودیارتھی کے پڑھانے سے ہی رشی رن پورا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس وقت کسی گورو کو ادھکاری ودیارتھی ملجاتا ہے۔ تو اُس کو اس قدر خوشی ہوتی ہے کہ جس کی حد نہیں +

(سوال) منو نے تو کہا ہے کہ جو ترک سے جانا جائے وہی دھرم ہے۔ یہاں یم آچاریہ ترک کو علیحدہ کرتے ہیں؟ +

(جواب) اس منزل پر پہنچکر ترک کام نہیں دیتی۔ کیونکہ اس لطیف شئے کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے۔ وہ ترک سے نہیں مل سکتی۔ منو نے دھرم یعنی کرتویہ کے متعلق ترک کا اُپدیش کیا ہے۔ اور یہ وگیان کی منزل ہے۔ اس واسطے اِن دونوں میں ضد نہیں جیسے برہمچریہ اور گرہستھ آشرم میں یگیوپویت یعنی جنیو پہنتے ہیں اور سنیاس میں اوتارتے ہیں۔ لیکن آشرم بھید کے سبب دونو کے اُپدیش میں کوئی ضد نہیں +

जानाम्यहं शेवधिरित्यनित्यं न ह्यध्रुवैः प्राप्यते हि ध्रुवन्तत्। ततो मया नाचिकेतश्चितो-ऽग्निरनित्यैर्द्रव्यैः प्राप्तवानस्मि नित्यम्॥१०॥३६॥

(پدارتھ) जानामि جانتا ہوں अहम् میں शेवधि دھن دولت کو इति یعنی یہ ہمیشہ رہنے والے نہیں अनित्यम् انتیہ न نہیں हि ہے अध्रुवैः قائم نہ رہنے والے دھن وغیرہ سے आप्यते حاصل ہوتا ہے (سمجھ کرکے) ध्रुवम् اچل غیر متحرک نتیہ तत् وہ برہم ततः اس سبب سے برہم کی خواہش کو (چھوڑکر) मया میں نے नाचिकेत اے نچیکیتا جس اگنی کا تجھ کو اُپدیش کیا ہے चित یگیہ کیا अग्नि اگنی کے ذریعہ अनित्यैः نہ قائم رہنے والے द्रव्यैः دربوں سے یعنی من اندری اور شریر سے प्राप्तवान् حاصل کیا ہے अस्मि میں نے नित्यम् اُس نتیہ برہم کو +

(ارتھ) یم آچاریہ نے کہا اے نچیکیتا میں اس سنسار میں جو مال وحشمت اور جاہ وجلال ہے

اُس کو انتیہ یعنی قائم نہ رہنے والا جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اس دھن وغیرہ سے جو قائم رہنے والے ہیں۔ وہ نتیہ برہم حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس سبب سے اے نچکیتا جس اگنی ہوتر یا یگیہ کا میں نے تجھ کو اُپدیش کیا ہے۔ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر میں نے اس یگیہ کو کیا ہے جس سے میں انتیہ دربیہ یعنی من اندری اور شریر کے ذریعہ سے پراپت ہُوا ہوں۔ اُس نتیہ برہم کو مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی دھن وغیرہ سے پرماتما کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر وہ نشکام پر اوپکار روپ یگیہ میں اُس دھن و دولت کو لگا دے تو اُس کا انتہ کرن شُدھ ہو جاویگا۔ اور اُس انتہ کرن کے شُدھ ہو جانے سے اِندریاں قبضہ میں آجاوینگی۔ اور اندریوں کے قبضہ میں آجانے سے وہ شُدھ برہم جانا جا سکتا ہے۔ اسواسطے اے نچکیتا میں نے ان انتیہ چیزوں کے تیاگ سے اُس نتیہ برہم کو حاصل کر لیا ہے +

कामस्याप्तिं जगतः प्रतिष्ठां क्रतोरनन्त्यम्
अभयस्य पारम् । स्तोममहदुरुगायं प्रतिष्ठां
दृष्ट्वा धृत्या धीरो नचिकेतोऽत्यस्राक्षीः ॥११॥४०॥

(پدارتھ) कामस्य خواہش کے موافق پھولوں کے आप्तिं حاصل ہونے کو
जगत प्रतिष्ठाम् تیار یعنی تمام جگت استری پُرش کے پھل سے ہی پیدا ہوتا ہے پرانی ماتر کی
क्रतो اشومیدھ وغیرہ یگیہ کی अनन्त्यम् جس کا انت نہ ہوا ہے
अभयस्य حد جہاں کچھ بھی خوف نہ ہو पारम् بےخوف یعنی آزادی کی
स्तोममहत् جس کی تعریف تمام لوگ کرتے ہوں उरुगायं جسکی تعریف بہت سے لوگ گاتے ہوں
प्रतिष्ठाम् اُس عزت کو दृष्ट्वा دیکھ کر یعنی معلوم کر کے
धृत्या استقلال سے धीर دھیان لگنیوالے नचिकेत
اے نچکیتا تو نے अत्यस्राक्षी تیاگ کر دیا ہے +

(ارتھ) اے نچکیتا! تمام جگت کا آدھار... یگیہ کا انت نہ ہونے والا پھل ہے۔ تو بھی تیرے دل میں اُسکی خواہش نہیں۔ اگرچہ یگیہ اگنی ہوتر اشومیدھ وغیرہ کا انت یعنی لا محدود پھل ہے مگر یہ بےخوفی اور آزادی کی انتہا تک پہنچ سکتا ہے۔ اگرچہ دنیا میں عام لوگ تعریف

کرتے ہیں۔ لیکن یہ بہت معزز حالت ہے - اگرچہ شاعر لوگ جس کی تعریف کی گیت یہ بھی اچھا ہے لیکن اسے نچکیتا تو نے ان سب کو ناچیز سمجھ کر دھیان کے ذریعہ سے حقیقت کو معلوم کر کے استقلال سے تیاگ کیا ہے جس سے تیرے گیان کی عزت کرنی پڑتی ہے - کیا اس کتھا کو دیکھ کر بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ بھارت کے لوگ غیر مہذب تھے ✦

तं दुर्दर्शं गूढमनुप्रविष्टं गुहाहितं गह्वरेष्ठं पुरा-
णम्। अध्यात्मयोगाधिगमेन देवं मत्वा धी-
रो हर्षशोकौ जहाति ॥ २२ ॥ ४१ ॥

(پدارتھ) तम् جو بہت سُننے والوں کو بھی مشکل سے ملتا ہے - اُس پرماتما کو दुर्दर्शम् جو بہت ہی مشکل سے دیکھا جا سکتا ہے गूढम् جو اندریوں کی طاقت سے باہر ہونے کے سبب چھپا ہُوا ہے अनुप्रविष्टम् جو شریر کے اندر رہنے والے جیو کے بھی اندر پرویش کر رہا ہے गुहाहितम् جو عقل سلیم کے اندر قائم ہے गह्वरेष्ठम् جو ایسی جگہ پر رہتا ہے جہاں پہنچنا بہت ہی مشکل ہے पुराणम् جو انادی کال سے ہے अध्यात्मयोगात् باہر کی اندریوں کو روک کر چت کو ایک جگہ جمع کرنے سے अधिगमेन جو جانا جاتا ہے - ایسے देवम् پرکاش سروپ کو मत्वा جانکر धीरः دھیان کرنے کی عادت والا یا مستقل مزاج عالم हर्षशोकौ خوشی اور رنج کو जहाति چھوڑ دیتا ہے - یعنے اُسے کوئی شے مضر و مفید معلوم نہیں ہوتی - جس سے خوشی اور رنج ملے ✦

(ارتھ) جس پرماتما کو یہ لوگ اس کی تعریف سُنکر بھی نہیں جان سکتے - اُس کے مشکل سے دیکھنے لائق پرماتما کے جاننے سے دھیان کرنے کا عادی عالم دُنیا کے راگ دویش اور خوشی و رنج سے چھوٹ جاتا ہے - وہ پرماتما کہیں دُور نہیں - بلکہ اندریوں کی طاقت سے باہر ہونے کے سبب چھپا ہُوا ہے - جیسے آنکھ سے سُرمہ کہیں دُور نہیں ہوتا لیکن بہت ہی نزدیک ہونے سے نظر نہیں آتا - ایسے ہی جیو آتما جو شریر کے اندر پرویش کر رہا ہے وہ اُس جیو آتما کے بھی اندر موجود ہے - صرف بُدھی یعنی من کے اندر ہی اُس کا عکس

قائم ہو سکتا ہے۔ یا گیان سے ہی دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسی جگہ پر بھی ہے جہاں پر پہنچنا بہت
ہی مشکل ہے۔ باوجودیکہ وہ ہمیشہ سے سب کے اندر موجود ہے لیکن تو بھی اُس کو مشکل سے جانا
جا سکتا ہے۔ صرف وہ لوگ جو من کو شدھ اور قائم کرکے اُس کے عکس کو دیکھ سکتے ہیں یعنی
من کے ایکاگر ہونے سے اس کے آنند کو جاننے سے اُسے جان سکتے ہیں +

(سوال) کیا بھگتوں کو پرماتما کا درشن نہیں ہوتا؟ +

(جواب) جو گیان پیدا کرکے من کو نشکام کرم سے شدھ کرلے۔ اور ابھیاس اور ویراگ کے
ذریعہ سے من کو قائم کرے۔ اور اہنکار کے پردے کو دُور کر سکے۔ وہی پرماتما کو جان سکتا ہے۔
بغیر گیان کی بھگتی کے اُس کا جاننا ناممکن ہے +

(سوال) اس وقت بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی پرمیشور کے پاس گیا۔ اور اُس سے
اکال پُرش نے یہ کہا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی ایک جگہ رہتا ہے۔ اور
بھگتوں سے باتیں بھی کرتا ہے؟ +

(جواب) جو کوئی اُس کے پاس جاتا ہے۔ اپنے اندر ہی جاتا ہے۔ دوسری جگہ جا کر دیکھنا
ناممکن ہے۔ ہاں کسی مہاتما نے خواب دیکھا ہو تو ممکن ہے۔ اور خواب میں یا بھنگ کی
ترنگ میں باتیں بھی کی ہوں۔ حقیقت میں نہیں +

एतच्छ्रुत्वा सम्परिगृह्य मर्त्यः प्रवृह्य धर्म्यम-
णुमेतमाप्य। स मोदते मोदनीयं हि लब्ध्वा
विवृतं सद्म नचिकेतसं मन्ये॥१३॥४२॥

(پدارتھ) एतत مندرجہ بالا پرماتما یا برہم ودیا श्रुत्वा سُن کر یا آچاریہ سے پڑھ کر
सम्परिगृह्य ٹھیک ٹھیک جان کر मर्त्यः مرن دھرم والا انسان
प्रवृह्य آتما بل کی ترقی کرکے धर्म्यम् اپنے دھرم سے اچل ہو کر یعنی مستقل
ہو کر अणुम् سوکشم یعنی لطیف एतम् اس پرماتما کو आप्य پراپت
کر स मोदते خوش ہوتا ہے मोदनीयं آنند سروپ پرماتما کو
لابھ کرکے کھلا ہوا مارگ اسے نچیکیتا

سے۔ یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ پرماتما کو جان کر ہی شانتی ہو سکتی ہے۔ اگر جگت کی علت مادی آنند سروپ پرماتما ہوتا۔ تو جگت میں آنند مل سکتا۔ لیکن جگت کی علت مادی پرماتما نہیں۔ ہٰذا اس سے آنند بھی نہیں مل سکتا۔ پس جو اس جگت سے علیحدہ ہے اس کی تلاش آنند کے خواہش والوں کے واسطے ضروری ہے۔ اب یم آچاریہ اپدیش کرتے ہیں:۔

सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपांसि सर्वाणि
च यद्वदन्ति। यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति
तत्ते पदं संग्रहेण ब्रवीम्योमित्येतत् ॥१५॥४५

(پدارتھ) सर्वे वेदाः رگ یجو سام اور اتھرو چاروں وید यत جس पदम् برہم کے ظاہر کرنیواسطے لفظ کو आमनन्ति بار بار کہتے ہیں तपांसि सर्वाणि تپ ہر قسم کے یم نیم وغیرہ च اور यत جس کو वदन्ति کہتے ہیں यत جس کی इच्छन्तः خواہش رکھتے ہوئے ब्रह्मचर्यं برہمچریہ برت کو चरन्ति عمل میں لاتے ہیں तत اس ते تیرے لئے पदम् لفظ کو یعنے برہم کے نام کو संग्रहेण اختصار سے ब्रवीमि بتلاتا ہوں ओ३म् اوم इति एतत् یہ پرماتما کا سب سے افضل نام ہے +

(ارتھ) یم آچاریہ کہتے ہیں۔ اسے نچکیتا جس لفظ کو تمام وید پرماتما کی پراپتی کے واسطے سادھن بتانے کے واسطے بار بار کہتے ہیں۔ جس کے معلوم کرنے کے ویدوں نے ہر قسم کے تپ اور سادھن بتائے ہیں۔ یعنے پہلے پڑھنے میں جس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ پھر انتہ کرن کی تندھی کے واسطے مختلف قسم کے برت کرتے ہیں اور یگیہ وغیرہ کے سامان کے جمع کرنے اور نشکام پرا دپکار کر کے انتہ کرن کو درست کر کے اس کو ایک طرف لگانے کے واسطے ابھیاس اور ویراگ کے سادھنوں کو ٹھیک کرنے میں جس قسم کے تپ بتلائے گئے۔ جس کی اچھیا کرتے ہوئے برہمچریہ آشرم دھارن کیا جاتا ہے۔ یعنے تمام اندریوں کو روک برہم یعنے وید کے قواعد کی پوری پوری تعمیل کرتے ہوئے ویدوں کی تعلیم پاتے ہیں۔ جس سے وہ روکاوٹ اندھیرے کی جس کے سبب اپنے اندر رہنے والے پرماتما کو بھی جان نہیں سکتے جس طرح شیشہ سے ہی آنکھ اور آنکھ کا سرمہ نظر آتا ہے۔ ایسے ہی من کے شیشہ سے ہی جیو آتما اور پرماتما کا گیان ہو سکتا ہے بغیر من کے صاف ہوئے آتما پرتیکھ

نہیں سکتے لیکن اندھیری رات میں کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اس واسطے خواہ شیشہ سے آنکھ کا سُرمہ دیکھتا ہو۔ یا آنکھ سے کسی دوسری شے کو روشنی کی حالت ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے ہی برہم گیان کے واسطے جس روشنی کی ضرورت ہے وہ وید ودیا ہے جس کا ٹھیک طور پر حاصل کرنیکا سادھن برہمچریہ آشرم ہے بغیر برہمچریہ آشرم کے وہ گیان حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس جس پد یعنے لفظ کے جاننے کے واسطے متذکرہ بالا سادھن کئے جاتے ہیں۔ اُس سادھن کو اختصار سے تجھے بتلاتا ہوں۔ وہ پد صرف اوم ہے۔ یعنے اکار سے ویاپک ہونے کا۔ اوکار پر کاشک ہونے کا ثبوت اور غیر متحرک پرکرتی کو متحرک کرنے کا گیان اور دیگر سب کاموں کا پتہ اوم سے لگ جاتا ہے۔ زیادہ ویاکھیا مانڈوکیہ میں دیکھو +

एतद्ध्येवाक्षरं ब्रह्मएतदेवाक्षरं परम्। एतद्धेवाक्षरं ज्ञात्वा यो यदिच्छति तस्य तत ॥ १६ ॥ ४५ ॥

(پدارتھ) यह اکار اوکار اور مکار سے بنا ہوا جو اکشر एतद हि نشچے کرکے ہی एव

एतद ناش سے مبرا अक्षरं برہم یعنے سب سے بڑا یا سب میں ویاپک ہے ब्रह्म

یہی एव ہی अक्षरं ناش سے مبرا परम منزل مقصود یا سب سے آخری درجہ کا گیان ہے

एतद اس एव ہی अक्षरं اکشر یعنے اوم کو ज्ञात्वा جان کر यः جو انسان

यत जو چیز इच्छति خواہش رکھتا ہو तस्य اُس کو तत وہ شے مل جاتی ہے +

(ارتھ) یم آچاریہ اُپدیش کرتے ہیں کہ اے نچکیتا اوم اکشر ہے۔ یہ ہی سب سے بڑا اور ناش سے مبرا برہم ہے اور وہی انسانی زندگی کا منزل مقصود یا سب سے بڑھکر جاننے لائق شے اور گیان کی آخری منزل ہے۔ سارے سادھن اس کے گیان کے واسطے ہی ضروری ہیں۔ جس طرح راستہ کا کل سامان منزل پر پہنچنے کے واسطے ہوتا ہے۔ ایسے ہی شریر۔ اندریہ من وغیرہ سب چیزیں اوم کو جاننے کے واسطے ہی ہیں جس طرح تمام رسوئی کے سامان کی غرض پیٹ بھرنا ہی ہوتا ہے ایسے ہی تمام سادھنوں کی پراپتی صرف پرماتما کے جاننے ہی کے واسطے اور جو انسان اُس اکشر کو جان جاتا ہے یعنے جس کو پرماتما کا گیان ہو جاتا ہے۔ اُس کو جو کچھ خواہش ہوتی ہے وہ سب پوری ہو جاتی ہے۔ اول تو اوم کو جاننے کے بعد کسی خواہش کا ہونا ہی مشکل ہے کیونکہ منزل پر پہنچنے سے

پہلے رستہ کے سب سامان نظر سے گذر جاتے ہیں۔ کوئی ایسا نہیں ہوتا جس کی خواہش باقی ہے
اُسی اوم کو آغاز دنیا سے لوگ اسم اعظم کہتے چلے آئے ہیں۔ اس اسم کے گیان سے تمام قسم کی تکلیف
خود بخود دُور ہو جاتی ہے۔ تمام سُکھوں کا سرچشمہ یہی اسم اعظم ہے جو لوگ اوم کے اوپاسک ہیں اُن
کو تکلیف و رنج اور خوف و خطر سے تعلق ہی نہیں جس طرح جس جگہ پر سورج کی روشنی ہو۔ وہاں کسی طرح
اندھیرا ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے ہی جس کسی نے اوم کو جان لیا ہے اُس کو اودیا ہو نہیں سکتی۔ جہاں
اودیا نہیں ہے وہاں دُکھ کس طرح ہو سکتا ہے کیونکہ اودیا سے راگ دویش ہیں۔ پرورتی ہوتی ہے
پرورتی یعنے نیک و بد کاموں کے کرنے سے پاپ و پن ہوتے ہیں اور پاپ اور پُن سے جنم مرن
ہوتے ہیں جس سے دُکھ ہوتا ہے۔ جہاں اودیا نہیں وہاں راگ دویش ہو ہی نہیں سکتا۔ جہاں
راگ دویش نہیں وہاں دُکھ کس طرح پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس ایک اوم کے سروپ کا جان لینا
ہی تمام دُکھوں سے چھوٹنے کا ذریعہ ہے +

एतदालम्बनं श्रेष्ठमेतदालम्बनं परम्। एतदालम्बनं ज्ञात्वा ब्रह्मलोके महीयते ॥ १७ ॥ ४६ ॥

(پدارتھ) एतद اوم کی اوپاسنا ہی आलम्बनं سادھن یا شغل سب سے श्रेष्ठ افضل یا عمدہ سادھن ہے یہی एतद आलम्बनं سادھن سب سے آخری परम پرماتما کی پراپتی کے واسطے ہے एतद اس आलम्बनं سادھن کو ज्ञात्वा گیان کے موافق عمل کر کے ब्रह्मलोके برہم کے درشن کی महीयते کو پراپت ہوتا ہے یعنے برہمانند کو حاصل کرتا ہے +

(ارتھ) اوم کی اوپاسنا ہی سب سے افضل مُکتی کا سادھن ہے۔ اور سادھن ہیں وہ سب اوم کی
اُپاسنا کے لائق بننے کے واسطے گیان کی ضرورت ہے لیکن اس لئے کہ اوپاسنا کے لائق بنجاویں
یعنے اودیا جو اوپاسنا کے رستہ میں روکاوٹ ہے دُور ہو جاوے۔ کرم کی ضرورت ہے۔ اسلئے
ہمارا من جو میلا ہے۔ لگ نہیں سکتا اسمیں لگنے کے واسطے شدھ من کی ضرورت ہے اور بغیر
نشکام کرم کے من شدھ ہو نہیں سکتا۔ اور بغیر من کی شدھی کے اوم کی اوپاسنا ممکن ہی نہیں
لہذا جس قدر سادھن ہیں وہ سب اس سے پہلے ہی ہوتے ہیں۔ برہم کے جاننے کے واسطے

یہ سب آخری سادھن ہے۔ جس نے اس سادھن کو جان لیا ہے۔ وہ برہم لوک کے سکھ یعنے برہم درشن کے آنند کو پراپت ہوتا ہے +

न जायते म्रियते वा विपश्चिन्नायं कुतश्चिन्न बभूव कश्चित । अजो नित्यः शाश्वतोऽयम्पुराणो न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥ १८ ॥ ४७ ॥

(پدارتھ) विपश्चित گیان سروپ پرماتما न نہیں जायते پیدا ہوتا म्रियते مرتا न نہیں अयं سرو گیہ یعنے عالم کل پرماتما कुतश्चित کسی کارن یعنے علت سے बभूव پیدا ہوا ہے یعنے اس کی کوئی علت نہیں کیونکہ واجب الوجود ہے कश्चित کوئی اس کی اولاد بیٹا وغیرہ بھی نہیں अजः پیدائش سے مبرا नित्यः نتیہ یعنے واجب الوجود شाश्वतः یعنے ناش رہت اناری ہے अयम यہ پرماتما पुराणम सناتن بلکہ ایک رس ہے न نہیں हन्यते ناش ہوتا हन्यमान ناش ہونے سے शरीरे شریر کے +

(ارتھ) یم آچاریہ کہتے ہیں۔ اے نچکیتا۔ یہ جیوآتما اور پرماتما نہ تو پیدا ہوتے ہیں۔ نہ ہی مرتے ہیں۔ کیونکہ گیان سروپ پرماتما اور چیتن جیوآتما مرکب نہیں۔ اس واسطے ان کی کوئی علت مادی نہیں جس سے ان کی پیدائش تسلیم کی جاوے۔ اور نہ ہی یہ کسی کی حالت مادی ہیں جو ان سے پیدا ہو۔ یہ دونو پیدائش سے مبرا ہیں۔ اور واجب الوجود ہیں۔ ایک راجہ ہے دوسرا اس کی پرجا ہے اور ہمیشہ سے ایک رس رہتے ہیں۔ چھ وکار یعنے پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ اک حد تک بڑھکر رک جانا۔ شکلیں تبدیل کرنا۔ گھٹنا اور ناش ہو جانا۔ ان سے یہ بری ہیں۔ کیونکہ یہ وکار مرکب اور مخلوق میں ہی پائے جاتے ہیں۔ جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ کرم یعنے حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔ حرکت سے دو گن پیدا ہوتے ہیں۔ ایک سنیوگ دوسرے ویوگ یہ دو گن مرکب میں رہتے ہیں۔ دو جزوں کے ملنے میں سنیوگ پیدا ہوتا ہے۔ ایک جزو میں سنیوگ گن نہیں رہتا۔ اور جہاں ملاپ نہ ہو۔ وہاں ویوگ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ملی ہوئی چیزوں کو الگ کرنے کا نام ہی ویوگ ہے سنیوگ سے مفرد اجزا مرکب ہوتے ہیں اور ویوگ سے مرکب مفرد اجزا

میں تبدیل ہوتا ہے لیکن مفرد میں نہ تو سنیوگ موجود ہے اور نہ ہی ویوگ ہو سکتا ہے - لہذا
پیدائش اور موت تا جسم کے واسطے ہے - اُس میں رہنے والے جیو اور برہم شریر کے ناش ہونے
سے ناش نہیں ہوتے - اور پیدائش سے پیدا نہیں ہوتے +

(سوال) جبکہ جیو اور برہم شریر میں رہتے ہیں تو اُس کا شریر سے سنیوگ کیوں نہ تسلیم کیا جاوے
اور جیو شریر کو چھوڑتا بھی ہے - اس واسطے اُس میں ویوگ یعنے علیحدگی کیوں نہ تسلیم کی جاوے

(جواب) سنیوگ گن کرم کے اثر سے پیدا ہوتا ہے - برہم تو سوتنتر ہے - اُس پر کرم کا اثر ہو نہیں
سکتا - لہذا برہم میں سنیوگ گن ماننا ٹھیک نہیں - دوسرے جیو بھی کرنے میں سوتنتر ہے - اُس
میں بھی سنیوگ اور ویوگ کا ماننا درست نہیں - لہذا سنیوگ اور ویوگ علت مادی یعنے اپادان
کارن میں ہی علت فاعلی کے فعل کے اثر سے ہوتے ہیں - چونکہ برہم اور جیو علت مادی نہیں
اس واسطے ان میں سنیوگ اور ویوگ کے نہ ہونے سے چھ وکار نہیں - لہذا یہ وکار شریر میں ہی
ہو سکتے ہیں - برہم اور جیو ان وکاروں سے مبرا ایک رس ہیں - اور جب تک ان سے علیحدہ
کوئی علت مادی نہ ہو جس پر ان کے فعل کا اثر ہو - تب تک شریر پیدا ہی نہیں ہو سکتا +

(سوال) تمام مذاہب تو مانتے ہیں کہ ایک خدا ہی واجب الوجود ہے - دوسری کوئی شے
واجب الوجود ہے ہی نہیں - پھر دنیا کی پیدائش سوا خدا کے اور کس سے بن سکتی ہے +

(جواب) خدا کے معنے واجب الوجود کے ہیں جو لفظ خود اور آ سے مخفف ہو کر خدا کہلاتا ہے اور
واجب الوجود کی ایک نوع ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک علت واجب الوجود یعنے خدا (آ)
کیونکہ ممکن الوجود تو محتاج بالغیر ہوتا ہے - وہ بغیر دوسرے کے بنانے کے بن نہیں سکتا - پس علت
مادی خدا یعنے واجب الوجود ہے - علت فاعلی یعنے کارن خدا یعنے واجب الوجود ہے - علت غائی
خدا یعنے واجب الوجود ہے - علت صوری خدا یعنے واجب الوجود ہے - یہ نوع واجب الوجود یعنے خدا
دنیا کی تین علتیں ہیں - چونکہ لفظ واحد کی استعمال نوع اور جنس دونوں کے واسطے آتا ہے جیسے
آدمی میٹھے والا ہے - یہاں آدمی واحد ہے - اس سے نوع انسان مراد ہے نہ کہ کوئی خاص فرد -
پس یہاں بھی نوع واجب الوجود کے افراد ہیں - علت فاعلی گیان سروپ پرماتما ہو علت
مادی پرکرتی ہے - علت غائی جیوآتما ہے - علت صوری پرماتما کا علم ہے کیونکہ یہ قاعدہ

کہ موصوف سے صفت پیدا نہیں ہو سکتی - اور نہ ہی صفت سے موصوف - لہذا علت صوری موصوف نہیں ہو سکتا کیونکہ صورت ہے - لہذا تین انادی درسہ ہیں - اور باقی اُن کے گن ہیں ایشور کا گن گیان دُنیا کی علت صوری ہے - بھولے بھالے لوگوں نے لفظ واحد کو جو نوع واجب الوجود کے واسطے تھا - فرد واجب الوجود سمجھ کر اس قسم کا بنا دیا - جس سے اُس پاک ذات پر بہت اعتراض آنے لگے - کسی نے اُس کو وکاروالا بنا دیا کیونکہ اگر وہ دُنیا کی علت مادی ہے تو کسی حالت میں سنیوگ اور ویوگ کے اثر سے پیدا نہیں ہو سکتا - سنیوگ اور ویوگ کا اثر مختار پر نہیں ہوتا مجبور پر ہوتا ہے لہذا علت مادی ہونے کے واسطے اُس کا مجبور ہونا لازمی ہے اور علت فاعلی ہونے کے واسطے مختار ہونا ضروری ہے - مجبوری اور مختار ضدین ہے - جن کا اجتماع محال ہے اگر کھوان کو نقص مانکر نسبتاً لے لینگے - جیسے روح کرم کرتے ہیں آزاد اور بھوگتے ہیں مجبور ہے لیکن یہ وحدت فی الذات کی حالت میں ممکن نہیں - اس واسطے پرماتما ایک رس ہے

हन्ता चेन्मन्यते हन्तुं हतश्चेन्मन्यते हतम्। उभौ तौ
न विजानीतो नायं हन्ति न हन्यते॥१९॥४८॥

(پدارتھ) हन्ता مارنے والا ہرکت دینے والا चेत् اگر ہو मन्यते مانتا ہے
हन्तुम् میں آتما کو مار سکتا ہوں हतः مرا ہُوا चेद् اگر ہو मन्यते مانتا ہے
हतम् مرا ہُوا उभौ دونوں یعنے مرنے اور مارنے والا جاننے والے तौ وہ
न विजानीतः نہیں جانتے جو لوگ یہ مانتے ہیں - کہ آتما مر سکتا ہے یا مار سکتا ہے - وہ دونوں آتما یعنے روح کی حقیقت نہیں جان سکتے न نہیں अयम् یہ جیو آتما اور پرماتما
हन्ति مارتے ہیں न نہیں हन्यते مرتے ہیں ‡

(ارتھ) جب کوئی انسان دُنیا میں مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس کو پرمیشور نے مار دیا - یا فلاں آدمی نے مارا - یہ خیال مُورکھ لوگوں کا ہے - کیونکہ نہ تو ایشور اپنی خواہش سے کوئی کام کرتا ہے کہ اُس کو مارنے والا کہا جاوے - وہ تو سوبھاؤ سے کرتا ہے - لہذا اُس کا اثر کرموں کے موافق پڑتا ہے - جس کے جیسے کرم ہیں - اُس پر ایشور کے نیائے کا اثر ایسا ہی پڑتا ہے یعنے جس کے کرم مرنے کے ہیں - وہ ایشور کے نیائے نیم سے مرتا ہے اور جس کے کرم بھی

موت کے لائق نہیں۔ وہ نہیں مرتا۔ اس واسطے ایشور کو مارنے والا کہنا اگیان ہے۔ جیو کو کسی کو مارنے کی طاقت نہیں۔ لہذا جیو اور برہم کو مارنے والا سمجھنا جہالت ہے۔ آتما کو مرنے اور مارنے والا سمجھنے والے دونوں اگیانی ہیں۔ نہ تو آتما مرتا ہے۔ اور نہ کسی کو مارتا ہے۔ جیو آتما اور پرماتما دونوں کو بتلا کر اب اکیلے پرماتما کو بتلاتے ہیں ؛

अणोरणीयान्महतो महीयानात्मास्य
जन्तोर्निहितो गुहायाम्। तमक्रतुः पश्यति वीतशो-
को धातुप्रसादान्महिमानमात्मनः ॥२०॥ ४९॥

(پدارتھ) अणोः سوکشم یعنے لطیف سے بھی अणीयान् سوکشم महतः بڑوں سے بھی महीयान् بڑا आत्मा وہ ویاپک پرمیشور अस्य اس जन्तोः اس جاندار جیو کے اندر गुहायाम् بدھی کے اندر निहितः قائم ہے तम् اُس کو अक्रतुः اچھا سے کرم نہ کرنے والا पश्यति جو جانتا ہے۔ یعنے جس کو یہ علم ہے۔ کہ پرماتما اپنی خواہش سے کام نہیں وीतशोकः و شوک سے مبرا جیو کو معلوم ہوتا ہے۔ धातु- प्रसादात् ست است کے دھارن کرنیوالی بدھی یعنی عقل سلیم کے طفیل महिमानम् عظمت کو بزرگی کو आत्मनः آتما کی ؛

(ارتھ) وہ پرماتما لطیف سے بھی لطیف ہیں۔ چونکہ یہ نیم ہے۔ کہ لطیف کے اندر کثیف شے گُن نہیں جا سکتے۔ اور کثیف کے اندر لطیف کے گُن آ سکتے ہیں۔ لہذا سب سے لطیف ہونیکے سبب پرماتما کے اندر کسی کا گُن نہیں جا سکتا۔ وہ سب کے اندر موجود ہے۔ ہر شے سے بڑا ہونے کے سبب سب اُس کے اندر ہیں۔ لہذا کوئی اُس کے راج سے باہر بھی بھاگ کر نہیں جا سکتا۔ وہ ہر ایک انسان کے من کے اندر اس کے سنکلپ کو دیکھ رہا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ وہ چھپ کر پاپ کر رہا ہے۔ لیکن سزا دینے والا اُس کے اندر موجود ہونے سے دیکھ رہا ہے۔ اُس سے ہمارا کوئی کرم چھپ نہیں سکتا۔ جس سے جھوٹے گواہ یا وکیلوں کی بدولت ہم اُس کی سزا سے بچ سکیں وہ اپنے ارادہ سے کسی کو سکھ دکھ نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ رحیم اور منصف ہے۔ اُس کا انصاف ہر ایک کے واسطے یکساں ہے۔ وہ بلا سبب کسی کو دوست اور دشمن نہیں جانتا۔ نہ ہی اُس کے راج میں کسی قسم کا

نیاشٹ ہوسکتا ہے۔ وہ سوبھاؤ سے ہی کرموں کا پھل دیتا ہے۔ شفاعت یا کفارہ کا وہاں کام نہیں۔ جو لوگ دنیا کے فکروں سے آزاد ہو کر من کو شدھ کر لیتے ہیں۔ وہی اُس کو عقل سلیم کی بدولت دیکھ سکتے ہیں۔ جن کی عقل میں کسی قسم کا نقص ہے۔ یا جن کا دل دنیاوی تفکرات میں مبتلا ہوتا ہے۔ اُن کو اس کا گیان نہیں ہو سکتا +

(سوال) شرتی نے تو انو سے انو یعنے چھوٹے سے چھوٹا بتلایا ہے تم نے اس کا ارتھ لطیف سے لطیف کیوں کیا +

(جواب) شرتی کا مطلب یہاں انو سے لطیف کا ہی ہے۔ کیونکہ جو سب سے چھوٹا ہے وہ بڑوں سے بڑا نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہاں بھی ارتھ ٹھیک ہے۔ کہ وہ چھوٹوں سے چھوٹا نہیں بلکہ لطیف سے لطیف ہے +

(سوال) شرتی نے تو بتلایا ہے۔ کہ جو اُس کا کرنا ہونا نہیں مانتا۔ تم ارادہ سے کرنا ہونا ارتھ کرتے ہو +

(جواب) شرتی کا مطلب فاعل بالارادہ کی تردید کرنے سے ہی ہے۔ کیونکہ دوسری شرتی نے اُس میں سوبھاؤک کرنا تسلیم کیا ہے۔ اگر اس جگہ کرنا کی تردید کی جاوے تو صحیح نہیں کیونکہ پرماتما کا الکش جگت پیدا کرنے قائم رکھنے اور ناش کرنے والا تسلیم کیا گیا ہے +

(سوال) من کے شدھ کرنے کے واسطے دنیا کے فکر سے آزادی کی کیا ضرورت ہے +

(جواب) چونکہ جیو آتما کام کرنے میں سوتنتر اور بھوگنے میں پرتنتر ہے۔ جو لوگ اس بات کو سمجھ جاتے ہیں۔ جو بھوگ کے واسطے پرشارتھ نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ کرم کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اگر بھوگ کی فکر ہے۔ تو سنسار کا اوپکار نہیں ہو سکتا۔ لہذا سنسار کے اوپکار کے واسطے بھوگ کے فکر سے خلاصی پانا ضروری ہے۔ دوسرے بھوگ کی فکر کرنا اودیا ہے۔ جہاں اودیا ہے وہاں ودیا نہیں آسکتی۔ جیسا کہ کہا ہے :-

ہم خدا خواہی وہم دنیا دوں ۔ ایں خیالست و محالست و جنوں

आसीनो दूरं व्रजति शयानो याति सर्वतः।
कस्तं मदामदं देवं मदन्यो ज्ञातुमर्हति॥२१॥

(پدارتھ) आसीन् قائم یعنے غیر متحرک ہونے پر بھی دूरम् بہت دُور व्रजति جہاں کوئی جائے وہاں آگے ہی موجود پاتا ہے یعنے غیر متحرک ہوکر متحرک سے بڑا ہے शयानः جب من سوپن اوستھا تو گُن کے پردہ سے ڈھنپ جاتا ہے یاتی यात من کی تحریک سے شریر کے اندر ٹھہرا ہُوا بھی متحرک معلوم ہوتا ہے सर्वतः سب جگہ پر جاتا ہُوا कः کون तम् اُس सदामदम् اپنے آنند سے پورن وشیوں کے بھوگ سے مبرا देव پرکاش سروپ کو मदन्या تیرے سوا ज्ञातुमर्हति جان سکتا ہے +

(ارتھ) اب یم آچاریہ نچکیتا کے دل میں شردھا قائم کرنے کے واسطے جس سے اُن کی تعلیم سے وہ فائدہ اُٹھا سکے۔ کہتے ہیں اے نچکیتا۔ اگروہ پرماتما سے حرکت مبرّا ہے۔ کیونکہ وہ شے حرکت کرسکتی ہے جس کی موجودگی سے کوئی جگہ خالی ہو۔ پرماتما پہلے ہی سے سب جگہ موجود ہے۔ اسواسطے کہاں حرکت کرے تو بھی اس قدر بڑا ہے کہ کہیں چلے جاؤ وہ آگے موجود ہوگا۔ اور جس کے نیم کے اندر سوپن کی حالت میں تموگن سے پردہ میں آیا ہونے کے سبب یہ جیوآتما شریر کے اندر رہتا ہُوا سب جگہ جاتا ہُوا معلوم ہوتا ہے۔ اپنے آنند سے پری پورن ہے لیکن سنساری وشیوں کو نہیں بھوگتا۔ لہذا آنند سروپ اور وشے سُکھ سے مبرّا جو پرکاش سروپ پرماتما ہے اُس کو میرے سوا کون جان سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے پرماتما کو جان لیا ہے +

(سوال) پہلے کین اوپنشد میں ثابت کرچکے ہیں کہ جو کہتا ہے میں پرماتما کو جانتا ہوں وہ نہیں جانتا جو کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ وہ جان سکتا ہے۔ پھر یم آچاریہ نے اُس کے خلاف کیوں کہا +

(جواب) یم آچاریہ نے ابھی مان نہیں کیا کہ میں برھم کو جانتا ہوں۔ بلکہ نچکیتا کی شردھا قائم کرنے کے واسطے کہا ہے۔

अशरीरं शरीरेष्वनवस्थेष्ववस्थितम्।
महान्तं विभुमात्मानं मत्वा धीरो न शोचति॥ २२॥

(پدارتھ) अशरीरम् پرماتما دونوں شریروں سُتھول سوکشم سے رہت ہیں शरीरेषु لیکن وہ ہر ایک شریر میں موجود ہیں अनवस्थेषु جو اشیا قائم نہیں اُنمیں अवस्थितम् وہ قائم ہیں یعنے شریر کے ناش سے اس کا ناش نہیں ہوتا महान्तम् بڑوں کی یعنے بڑی شے سے بڑی

حد میں یعنے اُن سے بڑا کوئی نہیں विभुम् جن کا ہر ایک مورتی والے دربیہ کے ساتھ سنیوگ ہے یعنے اُن سے دور کوئی شے نہیں आत्मानम् جو سب کے اندر ویاپک ہیں मत्वा جان کر धीरा دھیان کرنیوالا مستقل مزاج न نہیں शोचति پھر دُکھ کو حاصل کرتا ہے (ارتھ) اُس پرماتما کا شریر نہیں۔ نہ تو ستھول شریر ہے۔ نہ سوکشم لیکن تو بھی وہ ہر ایک شریر میں رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ متحرک جگت کے اندر رہتے ہیں لیکن پھر بھی غیر متحرک ہیں۔ اُن کی بزرگی یعنے بڑائی کی حد نہیں۔ بلکہ وہ سب سے بڑے ہیں۔ کوئی دُنیا میں ایسی شے نہیں جو ان سے علیحدہ ہو۔ وہ ہر ایک کے اندر اور باہر موجود ہیں نہ اندر ہونے سے ہم اندر سے کسی فعل کو کر سکتے ہیں نہ باہر ہر جگہ موجود ہونے سے اُن کے راج سے بھاگ کر باہر کہیں جا سکتے ہیں جب ہم کو اُس کا گیان نہیں۔ تب ہی تک ہم پاپ کرم کرتے ہیں۔ جہاں اُس کا گیان ہوا۔ پاپ کرنے کی طاقت نہیں رہتی کیونکہ جیو سوبھاؤ سے خوف کا عادی ہے۔ جہاں پاپ کا خیال آتا ہے۔ فوراً اندر سے خوف شک اور شرم پیدا ہو جاتی ہے پہلے جو آدمی ایک پولیس کے سپاہی کی موجودگی میں پاپ کرنے سے ڈرتا ہے۔ اگر اُس کو سزا دینے والے کے سامنے کھڑا ہونا معلوم ہو جاوے تو کس طرح پاپ کر سکتا ہے۔ باوجودیکہ آدمی جانتا ہے کہ پولیس کے سپاہی کو رشوت سے خوش کر کے وہ بچ سکتا ہے۔ جھوٹے گواہوں کے ذریعہ بچنے کا خیال ہو سکتا ہے۔ وکیلوں کے ذریعہ قانون کے وعدے سے بچنے کی اُمید ہو سکتی ہے جب اتنی اُمیدوں پر بھی وہ پولیس کی موجودگی میں گناہ سے بچ سکتا ہو۔ تو جس حالت میں اس کو یقین کامل ہو کہ جس پرماتما نے سزا دینی ہے جو کہ رشوت دیکھ خوش نہیں کر سکتا۔ جہاں جھوٹے گواہوں سے کام نہیں ہو سکتا۔ جہاں چالاک سے چالاک وکیل کسی قانونی نقطہ سے بچا نہیں سکتا۔ پھر انسان کس طرح گناہ کر سکتا ہے۔ جب گناہ نہ کرے۔ تو شوک یعنے چنتا اور خوف کس طرح ہو سکتے ہیں +

नायमात्मा प्रवचनेन लभ्यो न मेधया न
बहुना श्रुतेन । यमेवैष वृणुते तेन लभ्यस्त-
स्यैष आत्मा वृणुते तनूं स्वाम् ॥ २३ ॥

(پدارتھ) अयम् یہ आत्मा سارے شریر میں ویاپک پرماتما न نہیں प्रवचनेन

بہت سا اپدیش کرنے یا بحث کرنے लभ्यः مل سکتا ہے न نہیں मेधया عقل سے
ملتا ہے न نہیں बहुना بہت سننے سے معلوم ہوتا ہے यं جس کو एष یہ آتما
वृणुते اُس کے तेन اُس سے معلوم ہوتا ہے लभ्यः ظاہر کرتا ہے پرکاش کرتا ہے
لیے एष یہ आत्मा یہ پرماتما वृणुते پرکاش کرتا ہے तनु بستار کو سروپ کو
स्वाम् اپنے +

(ارتھ) یہ پرماتما بہت سا ویاکھیان کرنے اور بیوستھا کرنے سے نہیں مل سکتا - اور نہ ہی وہ عقل سے جانا جاتا ہے - اور نہ ہی بہت سے گرنتھوں کو پڑھنے یعنے گورو سے سننے سے جاناجاتا ہے جسکو ادھکاری جان کر اُس پر اپنے سروپ کا پرکاش کرتا ہے - اُسی سے گیان ہو سکتا ہے - یعنے برہم سرد تر اور برہم کے آدھار پر اپنے گورو کے اپدیش سے ہی برہم گیان ہوتا ہے - کیونکہ جو منزل پہنچ چکا ہے - وہ اس منزل کے واسطے پتہ کہتا ہے - اگر اُس کے کہنے پر عمل کیا جاوے تو پرماتما کا پرکاش ظاہر ہوتا ہے - جب تک پرماتما اپنے سروپ کو پرکاش نہ کرے تب تک کوئی اُس کو دیکھ نہیں سکتے - جیسے سورج جبتک اپنے سروپ کا پرکاش نہیں کرتا - تب تک آنکھ اُس کو کسی دوسرے کی مدد سے دیکھ نہیں سکتی - ایسے ہی جیو آتما پرماتما کو پرماتما کی سہاتا سے ہی جان سکتا ہے - دوسرے کی سہاتا سے جاننا نا ممکن ہے +

नाविरतो दुश्चरितान्नाशान्तो नासमाहितः। ना-
शान्तमानसो वापि प्रज्ञानेनैनमाप्नुयात् ॥२४॥२३

(پدارتھ) न نہیں दुश्चरितात् خراب کرموں سے अविरतः ہٹا نہ ہوا न
نہیں असमाहितः جس کے من میں شانتی نہ ہو न نہیں अशान्त جس کی
تمنّاؤں کا سمادھان یعنے جواب ملنے سے تسکین والا अशान्त मानसः جس کا من
چنچل ہو वा یا اور एनम् اس अपि بھی प्रज्ञानेन علم حضوری اور حق دلی سے
پرماتما کو आप्नुयात् حاصل کر سکتا ہے +

(ارتھ) جس کا من دُراچاروں سے دُھنسا رہتا ہے - یعنے من پر گیان کا عکس ٹھیک نہ پڑتا ہو اور جس کے اندر شانتی نہ ہو یعنے خواہش چنتا وغیرہ سے ویاکل ہو - اور جس کو علم یقین نہ ہو - یا

بات میں شک پیدا ہوتا ہے۔ اور شنکاؤں کے مارے آگے کی طرف ایک قدم اُٹھانا مشکل ہو یعنی ایسا چنچل ہو کہ ایک سکنڈ بھی قائم نہ ہو سکتا ہو۔ ایسا آدمی بہت کہنے سننے سے یا علم حصولی و حضوری کے ذریعہ سے اُس پرماتما کو نہیں جان سکتا۔ پرماتما کو جاننے کے واسطے من کا شیشہ صاف اور ٹھہرا ہوا اور بیخوف ہونا چاہئے۔ کوئی بُزدل۔ خود غرض۔ جھوٹا۔ دُراچاری پرش پرماتما کے جاننے کا حقدار کسی حالت میں نہیں ہو سکتا اور نہ ہی پرماتما اہنکاریوں کو نظر آسکتے ہیں۔ جس کے من میں عزم یقین نہیں۔ وہ کسی حالت میں عمل نہیں کر سکتا۔ اگر کسان کو شک ہو کہ کھیت بیج بونے کے لائق ہے یا نہیں۔ تو وہ اُس کھیت میں کبھی بیج نہیں بوتا۔ پس کوئی انسان شبہ علم کی موجودگی میں کرم نہیں کرتا۔ لہٰذا جب تک برہم کے گیان میں جو روکاوٹیں ہیں وہ دُور نہ ہو جاویں۔ تب تک کوئی انسان برھم کو نہیں جان سکتا۔ برھم کے بہت نزدیک ہونے سے پانچ قسم کی اشیاء کی ضرورت ہے۔ اول شیشہ ہو۔ دوسرے روشنی ہو تیسرے شیشہ صاف ہو۔ چوتھا شیشہ ٹھہرا ہوا ہو۔ پانچویں کسی قسم کا پردہ درمیان میں حائل نہ ہو۔ جب چاروں اشرطوں کو باقاعدہ پورا کرنے سے روکاوٹیں دُور ہو جاویں تب برھم گیان ہو سکتا ہے اور طرح نہیں +

यस्य ब्रह्म च क्षत्रं च उभे भवत ओदनम् ।

मृत्युर्यस्योपसेचनं क इत्था वेद यत्र सः ॥ २५ ॥ ५४ ॥

(پدارتھ) यस्य جس پرماتما کا ब्रह्म براہمن یعنے وِدّیا क्षत्रं کشتری یعنے بل उभे دونو یعنے وِدیا اور بل भवतः ہوتے ہیں ओदनम् چاول پکے ہوئے مृत्युः موت یعنے جسم سے روح کی علیحدگی यस्य جس کی उपसेचनम् چاول میں ڈالنے لائق گھی کی طرح ہے कः کون इत्था वेद اس طرح جانتا ہے यत्र جس جگہ सः وہ ہے +

(ارتھ) جو پرماتما پرلے کے وقت بل وِدّیا یعنے کشتری براہمنوں کو اپنے اندر داخل کر لیتا ہے کیوں براہمن اُس کے دئے ہوئے گیان وید سے فضیلت پائے ہیں۔ جب وید اُس کا گیان ہے تو اُس نے اُسی کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ جب وید پرماتما کے اندر داخل ہو گیا تو براہمن کیسے ہو سکتے۔ دوسرے کشتری ہیں اُن میں جو بل ہے وہ بھی پرماتما کے دئے ہوئے بل سے ہوتا ہے

جب پرماتما نے اپنے بل کو اپنے سے باہر نہیں جانے دیا۔ تو کشتری کیسے ہو سکتے۔ یہ کیسے پرماتما کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ ان کے داخل کرنے کا سادھن موت ہے۔ موت ہر ایک کشتری اور برہمن کو فنا کرکے اُن طاقتوں یعنے ودیا اور بل کو پرماتما کے اندر داخل کر دیتی ہے۔ جس جگہ وہ پرماتما ہے۔ کون جان سکتا ہے۔ کہ وہ کہاں ہے۔ کیونکہ کہاں کا لفظ محدود کے واسطے استعمال ہوتا ہے۔ پرماتما لا محدود ہیں۔ اُن کے واسطے اس لفظ کا استعمال ہو ہی نہیں سکتا۔ پرماتما کے ہر جگہ موجود ہونے سے یہ جاننا کہ وہ کہاں ہے بہت ہی مشکل ہے +

تیسری بلی

ऋतं पिबन्तौ सुकृतस्य लोके गुहां प्रविष्टौ परमे परार्द्धे। छायातपौ ब्रह्मविदो वदन्ति पञ्चाग्नयो ये च त्रिणाचिकेताः॥ १॥

(پدارتھ) ऋतम् جو چیز جیسی ہو اس کو ویسا ہی جاننا یعنے ستوگیان पिबन्तौ جیو اور پرماتما بھوگتے ہوئے सुकृतस्य اپنے کئے کا پھل یعنے جیو آتما اپنے کئے کے پھل کو بھوگتا ہے۔ برھم پھل دیتا ہے लोके اس شریر میں गुहाम् بدھی کے اندر प्रविष्टौ پرویش کرکے یعنے داخل ہوکر परमे سب سے افضل परार्द्धे ہردے کے آکاش میں छायातपौ سایہ اور دھوپ کی طرح مختلف جیسے جیو الپگیہ ہے۔ اور برھم سروگیہ ہے اس واسطے برھم کو دھوپ اور جیو کو سایہ کہہ سکتے ہیں ब्रह्मविदः برھم یعنے وید کو جاننے والے वदन्ति بتلاتے ہیں पञ्चाग्नयः جو پانچ قسم کی اگنی یعنے ہر ایک اندری کے وشے سے مبرا ہیں یعنے بان پرستھ ہیں اور त्रिणाचिकेताः جن گرہستیوں نے تین قسم کی اگنی کا انتخاب کیا ہے ÷

(ارتھ) گرہستی اور بان پرستھ لوگ جنہوں نے پانچ اندریوں کے قابو کرنے کا یتن کیا ہے یا کرم کانڈ کے واسطے تین قسم کی اگنی کا انتخاب کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جیو آتما اور پرماتما جو دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ جو اپنے کرموں کا پھل بھوگنے والے جیو میں جب بدھی میں داخل

ہو رہیئے من کی برتیوں کو اندر لے جاتا ہے۔ یعنے باہر کے خیالات سے بےخبر ہو جاتا ہے سمادھی
سشپتی اور مکتی کی حالت میں ہم ہیں۔ سب سے افضل جگہ جو ہر شے کے اندر آکاش ہے۔ اس جگہ
برہم کو جانتے ہیں۔ جیو اگر سایہ ہے۔ تو برہم دھوپ ہے۔ جیو الپگیہ ہے۔ برہم سروگیہ ہے۔ جیو
برہم میں کسی قسم کی دوری نہیں۔ برہم کی تلاش میں کسی دور کے مقام پر جانے کی ضرورت نہیں
صرف من کی برتی کو باہر کی پرکرتی سے ہٹا کر اندر لیجانے کی ضرورت ہے۔ اس ورشیہ کو کہ باہر
آشا یعنے پرکرتی کی اپاسنا سے دکھ اور اندر جانے یعنے پرماتما کی اپاسنا سے سکھ ہے۔ جاگرت
اوستھا اور سشپتی کی حالت کا نظارہ دکھلا کر پرماتما ہم کو روزانہ اپدیش کرتے ہیں۔ جو پرتیکش نمونہ
ہے۔ جب جاگو تو ہر قسم کا دکھ موجود ہو۔ جب سو جاؤ۔ تو سب دکھ بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے
دیکھنے سے بھی اگر آدمی نہ سمجھے۔ تو اس سے زیادہ کیا بیوقوفی ہو سکتی ہے +

यः सेतुरीजानानामक्षरं ब्रह्म यत्परम् ।
अभयं तितीर्षतां पारं नाचिकेतं शकेमहि ॥२॥

(پدارتھ) यः جو جیواتما सेतुः پل ईजानानां یگیہ کرنے والوں کا अक्षरम्
ناش سے مبرا ब्रह्म پرماتما यत् جو परम् سب سے لطیف اور بڑا ہے अभयम्
خوف سے مبرا جو کنارہ ہے तितीर्षताम् جو ترنے کی خواہش رکھنے والے وہ وان ہی
ہم جان سکیں शकेमहि گیان سروپ جیواتما नाचिकेतम् پرلے پار पारम्

(ارتھ) جو یگیہ کرنے والے پرانیوں کو اس سمندر سے ترانے کے واسطے پل کے موافق پرماتما
ہے۔ جو ناش سے مبرا سب سے لطیف اور سب سے بڑا ہے۔ جو ہم کو اس خوف کے سمندر سے
ترانے میں سامرتھ ہے جو چیتن سروپ ہے۔ جو انسان اس سروگیہ کے قانون کے خلاف
کام کرتا ہے۔ وہ کبھی سکھ نہیں پا سکتا۔ ہم تمام سنسار کو دھوکہ دے سکتے ہیں لیکن پرماتما
کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہ ہر ایک شے کے اندر موجود رہنے سے ہر ایک
فعل کو خود پرتیکش کرتا ہے۔ جس کو کسی قسم کے گواہوں کی ضرورت نہیں۔ جب اس نے
خود دیکھ لیا تو اور گواہوں کا کیا فائدہ ہے۔ اس واسطے خوف کے سمندر سے ترنے کے واسطے
پرماتما کی آگیا کے موافق دوسروں کو سکھ پہنچانے والے یگیہ کرنے چاہئیں +

आत्मानं रथिनं विद्धि शरीरं रथमेव तु बुद्धिन्तु
सारथिं विद्धि मनः प्रग्रहमेव च ॥ ३ ॥

(پدارتھ) आत्मानं آتما کو یعنے اپنے کو रथिनम् گاڑی کا سوار विद्धि خیال کرو
शरीरम् بدن کو रथम् سواری یعنے گاڑی एव تु ہے बुद्धिन्तु جسم کو سمجھو بدھی کو
सारथि کوچوان یعنے گاڑی چلانے والا विद्धि خیال کرو मनः من کو प्रग्रहम्
باگیں یعنے لگام سمجھ لو एव بھی च اور +

(ارتھ) یہ جسم ایک گاڑی ہے جس پر بیٹھ کر جیو آتما روپی سوار اپنی منزل مقصود اوم کی پراپتی کے واسطے کوشش کرتا ہے۔ لیکن بغیر کوچوان یعنے ڈرائیور کے چل نہیں سکتی۔ اس واسطے اس جسم کی گاڑی کا کوچوان بدھی یعنے عقل ہے جس گاڑی کا کوچوان ہوشیار ہو۔ وہ گاڑی منزل پر پہنچ جاتی ہے جس گاڑی کا کوچوان شرابی ہو۔ وہ گاڑی گڑھوں میں جا گرتی ہے۔ ایسے ہی جس آدمی کو عقل سلیم ہے۔ وہ تو منش جنم کی منزل کو پورا کر سکتا ہے جس کی عقل خراب ہے وہ بار بار نیچ یونیوں میں جنم لیتا ہے۔ اور اودیا میں پھنس کر برائی کو بھلائی خیال کرتا ہوا اس جنم کو تباہ کر دیتا ہے۔ لیکن کوچوان کو گاڑی کے گھوڑوں یا کل کے پرزوں کو قبضے میں رکھنے کے واسطے گھوڑے کے منہ میں لگام کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس جسم کی گاڑی بدھی کو جو ان کے ہاتھ میں باگیں ہیں۔ اگر من بدھی کے بس میں رہتا ہے۔ تو تمام کام درست ہوتے ہیں۔ اگر من خراب ہو جاتا ہے۔ اور قبضہ سے نکل جاتا ہے تو تمام خرابیاں آٹھیرتی ہیں پس اس فقرہ میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ انسان کا من اور بدھی درست ہوں تب ہی وہ کامیاب ہو سکتا ہے اگر من میں خرابی ہے یعنے من میلا ہے یا چنچل ہے۔ تو گاڑی کسی حالت میں منزل مقصود پر نہیں جا سکتی۔ اگر بدھی کوچوان کے سامنے ودیا کی روشنی نہیں۔ تو وہ اس گاڑی کو خراب راستہ میں ڈال کر تباہ کر دیتا ہے ؛

इन्द्रियाणि हयानाहुर्विषयांस्तेषु गोचरान् । आ-
त्मेन्द्रियमनोयुक्तं भोक्तेत्याहुर्मनीषिणः ॥ ४ ॥

(پدارتھ) इन्द्रियाणि [illegible] हयान्

گھوڑے आहु کہلاتے ہیں विषया ان اندریوں کے جو وشے ہیں۔ तेषु
ان میں गोचरान् راستہ جس میں یہ رتھ گھوڑوں سے چلتا ہے आत्मेन्द्रियमनो
آتما جب اندریوں اور من سے ملتا ہے یعنے اس مجموعے کو भोक्त بھوگنے والا یعنے युक्त
بھوگتا ہے इति आहु کہا ہے मनीषिणः من کو شُدھ کرکے قبضہ میں رکھنے
والے عالم +

(ارتھ) جب شریر کو گاڑی اور بُدھی کو کوچوان اور من کو باگ بتلایا۔ تو سوال پیدا ہُوا۔ کہ وہ گھوڑے کونسے ہیں۔ جن کو چلانے کے واسطے باگوں اور کوچوان کی ضرورت ہے۔ اُس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اندریاں یعنے حواس اس قسم کی گاڑی کے گھوڑے ہیں یعنے پانچ گیان اندریاں۔ آنکھ۔ ناک کان رسنا اور کھال اور پانچ کرم اندریاں یعنے ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان۔ پاخانہ اور پیشاب کی اندری یہ دس اندریاں جیو کو شریر کے ساتھ گیان اور کرم کے راستہ میں لے جانے والی ہیں جس قدر اندریوں کے وشے ہیں وہی اس گاڑی کا راستہ ہے۔ جب آتما اندری اور من ملتا ہے تو اُس کو عالم لوگ بھوگتا کہتے ہیں۔ اگر انسان اس مثال کو ٹھیک سمجھ جاوے۔ تو وہ دُنیا میں غلطی نہیں کھا سکتا۔ جب معلوم ہو گیا یہ شریر گاڑی ہے۔ اور آتما گاڑی میں بیٹھ کر منزل کی طرف جانے والا ہے۔ تو جو انسان یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ اس گاڑی میں بیٹھ کر کس منزل پر جانا ہے۔ تو اُس کو کون عقلمند کہہ سکتا ہے۔ اگر گاڑی منزل کی طرف چلتی ہے۔ تو ترقی اگر منزل کے خلاف چلتی ہے تو منزل سے دُور ہو جانے سے تنزل کہلاتا ہے۔ جس کو منزل کا علم نہیں۔ اُسے ترقی یا تنزل کرنے کا علم کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ہر شخص جانتا ہے کہ گاڑی کو اپنا بتلانے والے دو ہوتے ہیں۔ ایک سائیس دوسرا رئیس۔ ایک رئیس کی پانچ گاڑیاں ہوں۔ تو ہر ایک گاڑی کا سائیس اپنی گاڑی کو اپنی بتلائے گا۔ مالک اپنی کہتا ہے۔ اگر سائیس سے کہا جاوے۔ تمہارا گاڑی سے کیا تعلق ہے تم اپنی گاڑی کیوں کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے کہ میرا گاڑی سے یہ تعلق ہے کہ گھوڑے خوب چرنے جاویں۔ گاڑی خوب دھوئی جائے۔ پس اگر جسم کی گاڑی کے سائیسوں سے سوال کیا جاوے۔ کہ تمہاری زندگی کا مشن کیا ہے۔ تو وہ صاف جواب دینگے۔ کہ کھاؤ پیو مزے اُڑاؤ۔ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ اب تو آرام سے گذرتی ہے۔ اندریوں کے وشے خوب بھوگو۔

یعنے گھوڑے خوب چراؤ ۔ اور شریر کو خوب سجاؤ ۔ یعنے گاڑی کو خوب دہوؤ ۔ وہ اپنے آپ کو گاڑی کے واسطے خیال کرتے ہیں ۔ جو آدمی رات دن جسم کے واسطے کوشش کرتے ہیں ۔ وہ اس گاڑی کے سائیس ہیں ۔ اگر مالک سے سوال کریں ۔ کہ تمہارا گاڑی سے کیا تعلق ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے گاڑی پر بیٹھ کر کچہری جانا ہے ۔ گاؤں جانا ہے ۔ وہ گاڑی کو اپنے لئے خیال کرتا ہے ۔ جو آتما شریر کو اپنی منزل کے لئے خیال کرتے ہیں ۔ وہ مالک ہیں ۔ اور جو اپنے کو جسم کے لئے خیال کرتے ہیں وہ سائیس ہیں ۔ جو ملک زیادہ سائیس رکھتا ہے وہ گرا ہوا ملک ہے ۔ اور جس ملک میں مالک زیادہ ہیں ۔ وہ اچھا ملک ہے +

(سوال) آجکل تو مہذب ملک وہی کہلاتا ہے ۔ جس میں کھاؤ پیو مزے اوڑاؤ ۔ اس خیال کے آدمی زیادہ ہوں +

(جواب) چونکہ آجکل لوگ زیادہ تر ناواقف ہیں ۔ نہ وہ اپنی ہستی سے واقف ہیں ۔ نہ وہ اپنی منزل کا علم رکھتے ہیں ۔ صرف حیوانوں کی طرح موجودہ پرتکش جگت کو جانتے ہیں ۔ جس طرح پنجاب میں نائی کا نام راجہ شادی کی غرض والوں نے رکھ دیا ۔ ایسے ہی بیوقوفوں نے اُن ملکوں کا نام مہذب دیش رکھ دیا ۔ حقیقت میں وہ سائیسوں کا دیش ہے +

(سوال) سائیس کبھی مالک پر غالب نہیں آسکتا ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے ملک دُنیا میں غالب نظر آتے ہیں +

(جواب) سائیس وہی آدمی ہے جو گھوڑوں پر غالب ہوتا ہے ۔ لہذا وہ اُن لوگوں پر جو دھرم سے خالی ہونے کے حیوان میں غالب ہیں ۔ اس وقت ایسا کوئی ملک نہیں جس میں مالک آباد ہیں ہر ملک میں تھوڑے سے آدمی ایسے ہیں مگر جو جسم انسانی کی علّت غائی سے واقف ہیں +

यस्त्वविज्ञानवान् भवत्ययुक्तेनमनसा सदा।

तस्येन्द्रियाण्यवश्यानि दुष्टाश्वाइव सारथेः॥५॥

(پدارتھ) यस्तु جو انسان अविज्ञानवान जو تمیز سے مبرّا انسان ہمیشہ اندریوں کے وشیوں میں پھنسا भवति ہوتا ہے अयुक्तेन جس کا من قابو سے موافق کام نہیں کرتا मनसा من سے सदा ہمیشہ तस्य اُس کی इन्द्रियाणि

اندریاں یعنے حواس अवश्यानि بے قابو یعنے عقل کی طاقت سے باہر दुष्टाश्वाइव

خراب گھوڑوں کی طرح सारथेः جیسے خراب گھوڑے کوچوان کے قبضہ میں نہ رہ کر گاڑی کو سڑک سے نیچے گرا دیتے ہیں۔ ایسے ہی بے قابو اندریاں آدمی کی عقل کو بگاڑ کر اسے تباہ کر دیتی ہیں +

(ارتھ) جو انسان بے تمیز ہوتا ہے اور جس کا من ہمیشہ عقل کے ہاتھ سے باہر رہتا ہے۔ کبھی من تابع نہیں ہوتا ہمیشہ بے نیم چلتا ہے۔ جیسے خراب گھوڑے باگ کے ڈھیلے ہو جانے سے مالک کو گاڑی سے نیچے گرا دیتے ہیں۔ منزل پر نہیں پہنچتا۔ ایسے ہی جس کا من بدھی کے قبضہ میں نہیں وہ من ہمیشہ بیقاعدہ چلتا ہے۔ اور جس کا من بیقاعدہ چلے۔ اس کی اندریاں کبھی ٹھیک رستہ پر نہ چل کر اس کو وشیوں کی گڑھے میں گرا دیتی ہیں۔ اس واسطے سب سے ضروری کام کوچوان یعنے بدھی کو درست رکھنا ہے۔ اگر بدھی ٹھیک نہ ہو۔ تو کتنی محنت کیوں نہ کرلے منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔ اگر بدھی ٹھیک ہو تو تھوڑی محنت سے بھی کامیابی ہو سکتی ہے اور بدھی خراب سے کوئی کام درست نہیں ہو سکتا +

(سوال) کیا سب کی بدھی ایک سی ہے یا الگ الگ قسم کی +

(جواب) بدھی دو قسم کی ہے۔ ایک علم حضوری دوسرے علم حصولی۔ علم حضوری تو سب انسانوں کا ایک ہے۔ اور علم حصولی میں فرق ہے +

(سوال) علم حصولی میں فرق کا کیا سبب ہے +

(جواب) من کا تین قسم کا ہونا ستوگنی من سے جو گیان ہوگا۔ وہ اور قسم کا ہوگا۔ رجوگنی من سے جو گیان ہوگا۔ وہ اور قسم کا ہوگا۔ تموگنی من سے جو گیان ہوگا۔ وہ اور قسم کا ہوگا +

(سوال) بدھی میں جو گنوں کا فرق ہے اس کا کیا سبب ہے +

(جواب) پورب جنم کے سنسکار اور سنگت جس قسم کے پہلے سنسکار ہونگے۔ ویسی سنگت اسے پسند آئیگی جیسی سنگت کریگا۔ ویسا ہی کام ہوگا +

(سوال) بدھی کو کس طرح ٹھیک رکھ سکتے ہیں +

(جواب) بدھی روحانی آنکھ ہے۔ جس کو روحانی سورج یعنے وید سے امداد مل سکتی ہے۔ اگر

سورج سامنے ہو۔ تو آنکھ کو رسی کا سانپ نہیں معلوم ہوتا۔ اور اس بھرانتی کے نہ ہونے سے وہ اس سانپ سے خوف نہیں کھاتی۔ اگر تھوڑی روشنی ہو۔ تو بھرم ہو کر اودیا پیدا ہو سکتی ہے جو تمام خرابیوں کا بیج ہے +

यस्तु विज्ञानवान भवति युक्तेन मनसा सदा। तस्ये-
न्द्रियाणि वश्यानि सदश्वा इव सारथेः॥६॥

(پدارتھ) यस्तु جو انسان विज्ञानवान् ٹھیک گیان والا भवति ہوتا ہے
युक्तेन قائم شدہ یا ساتھ ملے ہوئے من سے सदा ہمیشہ तस्य اس کے
इन्द्रियाणि اندریے یعنے حواس वश्यानि قبضہ میں ہوتے ہیں सदश्वा इव
اچھے گھوڑوں کی طرح جیسے اچھے گھوڑے گاڑی کو منزل پر پہنچا دیتے ہیں۔ ایسے ہی صاحب عقل کی اندریاں قبضہ میں رہتی ہیں सारथेः اور رتھ کو منزل پر پہنچا دیتی ہیں +

(ارتھ) جس شخص کا من بدھی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ ہمیشہ ہر ایک کام وچار کر کرتا ہو۔ کوئی کام بھی بے عقلی کا نہ کرتا ہو۔ اس کی اندریاں قبضہ میں رہکر اچھے گھوڑوں کی طرح منزل پر پہنچانے والی ہوتی ہے یعنے اندریاں اس کو گرانے والی نہیں ہوتیں۔ بلکہ منزل پر پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ اس واکیہ سے نتیجہ نکلتا ہے کہ من بدھی کے کہنے پر چلے اور اندریاں من کے قبضہ میں ہوتی ہی ہیں۔ تو اندریاں دوست کا کام دیتی ہیں۔ اگر اندریاں بے بس ہو جاویں تو بھی اندریاں انسان کی خوفناک دشمن ہو جاتی ہیں۔ من کو بغیر اودیا کے بدھی قبضہ میں نہیں رکھ سکتی۔ کیونکہ آنکھ کا روشنی کے بغیر دیکھنا مشکل ہے۔ بغیر راستہ دیکھنے کے باگوں کو درست رکھنا ناممکن ہے۔ اور بغیر باگوں کے ٹھیک نہ رہے گھوڑے باقاعدہ نہیں چل سکتے۔ پس انسان کے دشمن اس کے ساتھ ہی ہیں۔ ان دشمنوں سے بچنے کے واسطے گیان یعنے ودیا ہی ایک اوزار ہے۔ جو لوگ ودیا کی طرف سے لاپرواہ ہیں۔ وہ اولاد کے واسطے کتنا ہی سرمایہ کیوں نہ چھوڑ جاویں۔ وہ اولاد کے دشمن باناداں دوست کہلا سکتے ہیں +

यस्त्वविज्ञानवान्भवत्यमनस्कः सदाऽशुचिः।
न स तत्पदमाप्नोति संसारं चाधिगच्छति॥७॥

(پدارتھ) यस्तु جو انسان अविज्ञानवान علم حصولی سے جو بذریعہ حواس اور تعلیم کے حاصل ہوتا ہے بُہرا भवति ہوتا ہے अमनस्कः جس کا من گیان سے خالی ہو یعنے وچار شکتی سے رہت सदा ہمیشہ अशुचिः میلا ہو न نہیں सः وہ آدمی तत् اُس पदम् پد یعنے عہدہ درجہ کو आप्नोति حاصل کرتا ہے च اور संसारम् بار بار جنم مرن کے چکر میں अधिगच्छति پراپت ہوتا ہے +

(ارتھ) جس انسان کو ویدوں کی تعلیم حاصل نہیں ہوتی۔ جس کے من میں وچار شکتی نہیں جو ہر کام بغیر وچار بے تمیزی سے کرتا ہے۔ جس کا من ہمیشہ دوسرے کے دھن عورت اور دیگر چیزوں کے لینے کے خیال سے میلا رہتا ہے۔ اور جس انسان کو آتما اور دماغ یعنے جسم اور رُوح کی تمیز نہیں۔ وہ ہمیشہ ہی میلا رہتا ہے۔ وہ کسی حالت میں بھی آتم گیان کی منزل کو حاصل نہیں کر سکتا۔ ہمیشہ جنم لیتا اور مرتا رہتا ہے +

(سوال) کیا کارن ہے کہ اگیانی انسان بار بار جنم لیتا ہے +

(جواب) جیو کے علاوہ دو چیزیں اور ہیں۔ ایک پرکرتی دوسرے پرماتما۔ پرکرتی ست ہے جیوآتما ست چت ہے۔ پرماتما ست چت آنند ہے۔ پرکرتی کے سمبندھ سے جیو کو بندھن ہوتا ہے۔ کیونکہ پرکرتی آزاد نہیں اور جیو سے کم گن والی ہے۔ اور کم گن والے کی صحبت سے ہمیشہ ہانی ہوتی ہے۔ اور پرماتما ست چت آنند ہے۔ جس کے سبب سے جیو کو فائدہ ہوتا ہے جب دو قسم کی چیزیں موجود ہوں ایک مفید ایک مضر۔ تو اُس حالت میں تمیز کے بغیر کیسے کام چل سکتا ہے۔ جس بازار میں خالص سونا ہی بکتا ہے۔ وہاں تو بغیر جانے بھی جیو خرید سکتا ہے اگر سونا اور ملمع دونوں چیزیں بکتی ہوں۔ تو انسان کو غلطی ہونے کا امکان ہے۔ اس واسطے آنند کے خواہش مندوں کو ویدوں کی تعلیم کا ہونا ضروری ہے بغیر تعلیم کے آنند کی منزل پر نہیں پہنچ سکتے +

यस्त्वविज्ञानवान् भवत्यमनस्कः सदाशुचिः।

स तु तत्पदमाप्नोति यस्माद्भूयो न जायते ॥८॥

(پدارتھ) यस्तु جو انسان अविज्ञानवान् علم حصولی یعنے ویدوں کی تعلیم سے

معمور ہوتا ہے جس کا ہر ایک کام وچار کے موافق ہوتا ہے ۔ جو شریر اندری من اور بدھی کو ہمیشہ شدھ یعنے پاک رکھتا ہے स وہ انسان तत उس पदम درجہ کو आप्नोति

حاصل کرتا यस्मात् جس سے भूयः زیادہ بار न نہیں जायते پیدا ہوتا +

(ارتھ) جو انسان ویدوں کی تعلیم سے تمیز حاصل کر کے من اندری اور جسم کو ہمیشہ شدھ رکھتا ہے جسم کو پانی سے شدھ رکھتا ہے من کو ست بولنے کرنے اور ماننے سے شدھ رکھتا ہے اور ودیا اور تپ سے جیو آتما کو شدھ رکھتا ہے ۔ اور بدھی کو وید سے شدھ رکھتا ہے اور ہر ایک کام دھرم کے موافق یعنے ست است کو وچار کے کرتا ہے ۔ وہ ایسے درجہ کو حاصل کرتا ہے کہ جہاں بہت دیر تک دوبارہ پیدا نہیں ہوتا ۔ بہت سے لوگ اس کے معنے یہ لیتے ہیں کہ وہ پھر پیدا نہیں ہوتا لیکن ایسا ماننا ٹھیک نہیں ۔ کیونکہ ایسی حالت اسمبھو ہے ۔ جس کا ایک کنارہ ہو یعنے آدی یعنے آغاز تو ہو ۔ اور انت یعنے انجام نہ ہو +

(سوال) جبکہ سارے مت ایسی ہی مکتی مانتے ہیں تو وہ اسمبھو کیسے ہو سکتی ہے +

(جواب) کسی کے ماننے سے کسی شے کی ماہیت تبدیل نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ تعریف بدل جانے سے وہ شے تبدیل ہو سکتی ہے ۔ اگر اس قسم کی مکتی سمبھو یعنے ممکن ثابت ہو جاوے تو مبارک ہے لیکن اس کو ممکن کوئی بھی عالم ثابت نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ اس کے واسطے کوئی مثال نہیں جس سے انومان ہو سکے ۔ اور پرتیکش جب جیو ہی نہیں ہوتا ۔ تو مکتی کیسے پرتیکش ہو سکتی ہے +

(سوال) یہ کوئی نیم نہیں کہ پرتیکش اور انومان سے ہی کوئی دعوے ثابت ہو ۔ کیونکہ باقی پرمان بھی تو ہیں +

(جواب) شبد پرمان کو آپت واکیہ ستدھ کرنے کے واسطے پرتیکش اور انومان کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر آپت واکیہ ستدھ نہ ہو ۔ تو شبد پرمان کی تعریف میں نہیں آسکتا +

विज्ञान सारथिर्यस्तु मनः प्रग्रह वान्नरः। सो

अध्वनः पारमाप्नोति तद्विष्णोः परमं पदम्॥९॥

(پد ارتھ) विज्ञान सारथिर्यस्तु मनः प्रग्रह वान्नरः وید کے گیان سے ملی ہوئی بدھی جس انسان کی کوچوان ہے ۔ اور جس انسان نے من کی باگوں کو مضبوطی سے پکڑا

ہوتا ہے۔ نہ تو کوچوان خراب ہے نہ باگ نہ بیل ہے۔ وہ راستہ سے सोऽध्वनः परम
ختم ہونے کے بعد आप्नोति حاصل کرتا ہے तत् اس विष्णोः وشنو یعنے سرب
ویاپک پرماتما کے परमम् سب سے لطیف آنند سروپ پرماتما کے पदम् درجہ کو یعنے اس کو
برہم استھا پراپت ہوجاتی ہے ست چت تو جیو پہلے سے ہی ہے۔ اور آنند پرماتما سے ملجاتا ہے۔
جس سے وہ آنند کو بھوگتا ہے ؛

(ارتھ) جو انسان عقل سلیم یعنے دھارنا والی کو اپنا سارتھی یعنے کوچوان بنالیتا ہے۔ عقل کے خلاف کوئی کام ہی نہیں کرتا۔ سارے جگت کو انتیہ اور آتما کو نتیہ جانتا ہے۔ اور ہمیشہ من کو آتم وچار میں لگاتا ہے۔ اندریاں وشیوں کی طرف زور سے جاتی ہیں۔ اور وہ من کی باگوں کو مضبوطی سے کھینچکر اُن کو وشیوں سے روکتا ہے اور کبھی بھی من کو ڈھیلا نہیں ہونے دیتا ہے جس اندری کے وشے میں من جاتا ہے وہیں سے اُس کو روک کر آتما کی طرف لگاتا ہے چونکہ آتما نراکار ہے اور من بھوتک ہے۔ اس واسطے من پرماتما کی طرف مشکل سے لگتا ہے جو انسان عقل سے من کو قبضہ میں کر کے اندریوں کے وشیوں میں لگنے نہیں دیتا۔ وہ اُس پرماتما کے آنند پد کو حاصل کرتا ہے۔ یعنے ست چت تو جیو پہلے ہی ہے۔ پرماتما کے آنند کو حاصل کر کے سچد انند ہو جاتا ہے ؛

(سوال) کیا اُس حالت میں جیو برہم میں کوئی بھید نہیں رہتا ؛

(جواب) جیو اُس حالت میں جیو ہی رہتا ہے کیونکہ اُس کی الپگتا جو سوبھاوک گُن ہے۔ وہ دُور نہیں ہوسکتی ؛

(سوال) کیا سبب ہے کہ جیو کی الپگتا مُکتی میں دُور نہیں ہوتی ؛

(جواب) چونکہ محدود ہے اور محدود کے گُن لامحدود کسی طرح ہو نہیں سکتے۔ اس واسطے جیسے سورج زمین سے لاکھوں گنا بڑا ہے۔ تو بھی محدود ہونے کے اُس کی طاقت لامحدود نہ ہونے سے رات ہو جاتی ہے جس طرح لوہا گرم کرنے سے سُرخ ہو جاتا ہے اُس میں آگ کے گُن معلوم ہونے لگتے ہیں لیکن وزن جو اُس کا ذاتی گُن ہے۔ وہ دور نہیں ہوتا۔ صرف آگ کا سنگ ہونے پر بھی دُور نہیں ہوسکتا۔ گرم لوہا تولنے سے بھاری معلوم ہوتا ہے۔ ایسے ہی برہم سنگ سے ؛

इन्द्रियेभ्यः परा ह्यर्था अर्थेभ्यश्च परं मनः।
मनसस्तु परा बुद्धिर्बुद्धेरात्मा महान् परः॥ १०

(پدارتھ) इन्द्रियेभ्यः اندریوں سے परा سوکشم یعنے لطیف ہیں نشچے کرکے ارتھیں अर्थेभ्यः اندریوں کے وشئے یعنے محسوسات اور अर्थेभ्यः محسوسات سے परं लطیف मनः من ہے یعنے اندریوں سے وشئے اور اُن سے من لطیف ہے मनसः من سے च اور परा لطیف बुद्धि یعنے عقل ہے बुद्धेः بدھی سے महान् ست आत्मा آتما یعنے परा سوکشم ہے +

(ارتھ) اندریوں سے لطیف اُس کے وشئے یعنے روپ رس گندھ وغیرہ ہیں۔ کیونکہ اندر کی طرف چلنے کے واسطے ستھول سے سوکشم یعنے لطیف کی طرف چلتا ہے۔ اس واسطے لطافت میں جو زیادہ ہے۔ اُسی کو جس سے وہ لطیف ہے پر بتلایا ہے۔ چونکہ ہمیشہ کاریہ سے کارن لطیف ہوتا ہے۔ اس واسطے وشیوں سے لطیف من ہے۔ اور من دو قسم کا ہے۔ ایک سوبھاوک من جس کو من شکتی بھی کہتے ہیں۔ دوسرے بہوتک من جو من کرن کہلاتا ہے وہ اس من سے بدھی یعنے عقل لطیف ہے۔ اور بدھی سے لطیف جگت سمیشٹی من لطیف ہے (سوال) اس تعداد کو دیکھنے سے توانتہ کرن چار معلوم ہوتے ہیں۔ سانکھیہ کی پرکریا جو ٹیکا کاروں نے کی ہے۔ اُس سے تین اور سوتروں سے دو ہی کرن معلوم ہوتے ہیں؟

(جواب) سانکھ سوتر نے تو من اور اہنکار دو انتہ کرن تسلیم کئے اور من کی تین برتیاں یعنے چت برتی اور من برتی اور بدھی برتی کی تشریح سے ظاہر کر دیا ہے اور ویدانت والوں نے چاروں کرن تسلیم کئے۔ جھگڑا کوئی نہیں +

(سوال) من شکتی اور کرن دو قسم کا ہے۔ یہ شاستر سے ظاہر نہیں ہی کہا گیا ہے +

(جواب) نہیں شاستر کی بیوستھا کرنے سے دو قسم کے من کا گیان ہوتا ہے۔ ویشیشک شاستر کے کرتا مہرشی کنادنے من شکتی کا وچار کیا۔ اور من کو نتیہ ظاہر کیا۔ اور مہرشی کپل نے من کرن کا وچار کیا۔ اور من کو انتیہ ظاہر کیا۔ اور چھاندوگیہ اُپنشد میں بھی من کرن کا وچار کیا۔ اُس نے من کو انتیہ ظاہر کیا اور ویدنے من شکتی کو نتیہ ظاہر کیا۔ ایسے مُکتی میں من

رہتا ہے یا نہیں اس پر وچار کیا۔ تو اس پر پاراشر جی نے من کرن کو وچار۔ تو مکتی میں کرن کا ابھاؤ معلوم ہوا۔ انہوں نے جتلایا کہ مکتی میں من نہیں رہتا۔ مہرشی جیمنی جی نے من شکتی کو وچار تو معلوم ہوا کہ مکتی میں من شکتی رہتی ہے۔ انہوں نے مکتی میں من کا ہونا ظاہر کیا۔ ویاس جی نے اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیا کہ دونوں ٹھیک ہیں من کرن انتیہ ہے۔ اس واسطے مکتی میں نہیں من شکتی نتیہ ہے۔ جو مکتی میں رہتی ہے بس شاستروں سے دو قسم کا من ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک ہی بارے میں اس قدر مختلف رائے ہوتیں تو سارے شاستر پرمان کے درجہ سے گر جاتے +

(سوال) یہ کیوں نہ تسلیم کیا جاوے کہ رشیوں کی رائے میں اختلاف ہے۔ جیسا بہت سے یوروپین عالم بھی تسلیم کرتے ہیں +

(جواب) اس حالت میں اُن کا رشی کہنا فضول ہے۔ کیونکہ ہندی میں کہاوت مشہور ہے کہ سو سیانے ایک مت مورکھ آپو اپنی۔ یعنے سو عقلمندوں کی ایک رائے ہوتی ہے مورکھوں کی الگ الگ سچائی میں اتفاق اور جھوٹ میں نفاق رشی چونکہ ویدوں کے عالم ہوتے ہیں اس واسطے اُن کی رائے میں اختلاف نہیں +

(سوال) رشی بھی آخر انسان ہیں۔ اُن کی رائے میں غلطی ہو سکتی ہے۔ پھر خواہ مخواہ کھینچ تان کی کیا ضرورت +

(جواب) جو ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ اُس کی عقل یعنے بُدھی استھر ہوتی ہے۔ اور بغیر استھر بُدھی کے کوئی رشی کہلا ہی نہیں سکتا۔ اور یہ مسئلہ کہ انسان کی رائے میں غلطی کا امکان ہے۔ خدا کا بتلایا ہے یا انسانوں نے تجربہ سے کہا ہے۔ وید نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ دیوتا یعنے عالم لوگ ستیہ ہی بولتے ہیں اور جو ستیہ اور جھوٹ ملاوے۔ وہ منشیہ کہلاتا ہے بس رشی دیوتا ہیں۔ اُن کے کلام میں جھوٹ کا امکان نہیں +

महतः परमव्यक्तमव्यक्तात्पुरुषः परः। पुरुषा-
न परं किञ्चित्सा काष्ठा सा परा गतिः॥११॥

पदार्थ) महतः من سے परम پرے سوکشم یعنے لطیف
अव्यक्तम्

ست رج اور تم گن والی پرکرتی ہے अव्यक्तात्पुरुषः ست رج اور تم گن والی پرکرتی سے
جیو آتما اور پرماتما ہے पुरुषान् پرماتما سے न نہیں परम् لطیف
یعنے سوکشم किञ्चित् کچھ بھی सा وہ काष्ठा آخری منزل یعنی انسانی زندگی کا
مُدعا सा وہ پرماتما جو سب سے سوکشم یعنے لطیف ہے परागति گیان اور چلنے کی حد ہے
جس سے بعد نہ تو کسی کا گیان ہوتا ہے - اور نہ ہی اس سے آگے کہیں جا سکتے ہیں +

(ارتھ) اس النکار میں - پانچ کوش کو ظاہر کرکے ایک کو چھوڑ کر دوسرے میں جانے کیواسطے جو جس سے لطیف ہے - اس کو ظاہر کرتے ہیں - رشی کہتے ہیں - اس من سے پرے ابھگت یعنے پرکرتی ہے - یعنے پرکرتی من سے نہیں جانی جاتی - من وکرتی کو بھی جان سکتا ہے جس وقت سشپتی کی دشا میں جیو آتما کارن شریر یعنے پرکرتی کے ساتھ تعلق کرتا ہے - اس وقت من کا کام بالکل بند ہوتا ہے - کیونکہ اندریوں کے وشیوں کو ہی معلوم کر سکتا ہے - اور اندریاں شکل والی یا کرسپ شے کو جان سکتی ہیں - کیونکہ جب تک سند موجود نہ ہو - کسی وشے کا گیان بھی نہیں ہو سکتا - اندھیرے کی ضد ہونے سے روشنی کا علم ہوتا ہے - سردی کے خلاف ہونے سے گرمی کا گیان ہوتا ہے - غرضیکہ کسی شے کے گیان ہونے میں اس کی ضد کا گیان ضروری ہوتا ہے - بلغیر ضد کے گیان ہو ہی نہیں سکتا اور حقیقت گیان یا تمیز وہیں کام کر سکتی ہے - جہاں مختلف قسم کی چیزیں موجود ہوں - لیکن پرکرتی سامیا وستھا ہے یعنے گنوں کی اس حالت کو جب ایک دوسرے کے خلاف نہ ہو - پرکرتی کہتے ہیں - لہذا من سے پرکرتی پرے ہے - لیکن پرش یعنے جیو آتما اور پرماتما پرکرتی سے بھی پرے ہے - اور پرماتما سے پرے کوئی شے نہیں - وہ گیان کی آخری منزل ہے - جس طرح صحیح جواب پر آکر ریاضی دان کی طبیعت قائم ہو جاتی ہے - جس طرح صحیح دلیل پر نیائے کے جاننے والے کا خیال قائم ہوتا ہے - جس طرح آخری منزل مقصود پر پہنچکر مسافر کی رفتار ختم ہو جاتی ہے - ایسے ہی برہم کو جان کر جیو کی تمام طاقت جس سے وہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کامیاب ہو کر ختم ہو جاتی ہے برہم کے جاننے کے بعد کسی شے کو جاننے کی ضرورت ہی نہیں - تمام خواہشیں برہم گیان سے ہونے پر رک جاتی ہیں - نہ ہی دولت کی ضرورت ہوتی ہے - کیونکہ دولت کی آنند کے خیال

ہے خواہش کرتے ہیں جب آنند کے اصلی چشمہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو دولت کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی اولاد کی خواہش ہوتی ہے نہ ہی شہرت عزت اور حکومت پسند آتی ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہر شے کی خواہش صرف آنند کی غرض سے ہے۔ اگر آنند کا وہم نہ ہو۔ تو دنیا میں کوئی خواہش کے لایق شے ہی نہیں لیکن جب صحیح گیان ہوگیا تو پتہ لگ گیا۔ کہ آنند ان چیزوں میں نہیں۔ بلکہ آنند کا چشمہ دوسرا ہے۔ اور جب اُس آنند کے چشمہ پر پہنچ گئے۔ تو پھر کس شے کی خواہش ہو سکتی ہے +

(سوال) جنک وغیرہ بہت سے راجے گیانی ہوئے ہیں۔ اُن کے پاس دولت اولاد اور حکومت بھی تھی۔ اور وہ گیانی بھی تھے +

(جواب) دولت کی خواہش تو بیشک گیان میں رکاوٹ ہے لیکن دولت کا ہونا تو گیان میں رکاوٹ نہیں۔ کیونکہ دولت کا ہونا خواہش پر منحصر نہیں بلکہ وہ بھوگ کے سبب ہوتی ہے جس کے بھوگ میں دولت ہے۔ وہ ویراگیہ والا ہو کر بھی دولتمند رہ سکتا ہے +

एष सर्वेषु भूतेषु गूढात्मा न प्रकाशते । दृश्यते त्वग्रया बुद्ध्या सूक्ष्मया सूक्ष्मदर्शिभिः ॥१२॥

(پدارتھ) एषः یہ پرماتما جو سب کے اندر رہ کر نیم کے موافق چلا رہا ہے۔ جس کو یوگی لوگ من سے پریکشا کرتے ہیں یعنے جو شُدھ من سے جانا جاتا ہے सर्वेषु भूतेषु تمام جیوں کے اندر اور تمام عنصروں کے اندر गूढात्मा چھپا ہوا اور ویاپک ہونے سے न نہیں بُدھی کے باہر کے کشیوں میں لگے ہوئے ہونے سے ظاہر نہیں ہوتا प्रकाशते دیکھا جاتا ہے दृश्यते जس کی بُدھی ہر ایک کام میں دخل پانے کے لائق ہے۔ اور روشنیوں کی طرف لگی ہوئی ہو त्वग्रया ایسی عقل बुद्ध्या जو سب سے لطیف ہو सूक्ष्म سوکشم کو دیکھنے والے لوگوں سے + सूक्ष्मदर्शिभिः

(ارتھ) یہ پرماتما جو سب چیزوں کے اندر ویاپک ہو کر اُن کو نیموں کے اندر چلا رہا ہے۔ وہ کسی ایک جگہ نہیں اُس کو دیکھنے کے واسطے کسی جگہ جانے کی ضرورت نہیں۔ تمام چیزوں کے اندر موجود ہوتے ہوئے بُدھی یعنے عقل کے باہر کے وشیوں میں لگے ہونے سے ظاہر نہیں

ہوتا۔ کیونکہ الپگیہ جیو آتما کی بدھی ایک ہی طرف کام کر سکتی ہے۔ جبکہ وہ باہر کے وشیوں میں
لگی ہوئی ہے۔ تب تک وہ اندرونی لطیف شے کو کس طرح دیکھ سکتی ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں
کہ ہم پرماتما کو دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اس واسطے پرماتما موجود ہی نہیں ہیں اُن کو بتلاتے کہ وہ
دیکھا جاتا ہے۔ کس سے عقل سلیم سے۔ جو لطیف وچار کے لائق ہو یعنے جس عقل میں بیرونی
وشیوں کے تعلقات کا دخل ہو۔ اور وہ عقل سوکشم یعنے لطیف شے کو دیکھنے کے لائق ہو جس
طرح پانی میں حرکت کرتے ہوئے جرمز یا ایٹم ہمیں نظر نہیں آتے۔ لیکن جس وقت خوردبین
سے دیکھتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں۔ کیا موٹی آنکھوں سے نظر نہ آنے کے سبب وہ لطیف جرمز
جو خوردبین کے ذریعہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اُن کی ہستی سے انکار کرنا عقلمندی ہے۔ جواب
صاف ملیگا کہ سوائے پاگل کے کون انسان اُس ہستی سے انکار کر سکتا ہے۔ اگرچہ خوردبین
ہر ایک گھر میں موجود نہیں۔ لیکن جو خوردبین لگا کر دیکھتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی آنکھوں پر
پردہ پڑا ہوا نہ ہو۔ اس سے اس پرماتما کو سوکشم درشی یعنی عقل سلیم لوگ جان سکتے ہیں۔ اور
جن لوگوں کی عقل پر کام کرودھ لوبھ موہ اور اہنکار کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ وہ اس کو نہیں جان
سکتے۔ اور جبتک پردہ دُور نہ ہو تب تک اُس پردہ کو دُور کرنے کی کوشش کرنا تو عقلمندوں
کا کام ہے لیکن اپنی اندھی آنکھ سے سورج کے نظر نہ آنے کے سبب بجائے آنکھ کا علاج
کرانے کے سورج کو جس کو آنکھ والے لوگ دیکھ رہے ہیں کہہ دینا کہ وہ نہیں ہے۔ خود غرض
جاہلوں کا کام ہے۔ یا جن کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے اُن کا کام ہے۔ اس واسطے جو لوگ
پرماتما کی ہستی سے انکار کرتے ہیں۔ وہ تو عقل کی آنکھوں پر وشیوں کی خواہش کا پردہ پڑا ہونے
سے کورے اندھے ہیں۔ اور جو لوگ پرماتما کو کسی ایک جگہ موجود سمجھ کر اُس کی تلاش کرنے جاتے
ہیں۔ وہ بھی پرماتما کی ہستی سے ناواقف ہیں۔ پرماتما ہر شے کے اندر موجود ہیں +

यच्छेद्वाङ्मनसी प्राज्ञस्तद्यच्छेज्ज्ञान आत्मनि।

ज्ञानमात्मनि महति नियच्छेत्तद्यच्छेच्छान्त आत्मनि॥

(پدارتھ) **यच्छेत्** اندریوں کو وشیوں سے ہٹا کر **वाक्** باتی اور اُس سے
تمام اندریاں یعنی مراد ہیں **मनसी** گیان اندریوں ۔ **प्राज्ञः** بدھی مان صاحب

عقل ज्ञानम् آن کو तत् روک کر قائم کرے यच्छेत् اہنکار میں आत्मनि
گیان اندریوں کو ज्ञाने گیان کرنے والے आत्मनि اپنے महति من میں
روک کر قائم کرے यच्छेत् اُس من کو तत् سب طرف سے روک کر यच्छेत्
قائم کرے शान्ते شانتی دینے والے جہان پر من قائم ہو سکتا ہے परमात्मनि
پرماتما میں +

(ارتھ) کرم اندریوں کو وشیوں کیطرف سے روک کر پہلے گیان اندریوں کے آدہین کرے یعنے گیان کے خلاف کبھی کام نہ کرے - پہلے دیکھے تب چلے پہلے جانے تب کرے اور گیان اندریوں کو اہنکار کے اندر روکے یعنے جہاں تک اپنا حق ہے وہیں تک لینے کا خیال کرے اپنے حق سے علیحدہ شے ہر لینے کا خیال کبھی نہ کرے اور اہنکار کو من کے مطابق عمل پر آمادہ کرے - اور من کو شانت سروپ پرماتما کی آگیا کے خلاف کبھی کرنے ہی نہ دے - پس جو صاحب عقل انسان اس نیم کو پالن کرتا ہے - وہ منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے - اور جو اس کے خلاف عمل کرتا ہے وہ اپنی زندگی کو تباہ کر لیتا ہے - کرم ہمیشہ گیان کے موافق ہو - اور گیان ہمیشہ اپنے ادہکار کے موافق ہو - ادھکار ہمیشہ کانشنس کا خون کرنے والا یا من کے خلاف نہ ہو - اور من ہمیشہ پرماتما کے نیم کے اندر چلنے والا ہو - کبھی بھی من میں یہ خیال پیدا نہ ہو - کہ دُنیا میں کوئی شخص بغیر اپنے کرموں کے دُکھ پا سکتا ہے +

(سوال) شُرتی کے لفظوں سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زبان کو من کے قبضہ میں رکھے - اور من کو آتما کے اندر والے گیان کے قبضہ میں رکھے - اور اندر والے گیان کو مہت یعنے بُدھی کے قبضہ میں رکھے اور بُدھی کو شانت آتما یعنے پرماتما میں لگائے تم نے اُس کے خلاف کیوں ارتھ کیا +

(جواب) چونکہ گیان اور بُدھی دونوں ایک ہی شے کا نام ہیں - لہذا ایسا ارتھ کرنے میں پونروکتی اور آتماشری دوش آتے ہیں جو رشیوں کے پُستک میں ہو نہیں سکتے - کیونکہ دو شو سے پُستک اپرمان ہو جاتا ہے - اس واسطے کرم اندریوں کو گیان اندریوں میں اور گیان اندریوں کو اہنکار میں اور اہنکار کو من میں اور من کو پرماتما کے گنوں کے چنتن میں لگانے

سے سوکشم درشی جیو آتما اندر رہنے والے پرماتما کو دیکھ سکتا ہے +

उतिष्ठत जाग्रत प्राप्य वरान्निबोधत। क्षुरस्य धा-
रा निशिता दुरत्यया दुर्गम्पथस्तत्कवयोवदन्ति॥१४॥

(پدارتھ) उतिष्ठत اٹھو जाग्रत جاگو خواب غفلت کو تیاگو प्राप्य
حاصل کر کے تلاش کر کے वरान برہم ودیا کے عالم گورو کو निबोधत جانو گیان
حاصل کرو क्षुरस्य धारा چھُرے کی دھار کے موافق تیز निशिता اور اور سے
تیز کی ہوئی दुरत्यया مشکل سے گذرنے لائق جس میں پاؤں کٹنے کا خطرہ ہے
दुर्गम دُکھ سے چلنے لائق पथः راستہ तत وہ برہم گیان کا راستہ कवयो
برہم گیانی عالم لوگ वदन्ति بتلاتے ہیں +

(ارتھ) رشی کہتا ہے کہ اے خواب غفلت کے سونے والو - تمہاری یہ اودیا کی نیند
تمہارے واسطے خطرناک ہے - اس سے ہوشیار ہو کر اٹھو - اور تلاش کر کے برہم گیانی گورو
کے پاس جاؤ - کیونکہ جب تک برہم گیانی گورو نہ ملے تم اپنی اصلیت کو نہیں جان سکتے -
جس کو اپنی اصلیت کا ہی پتہ نہ ہو وہ اپنے نفع نقصان کو نہیں سمجھ سکتا - اور جس کو نفع
نقصان کا علم ہی نہ ہو وہ کس طرح دُکھوں سے چھُوٹ کر آنند کو حاصل کر سکتا ہے - یہ راستہ
سان پر سے بیٹھے چھُرے کی دھار سے بھی تیز ہے - جس پر چلنے والوں کو ایک ایک قدم
پر کٹ کر گرنے کا خوف ہے - جس پر چلنا بہت ہی مشکل ہے ایسا برہم گیانی لوگ بتلاتے ہیں +

(سوال) کسی گورو کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے +

(جواب) یہ راستہ پرتیکش تو ہے نہیں - جس کو اندریوں سے محسوس کر سکیں جبکہ دُنیاوی
راستہ بھی بتلانے والے کے بغیر نہیں معلوم ہو سکتا - تو اس لطیف راستہ کے واسطے کیا کسی
بتلانے والے کی ضرورت ہی نہیں +

(سوال) راستہ بتلانے والے کی ضرورت کسی جاہل کے واسطے ہو سکتی ہے - ہم سنتے تو
سائنس جغرافیہ اور تاریخ وغیرہ علوم پڑھے ہیں - ہمیں گورو کی کیا ضرورت ہے +

(جواب) بیشک آپ نے جو علوم پڑھے ہیں - اُن کے واسطے کسی گورو کی ضرورت نہیں

لیکن جس طرح یہ علوم آپ کو بغیر اُستاد نہیں آئے۔ آپ نے اُستاد ہی سے پڑھے ہیں۔ ایسے ہی برہم و دیا کے واسطے جبتک برہم گیانی اُستاد نہ ملے۔ آپ اُس کے ماہر نہیں ہو سکتے +

(سوال) جبکہ یہ راستہ اتنا مشکل ہے کہ چھُری کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے۔ جو ہم اس پر چلیں +

(جواب) خواہ آپ ہمیشہ دُکھ اُٹھایا کریں۔ جیسے مزدور روز مرّہ اناج کماتا ہے۔ روز ہی ختم کر دیتا ہے۔ خواہ کسان کی طرح زیادہ محنت کر کے کھیت بوئیں اور مُدت کے لئے فارغ ہو جائیں اس مشکل راستہ کو طے کرنے سے یا تو اکتیس نیل دس کھرب چالیس ارب سال تک مکمل سُکھ بھوگیں۔ یا روز ہی کیڑے مکوڑے سے بھی نیچ گتی کو حاصل کریں +

(سوال) ہم تو چاہتے ہیں کہ اتنے بڑے سُکھ کو حاصل کریں لیکن یہ تو بہت مشکل ہے +

(جواب) بیشک مشکل ہے لیکن ناممکن تو نہیں مشکل کام سے جاہل ڈرا کرتے ہیں یا کمزور بُزدل اگر تم نچکیتا جیسے لڑکے سے بھی سبق لیکر خواہشات کے تیاگ کے مشکل برت کو قائم کرو۔ تو کامیابی آگے موجود ہے +

अशब्दमस्पर्शमरूपमव्ययं तथाऽरसं नित्यमगन्धवच्च यत्। अनाद्यनन्तं महतः परं ध्रुवं निचाय्य मृत्युमुखात्प्रमुच्यते॥ १५॥

(پدارتھ) अशब्दम् جس آکاش کا گُن آواز ہے۔ اُس سے وہ برہم علیحدہ ہے अस्पर्शं جس ہوا کا گُن سپرش یعنے لمس ہے۔ اُس سے بھی وہ برہم الگ ہے अरूपम् جس تیج یعنے اگنی کا گُن روپ ہے اُس سے بھی وہ علیحدہ ہے अव्ययम् پیدائش اور فنا سے مُبرا ہے तथा ایسے ہی अरसं جس پانی کا گُن ذائقہ ہے۔ اُس سے بھی الگ च اور यत् جو अनादि کارن یعنے علت سے مُبرا अनन्तं فنا سے علیحدہ महतः سب سے بڑا ہونے کے سبب परम् سب سے لطیف ہے ध्रुवं حرکت سے مُبرا ایک رس ہے निचाय्य حاصل کر کے یعنے ٹھیک ٹھیک جان کر तम् اُس کو मृत्युमुखात् موت کے مُنہ سے प्रमुच्यते چھوٹ جاتا ہے +

(ارتھ) جو پرماتما آکاش ہے جس کے گن آواز کو کانوں سے سُن سکیں۔ نہ ہی ہوا ہے جس کے گن (چھونے) سپرش کو کھال سے لمس کر سکیں۔ نہ ہی آگ ہے۔ جس کی صنعت روپ کو آنکھوں سے دیکھ سکیں وہ ناش سے مُبرّا اوت ذائقہ جس کے جاننے کے ناقابل ہے۔ جو نتیہ ہے جس کے محسوس کرنے سے ناک بھی قاصر ہے۔ کیونکہ وہ بو والی پرتھوی سے الگ ہے۔ وہ اَنادی ہے یعنے اُس کی کوئی علّت نہیں وہ اننت ہے یعنے اُس کی فنا ناممکن ہے۔ وہ سب سے بڑا ہونے کے سبب سب سے لطیف ہے۔ وہ ہمیشہ ایک رس رہنے والا غیر متحرک ہے۔ اُس کو جان کر گیانی پُرش موت کے مُنہ سے چھُوٹ جاتا ہے +

(سوال) برہم کے گیان سے موت کے مُنہ سے کیسے چھُوٹ جاتا ہے +

(جواب) جب تک اودیا رہتی ہے تب تک اپنے کو جسم خیال کرتا ہے۔ اور موت چونکہ جسم کا دھرم ہے۔ اس واسطے اپنے کو موت کی خوراک خیال کرتا ہے۔ جب قاعدہ کے موافق برہم گیان سے پہلے آتما کا گیان ہو جاتا ہے۔ تو اُس کی یہ اودیا کہ میں جسم ہوں دُور ہو جاتی ہے۔ اور جب جسم کا تعلق چھُوٹ کر آتم گیان ہو گیا۔ تب آتما کو امرت پایا۔ جب میں آتما اور امرت ہوں تو مجھے موت کا خوف کس طرح ہو سکتا ہے +

नाचिकेतमुपाख्यानं मृत्युप्रोक्तं सनातनम्।
उक्त्वा श्रुत्वा च मेधावी ब्रह्मलोके महीयते ॥१६॥

(پدارتھ) نچیکتا سے قائم شدہ नाचिकेतम् گورو چیلے کی گفتگو کے طور پر उपाख्यानं مرتیو نامی رشی کا کہا ہوا मृत्युप्रोक्तं جو ہمیشہ سے سلسلہ وار ایک دوسرے سے سنتے آئے ہوں सनातनम् کہنے سے उक्त्वा سننے سے श्रुत्वा اور च عقلمند آدمی मेधावी برہم درشٹی کے آنند میں ब्रह्मलोके عزت کو حاصل کرتا ہے महीयते

(ارتھ): یہ گورو اور شش کی بحث کے طریق پر بیان کیا ہوا نچیکتا سے یم آچاریہ کا اُپدیش جو سلسلہ وار ... رشی سے ظاہر ہونے کے سبب سناتن ہے۔ جو بدھی مان اس کو ... پڑھتا ... رشی فضیلت کو حاصل کر لیگا۔ یعنے اُس کو برہم گیان ہو جاویگا۔ ... سننے سے برہم گیان ہو جاوے۔ تو اور سادھنوں کی کیا ضرورت ہے +

(جواب) شرتی میں پہلے ہی میدھاوی یعنے عقل سلیم والا لفظ دیا ہوا ہے یعنے عقل سلیم والا جب اس کتھا کو کہے سنیگا۔ تو اس کے سنسکاروں کے اعلیٰ ہونے سے اُس کے انتہ کرن میں اس بات کا نشچے ہو جاویگا۔ کیونکہ بغیر گیان اور من کے مل وکشیپ دوش دُور ہوئے میدھا یعنے عقل سلیم حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب عقل سلیم حاصل ہوتی۔ تو اُس کے میدھ سے معنے یہ ہیں کہ اگر لی بھی تھی تو صرف وگیان کی تھی۔ جس کو اس کتھا نے پورا کردیا +

य इमं परमं गुह्यं श्रावयेद्ब्रह्मसंसदि प्रयतः श्राद्धकाले वा-
तदानन्त्याय कल्पते तदानन्त्याय कल्पत इति ॥ १७ ॥

(پدارتھ) य جو گیانی انسان इमम् یہ گورو شِش کے سوال و جواب परमम् جو بہت ہی سوکشم یعنے لطیف پرماتما کے متعلق ہیں गुह्यम् جو جہلا سے چھپانے لائق صرف حقدار کو ہی پوشیدہ اُپدیش کرنے لائق ہے श्रावयेत् اس کی حقیقت کو سمجھا کر سنائے یعنے برہم گیان اُپدیش کرے ब्रह्मसंसदि جس وقت برہم گیانیوں کی سبھا موجود ہو प्रयतः شریر من اندر کو قابو کر کے اور اپنے اندر شردھا لگا کر श्राद्धकाले वा یا جس وقت وِدوان شردھا پورک سب ایک جگہ اکٹھے ہوئے ہوں سُننا سنانا तत् آنند्त्याय لامحدود پھل یعنے برہم درشن کو حاصل کرانے والا कल्पते ہوتا ہے تسلیم کیا جاتا ہے +

(ارتھ) جو پُورن وِدوان آچاریہ گورو اس پرم پوتر یعنے سب سے زیادہ قابل غور و فکر برہم ودیا کی بات چیت کو جو جہلا سے ہے۔ چھپانے لائق ہے۔ صرف اُن لوگوں کو جو اس کے حقدار ہیں ویدک سماج میں جہاں برہم نشٹھ ہوں۔ صرف برہم ودیا کے حقداروں کی ہی سبھا ہو یا پورن ودوان لوگ شردھا سے وابستہ بلائے گئے۔ شُدھ ہو کر من اور اندریوں کو قبضہ کر کے سُنائے تو اُس سُنانے کا پھل یہ ہوتا ہے کہ وہ اننت یعنے لامحدود برہم کے درشن کر کے آنند حاصل کرتے ہیں۔ دوبارہ کہنا صرف بلی کے ختم کا نشان ہے ا

(سوال) جاہلوں سے پوشیدہ رکھنا کیوں کہا +

(جواب) جاہل اس کی حقیقت کو تو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ جس سے یہ گیان اُن کے واسطے مفید ہو۔ اُن کو اُپدیش کرنے سے ایسا ہی نتیجہ ہو جیسا کہ آجکل ویدانت کی تعلیم سے پیدا

کردیا ہے۔ کہ اُن کو برھم کی حقیقت کا تو کچھ پتہ نہیں لگا۔ صرف دھرم کے بیوہار بگاڑ ڈالے۔ کوڑی پیسے مانگتے ہوئے برھم بن گئے۔ گرہستیوں کے واسطے تو جگت متھیا کا اُپدیش شروع ہو گیا۔ اور اپنے واسطے اوداسی ویراگی سنیاسی کہلاتے ہوئے زمینداریاں خریدنے لگے +

(سوال) ویدک سماج یا براہمن سبھا میں سُنانے کی کیوں ودھی بتلائی +

(جواب) اگر مورکھوں میں سُنانے کا قاعدہ بتلاتے جو مرضی ہوتی آجکل کے کن پھگوڑے گوروؤں کی طرح اُپدیش کر دیتے۔ لیکن جب وِدّوانوں کی سماج میں اُپدیش کرنا ہے۔ تو کسی ناوان کا حوصلہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہاں اُپدیش کرے۔ جس طرح گاؤں میں کھوٹا روپیہ تو اکثر چل جاتا ہے۔ لیکن صراف کے سامنے کھوٹا روپیہ لیجاتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ کیونکہ چلنا تو مشکل پکڑے جانا آسان نظر آتا ہے۔ دوسرے اگر کوئی بات سمجھنے سمجھانے میں رہ گئی تو اُس وقت صاف ہو جاتی ہے +

چوتھی بلی

पराञ्चि खानि व्यतृणत्स्वयम्भूस्तस्मात्प-
राङ्पश्यति नान्तरात्मन्। कश्चिद्धीरः प्रत्य-
गात्मानमैक्षदावृत्तचक्षुरमृतत्वमिच्छन्॥ १॥

(پدارتھ) पराञ्चि دوسرے باہر کے وشیوں کی طرف खानि اندریاں۔ ناک کان آنکھ وغیرہ व्यतृणत् پھیلاتا ہے स्वयम्भूः پیدا نہیں ہونے والا جیو جو اپنے آپ ہے کسی نے پیدا نہیں کیا तस्मात् اس سبب سے पराङ् دوسروں کو पश्यति دیکھتا ہے न نہیں अन्तरात्मन् آتما کے اندر कश्चित् کوئی خاص آدمی धीरः عقل سلیم والا یا یوگی प्रत्यगात्मानम् جیو آتما کے اندر ऐक्षत् دیکھتا ہے आवृत्तचक्षुः اور نگاہوں [illegible] رہا تھا تو [illegible]

[illegible] इच्छन् [illegible] अमृतत्वम् [illegible]

(اترجمہ) اندریاں قدرت سے باہر کی طرف دیکھنے والی بنی ہیں۔ لہٰذا جاگنے کی حالت میں جب جیو آتما اندریوں سے کام لیتا ہے۔ تو اندریوں کو باہر کی طرف پھیلاتا ہے جس سے باہر کے وشیوں کا گیان ہو کیونکہ اندریوں سے جن کا تعلق ہو۔ انہی کا علم حصولی ہو سکتا ہے۔ آتما کے اندر یہ اندریاں جا ہی نہیں سکتیں۔ اس واسطے آتما کے اندر کا گیان جاگنے کی حالت میں ہو نہیں سکتا۔ اب باہر صرف پرکرتی کے وکاروں کی اوپاسنا ہوتی ہے۔ جس سے پرکرتی کا گن پرتنتر تا ہی۔ جیو کے اندر آتا ہے۔ پرتنتر تا یعنے آزادی کا نہ ہونا ہی دُکھ ہے پس جاگنے کی حالت میں جیو کو دُکھ ہی محسوس ہوتا ہے۔ ایرشا دویش کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار وغیرہ ہر ایک خرابی جاگنے کی حالت میں ہی نظر آتی ہے۔ اس واسطے اندریوں کے وشیوں کا تعلق ہی۔ دُکھ کا سبب ہے۔ اور جب اندریوں کے وشیوں سے حالت خواب غفلت میں الگ ہو جاتا ہے۔ تب ہی تمام دُکھ بھاگ جاتے ہیں۔ سونے کی حالت میں نہ ایرشا ہوتی ہے نہ دویش نہ کام ہوتا نہ کرودھ نہ لوبھ ہوتا ہے نہ موہ۔ یہ سب خرابیاں جاگنے کی حالت میں اندریوں کے وشے سے پیدا ہوتی ہیں۔ جب کوئی عقلمند پرش اس خیال کو مدِنظر رکھکر کہ اندریوں سے جو کچھ محسوس ہوتا ہے سب ناش والا ہے۔ اندریوں کو بند کر کے اندر رہنے والے امرت آتما کو دیکھتا ہے یعنے سمادھی کر کے پرماتما کو جانتا ہے +

(سوال) کیا سبب ہے کہ اندر ہی پرماتما کو دیکھیں۔ جبکہ سرب ویاپک ہونے سے پرماتما باہر بھی ہے

(جواب) چونکہ باہر پرماتما پرکرتی کے اندر دیاپک ہے۔ پرکرتی ستھول یعنے کثیف ہے اور پرماتما لطیف ہے۔ جبکہ کثیف میں لطیف داخل ہو۔ تو کثیف کا ہی گیان ہو گا جیسے تلوں میں تیل ہے۔ دیکھنے والے کو تل نظر آئینگے تیل نہیں لیکن جیو آتما کے اندر پرکرتی جا نہیں سکتی کیونکہ وہ جیو سے کثیف ہے۔ جیو کے اندر صرف برہم رہ سکتے ہیں۔ جو جیو سے لطیف ہیں پس جب آتما کے اندر دیکھتے ہیں تب برہم کا گیان ہوتا ہے جیسا کہ سشپتی یعنے حالت خواب سمادھی یعنے مراقبہ اور مکتی یعنے نجات کے وقت ہوتا ہے +

(سوال) مکتی کا ثبوت کیا ہے۔ بہت سے لوگ تو مانتے ہیں کہ مکتی کوئی شئے نہیں +

(جواب) جس شئے کا عکس یعنے فوٹو ہو۔ اس شئے کی نفی نہیں ہو سکتی مکتی تو جس کسی کی

ہوگی۔ اُسی کی ہوگی۔ سمادھی جو کوئی یوگ کی محنت برداشت کرے گا۔ اُس کو معلوم ہوگی لیکن شششپتی جو مُکتی کا نمونہ ہے۔ پرماتما ہر ایک جیو کو خواہ وہ کیسا ہی پاپی کیوں نہ ہو۔ روز مرّہ دکھلا کر اُپدیش کرتے ہیں کہ اے موُرکھو جب وشیوں سے تعلق پیدا کروگے۔ تب دُکھ ہوگا جیسا کہ جاگنے کی حالت میں اور جب تم وشیوں سے الگ ہوگے تب سب دُکھ بھاگ جائینگے جیسا کہ سونے کی حالت میں +

(سوال) پھر لوگ کیوں وشیوں کی خواہش کرتے ہیں +

(جواب) چونکہ خراب سنگت اور گیان کی کمی اور آتمک بل کے نہ ہونے سے پرماتما کا نم یقین نہیں اور مادی وشیوں کو پرتیکش دیکھکر اُس میں لوگ پھنس جاتے ہیں جیسا کہ اگلی شرتی میں دکھلاتے ہیں۔ -

प्राचः कामाननुयन्ति बालास्ते मृत्योर्यन्ति
वित तस्य पाशम्। अथ धीरा अमृतत्वं वि-
दित्वा ध्रुवम् ध्रुवेष्विह न प्रार्थयन्ते॥२॥

(پدارتھ) प्राचः اپنے جسم سے باہر کی कामान् اغراض یعنے خواہشوں کو یعنے خوبصورت عورتیں دولت سواری وغیرہ کو अनुयन्ति چاہتے ہیں۔ یعنے اُن کی حصول کے کوشش میں لگ جاتے ہیں बाला اگیانی لوگ ते وہ لوگ मृत्योर्यन्ति موت کو حاصل کرتے یعنے بار بار موت اور پیدائش چکر میں پھنستے رہتے वित तस्य ہر ایک کے اندر پھیلی ہوئی पाशम् زنجیر سے अथ اس واسطے धीरा عقلمند لوگ अमृतत्वम् موکش پد کو جس میں موت کا دخل نہیں विदित्वा جانکر ध्रुवम् قائم رہنے والے خیال کو अध्रुवेषु نہ قائم رہنے والے جسم میں इह اس شریر میں یا سنسار میں न نہیں प्रार्थयन्ति خواہش رکھتے یعنے مانگتے +

(ارتھ) جسم سے باہر رہنے والی اشیاء کی خواہش اگیانی لوگ کرتے ہیں۔ کیونکہ اُس کا نتیجہ سکھ نہیں۔ بلکہ اُس سے دُکھ ہی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جسم سے باہر جو کچھ نظر آتا ہے۔ وہ سب مادی اشیا ہیں۔ مادی میں گیان اور آنند دونوں نہیں۔ عقلمند خواہش اُس شے

ہی کرتا ہے۔ جو مفید ہو مفید کی تعریف ہی یہ ہے۔ کہ یا تو نقص کو دُور کرنیوالی ہو۔ یا کمی کو پورا کرنے والی ہو۔ جیو آتما میں کم علمی کا نقص اور آنند کی کمی ہے۔ پرکرتی گیان سے خالی ہے۔ اسواسطے کم علمی کے نقص کو دُور نہیں کر سکتی۔ پرکرتی میں آنند نہیں۔ اس واسطے آنند کی کمی کو بھی پورا نہیں کر سکتی۔ جو نقص کو دُور نہ کر سکے اور کمی کو پورا نہ کر سکے وہ کسی حالت میں مفید نہیں کہلا سکتی۔ اور جو غیر مفید کی خواہش کرے اُس کے اگیانی ہونے میں کیا شک ہے۔ اس کا نتیجہ یعنے مادہ پرست لوگ بار بار موت کو حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ مادی تعلقات موت کی زنجیر اس طرح پھیلی ہوئی ہے۔ جیسے تلوں میں تیل۔ اس واسطے جو لوگ عقل سلیم رکھتے اور جنہوں نے موت اور امرت میں تمیز حاصل کر لی ہے۔ جو اس بات کو جان گئے ہیں کہ یہ سنسار قائم رہنے والا نہیں ہر ایک شئے سنسار میں پیدا اور ناش ہوتی ہے۔ اور جو خود ناش ہونیوالا ہے۔ اُس سے ناش سے مُبرّا یعنے لافانی شئے کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کاریہ ماتر یعنے کُل پیدا شدہ اشیاء فانی ہیں۔ لیکن علت کا لافانی ہونا ممکن ہے جس کی علت بھی پیدا شدہ ہو۔ اُس کا معلول پیدائش اور فنا سے کس طرح مُبرّا ہو سکتا ہے۔ لہٰذا وہ اس سنسار میں کسی شئے کو لافانی نہ دیکھ کر اس کی چیزوں سے اپنے آپکو لافانی ہونے کی خواہش نہیں کرتے +

(سوال) آتما تو ہر حالت میں نتیہ ہے۔ اگر وہ پرکرتی کی خواہش کرے۔ تو بھی اُس کا ناش نہیں ہو سکتا۔ اگر آتما کو جان لے تو بھی ناش نہیں ہو سکتا +

(جواب) جب آتما مادہ کی اپاسنا کرتا ہے۔ تو اُس وقت اپنے آپکو شریر سمجھتا ہے جس سے ہمیشہ موت کے خوف میں رہکر دُکھ پاتا ہے۔ اور چونکہ شریر جو کہ ناش والا ہے۔ اس کی حفاظت کے واسطے رات دن غلام کی طرح لگا رہتا ہے جس سے اُس کو آزادی اور سکھ حاصل نہیں ہوتا اور جب اپنے کو آتما تصور کرتا ہے۔ تو موت کے خوف سے مُبرّا ہو جاتا ہے۔ اُس وقت اُس کو دُکھ موت کا بندھن گھبراہٹ میں نہیں ڈالتا۔ وہ جانتا ہے کہ موت سے مُبرّا امرت آتما ہوں۔ یہ جسم کرایہ کی گاڑی ہے۔ اس کے ناش ہونے سے میرا کیا نقصان ہے +

येन रूपं रसं गन्धं शब्दान् स्पर्शांश्च मैथुनान्।
एतेनैव विजानाति किमत्र परिशिष्यते। एतद्वै तत्॥ ३॥

(پدارتھ) येन جس سے रूपम् رُوپ کو جو آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے रसम् ذائقہ کو جو رسنا اِندری یعنے قوّت ذائقہ سے جانا جاتا ہے गन्धम् بو کو جو ناک سے محسوس ہوتی ہے शब्दान् آوازوں کو جو کان سے سُنی جاتی ہیں स्पर्शान् لمس کو جو قوّت لامسہ یعنے کھال سے محسوس ہوتے ہیں मैथुनान् جماع یعنی خواہش نفسانی کو एतेन اسی سے एव بھی विजानाति جانتا ہے किम् اور کیا अत्र اس سنسار میں परिशिष्यते باقی رہتا ہے एतत् یہ آتما ہے वै تحقیق یقیناً تت وہ ہے +

(ارتھ) جس کے ذریعہ سے رُوپ رس ذائقہ گندھ یعنے بو شبد یعنے آواز سپرش یعنے لمس اور خواہش نفسانی وغیرہ کو جانتا ہے جس طرح آنکھ اگرچہ روپ کو دیکھنے کا اوزار ہے آنکھ کھلنے سے ہی چیزیں نظر آتی ہیں آنکھ کے بند ہو جانے سے چیزیں نظر نہیں آتیں لیکن آنکھ اپنی شکتی سے نہیں دیکھتی۔ اگر سورج کی روشنی موجود نہ ہو۔ تو آنکھ کھلی ہونے پر بھی نہیں دیکھ سکتی۔ اس واسطے دیکھنے کا ذریعہ صرف آنکھ ہی نہیں بلکہ سورج ہے اگر آنکھ اور سورج دونوں ہی ہوں لیکن من کا تعلق آنکھ سے نہ ہو تو روپ کا گیان نہیں ہو سکتا جیسا اکثر دیکھتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ آپ نے دیکھا جواب ملتا ہے۔ میرا خیال نہیں تھا۔ اس واسطے آنکھ اور سورج پرکاشک نہیں بلکہ من جو نیلیں پرکاشک ہے۔ اگر من سے جیوآتما کا تعلق نہ ہو تو من ایک جڑھ چیز ہے اُس سے کسی شئے کا گیان ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اوزار ہے۔ جیسے خوردبین سے چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں باریک سے باریک چیز نظر آجاتی ہے لیکن خوردبین خود کچھ نہیں دیکھ سکتی۔ یہی حالت من کی ہے۔ لہٰذا من کبھی پرکاش نہیں۔ بلکہ جاننے والا جیوآتما ہے۔ لیکن جیوآتما بغیر من وغیرہ اوزاروں کے کسی بیرونی شئے روپ وغیرہ کو نہیں جان سکتا جس طرح فوٹوگرافر تصویر کھینچتا ہے۔ اگر کیمرہ وغیرہ اوزار موجود نہ ہو۔ تو فوٹوگرافر کچھ نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی جیوآتما بغیر شریر کے کیمرہ سے من اور اندریوں کے شیشوں کے کسی شئے کا عکس یعنے فوٹو نہیں لے سکتا۔ اس واسطے فوٹوگرافر کا کام کیمرہ وغیرہ اوزار بنانے والے کے اختیار میں ہے۔ پس جس نے شریر کا کیمرہ اور من اور اندریاں کے شیشے دئیے

جیو آتما کو رشٹ ہیں - وہی پرماتما ان روپ وغیرہ کے جاننے کا ذریعہ ہے - جب اُس پرماتما کو جیو آتما جان جائے - تو پھر اور کوئی چیز جاننے لائق باقی نہیں رہتی - پس جاننے کا ذریعہ وہ پرماتما ہی ہے - اُسی کے جاننے سے سب کا گیان ہو سکتا ہے اُس کے جانے بغیر کسی شے کی صحیح ہستی نہیں جانی جاتی +

(سوال) کیا ناستک لوگ آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے +

(جواب) دیکھ تو ضرور سکتے ہیں کیونکہ پرماتما نے اُن کو اوزار دئے ہوئے ہیں لیکن صحیح نہیں جان سکتے - مثلاً ایک ناستک کی آنکھ میں پیلیا روگ ہے - اب وہ آنکھ کو تو دیکھ نہیں سکتا - سفید چیزیں اُسے پیلی نظر آتی ہیں چیز کا رنگ سفید ہے - آنکھ پیلا دکھلاتی ہے - کیا یہ صحیح گیان ہے +

(سوال) اپنی آنکھ کو وہ شیشے کے ذریعہ دیکھ لیگا - جب آنکھ پیلی نظر آئیگی تو اُس کو اپنے بیمار ہونے کا علم ہو جاویگا - اور سب چیزیں زرد معلوم ہونے سے وہ خیال کریگا کہ سب چیزیں تو زرد ہو نہیں سکتیں - لہذا میری آنکھ میں ہی بیماری ہے +

(جواب) آنکھ سے شیشہ بھی پیلا ہی نظر آئیگا اور جس کی آنکھ پر پیلی عینک لگی ہو - اُس کو کُل چیزیں پیلی نظر آتی ہیں - اس کا فیصلہ کس طرح سے ہوگا - کہ آنکھ کے پیلا ہونے سے کُل چیزیں پیلی نظر آتی ہیں یا عینک کے پیلا ہونے یا چیزوں کے پیلا ہونے سے اگر کوئی عینک کے اتار دینے سے سب چیزیں پیلی نظر آئینگی تو خیال ہو جاویگا کہ اُن کے پیلا دکھنے کا سبب عینک کا پیلا ہونا نہیں - اُس وقت بھی [illegible] ہونا اور آنکھ کا پیلا ہونا [illegible] کا سبب [illegible] حالت میں نظر [illegible] سکتا ہے کیونکہ آنکھ میں نقص ہے پس ناستک [illegible] صحیح گیان پیدا نہیں کر سکتا - چونکہ [illegible] لمبی ہے - اس واسطے [illegible] نہیں کی جا سکتی +

स्वप्नान्तं जागरितान्तं चोभौ येनानुपश्यति। महान्तं विभु
मात्मानं मत्वा धीरो न शोचति ४

(پد ارتھ) स्वप्नान्तम् سونے کے آخر میں जागरितान्तं جاگنے کے آخر

دیکھنا अनुपश्यति جس کے ذریعہ سے येन دونوں میں उभौ اور च میں

ہے महान्तम् سب سے افضل اور لطیف सब جگہ موجود विभुम आत्मानम

آتما کو मत्वा جان کر धीरो دھیر پرش न نہیں शोचति رنج و فکر میں پڑتا

(ارتھ) سونے کے آخر میں یعنے صبح کے وقت اور جاگنے کے آخر میں یعنے شام کے وقت اور دونوں حالتوں میں جو پرماتما کو دیکھتے ہیں۔ جو گیانی پرش دونوں وقت سندھیا میں پرماتما کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ سب سے لطیف یعنے گنوں سے سوکشم جس کی حد پانے میں عقل بھی رہجاتی ہے عقل ہی سب سے زیادہ جاننے کی طاقت رکھتی ہے لیکن پرماتما کے جاننے میں بدھی کی طاقت کا بھی خاتمہ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ حد دو طرح سے ہوتی ہے ایک دیش دوسری کال سے وہ ویاپک ہونے کے سبب دیش کی حد سے باہر ہے۔ دیش پرکرتی کے رجوگن کا نام ہے وہ نتیہ یعنے واجب الوجود ہونے سے کال کی حد سے بھی باہر ہے۔ کال بھی پرکرتی کے رجوگن کا نام ہے جب پرکرتی ہی اُس کے ایک حصہ میں ہے۔ تو دیش کال جو پرکرتی کے ایک حصہ ہیں۔ اُس پر کس طرح احاطہ کرسکتے ہیں اور جو احاطہ نہ کرے تو وہ حد کس طرح کرسکتا ہے۔ جو لوگ اُس پرماتما کو جان جاتے ہیں انہیں کسی طرح رنج و فکر نہیں ہوسکتا +

(سوال) پرماتما کے جاننے سے رنج و فکر کس طرح بھاگ سکتا ہے +

(جواب) جو لوگ پرماتما کو جانتے ہیں۔ اُن کو یقین کامل ہوتا ہے۔ کہ سوائے پرماتما کے موت کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں۔ اور نہ ہی اُس کے نیم کے خلاف کوئی تکلیف ہی دے سکتا ہے اور پرماتما سوائے نیائے اور دیا کے کچھ کرتا ہی نہیں۔ نیائے اور دیا دونوں اچھے ہیں نہ نیائے بُرا ہے نہ دیا پس پرماتما جو کچھ کرتے ہیں اچھا کرتے ہیں۔ جو اچھی بات ہو۔ اُس میں کسی کو دُکھ اور فکر ہو ہی نہیں سکتا۔ دُکھ اور فکر خراب باتوں میں ہوتا ہے۔ جب ہمیشہ کوئی بُرا کام کرتا ہے۔ جو کچھ ہم نے پاپ کرم کئے ہیں۔ اُس کے بدلے ہی ہم کو تکلیف ہوتی ہے جس سے ہمارے پاپوں کا قرضہ کم ہوتا ہے۔ گو تکلیف سے ہم گھبراتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ ہمارے واسطے بہت ہی مفید ہے۔ کیونکہ ہمارے ہی کرموں کا پھل ہے جس سے پاپوں کا قرضہ کم ہوتا ہے +

यइमंमध्वदं वेद आत्मानं जीवमन्तिकात्। ईशानं भूत भव्यस्य न ततो विजुगुप्सते। एतद्वैतत्॥ ५॥

(پدارتھ) य جو نش یا گیانی پُرش मध्वदं یعنے کرم پھل بھوگنے والے جیو آتما کو वेद
جانتا ہے आत्मानम आتما کو جو جیو میں ویاپک ہے अन्तिकात جیو کے اندر رہنے
اور چیتن ہونے جو اُس کے نزدیک ہے इशानं مالک ہے भूत جو گذر چکا भव्यस्य
جو ہونے والا ہے न نہیں ततः اُس گیان سے विजुगुप्सते نندا کو پراپت ہوتا एतद्वै
ہی نشچے کر کے तत् اُس گیان کا پھل ہے +

(ارتھ) جو انسان اِس یعنے کرم کے پھل پانے والے جیو آتما کو جانتا ہے۔ جگت کی پیدائش سے نہ تو پرماتما کو کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ نہ ہی پرکرتی کو صرف جگت میں کرم کا پھل بھوگنے والا جیو آتما ہے اُس کرم پھل کے دینے والا پرماتما جیو کے اندر ہے۔ جو چیتن ہونے سے جیو کا نزدیکی اور گذشتہ اور مستقبل کا مالک ہے۔ پرماتما کے گیان کو حاصل کر کے پھر کسی جیو کو پچھتانا نہیں پڑتا یہی اس گیان کا پھل ہے۔ جو اسے نچیکتا پھر ظاہر کیا گیا ہے کہ گیانی کو کبھی پچھتانا نہیں پڑتا +

यःपूर्वंतपसोजातमद्भ्यःपूर्वमजायत। गुहां प्रविश्य ति-ष्ठन्तं यो भूतेभिर्व्यपश्यत। एतद्वैतत्॥ ६॥

(پدارتھ) यः جو گیان پریتن شکتی والا جیو آتما पूर्वं سرشٹی کے آغاز میں तपसा اگنی
سے जातम् پیدا شدہ अद्भ्यः پرانوں سے पूर्वम् پہلے अजायत
ظہور پذیر ہوا गुहां بدھی یعنے عقل میں प्रविश्य پرویش ہو کر یعنے داخل ہو کر
तिष्ठन्तम् رہنے والے کے ساتھ यो جو भूतेभि پانچ بھوت یعنے عنصروں
کے ساتھ ویاپک व्यपश्यत اُسی کو اپنے آتما میں دھیان کرتا ہے एतद्वै یقیناً
نشچے کر کے तत् اس گیان کا پھل ہے +

(ارتھ) جو جیو آتما سرشٹی کے آغاز میں پران کو جو تیج سے پیدا ہوتا ہے۔ اپنے ساتھ لیکر ظاہر ہوتا ہے کیونکہ بغیر پران جیو آتما اپنی طاقت کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ [illegible]
مدرک بالذات اور بالآلات گیان جیو آتما کو اپنی ذات سے ہوتا ہے۔ لیکن اُس گیان سے کام [illegible]

کے واسطے اوزاروں کی ضرورت ہے جس پرماتمانے جیو آتما کو انتہ کرن وغیرہ اوزار دئے ہیں
جب اُس انتہ کرن یعنے عقل کے ساتھ جو ہر ایک بھوت میں ویاپک رُوپ سے رہنے والے کو
جب دیکھتا ہے تب اُس کی حالت ایسی ہوجاتی ہے۔ کہ وہ اُس پھل کو جن کا متذکرہ بالا شرتیوں
میں ذکر آیا ہے پالیتا ہے +

(سوال) شرتی میں تو ادبھیہ لفظ جس کے معنے جل سے ہیں تم نے اس کے معنے پران سے
کیسے لئے +

(جواب) شتھ پتھ وغیرہ پستکوں سے ظاہر ہے۔ کہ جل سے پران پیدا ہوتے ہیں۔ اور پرانوں
سے جیو آتما کی شکتی کا اظہار ہوتا ہے +

(سوال) تپ یعنے اگنی سے پران پیدا ہوتے ہیں اس کا کیا ثبوت ہے +

(جواب) شرتی نے صاف لفظوں میں ظاہر کیا ہے۔ کہ اگنی سے جل پیدا ہوتا ہے۔ دیکھو تیتریہ
اپنشد اُس آتما سے آکاش پیدا ہُوا۔ آکاش سے ہوا اور ہوا سے آگ اگنی سے جل وغیرہ وغیرہ

(سوال) آتما سے آکاش کیسے پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ وہ نتیہ ہے +

(جواب) آکاش کے دو لکشن ہیں ایک نکلنا اور داخل ہونا جس کے سہارے ہوسکے دوسرے
خالی جگہ کا ہونا یہ دونوں بغیر آتما کے پرکرتی کو حرکت دینے کے ہو ہی نہیں سکتے۔ ان لکشنوں کی
پیدائش کے لحاظ سے آکاش کی پیدائش تسلیم کی گئی ہے +

या प्राणेन सम्भवत्यदितिर्देवतामयी। गुहां प्रविश्य ति
ष्ठन्तीं या भूतेभिर्व्यजायत। एतद्वै तत्॥७॥

(پدارتھ) या جو प्राणेन پرانوں کے روکنے یعنے پرانایام یعنے حبس دم کرنے سے
सम्भवति پیدا ہوتی ہے अदितिः قائم رہنے والی ماکے موافق سُکھ کی خواہش
رکھنے والی देवतामयी برھم کے جاننے لائق لطیف गुहाम् اُس انتہ کرن یعنے
من میں प्रविश्य پرویش کرکے یعنے داخل ہوکر तिष्ठन्तीम् قائم ہوئے عقل سلیم کو
या جو عقل سلیم भूतेभिः مادی جسم کے ساتھ ہے व्यजायत پیدا ہوتی ہے۔
एतद्वै یہی آتما یقیناً तत् اس برہم کو جان سکتا ہے +

(ارتھ) جو بُدھی یوگ کے یم وغیرہ انگوں سے ٹھیک ٹھیک لطیف ہوکر لطیف گیان کو پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ اُس انتہ کرن میں رہنے والی عقل سے ہی جو مادی شریر میں آکر ہی پیدا ہوتی ہے برہم کو جان سکتے ہیں +

(سوال) کیا بغیر مادی شریر کے برہم گیان نہیں ہوسکتا +

(جواب) جس طرح کسی شے کا عکس لینے کے لئے فوٹوگراف کا کیمرہ بنایا جاتا ہے۔ اُس کیمرہ میں وہی چیزیں ہوتی ہیں جن کی تصویر اوتارنے کے واسطے ضرورت ہوتی ہے۔ کیمرہ کے بغیر تصویر نہیں کھینچ سکتے۔ شیشہ کے بغیر اپنی آنکھ اور اُس میں رہنے والے سُرمہ کو نہیں دیکھ سکتے ایسے ہی ہر مادی شریر کے بغیر برہم گیان نہیں ہوسکتا +

(سوال) تو جو لوگ شریر سے لاپرواہ ہوتے ہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں +

(جواب) شریر کرایہ کی گاڑی ہے منزل پر جانے کے واسطے گاڑی ضروری ہے اور منزل پر پہنچنے کی حالت میں گاڑی کا چھوڑنا بھی ضروری ہے۔ رہی گاڑی کی پرواہ وہ گاڑی کے مالک کو ہونی چاہئے کرایہ دار کو تو منزل پر پہنچنے کا خیال ہونا چاہئے۔ اس واسطے جو لوگ عقلمند ہیں وہ گاڑی سے لاپرواہ ہوکر آتما کی پرواہ کرتے ہیں +

अरण्यो र्निहितो जातवेदा गर्भ इव सुभृतो गर्भिणीभिः दिवे दिवे ईड्यो जागृवद्भिर्हविष्मद्भि र्मनुष्येभिरग्निः। एतद्वै तत्॥ ८॥

(پدارتھ) अरण्यो دو لکڑیوں کے درمیان निहितः اندر رہنے والی جیسے رگڑنے سے جاتवेदः اگنی۔ गर्भ इव حمل کی طرح सुभृत اچھی طرح سے دھارن کیا ہوا गर्भिणीभि حاملہ کے ذریعہ दिवे दिवे ہر روز ईड्यो تعریف کرنے لائق ہے जागृवद्भि جن کی بُدھی ستوگن یعنے نورانی حالت میں ہے हविष्मद्भि جو گیانی ایشر کے گیان دھیان میں لگے ہوئے ہیں मनुष्येभिः انسانوں अग्निः آگ نکلتی ہے एतद्वै तत् یہی برہم گیان کا سادھن ہے +

(ارتھ) جس طرح دو لکڑیوں کو نیچے اوپر رکھ کر رگڑنے سے آگ نکل آتی ہے۔ اگرچہ رگڑنے سے

پہلے لکڑیوں میں آگ معلوم نہیں ہوتی۔ جیسے حاملہ عورت سے بچّہ پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ پیدا ہونے سے پہلے وہ نظر نہیں آتا۔ ایسے ہی جو ستوگنی انسان جن کی عقل لطیف اور صاف ہے جن کے اعمال ترقی کی طرف لیجاتے ہیں۔ اُن کے روزمرّہ پرماتما کی استوتی پرارتھنا اور اُپاسنا کرنے سے اُن کو برہم گیان ہوجاتا ہے +

(سوال) کیا پرماتما خوشامدی ہے۔ جو استوتی کرنے سے خوش ہوتا ہے +

(جواب) استوتی کے معنے خوشامد کرنا نہیں بلکہ ستوتی کے معنے اُس کے ٹھیک ٹھیک گُن کو جان کر کہنا ہے۔ جس کے گُنوں کو ہم جان کر کہتے ہیں اُس سے من کو پریتی ہوتی ہے +

(سوال) ہم پرارتھنا کیوں کریں کیا جس شئے کی ہم پرارتھنا کرینگے۔ وہ ہم کو دے دینگے اگر نہیں دینگے تو پرارتھنا فضول ہے +

(جواب) پرارتھنا کے تین پھل ہیں۔ ابھمان یعنے غرور کا دُور ہونا۔ دوسرے اشٹ کا گیان یعنے مفید کا علم تیسرے مفید شئے جس سے حاصل ہوتی ہے اُس کا علم جب تینوں چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ تو پرارتھنا فضول کیوں ہے +

(سوال) پرارتھنا کرنے سے ابھمان کس طرح دُور ہوتا ہے +

(جواب) پرارتھنا کے معنے مانگنا ہے کوئی شخص جبتک اُس کو حاصل کرنے کا یقین نہ ہو مانگتا نہیں۔ جب اُس کو یہ یقین ہوجاوے کہ میں اپنی شکتی سے حاصل نہیں کرسکتا۔ تب ہی مانگتا ہے۔ جب اپنی شکتی کی کمی کا علم ہوگیا تو ابھمان کہاں رہا +

(سوال) اوپاسنا کا کیا پھل ہے +

(جواب) جس کے گُنوں کو حاصل کرنا ہو۔ اُس کی اوپاسنا کی جاتی ہے۔ جیسے سردی کے واسطے پانی کی اوپاسنا گرمی کے واسطے آگ کی اوپاسنا کی جاتی ہے۔ اوپاسنا کے معنے ہی نزدیک بیٹھنا ہے جس کے نزدیک بیٹھینگے اُس کے گُن ضرور ہی آجاوینگے۔ اس واسطے آنند گُن کے برہم میں رہنے سے آنند کی اچھا سے برہم کی اوپاسنا ہی کی جاتی ہے +

यतश्चोदेति सूर्योऽस्तं यत्र च गच्छति । तन्देवाः सर्वे ऽर्पिता
स्तदु नात्येति कश्चन । एतद्वै तत् ॥ ९॥

(پدارتھ) यतः جس کے انتظام سے च اور उदेति طلوع ہوتا ہے सूर्यः آفتاب अस्तं غروب यत्र جس کے نیم میں च اور गच्छति جاتا ہے۔ तम् اُس پرماتما کو देवा محقق سچ اور جھوٹ کی تمیز کرنے والے وِدوان یا سورج وغیرہ روشنی دینے والے सर्वे سب کچھ अर्पिताः اُس سے حاصل کرتے ہیں یعنے جس نے سب کچھ طاقت دی ہے तदु اُس سے न نہیں अत्येति خلاف ورزی اُس کے قاعدے کی کر سکتا कश्चन کوئی سورج وغیرہ دیوتا یا انسان एतद्वैतत् نسچے کر کے ہی اُس کی شکتی کی ہے +

(ارتھ) جس پرماتما کے نیم سے سورج طلوع ہوتا ہے یعنے جس ملک میں جس وقت جس تاریخ طلوع ہونے کا نیم مقرر ہے اُسی وقت سُورج طلوع ہوگا۔ جس وقت غروب ہونے کا قاعدہ ہے اُسی وقت غروب ہوگا۔ اُس پرماتما نے ہی ان تمام دیوتاؤں کو شکتی دی ہے اُسی کی طاقت سے یہ کام کرتے ہیں کسی گیانی انسان میں یا دیوتا میں یہ طاقت نہیں کہ وہ پرماتما کے قاعدہ کو توڑ سکے۔ پس یہی اُس کی شکتی ہے کہ کوئی بھی اُس کے قاعدہ کو توڑ نہیں سکتا۔ اپنے کو پاپی تو بنا سکتے ہیں۔ یعنے اُس کے حکم کے خلاف کر سکتے ہیں لیکن قاعدہ کے خلاف نہیں کر سکتے +

(سوال) بہت سے سادھو مہاتما ولی وغیرہ ایسے کام کرتے ہیں۔ جو پرمیشور کے نیم کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ جن کو کرامات کے نام سے پکارتے ہیں۔ جیسے موسیٰ کی لاٹھی سانپ بن گئی محمد صاحب نے چاند کے ٹکڑے کر دئے وغیرہ +

(جواب) پرماتما کے نیم کے خلاف کوئی نہیں کر سکتا کرامات دو قسم کی باتوں کو نیکر بن جاتی ہے ایک علم کی باتیں جن کو عام لوگ تو جانتے نہیں جب کوئی عالم سادھو براہمن کر دیتا ہے۔ تو اُس کو کراماتی کہنے لگتے ہیں۔ پُرانے زمانے میں جب دیا سلائی کا رواج نہیں تھا اکثر برہمن فاسفورس کے چاول بنا رکھتے تھے۔ جب آگ کی ضرورت پڑتی لکڑیوں میں مارتی حرکت فاسفورس جل اُٹھتا جاہل ان کو کراماتی کہنے لگتے۔ دوسرے گپ جو کہ اپنے آچاریہ کی عزت کرانے کے لئے مرید لوگ اوڑاتے تھے +

यदेवेह तदमुत्र यदमुत्र तदन्विह। मृत्योः स मृत्युमाप्नोति य इह नानेव पश्यति॥१०॥

(پدارتھ) यत् جو برہم एव وہی برہم इह اس جنم میں तत् अमुत्र اگلے جنم میں پرکاش کرنے والا یا یت جو अमुत्र اگلے جنم میں ہوگا तत् وہی
अनु موافق الزکول इह اس جنم میں मृत्योः موت سے सः وہ آدمی मृत्युम् موت کو
आप्नोति حاصل کرتا ہے यः جو इह آتما کے اندر नाना ایک سے
زیادہ एव ہی पश्यति دیکھتا ہے +

(ارتھ) جیسا پرماتما اس جنم میں ہے - ویسا ہی ہیں اگلے جنم میں نظر آئیگا - اور ایکرس ہونے کے سبب جیسا اگلے جنم میں ہوگا - ویسا اس جنم میں ہے - وہ انسان بار بار موت کو حاصل کرتا ہے جو اس آتما کے اندر نانا چیزوں کو دیکھتا ہے - کیونکہ آتما سے لطیف پرماتما کے سوائے کوئی دوسری شے ہے نہیں اور کثیف شے لطیف کے اندر داخل نہیں ہوسکتی - جو آتما کے اندر زیادہ چیزوں کو دیکھتا ہے - اُس نے آتما کو جانا ہی نہیں وہ آتما کسی اور شے کو سمجھ رہا ہے - جس کے اندر اُسے بہت سی چیزیں نظر آتی ہیں - ورنہ آتما کے اندر کوئی دوسری شے داخل ہی نہیں ہوسکتی - جب کسی دوسری شے کو آتما سمجھا تو یہ اودیا نے گھیر لیا ہے اُس کا بار بار جنم ہونا ضروری ہے +

(سوال) لوگ تو اس جگہ یہ معنے لیتے ہیں کہ جو اس سنسار میں ایک سے زیادہ اشیا کو جانتا ہے تم آتما کے اندر کس طرح کہتے ہو +

(جواب) چونکہ اس ولی کی پہلی شُرتی سے ہی یہ پرکرن چل رہا ہے کہ وہ باہر کی طرف دیکھتا ہے آتما کے اندر نہیں - اس واسطے یہاں سے مراد آتما کے اندر سے ہی ہے +

मनसैवेदमाप्तव्यं नेह नानास्ति किंचन। मृत्योः स मृत्युं गच्छति य इह नानेव पश्यति॥११॥

[illegible]

[illegible]

ہے کچھ بھی किंचन मृत्योः وہ آدمی स मृत्युम موت سے موت کو आप्नोति
حاصل کرتا ہے म جو इह آتما کے اندر नाना ایک سے زیادہ इव ہی पश्यति
دیکھتا ہے ۰

(ارتھ) وہ پرماتما من ہی سے جانا جاتا ہے ۔ سوائے من کے جیو آتما اور پرماتما کے دیکھنے کا کوئی ذریعہ اس آتما کے اندر سوائے پرماتما کے کوئی دوسری شے نہیں ۔ وہ انسان بار بار موت کی تکلیف کو بھوگتا ہے ۔ جو اس جگہ یعنے آتما میں ایک سے زیادہ چیزوں کو دیکھتا ہے +

(سوال) شرتی نے تو کین اپنشد میں یہ کہا ہے کہ وہ پرماتما من سے منن نہیں کیا جاتا بلکہ من اُس کی شکتی سے وچار کرتا ہے ۔ اب کہتے ہیں من ہی سے جانا جاتا ہے +

(جواب) من کی دو حالتیں ہیں ایک مل وکشیپ اور آورن دوش سے یکت من اور دوسرے ان دوشوں سے رہت من ۔ ان دوشوں سے یکت من سے اُس کو نہیں جان سکتے ۔ ان دوشوں سے رہت من سے وہ جانا جاتا ہے جیسے آنکھ اور آنکھ کے سُرمہ کو دیکھنے کے واسطے شیشہ ہی ایک سادھن ہے بغیر شیشہ کے آنکھ اور آنکھ کے سرمہ کو نہیں دیکھ سکتے لیکن اندھیری رات میں شیشہ سے بھی نہیں دیکھ سکتے یا جب شیشہ میلا صاف نہ ہو یا شیشہ ٹکا ہوا نہ ہو بلکہ تیز حرکت کر رہا ہو یا شیشہ پر کوئی پردہ پڑا ہوا ہو ۔ تو اُس حالت میں شیشہ سے بھی آنکھ اور آنکھ کے سُرمہ کو نہیں دیکھ سکتے +

अङ्गुष्ठमात्रः पुरुषो मध्य आत्मनि तिष्ठति । ईशानो भूतभ-
व्यस्य न ततो विजुगुप्सते । एतद्वै तत् ॥१२॥

(پدارتھ) अङ्गुष्ठमात्र انگوٹھا کے انداز اور دے کا آکاش ہے ۔ جس میں جیو کا گیان ہو سکتا ہے पुरुषः پرماتما मध्ये درمیان आत्मनि جیو آتما کے तिष्ठति رہتا
ہے ईशानः مالک انتظام میں رکھنے والا भूतभव्यस्य گذشتہ اور آیندہ کا
न نہیں ततः اُس سے विजुगुप्सते خراب حالت کو پہنچتا एतद्वैतत्
برھم یہی ہے ۔ جس کی بابت سوال کیا تھا +

(ارتھ) انسان کے ردے میں جو ایک انگوٹھے کے برابر جگہ ہے اُس جگہ پر جیو آتما کے

اندر پرماتما کے درشن ہو سکتے ہیں۔ وہ پرماتما جو کہ ماضی اور مستقبل کا مالک ہے جس کو جاننے کے بعد انسان کو پھر ایسی حالت میں نہیں جانا پڑتا۔ کہ جس میں اپنے سے نفرت ہو۔ اکثر انسان گناہ پاپ کرنے کے بعد جب جوش اُتر جاتا ہے تو اپنے کرم سے نفرت کرتا ہے اور اپنے دل میں اپنی خراب زندگی پر افسوس کھاتا ہے لیکن جو لوگ پرماتما کے گیان کو حاصل کر لیتے ہیں وہ پاپ نہیں کر سکتے۔ پاپ اُسی وقت تک ہو سکتا ہے۔ جب تک سزا دینے والی ہستی کی موجودگی کا یقین نہ ہو۔ ہم تین ہی حالتوں میں پاپ کر سکتے ہیں کہ یا تو پرماتما کی ہستی کا یقین نہ ہو خیالی خواہ مانتے ہی ہوں۔ یا اُس حالت میں ہو سکتا ہے۔ کہ پرماتما کو محدود جاننے کے سبب اُس جگہ موجود ہونے کا یقین نہ ہو۔ یا اُس حالت میں جبکہ کسی ہستی کا وشواش ہو۔ جو کہ گناہ کرنے کے بعد بھی ہمیں بچا سکتی ہو +

(سوال) کیا جیوآتما اور پرماتما انگوٹھے کے برابر ہیں۔ جیسا کہ شرتی سے ظاہر ہے +

(جواب) جیوآتما اور پرماتما انگوٹھے کے برابر نہیں۔ کیونکہ آتما شبد سے ہی ظاہر ہے۔ بلکہ جس جگہ پر اس کو دیکھ سکتے ہیں وہ ردیے کا آکاش انگوٹھے کے برابر ہے +

अङ्गुष्ठमात्रः पुरुषो ज्योतिरिवाधूमकः। ईशानो भूतभव्यस्य स एवाद्य स उ श्वः। एतद्वै तत् ॥१३॥

(پدارتھ) अङ्गुष्ठमात्रः وہ انگوٹھے کے برابر استھان میں نظر آنیوالا पुरुषः جیوآتما یا پرماتما ज्योतिरिव گیان کی روشنی سے منور अधूमकः دھوئیں سے مبرا صاف ईशानः مالک منتظم حقیقی भूतभव्यस्य ماضی اور مستقبل کی کل اشیاء کا सः वही स एव अद्य وہی آج سارے جگت کا مالک ہے स उ श्वः وہی کل سب کا مالک ہوگا एतद्वै तत् یہ ہی وہ برہم ہے +

(ارتھ) انگوٹھے کے برابر جگہ میں نظر آنے والا پُرش یعنے جیوآتما یا پرماتما ایسی جیوتی یعنے پرکاش ہے کہ جس کو کبھی دھواں ڈھانپ ہی نہیں سکتا۔ جس کے اندر کسی قسم کا میل نہیں وہی گذشتہ اور آنے والی چیزوں کا مالک ہے نہ تو پہلے کوئی ایسی چیز ہوئی ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ نہ آگے کوئی ایسی چیز پیدا ہوگی جس پر اُس کا قبضہ نہ ہو۔ وہی سارے خلقت

کا مالک ہے۔ بڑے سے بڑے بادشاہ راجے اور مہاراجے اُس کے وارنٹ موت کو ٹال نہیں سکتے ناستک سے ناستک کو بھی اُس کے قانون کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ تج وہ ساری اشیاء پر حکومت کرتا ہے۔ کوئی بھی ایسی شے نظر نہیں آتی جس پر اُس کے قانون کا اثر نہ ہو۔ سورج چاند اور ستارے اُس کے قاعدہ کو توڑ نہیں سکتے۔ ہوا اگنی اور پانی اُس کے قاعدہ کے خلاف چل نہیں سکتے۔ پرتھوی کے بڑے بڑے پہلوان اپنے زور بازو سے اُس کے وارنٹ موت کو روک نہیں سکتے۔ بڑے بڑے مغرور اُس کے دروازہ پر اپنے کرموں کی سزا و جزا کیواسطے مارے مارے پھرتے ہیں۔ بس وہ یہی برہم ہے جو سارے برہمانڈ کو نیم میں چلا رہا ہے +

यथोदकं दुर्गे वृष्टं पर्वतेषु विधावति। एवं धर्मान पृथक् पश्यं स्तानेवानुविधावति ॥ १४ ॥

(پدارتھ) जैसे یथा قلعہ میں مشکل سے جانے لائق پہاڑوں میں برسا ہوا दुर्गे पहाڑوں میں पर्वतेषु دوڑتا یعنے تیزی سے بہتا ہے विधावति اسی طرح एव دھرم یعنے صفات کو موصوف سے علیحدہ पृथक دیکھتا पश्यन धर्मान ہوا اُسی کی صفتوں کے तानेव اُن کے پیچھے لگ جاتا ہے अनुविधावति +

(ارتھ) جیسے پہاڑ کی اونچی و شوار گزار چوٹیوں پر برسا ہوا پانی پہاڑیں میں بہہ نکلتا ہے۔ اگرچہ اور جگہ برسا ہے لیکن اپنے نیچے کی طرف چلنے والے خاصہ کے سبب دوسرے پہاڑوں نہیں نہیں صاف میدان میں بہہ نکلتا ہے۔ ایسے ہی جو انسان کسی شے کے خاصہ کو اُس سے علیحدہ دیکھتا ہے۔ تو بھی وہ انہیں دھرموں کے پیچھے دوڑتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دھرم دھرمی کا لازم و ملزوم کا تعلق ہے۔ جہاں دھرم ہوگا۔ وہاں دھرمی ضرور ہوگا۔ اور جہاں دھرمی ہوگا۔ وہاں دھرم ضرور رہیگا ہوگا۔ اپیتن پرکرتی کا دھرم باندھنا ہے چاہے ہم پرکرتی کو آزادی کے خیال سے نزدیک لائیں تو بھی وہ باندھ دیگی۔ چاہے پرماتما کی اپاسنا اگیان سے ہی کریں لیکن اُس سے آنند ضرور ہی ملیگا۔ جس چیز کا جو دھرم ہے۔ وہ اُس سے الگ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے جہاں پاپ ہے۔ اُس جگہ سے جو پاپی نہ ہو۔ اسے دور نہیں ہو سکتا۔ جس گن کو ہم حاصل کرنا چاہیں اُسی کے گنی کی اپاسنا کریں۔ مطلب یہ کہ نہایت گیانی گورو کی سنگت سے ہم کو گیان اور سداچار نہیں

ل سکتا +

यथोदकं शुद्धे शुद्धमासिक्तं तादृगेव भवति
एवं मुनेर्विजानत आत्मा भवति गौतम ॥ १५॥

(پدارتھ) यथा جیسے उदकम جل शुद्धे پاک چیزمیں शुद्धम شدھ صاف میل سے بری ہوتا ہے आसिक्तं اچھی طرح سے سینچا ہوا तादृग اسی قسم کا एव ہی भवति ہوتا ہے एवम اسی طرح मुने کم بولنے والے کا विजानत گیانی انسان کا आत्मा آتما भवति ہوتا ہے गौतम: اے گوتم کے خاندان میں پیدا شدہ نچیکتا +

(ارتھ) جیسے صاف جل شدھ جگہ پر سینچنے سے صاف ہی ہوتا ہے اس میں کہیں سے میل آکر شامل نہیں ہو جاتا - اسی طرح وہ بہت تھوڑا بولنے والے اور گیان سے معمور اندریوں کو اپنے قبضہ میں رکھنے والے اپنے من اندری اور شریر کا غلام نہ بنکر ان سے ٹھیک ٹھیک کام لیتے ہیں - پورن یوگی آتما اے نچیکتا شدھ ہوتا ہے - اس کو کوئی تنگدلی وغیرہ - خرابیاں اور اہنکار جس سے تمام منش دکھ اٹھاتے ہیں - آکر نہیں ستاتے یہ سب خرابیاں اسی وقت تک ہوتی ہیں - جبتک من اندری پیچھے لگ کر آتما باہر کی طرف دیکھتا ہے - اور اسی پرکرتی سے پیدا شدہ وشیوں میں پھنس کر اپنے کو من کی حالت میں محسوس کرتا ہے - آتما کو تو کوئی تکلیف ہو ہی نہیں سکتی - کیونکہ نتیہ ہے اور پرکرتی سے سوکشم یعنے لطیف ہے نتیہ ہونے سے بس کو ناش کا خوف نہیں - اور پرکرتی سے لطیف ہونے کے پرکرتی کا گن پرتنترتا اس میں جا نہیں سکتی - پرتنترتا یعنے دکھ من میں ہوتا ہے - اودیا سے آتما اس کو اپنے میں تسلیم کر لیتا ہے جیسے کسی کا مکان کلکتہ میں ہے اور وہ جل جاتا ہے - جس وقت اسے خبر ہوتی ہے وہ اہنکار سے کہتا ہے کہ ہائے میرا اسثیا ناش ہو گیا - باوجودیکہ اس کا کچھ بھی نہیں بگڑا - اگر جس مکان میں وہ رہتا ہے - اس مکان میں آگ لگتی - تو کہہ بھی سکتے تھے کہ میرا کچھ نقصان ہوا جس [illegible] وقت ہوئی - مکان کلکتہ میں آپ لاہور میں پھر مکان کے [illegible] [illegible] گیا [illegible] من شدھ ہونے کی حالت میں آتما باہر کی طرف [illegible]

عکس نظر آتا ہے۔ اور میلا ہونے کی حالت میں اندر سے تو کچھ نظر آتا نہیں باہر سے ہی دیکھتا ہے اس واسطے باہر کی طرف اندریوں کو چلاتا اور دُکھ پاتا ہے۔ اس واسطے نشکام ہو اوپکار کرکے من کو شُدھ کرنا چاہئے۔

پانچویں بلی

पुरमेकादशद्वारमजस्यावक्रचेतसः। अनुष्ठाय न शोच-
ति विमुक्तश्च विमुच्यते। एतद्वै तत् ॥१॥

(پدارتھ) पुरम् شہر جو کچھ بھوگنے کا مقام ہو یعنے شریر एकादशद्वारम् جس کے گیارہ دروازہ ہیں अजस्य جو کسی سبب سے پیدا نہ ہوا یعنے نتیہ جیو آتما अवक्रचेतसः جس کا گیان اُلٹا یا ٹیڑھا نہیں अनुष्ठाय اپنے دھرم ٹھیک طور پر پالن کرکے न نہیں शोचति فکر کرتا یا رنج کو پاتا विमुक्तश्च تین آشرموں کے تین قسم کے قرض سے چھوٹا ہُوا विमुच्यते شریر سے بھی چھوٹ جاتا ہے एतद्वै तत् یہی برھم گیان کا پھل ہے۔

(ارتھ) اِنسان کا جسم جس کے گیارہ دروازہ ہیں۔ دو آنکھیں۔ ناسکا دو۔ کان دو۔ منہ ایک دماغ میں ایک یعنے تالو میں ناف ایک۔ پاخانہ کی جگہ ایک۔ پیشاب کی جگہ یہ کُل گیارہ دروازہ ہیں۔ اس گیارہ دروازہ والے شہر میں یہ جیو آتما حکومت کرتا ہے۔ اگر جیو آتما کا گیان اُلٹا نہ ہو یعنے اودیا میں پھنسا نہ ہو۔ تو اپنے ورن آشرم دھرم کو ٹھیک ٹھیک کرتا ہُوا شوک نہیں کرتا۔ بلکہ سب قسم کے قرضوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ تو جسم کی قید سے بھی چھوٹ جاتا ہے یعنے برہمچریہ آشرم گرہستھ آشرم بان پرست آشرم کے باقاعدہ کرنے کے بعد سنیاس آشرم کے دھرم پالن کرکے مُکتی کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس جسم میں جس کا گیان اُلٹا ہو اُس کے واسطے یہی راجدھانی جیل خانہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ بجائے جسم اندریاں اور من پر حکومت کرنے کے ان کے ماتحت ہو جاتا ہے۔ برہم گیان کا یہی پھل ہے۔ کہ اُس جیو آتما اس شریر کو راجدھانی بنا لیتا ہے۔ گویا اس شریر

سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ سب اُس کے محکوم ہوتے ہیں۔ اور اگیانی کے واسطے یہ شریر اور اندریاں من سب کے سب دُکھ دینے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُس پر حکومت کرتے ہیں بات صاف ہے کہ اگر آدمی گھوڑے پر سوار ہو اور گھوڑا قبضہ ہو تو وہ خوشی سے منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ اگر گھوڑا بے بس ہو تو قدم قدم پر گرنے کا خوف لگا رہتا ہے۔ پرکرتی کی اوپاسنا سے جیو کا گیان اُلٹا ہوتا ہے۔ جس سے اودیا پیدا ہو کر وہ دُکھ اُٹھاتا ہے۔ برھم کے گیان سے جیو کا گیان سیدھا ہوتا ہے۔ جس سے وہ آنند بھوگتا ہے +

(سوال) اس وقت تو جو لوگ پرکرتی کی اُپاسنا کرتے ہیں یعنے مادی سائنس کے عالم ہیں وہ زیادہ سُکھی نظر آتے ہیں +

(جواب) دُور سے ہی سُکھی نظر آتے ہیں۔ اُن سے ملکر پوچھو تو کبھی شانت نظر نہ آئینگے۔ سارا یوروپ شانتی کی فکر میں ہے۔ لیکن مادہ پرستی کے سبب یوروپ کو شانتی مل نہیں سکتی۔ انگلستان میں عورتوں کے جھگڑے فرانس کے بلوے روس کے نہلسٹ پرتگال کی کشمکش بتلاتی ہے کہ وہاں شانتی اور سُکھ کا نام نہیں جسم سے آزادی تو درکنار وہاں تِرشنا سے ہی آزادی میسر ہونی مشکل ہے جسمانی ضروریات کی قید تو چھوٹی نہیں۔ وہ ہوس کی قید میں اور مبتلا ہو گئے +

हंसः शुचिषद्वसुरन्तरिक्षसद्धोता वेदिषदतिथिर्दुरोणसत्
नृषद्वरसदृतसद्व्योमसदब्जा गोजा ऋतजा अद्रिजा
ऋतं बृहत्

(پدارتھ) हंसः جیوآتما ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے شریر میں جانے والا शुचिषत् شدھ پرماتما میں رہنے والا वसु شریر میں بسنے والا अन्तरिक्षसत् انترکش یعنے شریر کے درمیان آکاش میں نظر آنے والا होता ہون کرنیوالا वेदिषत् پرتھوی میں رہنے والا अतिथि جس کے آنے یا شریر میں رہنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں दुरोणसत् اپنے شریر یا آشرم میں رہنے والا नृषत् انسانی جسم میں رہنے والا वरसत् دیوریشیوں کے شریر میں رہنے والا ऋतसत् ست برھم میں رہنے والا یعنے برھم گیان میں مشغول

چیتن اوتم گنوں والا جیو آتما विश्वेदेवा بیٹھا ہوا ہے उपासीनम जगत کو پرکاش والے دیوتا یعنے اندریاں उपासते کام کرتی ہیں +

(ارتھ) اوپر کی طرف تو پران وایو حرکت دیتا ہے یعنے جو انسان پران وایو کو روکتا ہے۔ وہ اونتی کرتا ہے۔ یا زور سے باہر کی طرف پرانوں کو پھینکتا اور اپان وایو زور سے نیچے کی طرف نکالتا ہے۔ اور گلے اور ناف کے درمیان جو ردہے کا آکاش ہے۔ اُس میں رہنے والے جیو آتما کو جو پرکرتی سے زیادہ گن والا ہے یعنے پرکرتی ست ہے۔ اور جیو آتما ست چت ہے۔ اور وہ تمام اندریوں کا راجا ہے۔ جس طرح تمام پرجا راجا کے حکم کی تعمیل کرتی ہے۔ ایسے ہی پرانایام کرنے والے کی تمام اندریاں اُس کے حکم میں رہتی ہیں۔ اور جو آدمی پرانوں کو جو اندریوں کے کام کے سادھن ہیں نہیں قبضہ میں لاتے ہیں۔ اُن کی اندریاں قبضہ میں نہیں رہتی +

(سوال) پرانوں کے روکنے سے اندریوں کا قبضہ میں ہونا کس طرح تسلیم کیا جاوے +

(جواب) اندریاں من کے اختیار میں کام کرتی ہیں۔ جس طرف من اندریوں کو لگاتا ہے۔ اُسی طرف اندری کام کرتی ہیں۔ خون کی حرکت سے حرکت کرتا ہے۔ اگر خون کی حرکت نہ ہو۔ تو من حرکت نہیں کر سکتا۔ اور خون کی حرکت پرانوں کی حرکت کے سبب سے ہے۔ اگر پران حرکت نہ کریں۔ تو جسم کے اندر کسی قسم کا کام نہیں ہو سکتا ہے +

(سوال) پرانوں کی حرکت تو سشپتی یعنے حالت خواب غفلت میں بھی جاری رہتی ہے اُس وقت من اور اندریاں کیوں کام نہیں کرتیں +

(جواب) انسان کا جسم ایک فوٹوگرافر کا کیمرہ ہے جس کے اندر کا شیشہ من ہے۔ جس پر تصویر اترتی ہے۔ اور باہر کا شیشہ اندریاں ہیں۔ اگر دونوں شیشیوں کے درمیان ایک کاغذ کا بھی پردہ لگا دیا جاوے۔ تو تصویر نہیں آتریگی۔ چونکہ سشپتی اوستھا میں اور اندری سے درمیان تموگن کا پردہ آجاتا ہے۔ اس واسطے اندریوں کا کام بند ہو جاتا ہے لیکن کرم اندریوں کا کام بند نہیں ہوتا صرف گیان اندریوں کا کام بند ہوتا ہے +

(سوال) پھر یہ نتیجہ تو نہ رہا کہ پرانوں کے رکنے سے ہی ضرور۔ اندریاں رک جائینگی۔ کیونکہ اندریاں اور طرح سے بھی رک سکتی ہیں +

(جواب) یہ تو نیم ہے کہ اندریاں تب ہی حرکت کرینگی۔ جب پران حکمت کرینگے۔ اندریوں کی حرکت پرانوں کی حرکت کے بغیر نظر نہیں آتی۔ لیکن یہ نیم نہیں۔ کہ جب پران حرکت کریں۔ تب اندریاں ضرور ہی حرکت کریں +

अस्य विस्रंसमानस्य शरीरस्थस्य देहिनः देहाद्विमुच्यमानस्य किमत्र परिशिष्यते । एतद्वै तत् ॥ ४ ॥

(پدارتھ) शरीरस्थस्य विस्रंसमानस्य علیحدہ ہونیکی حالت اس کے अस्य جسم میں رہنے والے देहिनः جیوآتما کے देहाद्विमुच्यमानस्य جسم سے علیحدہ ہونے کے وقت किम کیا अत्र اس جگہ परिशिष्यते باقی رہ جاتا ہے۔

एतद्वै तत् یہ وہی ہے +

(ارتھ) جب یہ آتما شریر کو چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ یہ شریر جو سنیوگ سے بنا ہے۔ اس کے اجزا کا علیحدہ علیحدہ ہوجانا لازمی ہے۔ کیونکہ جو چیز پیدا ہوتی ہے۔ اُس کا ناش ضروری ہے۔ اور جب یہ شریر میں رہنے والا جیوآتما شریر کو تیاگ دیتا ہے۔ تو جسم میں کونسی شے باقی رہ جاتی ہے۔ اس سوال کا جواب رشی نے دیا ہے کہ وہی جیوآتما ہے۔ جو اس شریر کے ناش سے بھی ناش نہیں ہوتا +

(سوال) جب شریر ناش ہوگیا تو جیو کیوں نہیں ناش ہوتا +

(جواب) ناش کے معنے کارن میں شامل ہوجانا جیسے مکان اینٹوں کے سنیوگ سے بنا ہے مکان کا ناش کیا ہے۔ اینٹوں کا الگ الگ ہوجانا۔ تو جو شے سنیوگ سے پیدا ہوگی۔ وہ ویوگ سے ناش ہوجائیگی لیکن جیوآتما کے اجزا نہیں۔ اور نہ ہی وہ سنیوگ سے بنا ہے نہ ہی اُس کا کوئی کارن یعنے علت ہے۔ جب اُس کا کوئی کارن ہی نہیں تو کس میں شامل ہوجاوے جب کسی کارن میں شامل ہی نہ ہو تو ناش کیسے کہہ سکتے ہیں +

(سوال) بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ شریر کے ناش ہونے کے بعد برہم ہی رہ جاتا ہے +

(جواب) برہم تو ہر شے کے ناش کے بعد بھی رہ جاتا ہے۔ اس واسطے شریر کے ناش کے بعد برہم رہ جاتا ہے۔ اس کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ جو شئے پیدا ہوگی

نہیں ہوتی۔ چونکہ زندگی کا اصل حفاظت اور تعمیر ہے اور یہ دونوں جیو کے سبب ہیں۔ لہٰذا زندگی کا سبب جیو ہے +

हन्त तइदं प्रवक्ष्यामि गुह्यं ब्रह्म सनातनम् । यथा च मरणं प्राप्य आत्मा भवति गौतम ॥ ६ ॥

(پدارتھ) हन्त ہم قابل رحم نچیکیتا تجھ کو موجودہ مضمون کے موافق प्रवक्ष्यामि کہتا ہوں یعنے اپدیش کرتا ہوں गुह्यं جو مخفی راز ہے ब्रह्म وید سے ظاہر ہوا सनातनम् جو ہمیشہ سے ہے यथा جیسے मरणं موت کو प्राप्य حاصل کر کے आत्मा جیو آتما भवति ہوتا ہے गौतम گوتم کے کل میں پیدا شدہ نچیکیتا +

(ارتھ) یم آچاریہ کہتے ہیں کہ قابل رحم نچیکیتا میں تجھ کو وہ اپدیش جو سناتن سے ویدوں نے اس بارے میں کہا ہے کہ جیو آتما مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے بتلاؤ نگا۔ اگرچہ یہ ودیا پوشیدہ نہیں جس کو عام لوگ جان سکیں چونکہ مخفیہ راز ہے۔ جس کو آتم ودیا کے جاننے والے یوگی ہی جان سکتے ہیں۔ عوام کی دسترس نہیں کیونکہ جو جیو آتما کے سروپ کو جان جاتے ہیں وہی اس بات کو جان سکتے ہیں کہ اس شریر سے نکلنے کے بعد جیو کہاں جاتا ہے۔ جن کو گیان نہیں کہ جیو آتما کیا شے ہے وہ بھید ہے یا کن ہے مرکب ہے یا مفرد درک ہے۔ مدرک تیہ یا اتیہ سو بھاؤ ہے مکت غرضیکہ آتم ودیا سے خالی انسانوں کے واسطے یہ ودیا ایک راز سربستہ ہے +

(سوال) نچیکیتا پر کیا آفت پڑی تھی جس کی وجہ سے یم آچاریہ نے اسے قابل رحم تسلیم کیا ہے۔
(جواب) اول تو نچیکیتا کے پتا نے اس کو موت کو دیدئے کو کہا تھا۔ دوسرے وہ ایسی ودیا کو جاننے کا خواہش مند تھا جس کا ملنا بہت ہی مشکل تھا۔ چونکہ اس مشکل سے پوری ہونے والی خواہش کا پیدا ہو جانا کیا کم مصیبت ہے +

योनिमन्ये प्रपद्यन्ते शरीरत्वाय देहिनः । स्थाणुमन्येऽनुसंयन्ति यथाकर्म यथाश्रुतम् ॥ ७ ॥

(پدارتھ) योनिम् دوسرے شریر کو अन्ये بعض ارواح یعنے جسم کے حامل جیو نہیں کیا प्रपद्यन्ते حاصل کرتے ہیں یعنے دوسرے جسم میں جاتے ہیں शरीरत्वाय

کرموں کا پھل بھوگنے یا آگے کے واسطے کرم کرنے کو جو شریر ملتا ہے اُس کے لئے देहिन جیو

آتما غیر متحرک یعنے حرکت ارادی سے مبرا یونیوں کو स्थाणुम् योनिं بعض مہا پاپی

لوگ حاصل کرتے ہیں यथा जیسا کہ اُن کا कर्म عمل ہوتا ہے अनुसन्ति

جیسا کہ वनुम جیسا کہ سنسکار سے پیدا شدہ گیان ہوتا ہے +

(ارتھ) رشی بتلاتے ہیں کہ اے نچیکتا جی لوگوں کو منش شریر میں برھم گیان ہو جاتا ہے۔ اُن کی مرنے کے بعد جو حالت ہوتی ہے۔ اُس کا ذکر تو ہو چکا ہے۔ باقی وہ لوگ جنہوں نے اِنسان کا جسم پاکر بھی برھم گیان حاصل نہیں کیا۔ یا تو دوبارہ اِنسان کا جسم یا پشو پکشی آدی باگانے وغیرہ حیوانوں کا جنم لیتے ہیں۔ اور جو سب سے نیچ کرم والے جیو ہیں وہ ایسی یونیوں یعنے اجسام کو حاصل کرتے ہیں جہاں وہ حرکت ارادی سے مبرا ہوتے ہیں۔ غرضیکہ جیسا کرم اور گیان ہوتا ہے ویسے ہی جسم میں جنم لیتے ہیں +

(سوال) ستھانوں کا ارتھ دوسرے ٹیکاکار برکش وغیرہ کی یونی کرتے ہیں تم نے حرکت ارادی سے مبرا غیر متحرک یونی کیوں کہا +

(جواب) چونکہ کناد وغیرہ مہرشی برکشوں کو شریر تسلیم نہیں کرتے۔ جیسا کہ پرشست باد بھاشیہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ برکشوں کو وشے تسلیم کرتے ہیں اور مٹی پتھر کی طرح بیان کرتے ہیں اور شرتی شریر کی غرض کو پورے کرنے کے لئے جانا بیان کرتی ہے۔ اس لئے وہ ارتھ صحیح نہیں ہو سکتا لہٰذا اس کا مطلب وہ یونیاں ہیں جو برکشوں کے اندر غیر متحرک طور سے رہتی ہیں +

(سوال) اگر کناد نے برکشوں کو وشے تسلیم کر لیا تو منو نے صاف لفظوں میں ستھاور یونی یعنے برکش بتلایا ہے +

(جواب) جو مطلب ستھانو کا ہے وہی ستھاور کا ہے لیکن اگر کوئی ضد سے بھی کہے کہ برکش یونی ہی ہے تو وید نے صاف لفظوں میں دکھلایا ہے۔ کہ سرشٹی دو قسم کی ہے۔ ایک بھوگنے والی دوسری بھوگ۔ جس میں جیو ہے وہ چیتن سرشٹی بھوگتا یعنے بھوگنے والی کہلاتی ہے جس میں جیو نہیں وہ بھوگ سرشٹی ہے۔ جو کھانے کے واسطے بنی ہے۔ اسی کو ستھاور اور جنگم اسی کو جڑ و چیتن وغیرہ بہت سے ناموں سے پکارا گیا ہے۔ اس جہاں سے بھی تو [illegible]

سب جگت کا رچنے والا ہے وہی سب سے بڑا ہے - وہ مکت سروپ ہے وہ امرت ہے جس کو پی کر لوگ امر ہوتے ہیں - جو لوگ اُس کے نیموں کے موافق چلتے ہیں وہ مکتی کا سکھ حاصل کرتے ہیں - اُسی کے سہارے سورج چاند زمین وغیرہ تمام لوک بستے ہیں - اُس نے جو ایک دوسرے میں آکرشن شکتی پیدا کر دی ہے اُسی سے بندھے ہوئے تمام کُرّے آکاش میں ٹھہر رہے ہیں جس طرح آدمی کا پھینکا ہوا پتھر جب تک شکتی ساتھ رہتی ہے - تب تک آکاش میں اوپر کی طرف جاتا ہے - جہاں شکتی ختم ہو جاتی ہے نیچے کی طرف گرتا ہے ایسے ہی ہر ایک کُرہ اُس کی دی ہوئی شکتی سے حرکت کر رہا ہے - کوئی بھی لوک اُس کے نیم کو نہیں توڑ سکتا سب باقاعدہ حرکت کر رہے ہیں - اسی نیم کے سبب سے جوتش بتلا سکتا ہے کہ ہزار برس بعد فلاں تاریخ کو گرہن ہوگا اور وہ ہوتا ہے - جس برہم کے متعلق نچیکیتا تو نے سوال کیا تھا وہ برہم یہی ہے ۔

(سوال) اس شرتی میں تو یہ بتلایا ہے کہ کوئی بھی پرماتما کے نیم کو توڑ نہیں سکتا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ رات دن پاپ کرتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر پرماتما کے قاعدہ کے خلاف نہ کیا جاوے تو وہ پاپ کہلا ہی نہیں سکتا - پھر شرتی کا کہنا کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے

(جواب) ایک پرماتما کے نیم ہیں اور دوسرے پرماتما کے احکام پرماتما کے نیم کو کوئی توڑ نہیں سکتا مثلاً پرماتما کا نیم ہے کہ آنکھ سے دیکھیں کان سے سنیں ناک سے سونگھیں کوئی ناک سے سن نہیں سکتا - کان سے دیکھ نہیں سکتا - آنکھ سے سونگھ نہیں سکتا پرماتما کا نیم ہے کہ آگ اوپر کی طرف جلنے کوئی شخص آگ کی لاٹ نیچے کی طرف نہیں چلا سکتا - سورج چاند کو تبدیل نہیں کر سکتا مثلاً سردی کے دنوں میں رات بڑی اور دن چھوٹا ہوتا ہے کوئی دن کو بڑا اور رات کو چھوٹی نہیں کر سکتا [illegible] جو چاہتا ہے اُس کو پیدا نہیں کر سکتا - غرضیکہ پرماتما کے نیموں کو توڑنے والا کوئی [illegible] نہیں احکام توڑتے ہیں جن کی سزا ملتی ہے - احکام پر عمل کرنے میں [illegible] آزاد ہیں - اگر عمل کرتے ہیں تو سکھ حاصل ہوتا ہے اگر نہیں کرتے ہیں تو دکھ پاتے ہیں ۔

(سوال) [illegible] [illegible] نہیں کرتا ۔

[illegible] چھوٹوں کا [illegible] ہے - [illegible]

ہیں کل چیزوں میں ایشور کے نیاشے اور دیا اس بات کو جس میں وہ مختار ہوں مجبور کرنا انیائے خیال کرتے ہیں +

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो बभूव । एक-
स्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च ॥ ९ ॥

(پدارتھ) अग्नि: آتش یعنے آگ यथा جیسے एका ایک ہے भुवनम् پیدا شدہ مرکب چیزوں میں प्रविष्ट: پرویش یعنے داخل ہوکر रूपं रूपम् ہر ایک روپ کے ساتھ प्रतिरूप: اُس ہی روپ والی बभूव ہوتی ہے एक: ایک सर्वभूतान्तरात्मा تمام چیزوں کے اندر ویاپک ہونیوالا آتما तथा ایسے ہی یعنے برہم रूपं रूपम् ہر ایک روپ کے ساتھ प्रतिरूप: اُس ہی رُوپ والا ہوتا ہے बहिश्च اور سب روپوں کے باہر بھی ہے +

(ارتھ) جیسے ہر ایک چیز کے اندر ایک ہی اگنی موجود ہے اور جس آکار کی چیزیں ہیں۔ اُس ہی آکار والی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اگنی کا اپنا کوئی آکار نہیں ہر آکار میں جو روپ نظر آتا وہ اگنی کے اندر ہونے کا ثبوت دیتا ہے گویا آکار سے مبرا اگنی ہر ایک آکار کو ظاہر کرنیوالی ہے ہر ایک چیز کے اندر ویاپک ہونے والا پرماتما جس سے مبرا کوئی شے ہی نہیں جو لطیف سے لطیف کے اندر بھی موجود ہے۔ مرکب اشیاء سے مفرد اشیاء اور آکاش لطیف ہیں اس واسطے ہر ایک مرکب شے کے اندر آکاش موجود ہے۔ کوئی مرکب شے نہیں جس کے اندر آکاش ہو وہ مرکب ہے مفرد نہیں۔ پرماتما مفرد اشیاء اور آکاش سے بھی زیادہ لطیف ہے۔ اس واسطے وہ لطیف سے لطیف شے یعنے گُن کے اندر بھی موجود ہے۔ جس طرح پرمانو کے اندر آکاش نہیں رہ سکتا لیکن اُس کے گُن موجود ہوتے ہیں اور جہاں گُن ہوں وہاں پرماتما موجود ہوگا یہ لازمی نہیں کہ جہاں آکاش ہو وہیں پرماتما ہو۔ بلکہ وہ ایسی اجزا یعنے پرمانوؤں کے اندر بھی جن میں آکاش نہیں رہ سکتا موجود ہے اور باہر بھی ہے۔ پرماتما ہر ایک شے کے اگر اندر ہی ہوتا تو چیزیں پرماتما سے بڑی ہوتیں کیونکہ چھوٹی چیز بڑی چیز کے اندر [illegible]

(سوال) لوہے کے برتن سے باہر تو آکاش رہتا ہے۔ اس واسطے آگ اندر باہر دونوں طرف رہ سکتی ہے لیکن آکاش کے باہر کیا شے ہے جس کے اندر رہنے سے پرماتما کو آکاش میں دیاپک جیسے آکاش کے اندر باہر رہنے والا تسلیم کیا جاوے۔

(جواب) جو ظرف ہوگا وہ مظروف سے بڑا تسلیم کرنا پڑیگا چونکہ [illegible] آکاش ہے۔ اس واسطے آکاش لوہے کے برتن سے بڑا ہے لیکن پرماتما آکاش سے بھی بڑا ہے اس واسطے وہ آکاش کے باہر بھی ہوگا جس طرح برتن کے اندر باہر دونوں طرف آکاش ہے۔ اگر کہا جاوے کہ آکاش کس کے اندر ہے تو سب چیزوں کے اندر باہر کہینگے اگر کوئی کہے چیزوں سے باہر آکاش کس میں رہتا ہے۔ اگر کہو اپنے میں تو یہ جواب پرماتما کے لئے بھی جو آکاش سے باہر ہے دیا جا سکتا ہے لیکن اس میں آتماشری دوش ہے۔ کیونکہ آپ ہی ظرف مظروف ہوتا ہے لیکن مظروف ظرف سے چھوٹا ہونا لازمی ہے۔ اور ایک میں چھوٹے بڑے کی نسبت قائم نہیں ہو سکتی لہذا ظرف مظروف کا قاعدہ محسوسات تک ہے۔ پرماتما سب سے بڑا ہے۔ لہذا سب اُس کے اندر ہیں وہ سب سے لطیف ہے لہذا وہ سب کے اندر ہے۔ نہ کوئی اُس سے لطیف ہے اور نہ کوئی اُس سے بڑا ہے جس کے اندر وہ ہو۔

सूर्यो यथा सर्वलोकस्य चक्षुर्न लिप्यते चाक्षुषैर्बाह्यदोषैः।
एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा न लिप्यते लोकदुःखेन बाह्यः॥ ११॥

(پدارتھ) सूर्यः آفتاب یعنی سورج यथा جیسے सर्वलोकस्य تمام دنیا کا چکشو یعنی سارے دیکھنے والوں کا चक्षुः دیکھنے کا اوزار ہے न نہیں लिप्यते پھنستا یا الیپائمان ہوتا चाक्षुषैः آنکھوں کے बाह्य بیرونی दोषैः دوشوں سے یعنی جو نقص آنکھوں میں آتے ہیں۔ وہ سورج میں نہیں آسکتے एकः ایک तथा اسی طرح सर्वभूतान्तरात्मा تمام اشیاء کے اندر رہنے والا جیو آتما न نہیں लिप्यते پھنستا یا آلودہ ہوتا लोकदुःखेन دنیا کے دکھوں سے बाह्यः جو باہر بھی ہیں۔

(ارتھ) جب یہ کہا گیا کہ پرماتما ہر شے کے اندر موجود ہے تو کوئی شبہ کرے کہ اُس سے خالی نہیں لہٰذا

وقت یہ اعتراض پیدا ہُوا کہ کیا وہ پاخانہ وغیرہ گندی چیزوں میں بھی موجود ہے یا نہیں اگر ہے
تو کیا اُس کو بدبو وغیرہ سے تکلیف نہ ہوتی ہوگی۔ ہم ایک دم بدبودار شے کے پاس جانے سے گھبرا
جاتے ہیں۔ وہ اِن کی ناپاک اور بدبودار اشیاء کے اندر کس طرح رہتا ہوگا۔ اس کے جواب میں بتلایا
کہ جس طرح سورج تمام جگت کی آنکھ یعنے دیکھنے کا سبب ہے لیکن آنکھوں کا مددگار ہونے پر بھی
جو بیماری وغیرہ نقص آنکھ میں ہوتے ہیں۔ وہ سُورج میں نہیں آتے۔ ایسے ہی پرماتما سب
جگت کے اندر موجود ہے لیکن دُنیا کے دُکھوں سے آلودہ نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ دنیا میں خراب
ہیں وہ کثیف ہیں۔ اس واسطے کثیف شئے لطیف سے باہر رہ سکتی ہے اندر داخل نہیں ہو سکتی
جب اندر داخل نہ ہو۔ تو کیا نقصان کر سکتی ہے۔ بیشک پرماتما ہر خراب سے خراب میں بھی
سرو ویاپک ہونے کے موجود ہے لیکن اس نیم کے سبب سے کہ کثیف شئے میں لطیف کے گن
جا سکتے ہیں۔ کیونکہ گن اور گنی کا سموائے سمبندھ یعنے لازم و ملزوم کا تعلق ہے جہاں موصوف
جائیگا۔ وہیں گن یعنے صفت جائیگی۔ کوئی صفت اپنے موصوف کو چھوڑ کر جا نہیں سکتی۔
چونکہ کثیف درجہ لطیف درجہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لہذا اُس کے گن بھی وہاں نہیں جا سکتے
پانی میں آگ داخل ہو کر پانی کو گرم کر سکتی ہے لیکن آگ میں پانی داخل ہو کر آگ کو ٹھنڈا نہیں کر سکتا
ایسے ہی پرتھوی وغیرہ کثیف اشیاء کے گن پرماتما کے اندر نہیں جا سکتے۔ نہ ہی کثیف کا اثر
لطیف پر ہوتا ہے۔ اس واسطے سارے جگت کے اندر رہتا ہُوا بھی پرماتما جگت کے
دُکھوں سے آلودہ نہیں ہو سکتا +

एको वशी सर्वभूतान्तरात्मा एकं रूपं बहुधा यः करोति
तमात्मस्थं येऽनुपश्यन्ति धीरास्तेषां सुखं शाश्वतं
नेतरेषाम् ॥ १२ ॥

(پدار رکھنے) एक وہ پرماتما ایک ہے वशी ویاپک ہے सर्वभूतान्तरात्मा سب
چیزوں کے اندر رہنے والا یعنے سرو ویاپک ہے एकम् ایک جگت کے دو ان रूपम्
رُوپ کو बहुधा بہت قسم سے यः جو करोति کرتا ہے तम् اس आत्मस्थम्
آتما میں رہنے والے کو ये جو अनुपश्य — الوجیو کرتے یا اندر دیکھتے ہیں۔

[illegible] جیواتما بدھی مان پُرشوں کو । तेपाम आن پُرشوں کو सुखम سُکھ शास्वति
قائم رہنے والا न نہیں इत دوسروں کو +

(ارتھ) یہ وہ شُرتی ہے۔ جو کُل مذاہب کو ایک کر کے پرماتما کی پُوجا میں لگاتی ہے۔ جو مُدلل طور پر توحید کا اُپدیش کرتی ہے۔ مذہبی دُنیا میں صرف آٹھ جھگڑے ہیں۔ جن کو دُور کر کے یہ شُرتی تمام کو ایک کرتی ہے۔ آٹھ جھگڑے یہ ہیں۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ جگت ایشور ہے بہت سے کہتے ہیں نہیں۔ یہ آستکوں اور ناستکوں کا جھگڑا ہے۔ دوسرا جھگڑا یہ ہے کہ ایشور ایک ہے یا انیک ہے۔ بہت ایک مانتے ہیں بعضے تین سے چوبیس تک مانتے ہیں یہ دوسرا جھگڑا موحد اور مشرکوں کا ہے تیسرا جھگڑا کہ ایشر کہاں ہے کوئی چوتھے آسمان پر ساتویں آسمان پر بیکنٹھ۔ کشیر ساگر۔ گولوک۔ برہم لوک۔ کیلاش۔ موکش سلا وغیرہ یہ ایشور کے مکان کا جھگڑا محدود ماننے والوں میں ہے۔ چوتھا جھگڑا کہ ایشور کرموں کا پھل کس طرح دیتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ایشور کرموں کا پھل دیتا ہی نہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ چتر گپت بھی لکھتا رہتا ہے۔ کوئی مُنکر نکیر دو فرشتے مانتا ہے۔ غرض یہ جھگڑا کرم کا پھل دینے میں پڑا ہُوا ہے۔ پانچواں جھگڑا کہ ایشور نے جگت کو کس چیز سے پیدا کیا کوئی کہتا ہے کہ ایشور نے پیدا ہی نہیں کیا۔ کوئی کہتا ہے کہ کُن کہنے سے پیدا ہو گیا۔ کوئی کہتا پرکرتی سے پیدا ہُوا۔ اس پر بھی بہت ہی جھگڑے ہیں۔ چھٹا جھگڑا ہے کہ جیو برہم میں بھید ہے ابھید۔ کوئی کیولا دویت۔ وششٹھا دویت۔ دویتا دویت وغیرہ سے تسلیم کرتا ہے۔ ساتواں جھگڑا یہ ہے کہ انادی پدارتھ کتنے ہیں کوئی ایک کوئی تین غرضیکہ ۲۴ تک ماننے والے ملتے ہیں بہت سے کُل چیزوں کو انادی مانتے ہیں۔ آٹھواں جھگڑا یہ ہے کہ مُکتی کس طرح ہوتی ہے کوئی گیان سے کوئی سنان سے کوئی کفارہ سے۔ کوئی شفاعت سے ان جھگڑوں کے واسطے اس شُرتی نے فیصلہ کر دیا ہے پہلے جھگڑے کا جواب دیا ہے کہ جگت کرتا ایشور ایک ہے ایک کہنے سے دو سوالوں کا جواب ہو گیا۔ نفی کا جواب ہے سے اور بہتوں کا جواب ایک سے۔ اب سوال ہُوا کہ اگر ایک ہے تو اُس کی وجہ کیا ہے۔ جواب دیا محیط کُل یعنے ویاپک ہونے سے سرو ویاپک۔ دو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ دو سرو ویاپک تسلیم کئے جاویں تو ندخل ہم جنس محال ہے۔ یہ مسئلہ عاید ہوتا تداخل لطیف کثیف میں ہو سکتا ہے یا چھوٹا

بڑے ہیں ہم جنس لطافت اور چھوٹائی موجود نہیں۔ اگر آدھے آدھے وبھاگ تسلیم کئے جاویں تو وہ سروویاپک نہیں۔ جب سرو ویاپک کہا۔ تو سوال پیدا ہوا کہ سب جگہ کس طرح ہے اور اُس کے ہونے کا کیا ثبوت ہے جواب ملا کہ سب کے اندر آتما کی طرح ہے۔ جس طرح ہمارے جسم کی نیم کے مطابق حرکت جیو آتما کی موجودگی کا ثبوت ہے۔ ایسے ہی سنسار کے اندر جو سورج چاند زمین اور ستارے نیم کے ساتھ حرکت کر رہے ہیں۔ جس نیم کے حساب کو جاننے سے پہلے بتلا دیتے ہیں کہ وہ فلاں ماہ میں فلاں نکشتر فلاں جگہ پر ہوگا۔ یہ باقاعدہ حرکت پرماتما کی موجودگی کا ثبوت دے رہی ہے۔ بس سب کے اندر موجود پرماتما ہی سب کے کرموں کا پھل دیتے ہیں۔ بنا کرم پھل دینے والے کے تو کرم کا پھل ہو ہی نہیں سکتا +

(سوال) کیوں نہ مان لیں کہ چترگپت حساب لکھتا ہے یا منکر نکیر لکھتے ہیں +

(جواب) کسی منشی نائب ایجنٹ کا ہونا محدود ہونے کے سبب ممکن ہو سکتا ہے۔ بتلاؤ لا محدود پرماتما کہاں نہیں۔ جہاں اُس کا ایجنٹ پیغمبر رہ کر کام کرے یہ سب تو محدود ماننے کی وجہ سے ہوئے۔ پرماتما لامحدود ہے۔ اس واسطے ان کی ضرورت نہیں لکھنا بھول کی بیماری کا علاج ہے۔ اگر پرماتما میں بھول ہوتی تو اُس کے ایجنٹ یا میر منشی یا فرشتے حساب لکھتے جب اُس میں بھول ہے ہی نہیں تو لکھنے والے کی کیا ضرورت۔ پانچویں سوال کے جواب میں کہا کہ وہ پرکرتی سے جگت کو رچتا ہے۔ بہت سے لوگ کہیں گے کہ یہ کیوں نہ مان لیا جاوے کہ اُس نے کُن کہا کہ جگت پیدا ہو گیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کُن کس سے کہا مخاطب جبتک نہ ہو تو کس سے کہیں بہت سے لوگ کہینگے کہ یہ کیوں نہ تسلیم کیا جاوے کہ جگت ایسا ہی انادی چلا آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی وکار والی چیز انادی ہو نہیں سکتی۔ چھٹے سوال کے جواب میں کہ جیو اور برہم میں بھید ہے جیو کے اندر بھی برہم ویاپک ہے وہ آتما میں رہنے والا پرماتما ہے۔ ساتویں سوال کے جواب میں کہا کہ تین پدارتھ انادی ہیں ایک دیکھنے والا جیو آتما جس کو دیکھیر کہا گیا۔ دوسرے جس کو دیکھتا ہے یعنے پرکرتی تیسرے جس کو اُس کے اندر دیکھتا ہے۔ یعنے برہم جیو برہم اور پرکرتی یہ تین انادی پدارتھ ہیں۔ آٹھویں سوال کے جواب میں کہ مکتی کس کی ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جو ایشور کو ایک سارے جگت میں ویاپک یعنے لامحدود سب کا انترجامی یعنے کُل اندر کی

باتیں جاننے والا کرموں کا پھل دینے والا پرکرتی سے جگت کا رچتا جیو برھم کا بھید تین پدارتھ انادی ملتے ہیں۔ اُنہیں کی مکتی ہوتی دوسروں کی نہیں +

नित्यो ऽनित्यानां चेतनश्चेतनानामेको बहूनां यो विदधाति कामान्। तमात्मस्थं ये ऽनुपश्यन्ति धीरास्तेषाम शान्तिः शाश्वती नेतरेषाम् ॥२३॥

(پدارتھ) नित्य ایک رس رہنے والا नित्यानाम قدیم رہنے والوں میں चेतनः گیان والا ہے चेतनानां گیان والوں میں بھی एकः ایک बहूनां بہتوں کے

यो جو विदधाति دیتا ہے कामान ضرورتوں کو तम اُس

आत्मस्थम آتما میں رہنے والے کو य जो अनुपश्यन्ति انوبھو کرتے یا اندر دیکھتے ہیں धीरा بُردھی مان جیو तेषाम اُنہیں शान्ति دِلجمعی یکسوئی

طبیعت کی शाश्वति قائم رہتی ملتی ہے न نہیں इतरेषाम दوسروں کو +

(ارتھ) جو نتیہ یا ازلی چیزوں میں نتیہ ہے۔ کیونکہ پرکرتی میں وکار ہوتے ہیں۔ اس واسطے اُس کی اوستھا پیدا ہوتی ہے۔ جیو کو یونیوں میں جانا پڑتا ہے۔ جس کے سبب سے اُس کے ساتھ جنم یعنے پیدائش کا لفظ آجاتا ہے لیکن پرماتما ایکرس رہتا ہے نہ اُس میں وکار ہے نہ اوستھا اِس واسطے وہ نتیوں میں بھی نتیہ ہے۔ اور وہ چیتنوں یعنے گیان والوں میں بھی گیانی ہے۔ یعنے سروگیہ ہے۔ دوسروں میں الپگتا کی وجہ سے کسی شئے کے نہ جاننے سے اگیان کا لفظ آسکتا ہے لیکن وہ سروگیہ ہے۔ اس واسطے وہ گیان والوں میں بھی افضل گیان والا ہے۔ وہ ایک ہے لیکن تمام جیوؤں کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ یعنے ہر ایک کو وہ اشیاء جس پر زندگی کا انحصار ہے دیتا ہے اُس آتما میں رہنے والے کو جو جیو آتما من کے تین دوش یعنے مل وکشیپ اور آورن دوش کو دُور کر کے دیکھتے ہیں۔ جس طرح آنکھ میں رہنے والے سرمہ کو دیکھنے کے لئے شیشہ روشنی شیشے کی صفائی۔ شیشہ کا حرکت سے خالی اور پردہ سے مُبرا ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح آتما میں رہنے والے پرماتما کو دیکھنے یعنے من اور برھمچریہ آشرم کے ذریعہ گیان کی روشنی کا حاصل کرنا اور گرہستھ آشرم میں نشکام پر اوپکار کر کے من کو تمام میل سے جو

دوسروں کی بُرائی کے خیال سے پیدا ہوتی ہے۔ دُور کرنا اور بان پرستھ آشرم بذریعہ ویراگ حاصل کر کے یا یوگ کے انگوں کے ابھیاس سے من کی چنچلتا کو روک کر سنیاس آشرم سے اہنکار کے پردہ کو دُور کر کے جو اپنے آتما میں رہنے والے برھم کو لیتے ہیں۔ اُنہیں کو قائم رہنے والی شانتی نصیب ہوتی ہے جنھوں نے اِن آشرموں کے ذریعہ سے من کے دوش دُور نہ کیئے ہوں۔ اُن کو شانتی نصیب نہیں ہو سکتی +

तदेतदिति मन्यन्ते ऽनिर्देश्यं परमं सुखं। कथन्नु तद्विजानीयां किमु भाति विभाति वा ॥२४॥

(پدارتھ) तत् اُس کو एतत् اس طرح سے मन्यन्ते مانتے ہیں अनिर्देश्यं جو کسی طرح یہ ہے نہیں کہا جا سکتا परमम् سب سے اوتم सुखम् سُکھ سروپ پرماتما कथन्नु کس طرح سے तत् اُس کو विजानीयाम् میں جان سکوں۔ किमु भाति کیا وہ پرکاش کا سبب ہے विभाति वा یا پرکاشک ہے +

(ارتھ) جبکہ تمام لوگ اُس سُکھ سروپ پرماتما کو کسی طرح سے یہ ہے ایسا اشارہ کر کے کہا نہیں جا سکتا۔ ایسا ماننے میں دوسروں کو یہ کہتے ہوئے کہ یہ برھم نہیں وہ برھم نہیں۔ اس طرح سے ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ برھم سب سے زیادہ لطیف ہے۔ اُس کے جتلانے کے واسطے ایسا کوئی ذریعہ نہیں کہ جس سے اُس کو کوئی بتا سکے۔ نچیکیتا نے کہا کہ ایسی حالت میں اُس کو میں کس طرح جان سکوں کہ وہ پرکاش کا سادھن ہے۔ جس سے سب چیزیں پرکاش ہوتی ہیں۔ یا وہ خود بخود پرکاش ہو رہا ہے۔ وہ کیا شے ہے ایسا مجھے گیان کس طرح ہو۔ اس کے جواب میں آچاریہ کہتے ہیں +

न तत्र सूर्यो भाति न चन्द्रतारकं नेमा विद्युतो भान्ति कुतोऽयमग्निः। तमेव भान्तमनुभाति सर्वं तस्य भासा सर्वमिदं विभाति ॥२५॥

(پدارتھ) न نہیں तत्र اُس برھم میں सूर्यः آفتاب یعنے سورج भाति پرکاش کرتا न نہیں चन्द्र چاند तारकं تارے न نہیں इमाः विद्युतः

بجلی कुतः کہاں अयम अग्निः آگ तमेव اُسی کے भान्तम
پرکاش سے سب سورج چاند تارے अनुभाति پرکاشت یعنے روشن ہوتے सर्वम
وغیرہ तस्य اُس کے भासा روشنی سے सर्वम سب کچھ इदम اِس
جگت विभाति صاف طور پر پرکاش ہوتا ہے ۔

(ارتھ) پرماتما کے دکھلانے کے واسطے سورج کے پرکاش کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ سورج کا پرکاش کثیف ہونے سے آتما کے اندر جا ہی نہیں سکتا ۔ اور پرماتما کا درشن آتما کے اندر ہوگا ۔ جب سورج کا پرکاش آتما کے اندر نہیں دکھلا سکتا ۔ تو پرماتما کو کیسے دکھلا سکتا ہے چاند کا پرکاش بھی اُس جگہ کام نہیں دیتا ۔ کیونکہ وہ بھی آتما سے کثیف ہے ستاروں کی بھی یہی حالت ہے ۔ بجلی کا پرکاش بھی پرماتما کو دکھلا نہیں سکتا ۔ پھر اگنی کے پرکاش سے کیسے دیکھ سکتے ہیں ۔ اُسی پرماتما کے پرکاش کو لیکر یہ سب چاند سورج ستارے اور بجلی روشن ہوتی ہیں ۔ اگر پرماتما ان کو پرکاش نہ دے ۔ تو یہ کچھ بھی پرکاش نہیں کر سکتے ان کے اندر جو کچھ پرکاش ہے ۔ وہ ان کا ذاتی نہیں ۔ بلکہ پرماتما کا دیا ہُوا ہے ۔ جیسے ہر ایک آتما جانتا ہے ۔ کہ لوہے میں ذاتی طور پر حرکت نہیں گھڑی ساز نے لوہے کے پُرزے بنا کر اُن کی گھڑی بنا دی ۔ اور اُس کو چابی دیکر چلا دیا جاہلوں کے خیال میں تو گھڑی اپنے خاصہ یعنے سوبھاؤ سے چل رہی ہے لیکن عقلمند اور عالم جانتے ہیں کہ گھڑی میں جو حرکت ہے ۔ وہ گھڑی ساز کی دی ہوئی حرکت انتظامی ہے جتنی دیر تک اُس چابی کا اثر رہیگا گھڑی چلتی رہیگی ۔ لیکن اُس عارضی اثر کو جو گھڑی ساز نے چابی کے ذریعہ گھڑی میں داخل کیا ہے ۔ جس وقت علیحدہ کر لیا جائے ۔ تو گھڑی ویسی کی ویسی غیر متحرک لوہے کی حالت میں موجود ہوگی ۔ ایسے ہی جس قدر لوک ہیں ۔ سب پرماتما کی بنائی ہوئی گھڑیاں ہیں جو اُس کے نیم کے مطابق چل رہی ہیں ۔ ذاتی طور پر کسی بھی لوک میں چلنے کی شکتی نہیں ۔ جس قدر اثر جس لوک میں اُس صانع کا ان سے پڑ رہا ہے اُسی قدر وہ لوک کام دے رہا ہے ۔ یم آچاریہ نچیکیتا کو بتلاتے ہیں ۔ کہ جو کچھ پرکاش ہے وہ سب پرماتما کا پرکاش ہے ۔ جب وہ اس سب پرکاش کو دینے والا ہے ۔ تو اس کا پرکاش

سے ہم اُس کو کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ہاں اس پرکاش کی اصلیت پر غور کرنے سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ جس سے یہ پرکاش آیا ہے۔ وہ پرماتما ہے جیسے گھڑی کو چلتے دیکھ کر اور اُس کے اندر لوہا وغیرہ غیر متحرک چیزوں کو دیکھ کر سمجھدار آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اُس کو کسی طاقتور نے چلایا ہے کیونکہ لوہے میں چلنے کی طاقت نہیں۔ گو وہاں پر گھڑی ساز نظر آئے۔ لیکن گھڑی کا کام اُس کی ہستی کا اظہار کرتا ہے +

(سوال) کیا پرماتما جیو آتما کے اندر ہی نظر آتا ہے۔ باہر پرکرتی میں نظر نہیں آتا اگر معلوم نہیں ہوتا۔ تو ہونے کا کیا ثبوت +

(جواب) پرماتما پرکرتی کے اندر بھی ہے۔ جس کا ثبوت پرکرتی میں نیم کے مطابق سنیوگ اور ویوگ ہوتا ہے۔ چونکہ سنیوگ اور ویوگ دو متضاد صفات ہیں جو کسی ایک شے کا ذاتی خاصہ نہیں ہو سکتے۔ لہذا وہ عارضی ہی تسلیم کرنے پڑتے ہیں۔ اور کوئی شے ایسی ہے نہیں جو پرمانو یعنے ذرے کو پکڑ کر ملایا الگ کر سکے نہ کوئی پکڑنے کا اوزار نظر آتا ہے۔ لہذا وہ حرکت دینے والا اُس کے اندر ہی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ حرکت دو ہی طرح سے آسکتی ہے۔ یا تو پران وغیرہ اندر سے دیں یا کوئی باہر سے کھینچے پس ماننا پڑتا ہے کہ حرکت اندر سے آتی ہے۔ پرمانو کے اندر آکاش وغیرہ کے نہ ہونے سے پران وغیرہ رہ نہیں سکتے۔ لہذا پرماتما ہی سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ پرکرتی کے میلا ہونے سے اُس کے اندر رہنے والے پرماتما کا درشن نہیں ہو سکتا۔ جیسے سورج کا عکس کل زمین پر پڑتا ہے۔ لیکن دیکھا اُسی جگہ جاتا ہے جہاں صاف پانی یا شیشہ وغیرہ ہوں۔ پس پرماتما کے درشن آتما کے اندر ہی ہو سکتے ہیں +
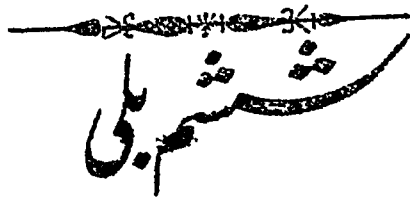
ऊर्ध्वमूलोऽवाक्शाख एषोऽश्वत्थः सनातनः। तदेव शुक्रं तद्ब्रह्म तदेवामृतमुच्यते। तस्मिँल्लोकाः श्रिताः सर्वे तदु नात्येति कश्चन ॥ एतद्वैतत् ॥ १ ॥

(بار رکھ) ऊर्धमूल: نیچے ہے جڑ جس کی अवाक् शाखा نیچے کی طرف
جس کی شاخ ہیں एष: یہ جسم انسانی جو نظر آتا ہے अश्वत्थ پیپل کے درخت کیطرح
सनातन: ہمیشہ رہنے والا तदेव وہی शुक्रम शुद्ध جگت کا کارن तत
ब्रह्म وہ सब سے بڑا तदेव وہی अमृतम ناش یعنے فنا سے مبرا उच्यते
کہلاتا ہے तस्मिन اسی برھم میں लोका کرہ دنیاں श्रिता قائم
ہیں یعنے برھم ہی تمام کرون کو دھارن کرتا ہے सर्वे سب तदु اُس برھم کو न
نہیں अत्येति اولنگھن کرتا یعنے خلاف ورزی کرتا कश्चन کوئی

(ارتھ) یہ انسانی جسم ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ اوپر کی طرف ہے۔ اور شاخ نیچے کی طرف ہیں۔ اور یہ درخت ہمیشہ سے کل درختوں کے خلاف ایسا ہی بنتا ہے۔ اس شریر کا کارن وہی برھم ہے۔ جو سب سے بڑا ہونے پر بھی ناش سے مبرا ہے۔ جس کے سہارے یہ سارا جگت قائم ہے کوئی اُس کے نیم کو توڑ نہیں سکتا +

(سوال) اِس درخت یعنے شریر کی جڑ کیا ہے جو اوپر کی طرف ہے +

(جواب) سر اس درخت کی جڑ ہے۔ اور پیٹ وغیرہ اس کا موٹا تنا ہے۔ جو ٹانگوں سے دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ پاؤں اور انگلیاں وغیرہ اور ہاتھ سب اس کی شاخ ہیں +

(سوال) شریر کو برکش اور سر کو جڑ اور باقی کو شاخ کیوں بتلایا +

(جواب) چونکہ شریر درخت کی طرح سوکھنے والا ہے جیسے درخت کا ناش ہوتا ہے۔ ایسے ہی شریر بھی ناش ہوتا ہے۔ اگر سر کو نیچے کر کے کھڑا کیا جاوے۔ تو یقین ہی شریر ایک درخت معلوم ہوگا علاوہ اس کے رس درخت میں جڑ سے پہنچا کرتا ہے۔ اس شریر کو بھی سر کے ذریعہ سے خوراک پہنچتی ہے اس واسطے سر ہی اس شریر کی جڑ ہے۔ دوسرے ہر ایک کرم جو کیا جاتا ہے۔ اُس کا مول گیان ہے۔ اور شاخ کرم ہے۔ بغیر گیان کے کوئی کرم ٹھیک طور پر ہو نہیں سکتا اور ساری کے ساری گیان اندریاں سر میں ہیں۔ اس واسطے جس کرم کے واسطے یہ شریر بنا ہے اُس کا مول سر میں ہے۔ اور باقی کرم اندریاں جو شاخ ہیں جسم کے نیچے حصوں میں ہیں۔ اس طرح اور بہت سے اسباب ہیں۔ جن کے سبب سر مول اور باقی جسم کے حصہ شاخ کہلا سکتے ہیں +

यद्दिदं किंच जगत्सर्वं प्राण एजति निःसृतम्। महद्भयं वज्रमुद्यतं य एतद्विदुरमृतास्ते भवन्ति ॥ २ ॥

(پدارتھ) यत् جو जगत् یہ جو پرپنچ نظر آتا ہے किंच بہت تھوڑا کم इदम् پیدائش اور ناش والا ہے प्राणे بہت بجلی کی طرح ان میں حرکت ہوسے सर्वम् سب महद्भयम् اپنے کرم کے واسطے حرکت کرتا ہے निःसृतम् پیدا شدہ एजति بہت خوف دینے والا उद्यतम् جیسے ہست دہات کی طرح سخت वज्रम् پیدائش اور موت کا سبب ہے य جو انسان एतत् اس بات کو विदुः جانتے ہیں अमृताः مکتی حاصل کرنے والے ते وہ भवन्ति ہوگئے ہیں +

(ارتھ) یہ جگت جو پرماتما سے پیدا ہوا ہے اور جو پرماتما کی نسبت بہت ہی چھوٹا ہے - وہ جانداروں کی زندگی کا سبب پرماتما کی موجودگی کے سبب سے ہے - اور اسی کے سبب تمام ہی جگت میں حرکت پائی جاتی ہے جس طرح گھڑی میں جو حرکت نظر آتی ہے بظاہر تو وہ حرکت گھڑی کے پرزوں کے ایک دوسرے کے تعلق سے معلوم ہوتی ہے حقیقت میں وہ حرکت گھڑی ساز کی حرکت کے سبب سے جو وہ چابی دیکر اور گھڑی کے پرزوں میں نیم قائم کرکے دیتا ہے اسی سے ہوتی ہے - ایسے ہی جو حرکت جگت میں نظر آتی ہے وہ غیر مُدرک اور غیر متحرک مادہ کے سبب سے نہیں - بلکہ پرماتما کے سبب سے ہے - یہ جگت بہت بڑے خوف کا دینے والا ہے جس طرح بجر کے لگنے سے سخت چوٹ لگتی ہے - ایسے ہی جگت کے کاموں میں خوف بنا رہتا ہے - کمزوروں کو زبردستوں سے خوف ہوتا ہے - دولتمندوں کو چوروں اور راجا سے خوف ہوتا ہے چھوٹے راجاؤں کو بڑے راجہ سے ڈر لگتا ہے - بڑے راجہ کو موت سے ڈر ہوتا ہے - غرضیکہ دنیا میں کوئی ایسا جیو نہیں جس کو خوف نہیں ہوتا کیونکہ یہ پیدا شدہ جسم ناش ہونے والا ہے - اور کسی بڑے سے بڑے جاندار یا بادشاہ کی طاقت نہیں - جو اس جسم کو موت سے بچا سکے - جو لوگ اس بات کو جان جاتے ہیں کہ اس جگت کی ہر ایک چیز فانی ہے - اور دنیا کی چیزوں [illegible] دکھ کا سبب ہے صرف ایک ایشور ہی ہے جس کی اپاسنا سے دکھ سے بچ سکتے ہیں اس واسطے وہ دنیا کی محبت چھوڑ کر پرماتما کے جاننے کی کوشش کرتے ہیں - [illegible]

کو پاتے ہیں وہ مکت ہو جاتے ہیں +

(سوال) کیا جگت میں جو حرکت ہے وہ اپنی ذاتی نہیں۔ جہاں سائنس سے پتہ لگتا ہے حرکت مادے کے اندر سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ کوئی باہر سے حرکت دینے والا نظر نہیں آتا +

(جواب) ایشور سب سے لطیف ہونے کے سبب سب کے اندر ہی موجود ہے۔ لہٰذا سب کے اندر سے جو حرکت نظر آتی ہے۔ وہ ایشور کے سبب سے ہے۔ ایشور محدود اور کثیف نہیں۔ جو باہر سے حرکت دیتا ہوا نظر آئے جس طرح شریر کو حرکت دینے والا جیو آتما اندر سے حرکت دیتا ہے ایسے ہی پرماتما نہ جیو آتما حرکت دیتا ہوا دکھائی دیتا ہے +

(سوال) شریر کے اندر جو حرکت دیکھتے ہیں۔ وہ خون کی حرکت کے سبب سے ہے اور دنیا میں جو حرکت نظر آتی ہے وہ کشش کے سبب سے ہے نہ کوئی جیو آتما ہے نہ پرماتما +

(جواب) اگر شریر کے اندر ایک ہی حرکت ہی ہوتی تو کہہ سکتے تھے۔ کہ اس حرکت کا سبب خون کی گردش ہے لیکن جسم کے اندر حرکت کے ساتھ گیان بھی پایا جاتا ہے۔ کہ کوئی گیان کے ساتھ حرکت دیتا ہے تین قسم کی حرکت جو ارادے کے سبب سے پائی جاتی ہے وہ خون کی گردش سے نہیں ہو سکتی بیٹھنے کرنا نہ کرنا الٹا کرنا جس طرح انجن میں حرکت سٹیم کے سبب سے ہوتی ہے۔ لیکن وہ ایک ہی قسم کی ہو سکتی ہے لیکن ڈرائیور کی موجودگی سے وہ تین قسم کی ہو جاتی ہے اگر انجن میں ڈرائیور موجود نہ ہوں۔ تو تین قسم کی حرکت نہیں ہو سکتی۔ ایسے ہی جسم کے اندر تین قسم کی حرکت جیو آتما کی موجودگی سے ہوتی ہے۔ اگر جگت میں کشش سے حرکت ہوتی۔ تو وہ ایک ہی قسم کی ہوتی جگت میں جو تین قسم کی حرکت ہے یعنے پیدا ہونا۔ قائم رہنا اور فنا ہونا۔ یہ پرماتما کی ہستی کا ثبوت دیتا ہے کشش تو پرماتما کے نیم سے پیدا ہوتی ہے جیسے گھڑی کے پنڈولوں میں جو کشش ہے۔ وہ خون کے سبب سے نہیں۔ بلکہ وہ گھڑی ساز کے لوہے کو ایسا بنانے کے سبب سے ہے۔ مفرد اجزا میں تو کشش مانگر کوئی مرکب کر ہی نہیں سکتا کیونکہ جب برابر والی چیزیں ایک ہی مادے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ تو ملاپ نہیں ہو سکتا جب بڑی شے چھوٹی کو اپنی طرف کھینچے تو ملاپ ہو سکتا ہے۔ سو وزنوں کو اس نیم سے ملانا کہ ان میں کشش پیدا ہو جاوے۔ سوائے پرماتما کی شکتی کے ناممکن ہیں۔ جو لوگ بغیر ایشور کے دنیا کے نیم کو چلانا چاہتے ہیں وہ بہت

تھوڑے وچار کے آدمی ہیں ورنہ عقلمند تو جانتا ہے کہ جس گھڑی میں جو حرکت انتظامی ہے۔ جس سے پہلے بتلا سکتے ہیں کہ فلاں وقت یہ سوئی اس جگہ ہوگی اور فلاں سوئی اس جگہ یہ سب گھڑی ساز کے نیم سے چابی دینے کے سبب سے ہے۔ ایسے دُنیا کے تمام ستارے جو قاعدے کے اندر گردش کرتے ہیں جس سے عالم جوتشی بتلا سکتا ہے کہ فلاں وقت میں فلاں ستارہ اس جگہ پہنچیگا۔ سینکڑوں نہیں نہیں ہزاروں برس پہلے بتلایا جا سکتا ہے کہ فلاں دن اور وقت میں سورج گرہن ہوگا۔ فلاں وقت میں چاندگرہن ہوگا۔ غرضیکہ جس طرح انجن کی سکیم کے موافق تین قسم کی رفتار ڈرائیور کی ہستی کا ثبوت ہے۔ اکیلی سٹیم سے ہونا ممکن نہیں۔ ایسے ہی جسم میں تین قسم کی حرکت جیو کی ہستی کا ثبوت ہے۔ اکیلی پرانوں سے یا خون کی گردش ہو نہیں سکتی۔ ایسے ہی جگت میں نیم کے موافق جو کام ہو رہا ہے جس کا بندھا ہوا ہر ایک ذرہ کام کر رہا ہے۔ وہ پرماتما کی حرکت کا ثبوت ہے۔ اس کو اگلی شرتی میں اور واضح کرتے ہیں +

भयादस्याग्निस्तपति भयात्तपति सूर्यः। भयादिन्द्रश्च वायुश्च मृत्युर्धावति पञ्चमः ॥ ३॥

(پدارتھ) भयात् خوف سے इस्य اِس برہم کے अग्निः اگنی तपति جلانے کے یعنی جلایان کرتی یا اوپر کی طرف چلتی ہے؛ भयात् خوف سے یا نیم سے तपति جلاتا ہے یا روشنی دیتا ہے یا حرکت کرتا ہے؛ सूर्यः سورج یعنی آفتاب भयात् خوف سے یا نیم سے इन्द्रः बिجلی کا کام کرتی ہے च اور वायुः ہوا چلتی ہے च اور मृत्युः موت धावति دوڑتی ہے पञ्चमः پانچواں۔

(ارتھ) پرماتما کے نیم سے پانچ چیزیں حرکت کرتی ہیں۔ کوئی ان کو اس نیم سے الگ نہیں کر سکتا۔ [illegible] یہ پرماتما کا خوف ایسا زبردست ہے۔ پرماتما کے نیم سے اگنی کی ہمیشہ [illegible] اوپر کو جلتا ہے۔ اگر لاکھوں آدمی بھی کوشش کریں تو وہ شعلہ نیچے کی طرف نہیں چل سکتا۔ پرماتما کے نیم کے اندر سورج کام کرتا ہے جس وقت سورج دس بجے کا ہو اگر کروڑوں [illegible] سے بڑے بادشاہ کوشش کریں تو وہ سورج بارہ بجے کا یا [illegible] نہیں [illegible] [illegible] نیم پر چلائی جاتی ہے۔ تو بڑی سے بڑی چیزیں [illegible] کر [illegible] جاتا ہے کوئی اس کو روک [illegible]

کی گتی کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ پرماتما کے نیم میں ہوا چلتی ہے جس وقت پورب کی طرف چل رہی ہو کوئی اُس کو پشچم کی طرف نہیں پھیر سکتا۔ پرماتما کے نیم میں موت کام کرتی ہے۔ دُنیا کے بڑے بادشاہ لاکھوں فوجوں قلعوں توپوں ڈاکٹروں سائنٹسٹوں کی موجودگی میں ایک منٹ کے لئے بھی موت کو روک نہیں سکتے۔ موت پرماتما کا ایسا وارنٹ ہے کہ سب بڑے بادشاہوں کو پکڑ لے جاتا ہے۔ غرضیکہ پرماتما کے نیم کو روکنے کی طاقت کسی میں نہیں یوں تو پرماتما سے باغی بہت سے ناستک ہو چکے ہیں اب موجود بھی ہیں اور ہونگے بھی لیکن یہ طاقت کسی میں نہیں کہ پرماتما کے وارنٹ موت سے بچ سکیں۔ ساری طاقت اور زور پرماتما کے نیم کے اندر ہی کام دے سکتا ہے۔ اُس کے نیم کے خلاف چلنے میں سب زائل ہو جاتا ہے

(سوال) اشرتی نے بتلایا ہے کہ بجلی پرماتما کے نیم کے اندر چلتی ہے لیکن بہت سے آدمی ہیں۔ جو سائنس کے زور سے بجلی سے کام لیتے ہیں۔ اُس کو تار وغیرہ میں بند کر کے اپنے نیم میں چلاتے ہیں

(جواب) جن چیزوں میں بجلی کو قائم رکھنے کی طاقت پرماتما نے رکھی ہے۔ انہیں سے وہ کام لیتے ہیں۔ اس واسطے وہ پرماتما کے نیم کے اندر کام کرتے ہیں باہر نہیں

(سوال) بہت سے ہتھیار سے کسی کو مار دیتے ہیں۔ باوجودیکہ اُس وقت اُس کی موت نہیں

(جواب) جس وقت موت نہ آئی ہو اُس وقت کوئی ہتھیار کام نہیں دیتا۔ اس کی شہادت ملکہ معظمہ کی زندگی سے ملتی ہے۔ کہ سینکڑوں لوگوں نے گولیاں چلائیں۔ ایک بھی کارگر نہ ہوئی۔ اور فرانس کے پریذیڈنٹ وغیرہ ایک ہی گولی سے مر گئے

इह चेदशकद्बोद्धुं प्राक्शरीरस्य विस्रसः । ततः सर्गेषु लोकेषु शरीरत्वाय कल्पते ॥ ४॥

(پدارتھ) इह اس شریر میں चेत् اگر انسان अशकत् جان سکے کہ تمام پیدائش ہیں یا تمام حرکات ہو رہی ہیں۔ وہ سب ایشور کی طاقت ہے۔ बोद्धुं جان प्राक् پہلے शरीरस्य جسم کے विस्रसः ناش ہونے کے ततः اس گیان سے सर्गेषु پیدائش کے قابل ہے लोकेषु رشی وغیرہ لوکوں میں शरीरत्वाय جسم کے قابل ہوں

[illegible]

(ارتھ) اگر انسان ہیں اس جنم میں اس بات کے جاننے کی لیاقت ہوجاوے کہ تمام جگت میں جو حرکت ہورہی ہے۔ وہ برھم کی طاقت سے ہورہی ہے۔ کیونکہ مادہ بذات خود متحرک ہونے کی حالت میں مل نہیں سکتا۔ اور نہ ہی صرف غیر متحرک ہونے کی حالت میں مل سکتا ہے اس واسطے جسم کے ناش سے پہلے اُس کا جان لینا لازمی ہے۔ اور جب تک آدمی اُس کو نہ جان جاوے تو اُس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سرشٹی کے آغاز میں جب دُنیا کے بننے کا وقت ہوتا ہے اور پرتھوی وغیرہ لوک بنتے ہیں تو وہ شریر کو دھارن کرتا ہے۔ گویا جو جان جاتے ہیں وہ تو مکت ہوجاتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں۔ وہ بار بار جنم مرن کے چکر میں گھومتے ہیں حقیقت میں انسان کا جسم سرشٹی کی آخر سیڑھی ہے جو سب سے نیچے پیدا ہوتا۔ اور سب سے پہلے ناش ہوتا ہے اگر اس سیڑھی سے منزل پر پہنچ گیا۔ تو کامیابی ہوگئی۔ اگر رُک گیا تو نیچی منزل میں جاگرا۔ اس واسطے ہر ایک انسان کو ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ ہم آخری منزل پر آپہنچے ہیں۔ جہاں کی ذرا سی غفلت تمام محنت کو رائیگاں کھو دیگی۔ جس قدر جلدی ہوسکے پرماتما کا گیان حاصل کرنا چاہیئے جتنی مادی چیزیں ہیں۔ وہ نہ تو جیو آتما کے لئے نہ کبھی مفید تھیں نہ اب ہیں نہ آگے ہونگی۔ کیونکہ مادی اثر آتما پر پہنچ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ مادہ کثیف اور جیو آتما لطیف ہے +

(سوال) سارے کرم تو مادی اوزاروں سے ہوتے ہیں۔ پھر مادہ جیو آتما کے واسطے مفید کیوں نہیں +

(جواب) کرم کا پھل انتہکرن کی شُدھی یا میلا ہوتا ہے۔ اگر کرم بد کیا جائیگا تو من پر خراب سنسکار پڑ جائیں گے جس سے من میلا ہوجاویگا۔ اگر کرم نیک اور نشکام ہوگا تو من شُدھ ہو جائے گا۔ اگر نشکام اور نیک کرم ہونگے۔ تو سنسکار نیک ہونگے جس سے دنیاوی سکھ ہوگا کرم سے مُکتی یا آتما کی اونتی نہیں ہوسکتی۔ آتما کی اونتی صرف پرماتما، کرم گیان اور اُپاسنا سے ہوتی ہے + (واکیہ نمبر ۵ نمبر ۹ کے بعد ملاحظہ ہو)

इन्द्रियाणां पृथग्भावमुदयास्तमयौ च यत् । पृथगुत्पद्यमानानां मत्वा धीरो न शोचति ॥

(پدارتھ) इन्द्रियाणां — اندریہ کان وغیرہ گیان اندریاں اور زبان وغیرہ کرم اندریاں

کی पृथगभावम علیحدہ ہستی کو یعنے یہ جیو آتما سے الگ ہیں آتما نہیں उदयास्तमयौ
ترقی تنزل یا پیدائش اور ناش والی ہیں اور جو ہیں یعنے اندری پیدا اور ناش ہوتی ہیں
पृथक علیحدہ اور پیدا شدہ یعنے کو उत्पद्यमानानां اپنے سروپ سے الگ मत्वा
مان کر یا جان کر धीरः بدھی مان یعنے صاف عقل न نہیں शोचति فکر کرتا
(ارتھ) جب تک انسان اندریوں کو اپنا سروپ خیال کرتا ہے تب ہی تک دُکھ اور فکر رہتا
ہے۔ کیونکہ اندریاں پیدا شدہ ہونے سے وکار والی ہیں جس وقت انسان کو یہ خیال ہو جاتا
ہے۔ کہ میں جیو آتما ہوں جو نتیہ ہے اور یہ اندریاں پیدا اور ناش ہونے والی ہیں یہ میرا سروپ
کس طرح ہو سکتی ہیں لہذا یہ اندریاں میرے سروپ سے الگ ہیں۔ کیونکہ کوئی پیدا شدہ نتیہ کے
سروپ میں شامل نہیں ہو سکتی جب اندریاں مجھ سے الگ ہیں تو ان کے وکاروں سے میرا نفع
نقصان ہی کیا ہے۔ میں نتیہ ہوں۔ مجھ میں تو کوئی وکار نہیں لیکن یہ شدھ اور وکار والی
ہے۔ اس واسطے مجھے اپنے کرتویہ کو پالن کرنا چاہئے۔ نہ کہ ان کے وکاروں میں پھنسنا۔ بس
وہ جسم اور اندریوں کے فکر سے مبرا ہو جاتا ہے۔ نتیہ آتما کی تو کوئی ہانی ہو نہیں سکتی سارا دُکھ پیدائش
اور ناش والی اندریوں کے سبب سے ہے +

(سوال) اندریوں کو اپنے سروپ سے علیحدہ کس طرح جان سکتا ہے +

(جواب) روزمرہ ہم اپنی زندگی میں دو حالتوں کو دیکھتے ہیں۔ ایک جاگرت اوستھا یعنے جاگنا
بیداری جبکہ ہم اندریوں کو اپنا سروپ مانتے ہیں۔ اور ان کے وشیوں کو بھوگتے ہیں۔ آنکھ
سے اچھا روپ دیکھتے ہیں کان سے اچھے شبد سنتے ہیں۔ ناک سے اچھی خوشبو سونگھتے ہیں رسنا
اندری سے رس لیتے ہیں۔ اس وقت تمام دُکھ بھی آ جاتے ہیں۔ یعنے حسد، حرص، شہوت
نفسانی وغیرہ اور دوسرے سشپتی کی حالت یعنے خواب غفلت جس میں کوئی اندری نہیں
ہوتی۔ تو اس وقت کسی قسم کا رنج و غم اور فکر نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس وقت اندریاں جیو آتما
کے سروپ سے الگ ہیں۔ الگ ہوتی ہیں۔ اُن سے آتما کا تعلق نہیں ہوتا ہے۔ قدرت نے اس
مثال سے صاف طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ جس وقت اندریوں میں اہنکار ہوگا یعنے جیو آتما کو
یہی یا میرا تسلیم کریگا تب تمام قسم کے دُکھ ہونگے۔ جہاں اُن کے اہنکار سے مبرا ہوگا تو تمام

دُکھ بھاگ جائینگے +

(سوال) اندریوں کے پیدا شدہ ہونے اور آتما کے نتیہ ہونے کا ثبوت کیا ہے +

(جواب) اندریوں میں وکار ہیں جس سے اُن کی شکتی کم و بیش ہوتی ہے اور نرو کار والی
سے پیدائش ہوتی ہے کیونکہ وکار چھ ہیں سب سے پہلا وکار پیدائش ہے۔ پیدا شدہ شے ہی بڑھ
سکتی ہے دوسری نہیں اور جیو آتما وکاروں سے خالی ہے۔ اس واسطے وہ نتیہ ہے +

(سوال) جیو کی شکتی میں بھی کمی و بیشی دیکھی جاتی ہے۔ جس سے یقین ہوتا ہے کہ یہ
بھی پیدا شدہ ہے +

(جواب) جیتن کی شکتی اوزاروں کے ساتھ کم و بیش معلوم ہوتی ہے۔ حقیقت میں نہیں۔ دوربین
کے ذریعہ آنکھ دور کی چیز دیکھتی ہے۔ خوردبین کے ذریعہ باریک چیز دیکھتی ہے عام طور پر نہ
باریک دیکھتی ہے نہ دور اس سے آنکھ کی طاقت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ اوزاروں میں
فرق ہے۔ پس جیو آتما چونکہ مفرد ہے۔ اس واسطے اوزاروں کی کمی بیشی سے کام میں فرق آنے
سے وہ وکار والا یعنے متغیر نہیں کہلا سکتا +

इन्द्रियेभ्यः परं मनो मनसः सत्त्वमुत्तमम्। सत्त्वादधि म-
हानात्मा महतोऽव्यक्तमुत्तमम्

(پدارتھ) इन्द्रियेभ्यः اندری اور اس کے ارتھ سے परम् سوکشم یعنے لطیف ہے
मनः من ہے मनसः من سے सत्त्वम् بدھی یعنے عقل उत्तमम् اوتم
ہے सत्त्वात् عقل سے अधि افضل یا لطیف महानात्मा سرشٹی
کا من ہے महतः سرشٹی کے من سے अव्यक्तम् پرکرتی یعنے دنیا کی علت مادی उत्तमम्
افضل یعنے لطیف ہے +

(ارتھ) اندریں یعنے حواس اور محسوسات سے من لطیف ہے اور من سے بھی زیادہ لطیف بدھی ہے
کیونکہ وہ من کی پرکرتی ہے اور بدھی سے لطیف برھمانڈ کا من ہے اور برھمانڈ کے من سے لطیف
پرکرتی ہے +

(سوال) تم نے چار من کے دو بھید کئے ہیں ایک جسم کا من دوسرے برھمانڈ کا من یہ تقسیم

کس طرح کی +

(جواب) ایک جگہ تو چھاندوگیہ نے من کا خوراک سے بننا تسلیم کیا ہے۔ دوسرے سانکھ میں من کا بننا پرکرتی سے جس کو مہت کے نام سے پکارا ہے۔ خوراک سے بنا ہوا من چھوٹا اور شریر کے اندر ہو سکتا ہے۔ باہر نہیں۔ اور پرکرتی سے بنا ہوا من جس کی مہاں پریمان والا ہونے سے مہت کہا گیا ہے یعنے جو برہمانڈ کا من ہونے سے مہت نام سے موسوم ہے۔ پرماتما کو پرش کہتے ہیں جس کا شریر برہمانڈ کہلا سکتا ہے۔ اس برہمانڈ کے شریر میں سانکھ کے بموجب مہت کے بعد پیدائش کے واسطے اہنکار کی ضرورت ہے اور اہنکار من کا کاریہ ہے۔ جب تک من نہ ہو اہنکار نہیں ہو سکتا +

(سوال) برہم کو اہنکار کی ضرورت ہے۔ ایسا تسلیم کرنا ٹھیک نہیں +

(جواب) برہدارنیک اپنشد میں بتلایا گیا ہے کہ اس سرشٹی سے پہلے برہم تھا۔ اس نے آپ کو جانا کہ میں برہم ہوں جس کو لیکر آجکل کے نوین ویدانتی یجر وید کا مہاواکیہ کہتے ہوئے جیو برہم کی ایکتا کرتے ہیں +

(سوال) کیا اپنشد نے اپنی طرف سے ہی لکھ دیا کہ اس کا مول وید سے بھی ملتا ہے +

(جواب) یجر وید ادھیائے چالیس کے منتر ۱۷ میں پرماتما نے بتلایا۔ کہ جو پرش سورج کے اندر بھی پرکاش کر رہا ہے۔ وہ میں ہوں +

अव्यक्तात्तु परः पुरुषो व्यापकोऽलिङ्ग एव च। यं ज्ञात्वा मुच्यते जन्तुरमृतत्वं च गच्छति ॥ ८ ॥

(پدارتھ) अव्यक्तात् جگت کے کارن پرکرتی سے तु بھی परः سوکشم یعنے لطیف पुरुषः پرماتما ہے سب سے لطیف ہونے کے سبب سب میں ویاپک یعنے سب کے اندر व्यापकः اور باہر ہے अलिङ्गः جس کا کوئی نشان حواسوں سے محسوس نہیں ہوتا ہے एव بھی च اور यम् جس کو ज्ञात्वा جان کر मुच्यते چھوٹ جاتا ہے जन्तुः جیوآتما अमृतत्वम् امرت پد کو یعنے جو نہ مرنے اس کی حالت کو च اور गच्छति جاتا یعنے حاصل کرتا ہے +

(ارتھ) پرکرتی یعنے جگت کی علت مادی سے لطیف پرماتما ہے۔ جو اس پرکرتی سے

ہر ایک ذرّے یعنے لاتجزیٰ میں ویاپک ہے۔ کوئی شے نہیں جس کے اندر اور باہر پرماتما موجود نہ ہو۔ چونکہ وہ سب سے لطیف ہے۔ اس واسطے اُس کا کوئی نشان حواسوں سے محسوس نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک وہی ہے جس کے جاننے سے جیوآتما مکتی حاصل کرتا ہے۔ اور امرت یعنے موت سے مبّرا حالت کو حاصل کرتا ہے +

(سوال) مُکتی کو امرت کیوں کہا کیونکہ تم مکتی سے لوٹنا تسلیم کرتے ہو +

(جواب) جیوآتما کی دو حالتیں ہیں۔ ایک وہ جس کا انجام موت ہوتا ہے۔ جس کو مرتیہ کہا گیا ہے یعنے اجسام میں بذریعہ تناسخ کے جانا دوسرے وہ جس کا انجام جنم ہے۔ موت نہیں جس کو امرت کہا گیا ہے۔ یعنے بلا جسم کے اندر رہنے والے پرماتما سے جس میں آنند حاصل کیا جاتا ہے۔ جس کو مُکتی کہتے ہیں۔ اگر مکتی میں شریر یعنے جسم ہوتا تو اُس کا انجام موت ہوتا چونکہ مکتی میں مادی جسم نہیں ہوتا۔ جس کی علیحدگی کا نام موت ہو۔ لہٰذا اُس کا نام امرت رکھا گیا +

(سوال) بہت سے لوگ مکتی سے لوٹنے سے انکاری ہیں وہ کہتے ہیں جس سے لوٹ آئے وہ مُکتی ہی کیا ہے +

(جواب) مُکتی کے معنے چھوٹنا ہے۔ چھُوٹتا وہ ہے جو پہلے بندھا ہو۔ بندھن کے معنے بندھنا ہے۔ بندھتا ہے وہ ہے جو آزاد ہو۔ پس یہ لفظ ہی بتلا رہے ہیں کہ مکت بندھتا ہے۔ اگر مکت کو بندھن نہ تسلیم کیا جاوے۔ تو بندھن سوبھاوک ماننا پڑیگا۔ اس لئے مُکتی کا ہونا ناممکن ہو جاویگا۔ پس جو لوگ مکتی سے واپس آنے سے انکاری ہیں۔ انہوں نے اِس مسئلہ کو وچارا ہُوا نہیں۔ ورنہ شنکر آچاریہ وغیرہ مُکتی سے لوٹنا مانتے ہیں:-

न सन्दृशे तिष्ठति रूपमस्य न चक्षुषा पश्यति कश्चनैनम्। हृदा मनीषी मनसाभिक्लृप्तो य एतद्विदुरमृतास्ते भवन्ति ॥ ९॥

(پدارتھ) न نہیں सन्दृशे سامنے तिष्ठति قائم ہونا کھڑا ہونا रूपम् روپ یعنے شکل अस्य اس برہم کا न نہیں चक्षुषा آنکھ سے पश्यति

नैव वाचा न मनसा प्राप्तुं शक्यो न चक्षुषा। अस्तीति ब्रुवतोऽन्यत्र कथं तदुपलभ्यते॥१२॥

(پدارتھ) नैव वाचा نہ توبانی سے मनसा نہ من سے न चक्षुषा نہ آنکھ سے اور نہ دوسری اندریوں سے برہم प्राप्तुम् پراپت शक्यः ہوسکتا ہے بلکہ अस्तीति برہم ہے ایسا ब्रुवत کہتے ہوئے سے अन्यत्र دوسرے پرسنگ میں तत वہ कथम کس پرکار उपलभ्यते پراپت ہوتا ہے یعنی کسی پرکار نہیں یعنی کوئی سب کا نیتا سب کا اُتپادک سب کا آدھار سب کا سوامی ہے جس کا مالک کوئی نہ ہو کیونکہ یہ کام ہنا کرتا کے نہیں ہو سکتے۔ اس پرکار اُس کی وِدیا ماننا کا نشچے کر دھیان سے وہ ایشور کو پراپت ہو سکتا ہے

(بھاؤارتھ) شبد وغیرہ وشے اندریوں سے گرہن کئے جاتے ہیں اور پرمیشور شبد وغیرہ وشیوں میں سے کوئی ایک نہیں ہے۔ جو کہ اندریوں سے گرہن کیا جاوے۔ آستک لوگ کہتے ہیں کہ پروکش پرماتما کوئی اوشیہ ہے۔ کیونکہ وستوؤں میں بہت پرکار کا نیون ادھک بھاؤ ملتا ہے۔ نیون ادھک ہونے کی کہیں حد یا خاتمہ نہیں دیکھا جاتا اور حد ضرور ہونی چاہیئے۔ سنسار میں ایک سے ادھک دوسرا وِدوان ودھنوان دکھائی دیتا ہے۔ جس سے ادھک وِدوان یا ایشوریہ والا کوئی نہیں ہے جہاں سب نیون ادھک بھاوؤں کی حد یا خاتمہ ہو جاتا ہے وہی پرمیشور ہے اس جگت کا بنانے والا کوئی ضرور ہے۔ کیونکہ جگت ایک پرکار کی بناوٹ ہے۔ گھر تٹ وغیرہ کے تلیہ جیسے گھٹ وغیرہ بناوٹی پدارتھ کمہار وغیرہ بنانے والے کے بغیر نہیں بن سکتے۔ اس سے کاریہ ہونے سے اس جگت کا کرتا ایشور ہے۔ کیونکہ اننت کاریگری اور نانا پرکار کی رچنا سے یکت اس جگت کا بنانا کسی الپگیہ نش کا کام نہیں ہے۔ اِس سے اِس سب پرتیکش جگت کا رچنے والا اننت وِدوان سروگیہ سروشکتیمان جو کوئی ہے وہی پرمیشور ہے +

अस्तीत्येवोपलब्धव्यस्तत्त्वभावेन चोभयोः। अस्तीत्येवोपलब्धस्य तत्त्वभावः प्रसीदति॥१३॥

(پدارتھ) उभयो ہونے نہ ہونے دونوں میں तत्त्वभावेन آکاش آدی پانچ تتو سمبندھی

کاریہ وستوؤں کی ودیا مانتا ہے اور ستوگن روپ سوکشم بدھی سے اس سب کا نینتا پرکش کوئی اپشتو ہے प्राप्ति پراپت ہونے یوگیہ ہے - یدی بہ उपलब्धव्य اسی پرکار इत्यव
ہو۔ تو باج تو کسی نینتا کے بنا اس لمب نیم پورک کیسے ٹھیریں
ایسے ہی وشواس سے उपलब्धस्य دھیان سے پراپت ہونیوالے نش کا तत्त्व भाव
چیتن شریر اندریوں کا سمداشے अस्ति इति شوک موہ رہت پرسن ہوتا ہے +
(بھاوارتھ) پرماتما کے دھیان میں نشٹھہ آستک پرش کا ہی چت پرسن ہوتا ہے بھگوت گیتا میں کہا ہے کہ چت کی شدھی پرسن ہونے سے سب دکھوں کی ہانی ہوجاتی اور جس کا چت پرسن ونرمل نشکلنک ہے۔ اس کی بدھی شیگھر استھر ہوجاتی ہے۔ ایسا ہونے سے ناستک کو سکھ کدابی نہیں مل سکتا۔ اس سے استی۔ ناستی دونوں میں سے استی کو ماننا ہوا ہی کلیان کا بھاگی ہوتا ہے +

यदा सर्वे प्रमुच्यन्ते कामा ये ऽस्य हृदि श्रिताः । अथ मर्त्यो ऽ
मृतो भवत्यत्र ब्रह्म समश्नुते ॥ १४ ॥

(پدارتھ) ये جو अस्य اس جیوآتما کے हृदि انت کرن میں श्रिताः واسناؤں سے بسائی ہوئی कामाः استری پرسنگ آدی سے ہونیوالی وشے بھوگوں کی ابھلاشا सर्वे سب ہیں وے यदा جب پرویراگیہ کے بیلون سے دور ہوجاتی ہیں अथ تب मर्त्यः نش مکت ہوتا۔ اور अत्र اس مکت وشا میں अमृतः भवति ब्रह्म برہم کو समश्नुते سمیک پراپت ہوتا ہے +
(بھاوارتھ) جبتک وشے بھوگوں میں راگ اور اس سے ویرودھوں میں دویش کی نورتی نہیں ہوتی۔ تب تک مکتی نہیں ہوسکتی۔ جب اںادی کال سے سنچت وشے کی ات کنٹھا یوگ ابھیاس دوارا ہردے سے دور ہوجاتی ہے تب دویکی پرش جنم مرن کے پرواہ روپ گراہ سے چھوٹ برہم لوک کو پراپت ہوتا ہے +

यदा सर्वे प्रभिद्यन्ते हृदयस्येह ग्रन्थयः । अथ मर्त्यो ऽमृतो
भवत्येतावदनुशासनम् ॥ १५ ॥

(پدارتھ) پھر اسی بات کو درڑھ کرتے ہیں यदा جب इह اسی جنم میں हृदयस्य
انتہ کرن کی सर्वे سب ग्रन्थयः گانٹھے (کہ میں بالک ـ جوان ـ بردھ ـ کا تا گنجا بہتری
پرش پتیسک ہوں میں پیدا ہُوا مرونگا اور کسی کو مار ڈالونگا وغیرہ یا سنسار روپ رسوں میں
درڑھتا پورو ک لگی ہوئی) प्रभिद्यन्ते چھوٹ جاتی ہیں تو وچارتا ہے کہ یہ بالی آدمی شریر
کے دھرم ہیں ـ میں جیو آتما شدھ نتیہ ہوں میں سروپ سے وکاری نہیں ہوتا ایسا گیان
گانٹھوں کا چھوٹنا ہے अथ تب मर्त्यः منشیہ अमृतः مُکت भवति ہوتا ہے ـ
एतावत् اتنا ہی अनुशासनम् شاستر کی شکشا و اُپدیش ہے ـ ایسا کرنے سے
انشٹ کو چھوڑ کر اشٹ کو پراپت ہوتا ہے +

(ارتھ) جب منشیہ کے ہردے کے بندھن چھوٹ جاتے ہیں تب وہ مکت ہوتا ہے اس ہردے
کے بندھن چھوٹنے کیلئے بڑا پریتن کرنا چاہئے اس سے پرے گیانی کو کچھ کرتویہ و اُپدیش نہیں

शतं चैका च हृदयस्य नाड्यस्तासां मूर्धानमभिनिःसृतैका। तयोर्ध्वमायन्नमृतत्वमेति विष्वङ्ङन्या उत्क्रमणे भवन्ति ॥१६॥

(پدارتھ) हृदयस्य ہردے میں ٹھیرنے والی शतम् سو च اور एका ایک
नाड्यः ناڑی ہیں तासाम् اُن کے بیچ एका سوشمنا ناڑی ہردے سے چل کے
मूर्धानम् مستک میں अभिनिःसृता نکلی ہے तया اُس ناڑی کے ساتھ
ऊर्ध्वम् گیارہ دواروں میں جو برہمانڈ کا چھدر یکھا ہے اُسکے دوارا आयन् شریر
سے نکلتا ـ مرتا ہوا جیو آتما अमृतत्वम् مُکتی کو एति پراپت ہوتا ہے اُس ناڑی کو چھوڑ
अन्याः اور سو ناڑیاں उत्क्रमणे وشیت پھل دینے والی भवन्ति ہوتی ہیں ـ
ارتھات انیہ ناڑی دوارا مرا ہُوا سنسار کے پرواہ کو پراپت ہوتا ہے +

(ارتھ) اپنے مرنے کا سمے یوگی پور و سے ہی جانتا ہے ـ شریر سے نکلنے کا سمے آنے سے پور
ہی یوگی اپنے آتما کو وش میں کر کے سوشمنا ناڑی کے ساتھ یکت کرے اُس ناڑی دوارا شریر
سے جیو آتما مکتی کو پراپت ہوتا ہے ـ جیو ناڑیوں کے دوارا ہی نکلتے ہیں +

اودیا میں پھنسے ہوئے نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں اور کب اور کیسے نکل جاتے ہیں۔ جس نے یوگ ابھیاس نہیں کیا وہ مرن سمے برہمانڈ دوارا نہیں مر سکتا۔ اسلئے پہلے ہی یوگ ابھیاس کرنا چاہئے

अङ्गुष्ठमात्रः पुरुषोऽन्तरात्मा सदा जनानां हृदये संनिविष्टः। तं स्वाच्छरीरात्प्रवृहेन्मुञ्जादिवेषीकां धैर्येण। तं विद्याच्छुक्रममृतं तं विद्याच्छुक्रममृतमिति ॥ २७ ॥

(پدارتھ) جو अङ्गुष्ठमात्र انگشٹ پرکار سے انگشٹ ماتر استھان میں ٹھیرنے والا
जनानाम् پرانیوں کے हृदये ہردے میں सदा ہمیشہ संनिविष्टः اوستھیت
पुरुषः شریر اور پرانیوں کے سموداے کا کشٹک अन्तरात्मा جیوآتما ہے तम् اسکو
मुञ्जादिव منج سے جیسے इषीकाम् سینک دسری کو کھینچ لیتے ہیں۔ ویسے
धैर्येण دھیرج اور رہستی ہو کے دھیرے دھیرے प्रवृहेत् پرتھک کر तम् اس جیو
آتما کو ابتو سروپ अमृतम् اوناشی سوبھاؤ سے راگ دویش آدی دوش رہت
शुक्रम् پوتر شُدھ विद्यात् جانے۔ یہاں دوبار پاٹھ گرنتھ سماپتی کے لئے آیا ہے ۔
(بھاوارتھ) جیوآتما کو سب سے ادھک پیارا اپنا ہی شریر ہے اناوی کال سے اس شریر میں
سنگ ہونے سے در لیتا ہے۔ اس سے اس میں راگ ہے یہی بندھن اور یہی گرنتھی ہے اودیا
میں پھنسا یہ جیوآتما شریر سے پرتھک ہونا نہیں چاہتا اور شریر ہمیشہ چھوڑنا پڑیگا ایسا جانکے
انگشٹ ماتر ہے اس ابستھا میں ہردے میں بستے ہوئے انگشٹ ماتر استھان میں قائم جیوآتما کو
یوگ ابھیاس آدی سادھنوں کو کرکے شریر کے بندھنوں سے چھڑا دے جس سے پھر
شریر دھارنے کی اچھیا نہ رہے مکتی کو حاصل کرے۔ یہ اُپنشد یہیں سماپت ہو گئی۔ یہ دوبار پڑھنے
سے ثابت ہوتا ہے ۔

मृत्युप्रोक्तां नचिकेतोऽथ लब्ध्वा विद्यामेतां योगविधिं च कृत्स्नम्। ब्रह्म प्राप्तो विरजोऽभूद्विमृत्युरन्योऽप्येवं यो विदध्यात्ममेव ॥ १८ ॥

(پدارتھ) अथ اب اس اُپنشد میں کہی ہوئی برہم ودیا کو پھل کہتے ہیں मृत्युप्रोक्ता

یم آچاریہ نے کہی एताम् اس विद्याम् برہم ودیا کو च اور कृत्स्नम् سمپورن سانگ
اُپانگ योगविधिम् یوگ کے ودھان کو नचिकेतः نچیکیتا آچاریہ سے लब्ध्वा
پراپت ہو کے ब्रह्मप्राप्तः برہم کو پراپت ہُوا विरजः ورکت اور विमृत्युः مرتیو رہت
جیون مُکت अभूत् ہُوا अन्यः اور अपि بھی यः एवं वित् جو اس اوکت پرکار گورو
کی سیوا سے وِدوان अध्यात्मम् एव ادھیاتم ودیا کو ہی پراپت ارتھات اوکت پرکار اندریوں
کی برہم شکتی کو روک کے بھیتری دھیان میں ہی پرورت ہو۔ وہ وِرکت ہُوا مُکت ہونے یوگیہ ہے
(بھاوارتھ) نچیکیتا گورو کے اُپدیش سے برہم ودیا اور پھل سہت سمپورن یوگ ابھیاس کے ودھانکو
پراپت ہُوا۔ انیہ بھی جو برہم گیان کی اِچھیا کرے۔ اُس کو چاہئے کہ گورو کی ٹہل سیوا سے اور دوسرے
یتھا شکتی سادھنوں سے برہم گیان کو پراپت ہو کے سب دُکھوں سے چھوٹے ◆

सहनाववतु सहनौ भुनक्तु सहवीर्यं करवावहै तेजस्विनावधीतमस्तु मा विद्विषावहै॥ ओ३म् शान्तिः शान्तिः शान्तिः

(پدارتھ) اب سماپتی میں پرارتھنا اور شانتی کہتے ہیں نौ ہم دونو (گورو شِشوں) کو सह ساتھ
ہی پرمیشور अवतु ترشنا کو چھڑا کے ترپت سنتشٹ کرے नौ ہم دونو کی सह ساتھ भुनक्तु
رکھشا کرے۔ ہے پرمیشور آپکی کرپا سے ہم دونو برہم ودیا کے ابھیاس سے ہوئے سکھ دُکھ
آدی دوند وسہن آدی روپ سامرتھ کو सह ساتھ करवावहै سدّھ کریں नौ ہم دونو کا
अधीतम् پڑھنا پڑھانا तेजस्वि برہم کے تیج سے یُکت ہو۔ ہم دونو मा विद्वि-
षावहै آپس میں کبھی دویش نہ کریں ओ३म् ہے پرماتمن۔ آپ ایسی کرپا کریں جس سے ہمارا ادھیا
تمک آدھی دیوک و آدھی بھوتک تینوں قسم کے دُکھ شانت ہو جاویں
(بھاوارتھ) سب کرموں کے آدی اور انت میں پرمیشور کی پرارتھنا اور اُپدروا اور دُکھونکو ہٹانے کے
لئے شانتی کہنی چاہئے۔ جب گورو او شِشّ کے انتہ کرن میں لیش ماتر بھی بھید نہ ہو کنتو دونو کا انتہ
کرن شُدّھ پرسپر پریتی بڑھانیوالا پرارتھنا میں رنگا کول ہو تب ودیا سپھل ہوتی ہے جس سے ادھیاتمک
آدھی۔ دیوک۔ آدھی بھوتک دُکھوں کی شانتی ہو ◆ اس منتر میں کرتا کریا کے دووچن پڑھنے
سے گورو شِشّ و استری پرش آدی دو دو کو مل کے ایشور کی پرارتھنا اور شانتی کہنی چاہئے ◆ ادم ختم

جانا ناداد کرنا ہے۔ اور برہم گیانی کے پاس کوئی قیمتی شے لیکے جانا بھی اُس کی بعزتی کرنا
ہے۔ کیونکہ برہم گیانی کو کسی شے کی خواہش نہیں ہوتی۔ لہذا رشیوں نے سمدھا یعنے ہون
کرنے کی لکڑیاں ہاتھ میں لے جانے کا قاعدہ مقرر کیا تھا جس کے معنے یہ تھے کہ میں
تپ وغیرہ دیگیہ کرکے اپنے انتھکرن کو شُدھ کرکے اور باہر کے اڈمبر کو تیاگ کر صرف برہم
گیان کا جگیاسو ہو کر آیا ہوں۔ جبتک اِس قسم کی جگیاسا اور برہم گیان کی بھگتی دل میں
پیدا نہ ہو تب تک وہ برہم گیان کا ادھیکاری نہیں۔ دُنیا کی سب چیزیں ہون کی لکڑیوں
کی طرح برہم گیان کی خواہش کی آگ میں بھسم کرکے ہم اُس کو جان سکتے ہیں۔ دُنیا کی چیزیں
جیو سے باہر ہیں اور برہم کا درشن جیو کے اندر ہوتا ہے۔ اس واسطے ایک ہی وقت میں
جیو اندر باہر دیکھ نہیں سکتا۔ لہذا جو لوگ دُنیاوی خواہشوں میں مبتلا ہیں جو لوگ نفس
پرستی میں لگے ہوئے ہیں۔ جن کو شہرت عزت اور حکومت کی خواہش جکڑے ہوئے ہے۔ وہ
برہم گیان کی منزل پر پہنچنے لائق نہیں۔ اس منزل پر وہی لوگ پہنچ سکتے ہیں۔ جو ہر ایک
بیرونی قید سے آزاد ہیں۔ جن کو باہر کی کوئی خواہش ہی نہیں +

तान् ह स ऋषिरुवाच भूय एव तपसा ब्रह्मचर्येण श्रद्धया
संवत्सरं संवत्स्यथ यथाकामं प्रश्नान् पृच्छत यदि विज्ञा
स्यामः सर्वं ह वो वक्ष्याम इति ॥ २ ॥

(پدارتھ)۔ (تان) اُن کو (رشی اُواچ) رشی نے کہا (بھوی ایو) تم دوبارہ (تپسیا) تپ
یعنے ریاضت بدنی کرتے ہوئے (برہمچریین) برہمچاری ہوکر (شردھیا) شردھا سے
(سنوتسرم) ایک سال تک (سموتسیتھ) میرے نزدیک رہو پھر (یتھا کامم) جیسی خواہش
ہو (پرشنان) پرشنوں کو (پرچھتھ) پوچھو (یدی) اگر (وگیاسیامہ) میں جانتا ہوں گا
(سروم ہہ) تو سبھی (وہ) تمہارے واسطے (وکشیامہ) کہونگا یعنے اُپدیش کرونگا +

(ارتھ) اُن کو جب تپسیہ ہی سے تپ کو جانتے ہوئے بھی پپلاد رشی نے امتحان کیواسطے
ایک سال تک اُن کو تپ اور برہمچاری ہوکر اپنے نزدیک رہنے کا حکم دیا۔ اور کہا کہ اس قدر
مدت تپ کرنے کے بعد تم کو جس قسم کے پرشن کرنے کی خواہش ہو کرنا۔ اگر میں جانتا ہونگا۔

تو تم کو ٹھیک ٹھیک بتلادونگا۔ اس کہانی سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جو لوگ تپ اور برہمچریہ آشرم سے خالی ہیں۔ وہ برہم ودّیا کے جاننے کے حقدار نہیں۔ آجکل جو لوگ انادھیکاری ہوکر برہم ودّیا کے گرنتھوں کو پڑھتے اور برہم گیان کے متعلق پرشن کرتے ہیں۔ اُس سے سوائے فضول وقت جانے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا جس طرح بغیر جوتی ہوئی زمین کے جس میں کبھی ہل نہ چلایا گیا ہو۔ جو بیج بویا جاتا ہے۔ وہ کبھی پھل نہیں لاتا۔ ایسے ہی جس نے برہمچریہ اور تپ یعنے ریاضت نہیں کی۔ اُس کو علم حقیقت کے اُپدیش سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ رشی لوگ کس سچائی سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر میں جانتا ہونگا تب میں تم کو سب بتلادونگا جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ آجکل کے اَن پڑھ لوگوں کی طرح سروگیہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے نہیں تھے بلکہ ہر ایک دعویٰ کرنے کے ساتھ اپنی شکتی کا بھی خیال رکھتے تھے۔ رشی صاف طور پر نہیں کہتا ہے۔ کہ میں سروگیہ نہیں ہوں لیکن اُن کے دل کے حال کو جانتا ہوا کہ یہ برہم ودّیا کے اُپدیش کو آئے ہیں کہتا ہے کہ تم کو جو خواہش ہے اُس کے متعلق جو پوچھوگے اُس کو میں اپنی واقفیت کے موافق تم کو بتلادونگا۔ یہ اعلیٰ درجہ کی سچائی کا زمانہ تھا جبکہ جھوٹی شیخی زمانہ میں مفقود تھی۔ جبتک لوگوں میں سچائی نہ ہو تب تک دھرم کے کام ٹھیک نہیں چل سکتے اور جبتک دھرم ہر ایک کے ساتھ نہ ہو تب تک کامیابی سے سُکھ اور شانتی کا مُنہ دیکھنا مشکل ہے +

अथ कबन्धी कात्यायन उपेत्य पप्रच्छ । भगवन्कुतो ह वा

इमाः प्रजाः प्रजायन्त इति ॥ ३ ॥

(پدارتھ) (اتھ) ایک سال گذرنے بعد (کبندھی) جس کا نام کبندھی تھا (کاتیانہ) جو کتھ رشی کے خاندان میں پیدا ہوا تھا (اُپیتّیہ) پپلاد رشی کے پاس آکر (پپرچھ) پوچھتا ہے (بھگون) اے گورو مہاراج (کُتہ) کہاں سے یا کس سے (ہوئی) پہلی سرشٹی کی پیدائش کو دھیان کرکے بتلائیں (ا ا) یہ جو پرتیکش دیکھتا ہے (پرجہ) منش، پشو آدی جاندار اور بے جان (پرجایتے) پیدا ہوئے ہیں +

(ارتھ) اس جگہ سوال یہ کیا کہ یہ پرکرتی دیکھنے لائق سرشٹی کا کرتا یعنے علت فاعلی کون ہے کیونکہ جو چیز کو گیان کے موافق بناتا ہے وہی اُس کا حال جانتا ہے اور جو اُس کا حال ٹھیک طرح جانتا ہے وہی اس کو ٹھیک سُدھار سکتا ہے اس واسطے سنسار کے سُدھار کے واسطے سنسار کے بنانے والے کا جاننا ضروری ہے جو سنسار کے بنانے والے کو نہیں جانتا وہ سنسار کا سُدھار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جبتک یہ معلوم نہ ہو کہ بنانے والے نے اس کو کس غرض سے بنایا ہے۔ تب تک اُس شے سے ٹھیک کام نہیں لیا جاتا کیونکہ بنانے والے کی غرض کے موافق کام لینا ہی ٹھیک کام کہلا سکتا ہے اور اُس کے خلاف کام کرنا اُس کو نقصان پہنچاتا ہے۔ جیسے ہم جانتے ہیں کہ آنکھ پرمیشور نے راستہ دیکھکر چلنے کے واسطے دی ہے۔ اگر ہم آنکھ بند کر کے چلتے ہیں تو آنکھ کے بنانے والے کی غرض کے خلاف کام کرتے ہیں جس سے ٹھوکر کھا کر تکلیف پاتے ہیں یہاں پر جاننے سے اصل مطلب شریر اور اندریوں کا ہے اگر ہم کو پتہ لگ جاوے کہ یہ شریر اور اندریاں کس نے کس غرض سے بنائی ہیں تو ہم اس شریر سے اصل فایدہ اُٹھا کر اصلی منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔ اگر نہ معلوم ہو کہ بنانے والا کون ہے اور اُس کی غرض بنانے سے کیا ہے تو منزل پر پہنچنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس واسطے رشیوں نے سب سے پہلا پرشن یہ ہی کرنا مناسب سمجھا کہ اس جگت کا کرتا کون ہے۔ رشی جواب دیتے ہیں:۔

तस्मै स होवाच प्रजाकामो वै प्रजापतिः स तपोऽतप्यत स तपस्तप्त्वा स मिथुनमुत्पादयते। रयिञ्च प्राणञ्चेत्येतौ मे बहुधा प्रजाः करिष्यत इति ॥ ४ ॥

(پدارتھ) (تسمئی) اُس کاتیائن (سہ) وہ پیلاد رشی (ہوواچ) صاف طور پر کہنے لگے (وئی) جب (پرجاکامہ) پرجا کی غرض سے یعنے اپنی رعایا جیووں کیلئے (پرجاپتی) سب جیووں کا ازلی راجہ جو پرماتما ہے (سہ) اُس نے (تپہ) حرکت دینے والی طاقت (اتپیت) حرکت دی (سہ) اُس نے (تپہ تپتوا) حرکت دیکر (متھونم) دو قسم جوڑی کو (اُتپادیتے) پیدا کیا (رینچ) ایک تو بھوگنے لائق جڑ سے (پرانچہ) دوسرا بھوگنے والا پران

(اتتیمو) یہ دونوں بھوگنے لائق اور بھوگنے والے (سے) ایرے (بہودھا) بہت قسم کی (پرجا) جیووں کے شریروں کو (کرشیتہ) کرینگے (اِتی) خاتمہ کا لفظ +

(ارتھ) جب نیائے کاری اور دیا لو پرماتما نے اپنی جیو روپ انادی پرجا کے آنند دینے کے واسطے اپنے سوبھاوک نیائے اور دیا سے جگت بنانے کے واسطے پرکرتی جو اُس کی انادی کال سے ملکیت ہے اُس کو حرکت دیکر دو قسم کا بنایا ایک تو جیو سنگیت چیتن سرشٹی جو شیش پرانوں کے ساتھ تین قسم کی طاقت رکھنی ہوئی یعنے کرنے نہ کرنے اور اُلٹا کرنے سے جس میں حرکت ارادی کا ظہور ہو سکے۔ دوسرے جیووں سے رہت بھوگنے کے لائق و شیش پرانوں سے مبرا جڑھ سرشٹی جس کو چیتن سرشٹی بھوگ کرتی ہے جس میں حرکت ارادی نہیں بلکہ حرکت انتظامی ہے۔ اس دو قسم کی سرشٹی سے ہی پرماتما کی پرجا جیو بہت قسم کے پھل کرموں کے موافق بھوگ سکتے ہیں۔ جن کے اندر حرکت ارادی اور و شیش پران ہیں وہ بھوگنے والی سرشٹی ہے۔ جس کو چیتن سرشٹی کہتے ہیں جس سے انسان۔ چارپائے۔ پرندے۔ چیونٹی وغیرہ جیودھاری دوسرے جو بھوگ کے واسطے بنے ہیں۔ جیسے بنسپتی مٹی وغیرہ ان دو قسم کی سرشٹی کے نام جڑ چیتن۔ ستھاور جنگم چراچر بھوگتا بھوگیہ وغیرہ ہیں۔ اس جوڑی سے ہی یہ سارا جگت بھرا ہوا ہے۔ کہیں چیتن ہے کہیں جڑ بس پرجاپتی پرماتما نے ہی اس کو پیدا کیا ہے اور اسی کے نیم کے اندر یہ کام کر رہے ہیں۔ اُس کے نیم کے خلاف ہونا یعنے چیتن کا جڑ ہو جانا۔ اور جڑ کا چیتن ہونا اسمبھو ہے +

(سوال) اور لوگ تو اس کا یہ ارتھ کرتے ہیں۔ کہ پرجا کی اچھیا سے پرماتما نے یہ جگت بنایا ہے +

(جواب) پرماتما میں یہ اچھیا ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ اچھیا (اپراپت اشٹ) مفید اور غیر حاصل کی ہوتی ہے مفید وہ شے ہوتی ہے جو کمی کو پورا کرے یا نقص کو دور کرے۔ پرماتما میں نہ کمی ہے نہ نقص ہے پھر اچھیا کس طرح ہو سکتی ہے اور دوسرے اچھیا سے جگت کی پیدائش ماننے میں دو یا تسلسل کا نقص عاید ہوتا ہے کیونکہ جس شے کے

پیدا کرنے کی اچھیا ہوتی۔ اُس کا مفید اور غیر حاصل ہونا لازمی ہے۔ مفید ہونے کے
گیان کے واسطے اُس شے کا ہونا لازمی ہے جب وہ شے موجود ہے تو پیدا کرنے کا خیال
کس طرح ہوگا۔ اور وہ شے بھی پیدا شدہ ہونے کی اچھیا سے پیدا ہوئی ہوگی جس کے
لئے پھر وہی سلسلہ کا چکر لگا رہیگا +

(سوال) اس کے واسطے کیا دلیل ہے کہ جیوں کے واسطے سرشٹی پرماتما نے رچی +

(جواب) پرجاپتی لفظ ہی بتلاتا ہے کہ پرماتما پیدا کرنے سے پہلے بھی پرجاپتی تھا
جو سوائے جیو روپ پرجا کے اور ہو نہیں سکتا +

(سوال) اگر یہ مان لیا جاوے کہ پرجاپتی نام پرماتما کا پیدا کرنے کے بعد ہوا +

(جواب) پرماتما کا کوئی گن جس کے بعد نام رکھا جاوے ہو نہیں سکتا کیونکہ اس
کے سب گن کرم سوبھاوک ہیں۔ اب اس کی تشریح کرتے ہیں +

आदित्यो ह वै प्राणो रयिरेव चन्द्रमा रयिर्वा एतत्सर्वं यन्मूर्त्तं चामूर्त्तं च तस्मान्मूर्त्तिरेव रयिः ५

(پدارتھ) (آدتیہ) سورج جو تمام چیزوں کو ناش کرتا ہے (ہ) ظاہر طور پر (پران)
پران ہے یعنے کل چیزوں کے بھوگنے والا ہے (رئی) بھوگنے لائق (ایو) ہی (چندرما)
چاند ہے (رئی) اور بھوگنے (ایو) یا (ایتت سروم) یہ سب جگت (یت) جو (مورتم)
مورتی والا ہے (امورتم) مورتی سے رہت حالت گیس اور سیال میں ہے (چہ) اور
(تسمات) اس سبب سے (مورتی) مورتی یعنے ٹھوس چیز (ایو) ہی (رئی) بھوگنے لائق
شے ہے +

(ارتھ) سنسار کی جڑ چیزوں کے اندر ناش ہونے اور کم ہونے کو دیکھا جاتا ہے
اُس کو بھوگنے والا پران سورج ہے۔ جس کے سبب سے ہر ایک شے پران ہو کر ناش ہوتی
ہے سورج ہر ایک شے کے اندر سے پانی کو کرنوں سے کھینچکر بھوگتا ہے جس سے
چیزیں ناش ہوتی ہیں اور جس کو کھینچتا ہے۔ وہ چندرما ہے یعنے جل کا خاص
حصہ ہے مطلب یہ ہے کہ گرمی جو سورج کی ہے۔ وہ بھوگنے والی ہے اور سردی

جو چاند کی ہے۔ وہ بھوگیہ ہے جس کو اگنی بھوگتی ہے۔ یا جس قدر یہ مورتی والے
دربیہ ہیں مورتی کی تعریف یہ ہے کہ جس کے اجزاء مورچھت یعنے گیان سے خالی
ہوں اور وہ آپس میں ملے ہوئے ہوں لہذا ٹھوس چیزیں مورتی والی اور سیال اور
گیس والی امورتی ہیں یہ سب بھوگنے کے لائق اشیاء ہیں اور ان کو بھوگنے والا آدتیہ
یعنے سورج پران ہے ۔

(سوال) سورج کو پران یعنے بھوگنے والا کیوں کہا کیونکہ وہ بھی تو اگنی کا بنا ہوا تیرگیہ
(جواب) چونکہ سورج سے بارش ہوتی ہے اور بارش سے تمام قسم نبستی یعنے اناج
وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور سورج کی کرنیں وایو کے ساتھ ملکر پران پیدا کرتی ہیں جس سے
بھوک پیاس معلوم ہوتی ہے۔ غرضیکہ بھوگنے والا سورج ہی ہے چیتن جیو آتما
توصرف بھوگ کا بھاگی ہوتا ہے۔ اب اس کی تشریح کرتے ہیں ۔

अथादित्य उदयन्यत्प्राचीं दिशं प्रविशति तेन प्राच्यान् प्राणान्
रश्मिषु सन्निधत्ते: यद्दक्षिणां यत्प्रतीचीं यदुदीचीं यदधो यदू
र्ध्वं यदन्तरा दिशो यत्सर्वं प्रकाशयति तेन सर्वान्
प्राणान् रश्मिषु सन्निधत्ते ॥ ६ ॥

(پدارتھ) (اتھ) بھوگنے والی شکتی کا ویاکھیان کرتے ہیں۔ رات کے ناش ہونے پر
(آدتیہ) سورج (یت) جس سبب سے (پراچیم) پورب دشا یعنے مشرق میں (اُدین) اُدے
ہوتا یعنے طلوع ہوتا ہے (دشم) سمت کو (پرویشتی) پرویش کرتا یعنے جاتا ہے (تین)
اس سے (پراچیام) مشرقی حصہ میں (پرانان) پرانوں کو (رشمشو) کرنوں میں یا عکس
میں (سندھتے) ملاتا یعنے قائم کرتا ہے (یت دکشنام) جس سے دکھشن دشا میں (یت
پرتیچیم) جس سے مغرب میں (یت اُدیچیم) جس سے شمال میں (یت آدھ) جس سے نیچے
(یت اُردھوم) جس سے اوپر (یت انترا دشا) جس سے درمیانی کونوں میں (یت) جس
سے (سروم) سب کو (پرکاشیتی) پرکاش کرتا ہے (تین) اس سے (سروان پرانان)
سب پرانوں کو (رشمشو) کرنوں میں (سندھتے) قائم کرتا ہے ۔

(ارتھ) اس جگہ پر بھوگنے والی شکتی کا ویاکھیان کرتے ہیں کہ جب رات کے گذرنے پر سورج مشرق میں طلوع ہوتا ہے تو اس طرف کی کرنوں سے ہر شے کے اندر ہوا سے اگنی ملا کر پرانوں کو قائم کرتا ہے گویا حرکت دینے کی طاقت سورج کی کرنوں میں ہے جس طرح انجن میں ہوا پہلے موجود ہوتی ہے جس وقت پانی اور آگ کے ذریعہ سے بھاپ بن کر سٹیم بن جاتا ہے تو وہ انجن کو حرکت دے سکتا ہے جس سے تمام کام چل جاتے ہیں ہر ایک شے کو زمین کی کشش اپنی طرف کھینچتی ہے جس سے کوئی شے زمین سے الگ نہیں ہو سکتی لیکن زمین کی متضاد ستوگنی طاقت آگ کی ہے۔ جو ہمیشہ زمین کے خلاف چلتی ہے کیونکہ اس کا مخزن سورج زمین سے مخالف سمت میں رہتا ہے۔ اس واسطے آگ ہر ایک شے کو اپنے مخزن کی طرف لیجانا چاہتی ہے۔ اس واسطے آگ اور زمین میں ہر وقت لڑائی لگی رہتی ہے۔ اگر زمین کی طاقت آگ سے زیادہ ہو تو چیز زمین سے علیحدہ نہ ہو سکے۔ اگر آگ کی طاقت زمین سے زیادہ ہو تو چیزیں سیدھی اوپر کو چلی جاویں۔ لہذا عالم کل پرماتما نے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ طاقت تو آگ میں زمین سے زیادہ ہے جس نے وہ ہر شے کو زمین سے علیحدہ کر لیتی ہے لیکن زمین کی امداد کے واسطے پانی کو مقرر کر دیا ہے۔ کہ وہ زمین کی امداد کرکے چیزوں کو زمین سے علیحدہ نہ ہونے دے پس جب چیز زمین سے اٹھ جاتا ہے تو جھٹ پانی پڑ کر آگ کی شکتی کو کمزور کر دیتا ہے جس سے چیز زمین پر پھر آ جاتی ہے۔ آگ اس پانی کو ناش کرکے پھر شے کو اٹھاتی ہے۔ پھر اور پانی آکر اس کو کمزور کرکے روک دیتا ہے۔ اس طرح یہ چیزیں نہ تو زمین کے ساتھ ہی چمٹی رہتی ہیں۔ اور نہ ہی سورج کی طرف جلنے پاتی ہے پس ہوا ان کو حرکت دیکر زمین کے ساتھ ساتھ چلاتی ہے۔ اس کشمکش سے پانی برابر سٹیم بنکر اڑ جاتا ہے۔ اب یہ شکتی پران شکتی کہلاتی ہے کہ جو سورج کی کرنوں سے پیدا ہو کر سب جگت کو بھوگ رہی ہے۔ اس واسطے ویدانت کے عالم مانتے ہیں کہ بھوکھ اور پیاس پرانوں کا دھرم ہے یعنے پران ہر وقت خوراک اور پانی کے ذرّوں کو اندر سے نکالتے رہتے ہیں۔ جبتک پرانوں کا اثر خوراک پر پڑا رہتا ہے تب

تک تو کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی لیکن جب پران اندر کی خارجی غذا اور پانی کو ختم کر کے جسم کے جزوں میں جو خوراک اور پانی شامل ہے۔ اُس پر اثر ڈالنا شروع کرتے ہیں تو پانی پر اثر ڈالنے کا نام پیاس۔ اور خوراک پر اثر ڈالنے کا نام بھوک ہے گویا جو کچھ ہمارے جسم میں یا باہر میں بھوگا جا رہا ہے۔ وہ سورج ہی بھوگ رہا ہے۔ یہ حرکت ہر ایک دشا اور کون میں سورج کی کرنوں سے ہی قائم ہوتی ہے۔ اگر سورج کی کرنوں سے پھیلی ہوئی آگ جو پران بناتی ہے موجود نہ ہو تو تمام جاندار ہلاک ہو جاویں۔ خشک زمین میں جو ہوا چلتی ہے اُس کو اگنی کے پرانو زیادہ ملتے ہیں۔ اس واسطے وہ انسانوں کے واسطے زیادہ صحت بخش ہوتی ہے اور جو زمین سیلاب ہے وہاں کی ہوا کو آگ کے اجزا کم ملتے ہیں۔ اس واسطے وہ صحت کیلئے مضر ہے۔ غرضیکہ ہر ایک شے کو جس قدر پرانوں کی ضرورت ہے اگر اُس قدر ملجائے تو وہ خوب نشوونما پاتے ہیں۔ جہاں پرانوں کی طاقت کمزور ملی وہ بگڑ جاتی ہیں۔ اگر زمین سیلاب ہے۔ تو اگنی کے کم ملنے سے پران درست کام نہیں کر سکتے جس سے صحت انسانی خراب ہو جاتی ہے۔ اگر پینے کو پانی نہ ملے تو سورج کی کرنیں زمین سے طاقت والی ہو کر جسم کے اجزا کو منتشر کر دیتی ہیں جس سے چیزیں ناش ہو جاتی ہیں اسکی اور بھی تشریح کرتے ہیں +

स एष वैश्वानरो विश्वरूपः प्राणोऽग्नि-रुदयते। तदेतदृचाभ्युक्तम् ॥७॥

(ہیدا بھتم) (سہ) وہ سورج جس کا ذکر آچکا ہے (ایشہ) جو پرتکش آنکھ سے دیکھتا ہے (ویشوانرہ) تمام دنیا کے پرانوں کو چلانے والا (وشو روپہ) تمام جگت میں بھوگ کرنے والی شکتی روپ سے جو ظاہر (پرانہ) جس کا نام پران جو اناج وغیرہ پیدا کرتا ہے (اگینہ) گرمی کو (اُدیتے) پرگٹ کرتا ہے (تت) اس کو (ایت) یہ (رچہ بھیوکتم) رگوید کے منتر میں بھی کہا ہے +

(ادھتم) یہ سورج جو پرتکش نظر آتا ہے۔ اسکی کرنوں سے جو آگ پھیل کر دنیا میں پران شکتی پیدا کر کے اناج کو بڑھاتی اور دوسرے جانداروں کو پیدا کرتی اور نیم میں

(بد ارتھ) یہ جو سورج ہے جس کی آبھاش انت ہیں جو سینکڑوں قسم کی برتمان پدارتھ کا پران ہوکر اُن کو زندگی دے رہا ہے۔ جو سارے جگت کے اندر کام کرتا ہوا اور کرنوں والا ہے جو روپ جس سے اشیار کا گیان آنکھوں کو ہوتا ہے۔ اس کو پیدا کرنے والا اور ہر ایک پرانی کے اندر ایک ہی جیوتی یا پرکاش سے موجود اور تپ رہا ہے۔ ان سب کا سبب ہے۔ اس سے صاف پتہ لگ گیا کہ دُنیا میں جو حرکت ہو رہی ہے اس کا سبب سورج ہے۔ اب جو گیہ ..تی کی تشریح کرتے ہیں +

संवत्सरो वै प्रजापतिस्तस्यायने दक्षिणं चोत्तरं च। तद्ये ह वै तदिष्टापूर्ते कृतमित्युपासते। ते चान्द्रमसमेव लोकमभिजयन्ते। त एव पुनरावर्तन्ते तस्मादेत ऋषयः प्रजाकामा दक्षिणं प्रतिपद्यन्ते। एष ह वै रयिर्यः पितृयाणः ॥ ९ ॥

(پدارتھ) (سموتسرہ) سال یعنے زمانہ کی تقسیم (وئی) یقیناً (پرجاپتی) مخلوق کی حفاظت کرنیوالا ہے۔ ہر ایک شے کی حفاظت وقت پر ہوتی ہے (تسیہ) اس برس کے (آینے) اس سال کے رہنے کی جگہ دو این یعنے گھر ہیں (دکشنم) ایک دکشنائن جب سورج دکشن کیطرف جانے لگتا ہے (چہ) اور (اُترم۔چہ) دوسرے اترائن جب سورج شمال کی طرف لگتا ہے (تت) ان میں (یے ہوئی) جو لوگ نشچے کرکے (اِشٹ پورتی) وید کے موافق یگیہ باولی کنواں تالاب وغیرہ لگانے (کرتم) ان کے پھل کی خواہش رکھتے ہوئے (اُپاستے) کرتے ہیں (تے) وہ لوگ (چاندرمسم) بھوگ شکتی پردھان (ایو) ہے (لوکم) شریر کو (ابھیجینتے) فتح کرتے یعنے حاصل کرتے ہیں (تے) وہ (ایو) ہے (پُنر آورتنتے) بار بار جنم لیتے ہیں۔ (تسمات) ان کرموں سے (ایتے) یہ (رشیہ) رشی لوگ (پرجاکاما) اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے (دکشنم) نچلا یعنے خراب راستہ پر (پرتی پدیئنتے) عمل کرتے ہیں (ییہ) جو (پتری یانہ) جو بار بار ذریعہ جنم دلانے والا (ایشہ) یہ (ہ) کیا ہوا (وئی) نشچے (رئی) بھوگنے لائق شئے ہے +

(وارتھ) سال یعنے زمانہ کا ایک حصہ پرجاپتی ہے۔ اس کے گذرنے کے دو راستہ

ہیں۔ ایک وکشن دوسرے اُترآدھے سال تک سورج زمین کے خطِ استوا سے شمال کی
طرف رہتا ہے۔ آدھے سال تک جنوب کی طرف۔ گویا پرجا بھی دو قسم کے کام کرتی ہے
ایک وہ کام جس کا پھل جنم مرن ہے جس کی خواہش انسانوں میں لگی ہوئی ہے۔ جو کرم
ظاہری شے کے حاصل کرنے کے واسطے کئے جاتے ہیں جس سے یگیہ کرنا۔ کنواں۔ تالاب
باؤلی۔ باغ وغیرہ بنوانا۔ اِس غرض سے کہ آگے یعنے دوسرے جنم میں بھی ایسا ملے۔
تو من کے اندر اِن کے سنسکاروں کے قائم رہنے سے ضرور ہے۔ ماتا پتا کے ذریعے سے
اُن چیزوں کو بھوگنے کے واسطے جنم لینا پڑتا ہے۔ غرض والے کرم کا پھل چندر لوگ میں
کامیابی ہے۔ یہاں چندر لوگ سے مراد وہ شریر ہے جس میں بھوگ بھوگا جاوے اِس
غرض والے کرم کرنے والے انسان بار بار اس سنسار میں جنم لیتے ہیں ایک شریر چھوٹتا
ہے دوسرا فوراً مل جاتا ہے۔ اس واسطے جو رشی اولاد کی غرض سے کرم کرتے ہیں وہ مکتی
کے واسطے نشکام کرم کرنے والوں کی نسبت نیچ کہلاتے۔ اگرچہ پاپ کی نسبت غرض
والے نیک کام بھی اچھے ہیں لیکن اُن کرموں سے جو کسی ظاہری غرض سے نہیں کئے
جاتے ہیں۔ جو صرف ڈیوٹی سمجھ کر کئے جاتے ہیں اُن کی نسبت خراب ہیں اعلیٰ کرموں
کے واسطے اُتر اور نیچ کے واسطے دکشن کا لفظ استعمال کیا گیا ہے پس یہ جو تیسری بات
یعنے بار بار جنم لینا ہے اور شریر کے بھوگ کو بھوگنا ہے۔ یہی بھوگیہ ہے۔ اس کو رئی
کہا گیا ہے ٭

अथोत्तरेण तपसा ब्रह्मचर्येण श्रद्धया विद्ययात्मानमन्वि
ष्यादित्यमभिजयन्त एतद्वै प्राणानामायतनमेतदमृतमभय
मेतत् परायणमेतस्मान्न पुनरावर्तन्त इत्येष निरोधस्तदेष श्लोकः

(پدارتھ) (اتھ) اس کے بعد (اُترین) نیک اور عمدہ کرموں سے یا گیان کرم کو دکشن
مان کر گیان سے (تپسا) گرمی سردی (مان اپمان) بھوک پیاس اور ست وغیرہ برتوں
کے پالن میں جو کشٹ ہوتا ہے اس (برہمچریین) وید کے موافق اندریوں کو قبضہ میں
رکھنے سے (شردھیا) شردھا سے (ودیّیا) گیان سے (آتمانم) پرماتما یا جیوآتما

کو (انوشیہ) جانکر (آدیتم) سورج لوک کو (ابھینتتے) بس میں کرتے ہیں (اتیت وئی) یہ ہی بھوگتا یعنے بھوگنے والے کا سروپ ہے (پرانانام) پرانوں کو (آیتنم) ٹھیرنے کی جگہ ہے اس کے سہارے پران قائم رہتے ہیں (اتیت) یہ ہی (امرتم) ناش یعنے فنا ہونے سے مُبرا (ابھیم) خوف سے مُبرا (اتیت) یہ ہی (پرائنم) گیان کی آخری منزل (آتیسمات) اس آتم گیان سے (نہ) ہیں (پنہ آورتنتے) اس کلپ میں لوٹتے (اِتی) آخر (ایشہ) یہ نرودھ گیان کا خاتمہ ہے (تت) اُس کا بیان کرنے والا (ایشہ) یہ (شلوکہ) شلوک ہے (ارتھ) جو انسان دوسرے طریقہ پر جس کو ودیاں یعنے عالموں کا راستہ کہا گیا ہے عمل کر کے سردی گرمی بھوک پیاس اور مان (عزت) اور (اپمان) بے عزتی کو برداشت کرتا ہُوا برہمچریہ برت کو وید کی آگیا کے موافق ماننے سے اندریوں کو قبضہ میں رکھ کر گورو کے احکام میں شردھا رکھتا ہُوا رات دن وچار کر کے اور ست وّدیا کے ذریعہ آتما کو جان لیتا ہے وہ آدیتہ یعنے بھوگتا کے گیان کو پراپت کر لیتا ہے۔ اور یہی بھوگتا یعنے جیو آتما اور پرماتما کا گیان ہے۔ انسانی زندگی کا منزل مقصود ہے یہاں پر پہنچکر پرانوں کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ہی امرت یعنے مُکتی ہے اور یہی حالت ہر ایک قسم کے خوف سے مُبرا ہونے کی ہوتی ہے۔ یہ اس برہمانڈ کے اندر گیان کا سب سے آخری درجہ ہے جس کے جاننے کے بعد پھر کچھ جاننا باقی نہیں رہتا جس طرح ہر جنم مر کر جنم لینا پڑتا ہے اور جنم کے بعد موت آتی ہے۔ اس جگہ پہنچکر وہ چکر ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کو حاصل کر کے اس سنکلپ کے اندر پھر جیو آتما جنم نہیں لیتا۔ یہی گیان اس جنم مرن کے چکر کا جس میں پھنسا ہُوا جیو آتما دُکھ اٹھا رہا ہے خاتمہ ہے۔ اس شلوک میں اس بات کا ذکر ہے +

(سوال) جبکہ جیو آتما نتیہ ہے تو وہ ہمیشہ امر ہے۔ اس حالت میں امرت کیوں کہا گیا۔ جبکہ سدا ہی امرت ہے +

(جواب) جنم کے معنے جیو اور شریر کا تعلق ہے اور موت کے معنے جیو اور شریر کی علیحدگی ہے۔ پس پھر جنم کے بعد موت اور موت کے بعد جنم ہوتا ہے لیکن مُکتی وہ حالت ہے جو دکھ نہیں دیتی بلکہ جنم سے چھوٹتی ہے۔ اسی واسطے اور ہر ایک یونی مرنے سے

چھوٹتی ہے اور موکش پیدا ہونے سے چھوٹتی ہے +

(سوال) اس حالت موت اور موکش میں کیا فرق ہے کیونکہ موکش بھی جنم لینے سے چھوٹتی ہے اور موت بھی جنم لینے سے +

(جواب) موت کے وقت کرم موجود ہوتے ہیں جن کے سبب سے بھوگ یونی یا اور بھی یونی میں جانا ضرور ہوتا ہے لیکن موکش میں کرم نہیں ہوتے۔ دوسرے موت کے وقت سوکشم شریر معہ سنسکاروں کے موجود ہوتا ہے لیکن موکش میں سوکھشم شریر اور سنسکار موجود نہیں ہوتے۔ صرف کرم یونی موکش سے واپس ہو کر جیو آتے ہیں +

(سوال) بہت سے لوگ موکش میں بھی سوکھشم شریر من اور اندریوں کو جیو کے ساتھ مانتے ہیں

(جواب) سوکھشم شریر دو قسم کا ہے ایک تو سترہ تتوں کا مجموعہ جو بھوتوں کے انشوں سے بنا ہوا ہے۔ دوسرا جیو آتما کی سوبھاوک شکتی روپ سوکھشم بھوتوں کا بنا ہوا تو بغیر جنم میں ساتھ رہتا ہے لیکن مکتی میں دوسرا سوبھاوک شریر رہتا ہے۔ بھوتک نہیں رہتا +

(سوال) بہت سے لوگ بھوتک سوکھشم شریر کو بھی مکتی میں جیو کے ساتھ مانتے ہیں +

(جواب) یہ صرف اودیا ہے۔ کیونکہ اگر بھوتک شریر مکتی میں بھی ناش نہ ہو تو بندھن میں کس طرح ناش ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت کرموں کے سنسکار جو بھوگنے لائق ہیں من میں موجود ہوتے ہیں۔ مکتی اور بندھن دونوں حالتوں میں ناش نہ ہو وہ نتیہ ہو جاویگا۔ جب سوکھشم شریر نتیہ ہو گیا تو وہ بھوتک کہلا نہیں سکتا۔ کیونکہ بھوتک اُسے کہتے ہیں جو بھوتوں کے انشوں سے بنا ہو جو بنا ہے وہ نتیہ کہلا نہیں سکتا۔ شاید بہت سے لوگ یہ کہنے لگیں کہ جس طرح وید بنے ہیں اور نتیہ بھی ہیں۔ ایسے ہی سوکھشم شریر بنا بھی ہے اور نتیہ بھی ہے لیکن یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ وید گُن ہے۔ پرماتما گیان سروپ کا گُن گُنی کے ساتھ لازم و ملزوم کا تعلق ہوتا ہے لہذا جب سے پرماتما تب سے اُس کا گیان وید بھی ہے +

(سوال) جب سے پرماتما ہے اگر تب ہی سے وید بھی ہے تو وید ایشور کرت کیوں کہتے ہیں

(جواب) چونکہ ایشور کا گیان اننت ہے۔ اُس میں جیووں کی مکتی کے لایق گیان پرماتما وید کے ذریعہ سے دیتے ہیں اپنے اننت گیان میں سے وبھاگ کرنے کے سبب وہ وید کے کرتا کہلاتے ہیں۔ وبھاگ سے پیدا شدہ ہونے پیدا ہونے سے پہلے تو بھی ہی موجود رہنے کے سبب نتیہ ہو سکتی ہیں لیکن ہرتک سوکھشم شریر سنجوگ سے پیدا ہوتا ہے سنجوگ سے پیدا شدہ سے کوئی چیز نتیہ ہو ہی نہیں سکتی +

पञ्चपादं पितरं द्वादशाकृतिं दिव आहुः परे अर्धे पुरीषिणम् अथेमे अन्य उ परे विचक्षणं सप्तचक्रे षडर आहुरर्पितमिति ॥ ११ ॥

(پدارتھ) (پنچ پادم) پانچ رتو یعنے موسمیں جن کے پاؤں کے موافق (دوادشاکرتم) بارہ مہینے جس کی آکرتی یعنے جس کے وجود کے حصہ ہیں (پترم) رکھشا کرنے والے (دوا) سورج سے اوپر کا آکاش (آہو) کہتے ہیں (اپرے) پرلی طرف کے (اردھے) آدھے حصہ میں (پریشنم) جس کے ساتھ پانی کا کارن کاریہ بھاؤ کا تعلق ہے یعنے جو بارش کا سبب ہے (اتھ امو) اب اور (امے انئے) دوسرے ودوان یعنے عالم لوگ (پرے) اُس سال کو جو کال کا اعلیٰ حصہ ہے (وچکشنم) جو خصوصیت کے ساتھ دوسروں کو دکھلا سکتا ہے (سپت چکرے) جو ہوا دی سات لوکوں میں گھومتا ہے۔ یا سات رنگوں کی جس کی کرنیں ہیں (شٹرے) چھ موسمیں جس سال کے انگ ہیں (آہوہ) کہتے ہیں (ارپتم) رتھ میں جس طرح نابھہ لگی ہوتی ہے ایسے لگا ہوا +

(ارتھ) جس برس کو پرجاپتی بتلایا تھا۔ اب اُس کی تعریف بتلاتے ہیں۔ کہ وہ سنسار میں پانچ موسموں کو پتا کی طرح پیدا کرتا اور حفاظت سے چلاتا ہے۔ اگرچہ موسمیں چھ ہیں لیکن ہم نے شسر رتو کو ہمنت میں شامل کر دیا ہے کیونکہ دونوں میں سردی ہوتی ہے۔ صرف کمی زیادتی کا فرق ہے جس کی شکل بارہ مہینوں کے جمع کرنے سے ظاہر ہوتی ہے یعنے بارہ مہینوں کا حال ہے جس کا بارش کے ساتھ پیدا کرنے کا تعلق یعنے جو بارش کو پیدا کرتا ہے جس کے اوپر کے آدھے حصہ میں سورج کے اوپر کا حصہ ہے۔ دوسرے ودوان لوگ اس طرح پر بھی تقسیم کرتے ہیں کہ وہ کال کا افضل حصہ ہے جو چھ موسموں کا مجموعہ ہے جس عرصہ سورج

وغیرہ سات لوگوں کو اپنے سامنے چکر دیدیتا ہے۔ اور جس طرح رتھ کی نابھ میں آرے لگے ہوتے ہیں اسی طرح اس سال کے چکر میں یہ سب موسمیں اور مہینہ وغیرہ لگے ہوئے ہیں +

(سوال) تعریف تو سال کی کرنے لگے تھے لیکن بیان بہت کچھ سورج کی گردش کا کر دیا +

(جواب) سورج کی گردش سے ہی کال یعنے وقت کی تقسیم ہوتی ہے۔ اس واسطے دن رات مہینہ سال سورج کی حرکت سے ہی ظاہر ہوتے ہیں +

(سوال) کیا سورج حرکت کرتا ہے یا زمین کیونکہ رات دن وغیرہ زمین کی حرکت سے پیدا شدہ تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اس سورج کی حرکت کیوں لکھا +

(جواب) اس جگہ اوپچار سے دکھلایا ہے جیسے ریل میں بیٹھ کر جب لاہور پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں لاہور آگیا۔ یہاں آنا لاہور میں ہے یا ریل میں۔ آنا ریل میں ہے لیکن کہنہ لاہور میں دیتے ہیں

मासो वै प्रजापतिस्तस्य कृष्णपक्ष एव रयिः शुक्लः प्राणः तस्मादेत ऋषयः शुक्ल इष्टं कुर्वन्तीतर इतरस्मिन् ॥१२॥

(پدارتھ) (ماسہ) مہینہ جو ہے (وئی) نشچے کرکے (پرجاپتیہ) پرجا کا مالک یا پیدا کرنیوالا ہے (تسیہ) اس کا (کرشن پکشہ) اندھیرا پکش جو ہے (ایو) ہے (رئی) بھوگنے لائق شے ہے۔ اور (شکل پکشہ) چاندنا پکش (پرانہ) بھوگنے والا ہے (تسمات) اس سبب سے (ایتے رشیہ) یہ رشی لوگ (شکلے) چاندنے پکش (اشٹم) یگیہ کو (کُروَنتی) کرتے ہیں (اترسے) جو وید کے گیان سے خالی ہیں (اِترسمن) کرشن پکش میں یگیہ کرتے ہیں +

(ارتھ) جو صفت جزوں میں نہ ہو وہ کل میں ہو نہیں سکتی۔ سوائے پانچ گنوں کے اس واسطے سال کے جزو مہینہ ہیں۔ اُن سے پران یعنے بھوگنے والے لائق شے کی تقسیم دکھلاتے ہیں کہ کرشن پکش یعنے اندھیرا پکش ہے اور اوجیالہ پکش پران ہے مطلب یہ ہے کہ جس میں گیان ہے وہ بھوگنے والا اور جو گیان سے خالی ہے وہ بھوگنے لائق شے ہے۔ جو لوگ ویدوں کے جاننے والے ہیں وہ گیان کے موافق یگیہ وغیرہ سب کام کرتے ہیں۔ وہ شکل پکش میں یگیہ وغیرہ کرم کرتے ہیں اور جو لوگ گیان سے رہت ہیں وہ وید کے خلاف کرکے دکھ پاتے ہیں کیونکہ جو اندھیرے میں چلتا ہے وہ یقیناً منزل پر نہیں پہنچ سکتا

اکثر ٹھوکر کھاتا ہے اور جو روشنی میں یعنے منزل اور راستہ کو جانکر کام کرتا ہے وہ بجائے
ناکامیابی کے کامیابی حاصل کرتا ہے اور دیکھ کر چلنے والے کو ٹھوکر بھی نصیب نہیں ہوتی
مطلب یہ ہے کہ دو طاقتیں منزل پر پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ ایک آنکھ دوسرے سُورج
جو ان دونوں کو کام میں لاتا ہے وہ دکھوں سے بچ جاتا ہے جو اندھیرے میں چلتا ہے
یا دن کے وقت آنکھ بند کر کے چلنا دونوں حالتوں میں نقصان ہوتا ہے۔ اس واسطے زندگانی
راستہ طے کرنے کے واسطے وید اور بُدھی دونوں کے موافق کام کرنا چاہئیے اگر وید کے ارتھوں
کو بلا بُدھی سے کام لیا جاوے یا بُدھی کو بلا وید کے کام میں لایا جاوے تو دونوں حالتوں
میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ایسی غلطی میں تمام دُنیا کے لوگ پھنسے ہوئے دُکھ پا رہے ہیں

अहो रात्रो वै प्रजा पतिस्तस्याहरेव प्राणो रात्रिरेव रयिः प्राणंवा
एते प्रस्कन्दन्ति। ये दिवा रत्या संयुज्यन्ते ब्रह्मचर्य्यमेव तद्य
द्रात्रौ रत्या संयुज्यन्ते ॥ १३॥

(پدارتھ) (اہوراترہ) دن اور رات (وئی) نشچے کر کے (پرجاپتی) دُنیا کے انتظام کے
چلانے والے ہیں (تسیہ) اس کا (آہہ ایو) دن ہی (پرانہ) پران یعنے بھوگنے والی طاقت
ہے (راتری) رات (ایو) ہی (رئی) بھوگنے لائق شے ہے (پرانم) پرانوں کو (ے) جو لوگ
(ایتے) یہ (پرسکندنتی) سکھاتے یا ناش کرتے ہیں (یہ) جو (دوا) دن (رتیا) استری سے
(سنیجنتے) سمبندھ کرتے ہیں (برہمچریم) برہمچریہ (ایو) بھی ہے (تت) وہ (یت
(راترو) رات کے وقت (رتیا) استری سے (سنیجنتے) تعلق کرتے ہیں +

(ارتھ) اب رات دن اور دن کو جو سُورج کے سامنے پرتھوی کی گردش سے پیدا ہوتے
ہیں پرجاپتی مان کر کہتے ہیں۔ کہ ان میں سے دن پران ہے یعنے بھوگنے والا ہے جو
بھوگنے والے دن میں بھوگ [illegible] اپنے پرانوں کو نقصان پہنچاتا ہے یعنے زندگی
کو کم کرتا ہے۔ اسلئے دن [illegible] پاپ ہے۔ جو لوگ رات کو تعلق کرتے ہیں
وہ ایک قسم کے برہمچاری ہیں کیونکہ ان میں آدھی رات تک خواہش نفسانی کو روکنے کی
طاقت ہے جس قدر [illegible] اور [illegible] پر قابو رکھ سکے اور وید شاستر کے موافق کام

کرے۔ یہی برہمچریہ اور جس قدر ویدک آگیا کے خلاف اندریوں کا غلام بنکر کام کرے یہی نقصان دینے والا ہے۔ گویا ان سے وشئے بھوگ آتما کے بل کو نقصان پہنچانے یا شریر کے واسطے مضر ہونے کا باعث ہے جس قدر روکا جاوے۔ اسی قدر مفید ہے۔ سورج یا چراغ کس روشنی کی حالت میں بیرپرانوں کو نقصان پہنچانے والا ہے +

अन्नं वै प्रजापतिस्ततो ह वै तद्रेतस्तस्मादिमाः प्रजाः प्रजायन्त इति ॥ १४ ॥

(پدارتھ) (انّم وئی) یہ گیہوں ارد چاول وغیرہ جو اناج ہے (پرجاپتیہ) تمام مخلوقات کی پیدائش اور زندگی کا سبب ہونے سے پرجاپتی کہلاتا ہے (تتہ ہوئی) اس پر سدھ ان سے ہی (تت) اس سے (ریتہ) عورت مرد کا رج اور بیرج پیدا ہوتا ہے (تسمات) اس رج بیرج سے (اماہ پرجاہ) یہ جاندار مخلوق (پرجاینتے) پیدا ہوتی ہے +

(ارتھ) تمام جگت کی پیدائش اور زندگی کا سبب ہونے کے جیسے اناج ہی پرجاپتی ہے اس اناج کے کھانے سے نر اور مادہ جانداروں میں ویریہ اور رج پیدا ہوتا ہے جس سے تمام پرتیکش نظر آنے والی مخلوق کی پیدائش ہوتی ہے کیونکہ بغیر رج بیرج کے سنبندھ کے سرشٹی پیدا ہوتی نظر نہیں آتی +

(سوال) کیا آدی سرشٹی میں جو رشی پیدا ہوئے۔ یا اہل اسلام کے عقیدہ کے موافق پیدا ہوا۔ وہ کس کے رج بیرج سے پیدا ہوئے +

(جواب) دو طرح سے سرشٹی پیدا ہوتی ہوئی نظر آتی ہے جیسے کوئی سانچا بناتا ہے تو وہ سانچے سے سانچا نہیں بناتا۔ بلکہ پہلا سانچا ہاتھ سے بناتا ہے پھر سانچے سے بنتا ہے۔ ایسے آغاز دنیا میں جو انسان پیدا ہوتے ہیں۔ وہ پرکرتی ماتا اور پرماتما کے سبب اسکے قدرتی ہاتھ سے پیدا ہوتے ہیں بعد جب انسان ڈھانچہ میں بن جاتے ہیں تو ان کے رج بیرج کے ساتھ پیدائش کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے +

(سوال) کیا ان رشیوں کو زمین اوگل دیتی ہے جو ایک ساتھ جوان پیدا ہو جاتے ہیں
(جواب) رج بیرج خوراک سے پیدا ہوتا ہے خوراک میں کہاں سے آیا۔ تم عنصروں سے

پس پرماتما حرکت دیکر بیج بیرج بلنے لائق ذرّوں کو نیم سے ملا دیتے ہیں جس سے وہ جسم بن جاتے ہیں +

(سوال) یہ بات سمجھ میں نہیں آتی - کہ ایک دم سے جوان کیسے پیدا ہو جاتے ہیں +

(جواب) جب سورج چاند اور زمین جیسے بڑے بڑے کُرّے بنتے ہوئے مانتے ہو کیا سورج ذرا ذرا سا ملکر بنا ہے یا ایک دم سے - اگر ذرا ذرا سا بنتا تو نظام شمسی کبھی قائم ہی نہ ہوتا جس طرح یوروپ میں انجن ڈھالنے والے کارخانہ ہیں - ایک دم سے اتنا بڑا انجن بڑے بڑے گارڈر وغیرہ ڈہل جاتے ہیں لیکن ہندوستان میں نہیں ڈہلتے تو کیا یہ خیال کرنا چاہئے کہ یہ انسان پہلے بہت چھوٹے پیدا ہوتے ہیں پھر پرورش پاکر اس قدر بڑھ جاتے ہیں یہ سمجھ میں نہ آنا صرف پرماتما کی طاقتوں کو نہ جاننے کا پھل ہے ایک طرف تو بہت بڑے آم کی گٹھلی سے آم کا درخت ہوتا ہے - دوسری طرف بوہڑ بہت ہی چھوٹے بیج سے آم سے بھی بڑا درخت پیدا ہو جاتا ہے +

तद्ये ह तत्प्रजापतिव्रतं चरन्ति ते मिथुनमुत्पादयन्ते। तेषामे-
वैष ब्रह्मलोको येषां तपो ब्रह्मचर्यं येषु सत्यं प्रतिष्ठितम्॥१५॥

(پدارتھ) (تت) وہ متذکرہ بالا (ہ) مشہور (یے) جو لوگ اندریوں کو قبضہ میں رکھنے والے (پرجاپتی برت) پرجا کے رکت کے برت کو یعنے باقاعدہ گرہست دہان وغیرہ (چرنتی) کرتے ہیں (تے) وہ لوگ (متھنم) بیٹا بیٹی دونوں قسم کی اولاد کو (اُتپادینتے) پیدا کرتے ہیں (تیشام) اُن کے واسطے ہی (برہم لوکہ) برہم کا گیان یعنی درشن ہوتا ہے (ییشام) جن کا من (تپہ) تپ یعنے ریاضت (برہمچریم) اندریوں کو روک کر باقاعدہ ویدوں کی تعلیم پانا (ایشو) جن میں (ستیم) سچ (پرتشٹھتم) جو سچائی پر ایسے مستقل طور پر قائم ہوتے ہیں کہ اُن کو کوئی طاقت سچائی سے ہٹا ہی نہ سکے +

(ارتھ) جو لوگ قاعدہ کے موافق اس سنسار میں اولاد پیدا کرتے ہیں یعنے زناکاری وغیرہ سے مبرّا ہوکر جو باقاعدہ گرہست آشرم کرتے ہیں - اُن کی اولاد دونوں قسم کی ہوتی ہے اور جو لوگ خلاف قاعدہ زناکاری وغیرہ کرتے ہیں وہ بے اولاد ہی اس جہان سے

رہیں رہتے ہیں۔ وہی لوگ برہم گیان کے ذریعہ مکتی کے آنند کو حاصل کرتے ہیں جو پہلے برہمچریہ آشرم باقاعدہ کر کے اور ودیا سے آتما کو مضبوط بنا لیتے ہیں یا تپ سے اور برہمچریہ آشرم اور گرہستھ آشرم بان پرستھ آشرم ان تینوں کو وید کے موافق مستقل مزاج ہو کر کرتے ہیں جن کے اندر ایشور کا وشواس ایسی مستقل طور پر قائم ہوتا ہے کہ جس کو کوئی گراہی نہ سکے۔ ایشور وشواس سنیاس آشرم میں ورڑھ ہوتا ہے۔ لہذا مکتی کے پرمانند کو وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو چاروں آشرم برہمچریہ گرہستھ۔ بان پرستھ اور سنیاس وید کے احکام کے موافق راستہ سے نہ گرتے ہوئے عمل میں لاتے ہیں۔ اور جو لوگ آشرم بیوستھا کو توڑنے یا اویدک ریتی سے آشرم کرتے ہیں۔ وہ مکتی کو حاصل نہیں کر سکتے +

तेषामसौ विरजो ब्रह्मलोको न येषु जिह्ममनृतं न माया चेति ।

(پدارتھ) (تیشام) اُن لوگوں کے واسطے (اسَو) متذکرہ بالا جسم چھوڑنے کے بعد حاصل ہونے والا (ورجہ) تمام قسم کی خرابیوں سے مبرا (برہملوکہ) برہم اویشٹ ہے (نہ یہیں) (یشو) جن میں (جہم) چھل کپٹ وبور رتنا وغیرہ (انرتم) جھوٹ یا خلاف ماہیت کے کام (نہ) نہیں (مایا) کا اشنے کا خون کرنے کی عادت وغیرہ (چیر) اور (زنا) یہ پہلا پرشن ختم ہوا +

(ارتھ) وہی لوگ پرماتما کے درشن کرنے کے لائق ہیں کہ جو چھل کپٹ دھوکا بازی وغیرہ ہر قسم کی پالیسی سے بری ہیں جو کسی جھوٹ پر عمل نہیں کرتے بائیان کے بغیر اور نہ ہیروں کی اپاسنا کرتے ہیں اور نہ ہی آتما کے خلاف ماننے اور کرنے کیواسطے تیار رہتے ہیں۔ جو لوگ ان خرابیوں سے مبرا ہو کر چاروں آشرم کو پورا کرتے ہیں وہ مکتی کو حاصل کر سکتے ہیں دوسرے نہیں +

دوسرا پرشن

अथ हैनं भार्गवो वैदर्भिः पप्रच्छ । भगवन् कत्येव देवाः प्रजां विधारयन्ते कतर एतत् प्रकाशयन्ते कः पुनरेषां वरिष्ठ इति ॥ १ ॥

(پدارتھ) (اتھ) کاتیاین کے پرشن کے جواب ملنے کے بعد (اینم) ان پپلاد رشی کو (بھا

بھرگو رشی کے گوتر میں پیدا شدہ (ویدربھی) ویدربھی کے لڑکے نے (پپرچھ) پوچھا (بھگون)
ہے بھگون مہاراج (کتی) کتنے (ایو) ہی (دیواہ) دیوتا (پرجا) یعنے مخلوق کو (ودھارینتے)
قائم رکھتے ہیں (کترے) کتنے (ایتت) اس جگت کو (پرکاشینتی) پرکاش کرتے ہیں
(کہ) کون (پنہ) پھر (ایشام) ان میں (وریشٹھی) اوتم ہے (اتی) اس پرکار پوچھا +
(ارتھ) جب کاتیاین کے پرشن کا جواب پپلادرشی دے چکے تو بھرگو گوتر میں پیدا شدہ
ویدربھی نامی رشی نے سوال کیا کہ مہاراج اس مخلوق کو خاص کر دھارن کرنیوالے کتنے
دیوتا ہیں کیونکہ کوئی شے اپنے آپ قائم کرنیوالے بغیر قائم نہیں رہ سکتی جو پیدا ہوتی ہے
وہ کسی کے بغیر رہ نہیں سکتی سو کتنے دیوتا ہیں جو مکتی روپ ہو کر اس پرجا کی مختلف قسم
کی آکرتی یعنے شکل کو قائم رکھتے ہیں سو کونسے اس کو پرکاشت کرتے ہیں پھر ان دیوتوں
میں سے سب سے افضل کونسا ہے ۔ اس ایک پرشن کے اندر تین سوال ہیں اول اس مخلوق
کی شکل کون دھارن کرتا ہے ۔ یعنے اس مخلوق کا علت مادی کیا ہے دوسرے کون اس
کو پرکاشت کرتا ہے یعنے اس میں جو گیان ہے اس کا سادھن کیا ہے تیسرے ان سب
دیوتوں میں افضل کونسا ہے اس کا جواب رشی دیتے ہیں :-

तस्मै स होवाचाकाशो ह वा एष देवो वायुरग्निरापः पृथिवी
वाङ्मनश्चक्षुः श्रोत्रं च । ते प्रकाश्याभिवदन्ति वयमेतद्बाण
मवष्टभ्य विधारयामः ॥ २ ॥

(پپلادرشی) (تسمی) اس ویدربھی کو (سہ) وہ پپلادرشی (ہاوواچ) صاف طور پر کہنے لگے (ہوئی)
یقیناً (آکاشہ) آکاش (ایشہ دیوہ) یہ پرکاش مان (وایو) ہوا (اگنیہ) آگ (آپہ) جل (پرتھوی)
زمین (واک) زبان (منہ) من (چکشو) آنکھ (شروترم) کان (چ) اور (تے) وہ (پرکاشیہ)
اپنی خوبی کو ظاہر کرتے ہوئے (ابھی ودنتی) کہتے ہیں (ویم) ہم (ایتت) اس کے (بانم)
جسم کے ٹھہرنے میں سہارا دے کر (اوشٹبھیہ) (ودھارینامہ) خصوصیت کے ساتھ دھارن
کرتے ہیں +
(ارتھ) پپلادرشی نے صاف طور پر اس ویدربھی رشی سے کہا کہ یقینی طور پر پرتھوی ، جل

اگن وایو آکاش یہ پانچوں عنصر اس شریر کے اوپادان یعنے علت مادی ہیں اور زبان ہاتھ پاؤں۔ پاخانہ اور پیشاب کی اندری ملا کر پانچ کرم اندریاں اور من یعنے چاروں قسم کے انتہ کرن جیسے من بدھی چت اور اہنکار کہتے ہیں جو من کی چار قسم کی حالتیں ہیں اور آنکھ کان ناک رسنا اور تیچا یعنے کھال وغیرہ گیان اندریاں یہ ابھیمان سے کہتے ہیں کہ جس طرح اُس مکان کی چھت کو جس کے گرنے کا شک ہو شہتیر کے تھونی دیکر قائم رکھتے ہیں۔ ایسے ہی ہم اس شریر کو قائم رکھتے ہیں۔ اگرچہ من اور اندریاں پران سب جڑ یعنے غیر مدرک ہیں لیکن انکو کے طور پر زبان حال سے جوان کی بحث ہے اُس کو ظاہر کرتے ہیں جس سے اصلیت کے جاننے والوں کو پتہ لگ جاتا ہے کہ اندرونی حالت کیا ہے۔ اسواسطے اس پرشن کے اوتر میں شرتی پران اور اندریوں کا مباحثہ دکھلاتے ہیں +

(سوال) شرتی متصرف بانی یعنے زبان اُلٹے اندری لکھی تم نے پانچوں کرم اندریاں کس طرح گرہن کیں اور من لکھا ہے اُس کے چاروں قسم کے انتہ کرن اور آنکھ کان سے سب کرم اندریاں کیسے لے لیں +

(جواب) نفطیہ وغیرہ سے اس قسم کی چیزوں کا گرہن ہوتا ہے اس واسطے اوپ لکش یعنے ایک ایک دو دو بیان کر کے آگے شرتی نے وغیرہ کا مرادف نفطیہ دیدیا ہے جس سے سب کرم اندریاں گیان اندریاں اور چار قسم کے انتہ کرن لئے جا سکتے ہیں +

(سوال) جڑ اندریوں میں ابھیمان کیسے ہو سکتا ہے جب ابھیمان ہو ہی نہیں سکتا تو ابھیمان سے کہنا کیوں لکھا +

(جواب) ابھیمان نہ تو چیتن یعنے گیان سروپ کو ہوتا ہے اور نہ ہی جڑ کو ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ کم علم ہوتا ہے سو یہ اندریاں جو کم علم جیو آتما کی شکتی سے حرکت پاتی ہیں ابھیمانی یعنے ابھیمانی کہلا سکتی ہیں +

तान्वरिष्ठः प्राण उवाच। मा मोहमापद्यथ [illegible]
[illegible]

(پدارتھ) تان (ان اندری آدی دیوتاؤں کو) (تھ) ان میں سب سے (وریشٹھ) بڑا

یعنے (آدلیج) کہا (ما) مت (موہم) موہ یعنے غلطی میں (آپدیتھ) یعنے ابھیمان سے غلطی مت کرو (اہم) میں (ایو) ہی (اتیت) اس پرکیش (پنچ دہا تمام) اس پانچ قسم والی یعنے پران اپان سمان ادان ویان (وبھجیہ) تقسیم کرکے (اتیت) اس (وانم) شریر کو (وشٹبھیہ) روککر (دھارئیامی) دھارن کرتا ہوں +

(تے اشردھدھانا) اندریوں نے اس ابھیمان کو دیکھ کر ان میں سے سب سے سریشٹھ یعنے افضل جو پران ہے اس نے کہا کہ اے اندری روپ دیو تم اگیان سے غلطی میں مت پڑو اس شریر کو تم دھارن نہیں کرتے بلکہ میں اپنے آپ کو پانچ قسم پر تقسیم کرکے یعنے ایک پران دوسرے اپان تیسرے ویان چوتھے سمان پانچویں اودان روپ ہوکر اس شریر کو گرنے سے روک کر دھارن کرتا ہوں تم اسکو دھارن کرنے والے نہیں بلکہ میں ہوں۔ اب یہ مقدمہ یا بحث شروع ہوگئی کہ شریر کو دھارن کرنے والا کون ہے۔ اندریوں کا دعوٰے ہے کہ جسم ہمارے سبب سے قائم ہے اور پران کا دعوٰے ہے کہ جسم ہمارے سبب سے قائم ہے آگے چلکر ثبوتوں سے اسکی تحقیقات ہوگی کیونکہ اس مسئلہ کے ساتھ انسانی زندگی کا بہت بڑا تعلق ہے کہ آیا انسان کا اندریوں کے وشیوں کے بھوگنے سے قیام ہوتا ہے یعنے زندگی قائم رہتی ہے یا پرانوں کی رکشا پرانایام وغیرہ اور پرانوں کو ٹھیک رکھنے والی غذا ہو۔ اور دیگر سامان سے آگے اس بحث کو دکھلاتے ہیں +

सोऽश्रद्दधाना बभूवुः सोऽभिमानादूर्ध्वमुत्क्रामत इव तस्मिन्नुत्क्रामत्य
थेतरे सर्व एवोत्क्रामन्ते तस्मिंश्च प्रतिष्ठमाने सर्व एव
प्रातिष्ठन्ते। तद्यथा। मक्षिका मधुकरराजानमुत्क्रामन्तं सर्वा
एवोत्क्रामन्ते तस्मिंश्च प्रतिष्ठमाने सर्वा एव प्रातिष्ठन्त एवं
वाङ्मनश्चक्षुः श्रोत्रं च ते प्रीताः प्राणं स्तुन्वन्ति ॥ ४ ॥

(پدارتھ) (تے) وہ اندری روپ دیوتا (اشردھیانا) اشردھا یعنے جسم کی حفاظت کے متعلق نا اعتقاد [illegible] ہوگئے [illegible] جس سے شریر قائم ہے [illegible] ابھیمان سے (اتکرامت) [illegible] شریر کو چھوڑ کر جانے لگا (تسمن) اس پران (اتکرامتی) [illegible] سب [illegible] اندریاں۔

(اُتکرامنتے) چھوڑ کر چل دئے (تسمن پرتشٹھانے) اُس کے آجانے پر یا قائم ہونے پر (سروا) سب اندریاں (ایو) ہے (پرتشٹھنتے) قائم ہو گئے یعنے ٹھہر گئے (تت) وہ (یتھا) جیسے (مکشکا) شہد کی مکھیاں (مدھوکرا جا) قائم مکھیوں کے راجہ کے (اُتکرامنتم) اُٹھنے ہی (سروا) سب (ایو) ہی (اُتکرامنتے) اُٹھ کر چل دیتی ہیں (چہ) اور (تسمن) اُس کے (پرتشٹھمانے) قائم ہونے پر (سروا) سب (ایو) ہی (پرتشٹھنت) قائم ہو جاتے ہیں (ایوم) اسی طرح (واک) زبان (منہ) من (چکشو) آنکھ (شروترم) کان (چہ) اور (تے) وہ (پریتہ) پران کو اپنی زندگی سمجھ کر (پرانم) پران کی (ستنونتی) تعریف کرتے ہیں +

(ارتھ) جب پران نے کہا کہ میں اس شریر کو قائم رکھنے والا ہوں تب اندریوں نے اس کو بڑا مان کر اپنا کام چھوڑ دیا۔ یہ شریر آنکھ کے نکل جانے سے اندھا ہو گیا لیکن زندہ رہا۔ کان کے نہ کام کرنے سے بہرہ ہو گیا لیکن زندہ رہا۔ زبان کے نہ کام کرنے سے گونگا ہو گیا لیکن زندہ رہا ہاتھ کے نہ کام کرنے سے لولا ہو گیا لیکن زندہ رہا۔ ایسے ہی ہر ایک اندری کے کام چھوڑ دینے سے زندگی بنی رہی۔ اندریوں کی اس حالت کو دیکھ کر پران نے اپنا زور دکھلانے کے واسطے ابھیمان سے شریر کو چھوڑ دیا کیونکہ بغیر پران کے اندریوں کی پرورش کے واسطے جس غذا کی ضرورت ہے۔ وہ اس کس طرح مل سکتا تھا۔ پران ہی خوراک کو ہضم کر کے تمام جسم کو تقسیم کرتا ہے۔ جس سے اندریاں بھی زندہ رہتی ہیں۔ جب پران کے ساتھ ہی اندریاں جسم کو چھوڑ کر چلی گئیں تو پران پھر شریر میں آ گیا جس کے ساتھ ہی اندریاں پھر آ گئیں کیونکہ اندریاں بغیر پرانوں کے کچھ کر ہی نہیں سکتیں جس طرح شہد کے چھتے میں جو مکھیوں کی رانی ہوتی ہے جبتک وہ چھتے میں رہتی ہے تب تک مکھیاں بیٹھی رہتی ہیں اور جب رانی چھتے کو چھوڑ کر چلدے وہیں مکھیاں چلی جاتی ہیں جہاں رانی بیٹھ جاوے وہیں سب بیٹھ جاتی ہیں ایسا ہی تعلق پران اور اندریوں کا ہے۔ جہاں پران ہونگے وہیں اندریاں کام کر سکتی ہیں اگر پران نہ ہوں تو اندریاں کچھ کر ہی نہیں سکتیں۔ من اور اندریوں کو بس کرنے کے واسطے پرانوں کو بس میں کرنا ضروری ہے جبتک پران قبضہ میں نہ آجاویں من اور اندریاں قبضہ میں آ ہی نہیں سکتیں۔ ہر ایک کرم جو اس شریر سے ہوتا ہے اُسکی جڑھ پران ہے +

کیونکہ پران ہی سے تمام جسم کو حرکت ملتی ہے۔ جب اندریوں نے دیکھا کہ ہماری تو زندگی ہی پرانوں کے ساتھ ہے جبتک پران رہینگے تب تک ہی ہم زندہ رہکر کام کر سکتی ہیں اور جہاں پران الگ ہوئے ہم اس شریر میں رہ ہی نہیں سکتیں تب پرانوں کو اپنی زندگی سمجھکر اُس کی تعریف کرنے لگیں۔ برہم ودیا کے جاننے والوں نے اِس گیان سے بھی بتا دیا کہ ہم پرانایام وغیرہ کرکے زندگی کو قایم بھی رکھ سکیں۔ اور من اور اندریوں کے سبب سے جو خرابیاں ہوتی ہیں اُن کو بھی روک سکیں +

एषो ऽग्निस्तपत्येष सूर्य एष पर्जन्यो मघवानेष वायुरेष पृथिवी रयिर्देवः सदसच्चामृतं च यत् ॥ ५ ॥

(پدارتھ) (ایشہ) بھوگنے والے پران (اگنیہ) آگ ہوکر (تپتی) تپتا ہے اگر پران یعنے ہوا نہ ہو تو آگ نہیں جل سکتی (ایشہ) یہی (سُوریہ) سورج ہی (ایشہ پرجنیہ) اس پران کے سبب سے بارش ہوتی ہے (ایشہ) یہی پران (مگھوان) ہر قسم کے دھن کو پیدا کرتا ہے (ایشہ) یہی (وایُوہ) بیجانے والا ہوا ہے (ایشہ) یہی پران (پرتھوی) زمین کی طرح ہر شے قائم رکھتا ہے (ریی دیوہ) یہی سب کو بھوگ دینے والا ہے (ست) کارن رُوپ (اَست) کاریہ روپ (امرتم) ناش سے رہت کارن روپ (چہ) اور (یت) جو ہے +

(ارتھ) پران کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ اَن ہی اگنی کی گرمی کا سبب ہے۔ کیونکہ وایو سے ہی اگنی پیدا ہوتی ہے جس جگہ پران وایو نہ ہو وہاں آگ جل ہی نہیں سکتی۔ اگر گھڑے کے اندر جہاں ہوا نہ لگے چراغ جلاکر رکھ دیا جاوے۔ تو بہت جلد بجھ جاتا ہے سبب یہ ہے کہ پران وایو ادھر اُدھر سے اگنی کے ذرّوں کو لاکر شامل نہیں کرتا سورج تو پران روپ ہے کیونکہ سورج بھی اگنی کا بیج ہے اور اگنی پران سے پیدا ہوتی ہے پس سورج بھی پران سے ہی پیدا ہوا ہے یہی پران وایو سروپ ہے اور اس کے سبب سے پرتھوی یعنے زمین قائم ہے یا یہی پران پرتھوی کا کام دیتا ہے کیونکہ سب شریروں کو جس طرح پرتھوی قائم رکھتی ہے ویسے ہی پران ہی شریروں کے دھارن کرنے والا ہے پس جو کارن کاریہ روپ ہیں یعنے ہی ست سے مُبرا اور مورتی مان یا گیس سیال اور ٹھوس

بیشک ہے اس سبب کا یہ کارن رو پیہ پران ہے ۔

अरा इव रथनाभौ प्राणे सर्वं प्रतिष्ठितम् । ऋचो यजूंषि सामानि यज्ञः क्षत्रं ब्रह्म च ॥ ६ ॥

(پد ارتھ) (ارا اِو) جیسے تیلیاں (رتھنا بھو) رتھ یعنے گاڑی پہیئے کی نابھ میں لگی ہوئی ہیں (پرانے) پرانوں (سرو م) سب (پرتشٹھتم) قائم ہیں (رچ) استوتی (یجونشی) کرنا حرکت (سامانی) اوپاسنا (یگیہ) دیو پوجا وان وغیرہ (کشترم) بل (چ) اور (برہم) گیان ۔

(ارتھ) جس طرح رتھ کے پہیے کی نابھ میں آرے لگے ہوئے ہوتے ہیں ۔ جو نابھ کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے ۔ ایسے ہی تمام چیزیں پرانوں سے قائم رہتی ہیں ۔ رگوید جس سے ستوتی کی جاتی ہے وہ پرانوں سے قائم ہے ۔ یجروید جس سے حرکت ہوتی ہے ۔ وہ بھی پرانوں سے ہی قائم ہے اور سام وید جس سے اوپاسنا ہوتی ہے وہ بھی پرانوں کے سبب سے ہے ۔ یگیہ آدی کرم بھی پرانوں سے ہی ہوتے ہیں ۔ جسم میں جو بل قائم ہے وہ بھی پرانوں کے سبب سے ہی ہے ۔ غرضیکہ بیرونی اشیا کا گیان جس سے برہمن بنتے ہیں ۔ وہ بھی پران وایو کے ہی سہارے ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ خواہ کسی قسم کا کام یا گیان کرنا ہو ۔ وہ پران دھاری جیو ہی کر سکتا ہے ۔ پران سے رہت جیو آتما سب کاموں سے خالی ہوتا ہے ۔ گیان جیسے یگیہ ستوتی کرم اوپاسنا سب پرانوں سے ہی ہو سکتے ہیں گویا روح کی جو تعریف ہے کہ وہ گیان تو سوبھاؤ کے رکھتا ہے اور کاموں کو آزادی سے کر سکتا ہے ۔ جس آزادی سے جیو کام کرتا ہے وہ پران ہی ہے ۔ اس واسطے ہر ایک یونی میں رہتا ہوا جیو پرانی کہلاتا ہے ۔ جو کچھ بڑھنا گھٹنا پیدا ہونا اور ناش ہونا وغیرہ وکار ہیں سب پرانوں کے سبب سے ہی ہیں ۔

प्रजापतिश्चरसि गर्भे त्वमेव प्रतिजायसे । तुभ्यं प्राण प्रजास्त्विमा बलिं हरन्ति यः प्राणैः प्रतितिष्ठसि ॥ ७ ॥

(پد ارتھ) (پرجاپتی) تمام پیدا شدہ مخلوق کے پالنے والا ہونے سے پرجاپتی پران کا نام

(جیری) (حرکت کرتا ہے یا رہتا ہے رگربھے) ماتا کے گربھ (تو میو) تو ہی (پرتی جائیسے) تیری اولاد کی شکل میں پیدا ہوتا ہے (تبھیم) تیری رکشا کے واسطے (پران) اے پران (پرجاہ) مخلوق (تو) بھی (اما) یہ (بلم) اگرس (ہرنتی) بکھا کے ہیں (یہ) جو (پرانیو) پانچ قسم کے پرانوں روپ ہے یعنی پران اپان بیان سمان اور اودان روپ سے اس شریر میں (پرتی) تشٹھسی قائم ہو کر رہتے ہیں ۔

(اور تھ) اس شریر کے اندر جس قدر کام ہوتے ہیں ان سب کا سبب پران ہے جیو تو صرف نیم رکھنے والا ہے۔ باقی سب حرکت پرانوں سے ہوتی ہے پران ہی ماتا کے پیٹ میں جا کر تصرّف اختیار کرتے ہیں پران ہی لڑکے لڑکی کی شکل میں پیدا ہو کر باہر نظر آتے ہیں۔ یہ تمام دنیا پشو اور پکشی اور جیون پرانوں کی رکشا کے واسطے ہی خوراک کو کھاتے ہیں کیونکہ بھوک اور پیاس پرانوں کا ہی دھرم ہے اگر پرانوں کو اس کی غذا نہ دی جاوے تو بھوک اور پیاس سے جسم ختم ہو سکتا ہے پران ہی کھانے والا ہے

देवानामसि वह्नितमः पितॄणां प्रथमा स्वधा । ऋषीणां चरितं सत्यमथर्वाङ्गिरसामसि ॥ ८ ॥

(پدارتھ) (دیوانام) دیوتوں میں (اسی) ہے (وہنیتمہ) بہت ہی کاموں کو چلانے والا (پترینام) پیدا کرنے والوں میں (پرتھما) سب سے پہلا (سودھا) مخلوق کے قائم کرنے والا (رشینام) رشیوں میں (چرتم) کرم کانڈ (ستیم) سچا (اتھروانگرسام) نشچیا تمک گیان والے تپسوی لوگوں میں (اسی) ہے ۔

(ارتھ) جس قدر دشو۔ ردر۔ آدتیہ۔ دیوتا ہیں۔ ان میں تو سب سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ تیرے بغیر ان کی ہستی سے جیووں کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا جس قدر دیوتا ہمیں فائدہ پہنچاتے ہیں وہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ شریر میں پران ہے کیونکہ پرانوں کے بغیر شریر مردہ ہوتا ہے اور اولاد پیدا کرنے والا پتروں میں بھی تو ہی سب سے پہلا ہے کیونکہ پران کے بغیر اولاد پیدا نہیں ہو سکتی جس میں پران نہیں وہ نہ اولاد پیدا کر سکتا ہے اور رشیوں میں تپ اور کرم کیا جاتا ہے۔ وہ سچی پرانوں کے

ذریعہ سے ہی ہوتا ہے سبب عمدہ کرم یوگ ہے وہ پرانوں کے روکنے اور نیم کے موافق
چلانے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ گویا رشی بننے ہی پرانوں سے ہیں اور جو لوگ انگرا رشی
پر نازل ہونیوالے اتھروید سے ستیہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس میں بھی یہی کارن ہے +

(سوال) اس جگہ ستیہ کے ساتھ اتھروید کا کیوں تعلق ظاہر کیا +

(جواب) رگوید پدارتھوں کا ڈیفی نیشن یعنے تعریف بتلاتا ہے جس کو جاگرت اوستھا شروان
گیان کانڈ اور برہمچریہ آشرم کے ساتھ تشبیہ دیگئی ہے اور یجروید یگیہ وغیرہ کرموں کی
ترکیب کو بتلاتا ہے جس سے اس سے سوپن اوستھا منن کرم کانڈ اور گرہستھ آشرم کے
ساتھ مطابقت بتلائی ہے۔ ویدان کرموں کے پھلوں کا گان کرتا ہے جس لیے اسے
سشپتی اوستھا ندہی دھیان اوپاسنا کانڈ اور بان پرستھ آشرم سے ظاہر کیا گیا۔
اتھروید ان سب کی رکھشا کا طریقہ بتلاتا ہے جس لئے تریا اوستھا ساکشات کار و
گیان کانڈ اور سنیاس آشرم کے ساتھ اظہار کیا گیا ہے۔ چونکہ ساکشات کار و گیان ستیہ
ہے اس واسطے اتھروید کے تعلق سے ظاہر کیا گیا ہے +

इन्द्रस्त्वं प्राण तेजसा रुद्रोऽसि परिरक्षिता त्वमन्तरिक्षे चरसि सूर्यस्त्वं ज्योतिषां पतिः ॥ ९ ॥

(پدارتھ) (اندرہ) بارش کرنے والا (توم) تو ہی (پران) اے پران (تیجسا) تیج سے اپنے
طاقت کے سبب سے (رودرہ) رولانیوالا (اسی) ہے (پری رکشتا) سب طرح حفاظت
کرنے والا تو ہے جبتک پران ہیں تب تک کوئی مر ہی نہیں سکتا (توم) تو (انترکشے)
آکاش کے اندر (چرسی) حرکت کرتا ہے (جیوتشام پتی) چاند سورج ستارے وغیرہ جس
قدر چمک رکھنے والی چیزیں ہیں تو ان سب چیزوں کا پتی یعنے رکھشا کرنیوالا ہے
(سوریہ) سوریہ روپ تو ہی ہے +

(ارتھ) سنسار میں جس قسم کی حرکت پائی جاتی ہے وہ سب پرانوں کے سبب سے ہے۔
پران دو قسم کے ہیں ایک سامانیہ پران دوسرے وشیش پران۔ سامانیہ پران سے حرکت
انتظامی اور وشیش پران سے حرکت ارادی کا ظہور ہوتا ہے چونکہ بارش حرکت کا تعلق

سے ہوتی ہے اور اس کے سبب کا نام اندر رکھا ہوا ہے۔ اس واسطے کہتے ہیں کہ اے
پران بارش کے برسنے کے سبب تو اندر ہے اور جس قدر جیو ہوتے ہیں وہ موت کے سبب
روتے ہیں۔ اور موت پرانوں کے سبب سے ہوتی ہے۔ جب پران مقررہ ختم ہو جاتے ہیں
تب جیو شریر سے الگ ہو جاتا ہے جس کا نام موت ہے اور موت کے خوف سے لوگ
روتے ہیں۔ اس واسطے اے پران تو اپنی زبردست طاقت سے رلانے والا ہے چونکہ
جبتک پران موجود ہیں۔ جیو شریر کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اس واسطے جیو کے رہنے کا دھیان
جو شریر ہے اس کا محافظ بھی اے پران تو ہی ہے۔ اے پران تو آکاش میں گھومنے
والا اور تمام پرکاش کرنے والے سورج چاند ستارے وغیرہ چیزوں کا پتی ہے۔ یعنے
تمام انیہ پران کی وجہ سے ہی ان کی ہستی قائم رہتی ہے ✤

वमभिवर्षस्यथेमाः प्राण ते प्रजाः। आनन्दरूपास्तिष्ठन्ति कामायान्नं भविष्यतीति ॥ १० ॥

(پدارتھ) (یدا) جب (توم) تو (ابھیورشسی) بادلوں کے پانی زمین پر ڈالتا ہے۔
(اتھ) تب (ایا) یہ ستسارک وگ (پران) اے پران (تے) تیرے (پرجاہ) رعایا۔
(آنند روپاہ) خوشی کی حالت میں اگر (تشٹھنتی) قائم ہوتی ہے (کامایہ) ضرورت کے
واسطے (انم) اناج (بھوشیتی) پیدا ہو جاویگا (اتی) اس لئے ✤

(ارتھ) اے پران جب تو بادل سے بادل کو ٹکرا کر پانی کو زمین پر گراتا ہے تو اس وقت
تیری رعایا خواہ انسان ہوں یا حیوان چرند ہو یا پرند سب کے سب تیری رعایا آنند
رُو پیہ ہو جاتی ہے کیونکہ ان کو اپنی منزل پر پہنچنے کے واسطے زندگی کی ضرورت ہے
اور زندگی کے واسطے خوراک کی ضرورت ہے۔ اور بارش سے ہر ایک جاندار کی
خوراک پیدا ہوتی ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ بارش ہو گئی۔ اب اناج گھاس وغیرہ
بہت ہو جاویں گے ✤

(سوال) جو جانور گوشت کھاتے ہیں ان کو تو بارش سے خوراک پیدا ہونیکی خوشی
نہیں ہوتی۔ مانس خوروں کی خوراک کو بارش سے کیا تعلق ہے ✤

(جواب) جب گھاس نہ ہو تو گھاس کھانے والے جاندار زندہ ہی نہ رہیں۔ تو ماس خور
جاندار کس کا ماس کھائیں۔ سب کی زندگی کا مدار ہی بارش پر ہے جن ملکوں میں گھاس
نہیں ہوتا۔ وہاں گھاس کھانے والے جانور بھی نہیں ہوتے اور جہاں کھانے والے جانور
نہ ہوں وہاں ماس کھانے والے جانور کس طرح رہ سکتے ہیں اس واسطے کل مخلوق
بارش سے خوش ہوتی ہے ٭

व्रात्यस्त्वं प्राणैकऋषिरत्ता विश्वस्य सत्पतिः। वयमाद्यस्य
दातारः पिता त्वं मातरिश्व नः॥ ११

(پدارتھ) (وراتیہ) سنسکار نہ کرنے لائق (توم) تو ہی (پران) اے پران (ایکہ) بہت سے
جانداروں میں ایک شکل کا (رشیہ) ہر وقت چلنے والا (اتّا) ہر شے کو کھانے والا (وشوسیہ)
تمام جگت کا (ست پتیہ) ٹھیک ٹھیک محافظ (ویم) ہم کو (آدیسیہ) اناج وغیرہ خوراک
کا (داتارہ) دینے والا ہے (پتا) ہمارا پیدا کرنے والا (توم) تو ہی (ماترشونہ) اے
پران وایو ٭

(ارتھ) اے پران چونکہ تو پرتھوی جل اگنی سے لطیف شدہ ہے اور اُن کے گُن تجھ میں آ نہیں
سکتے اس واسطے تو سنسکاروں کی ضرورت سے مبرا ہے۔ چونکہ تو بہت سے جانداروں میں
ایک ہی قسم سے موجود ہے۔ اس واسطے ہر وقت حرکت کرنے والا اور اپنے ساتھ اور چیزوں
کو حرکت دینے والا تو ہے اور تمام جگت کی زندگی کا محافظ ہے اگر تو نہ ہو تو کوئی جاندار
زندہ نہیں کہلا سکتا کیونکہ پران کا نام ہی زندگی جان یا طاقت ہے اور تمام اندریوں
کے پالنے والا پتا اے پران وایو تو ہی ہے ٭

(سوال) ہم تو ہوا کو بدبودار اور خوشبودار دیکھتے ہیں پھر ہوا کو سنسکار کیوں نہیں؟
(جواب) ہوا پانی اور مٹی کے ذرّوں کو اُٹھا کر چلتی ہے تو وہ خوشبو بدبو اُن ذرّوں ہی میں
مرکز والی ہیں۔ اس واسطے لطیف شدہ وایو کے اندر یہ خرابی آ نہیں سکتی ٭

या ते तनूर्वाचि प्रतिष्ठिता या श्रोत्रे या च चक्षुषि।
या च मनसि सन्तता शिवां तां कुरु मोत्क्रमीः॥ १२

(پدارتھ) (یا) جو (تے) تیرا (تنوہ) وستار پھیلا (واچی) بانی یعنے زبان میں (پرتشٹھتا) قایم ہے (یا) جو (شروترے) کانوں میں (یا) جو (چہ) اور (چکشُشی) آنکھوں میں ہے (یا) جو (چہ) اور (منسی) من کے اندر (سنتتا) من کی برتیوں میں پھیلا ہوا ہے۔ (شیوام) کلیان کرنے والے (تام) اُس کو (کُرو) کر (ما) مت (اُتکرمیہ) وہاں سے متحرک یا علیحدہ۔

(ارتھ) اے پران تیرا جس قدر پھیلاو زبان میں قائم ہے جس قدر کان آنکھ وغیرہ گیان اندریاں میں پھیلا ہوا ہے اور جس قدر من کی برتیوں کے اندر پھیلا ہوا ہے۔ اسی سے ہمارا کلیان یعنے زندگی ہے تو اس کو اس جگہ سے مت ہٹا مطلب گیان اندریوں اور کرم اندریوں میں جو کام ہوتا ہے وہ اُس کے اندر رہنے والے پرانوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اگر پران اس جگہ سے علیحدہ ہو جاویں تو اندریاں کچھ بھی کام نہیں کر سکتیں گویا مطلب یہ ہے کہ اگر تم اندریوں کو وشیوں سے روکنا چاہتے ہو تو پرانوں کو روکو کیونکہ بغیر پرانوں کے رُکنے سے اندریاں رُک جاتی ہیں۔ پرانوں کے روکنے سے من رُک جاتا ہے بغیر پرانوں کے روکنے کے ان کا روکنا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے ؂

प्राणस्येदं वशे सर्वं त्रिदिवे यत्प्रतिष्ठितम् । मातेव पुत्रान्
रक्षस्व श्रीश्च प्रज्ञां च विधेहि न इति ॥ १३ ॥

(پدارتھ) (پرانسیہ) پرانوں کے (ادم) یہ (وشے) قبضہ میں ہے (سروم) سب کچھ جو (تریدیوے) تین قسم کے لوکوں میں (یت) جو (پرتشٹھتم) جو قائم ہیں (ماتاو) والدہ یعنے ماں کی طرح (پتران) بیٹوں کو (رکشسو) حفاظت کر (شریشچ) دھرم کی شوبھا (پرگیام) گیان یا بدھی (ودھیہی) دھارن کر (نہ) ہمارے لئے (اتی) بس ؂

(ارتھ) تینوں قسم کے لوک یعنے کرم یونی بھوگ یونی اور اوبھے یونی یا اوپر نیچے اور درمیان میں جو کچھ قایم ہے وہ سب پرانوں کے قبضہ میں ہے کسی یونی کو پران چھوڑ دیں یا وہ اپنے کام سے رُک جاوینگی شیر تب ہی تک خونخوار درندہ ہے جبتک اس میں

پران ہے۔ اگر شریر کے جسم سے پران الگ ہو جاویں۔ تب درزندہ نہیں کر سکتا ہے۔ زندہ
دینے والے پرادپکاری۔ جاندار تب ہی تک ادپکار کر سکتے ہیں جبتک اُن میں پران ہے
اگر اُن میں پران نہ ہوں تو وہ کرم نہیں کر سکتے۔ انسان تب ہی تک نیکی بدی کر سکتے ہیں
جبتک اُن میں پران ہیں جب پران نکل گئے تو بہادر بزدل عالم اور جاہل بادشاہ اور
کنگال سب برابر ہو جاتے ہیں پران تمہارے قبضہ میں نہیں بلکہ تم پرانوں کے قبضہ میں ہو
کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ کتنا ہی انتظام کیوں نہ کرے کیسے ہی محل کیوں نہ بنائے کتنی
ہی فوج کیوں نہ رکھے پرانوں کی آمدورفت کو روک نہیں سکتا جب چاہے پران اُس کی
شان و شوکت اور طاقت کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ پران اس انتظام میں پہلے ہیں۔ جیسے
انجن کے اندر جو ڈرائیور ہوتا ہے انجن کی سٹیم اُس کے اختیار میں ہوتی ہے انجن سٹیم کے اختیار
میں ہوتا ہے اور تمام گاڑیاں انجن کے اختیار میں ہوتی ہیں اور گاڑیوں پر بیٹھنے والے گاڑیوں کے
اندر ہوتے ہیں۔ غرضیکہ پرانوں کے اختیار میں کل جگت ہے اور پران پرانوں کے پران پرماتما
کے اختیار میں ہے جس کی بحث ویدانت درشن اور کین اپنشد میں کر چکے ہیں پس دوسرا پرشن
ختم ہوا ⁂

अथ हैनं कौसल्यश्चाश्वलायनः पप्रच्छ। भगवन् कुत एष
प्राणो जायते कथमायात्यस्मिञ्छरीर आत्मानं वा प्रविभ-
ज्य कथं प्रतिष्ठते केनोत्क्रमते कथं बाह्यमभिधत्ते कथमध्यात्ममिति

(پدارتھ) (اتھ) اس ویدہرشی کے پرشن کے بعد (اینم) اس پپلاد رشی کو (کوشلیہ شوالاین)
کوشلیہ نامی اشوبل کے بیٹے نے (پپرچھ) سوال کیا پوچھا (بھگون) اے گرو دیو (کت) کہاں
(ایشہ) یہ (پرانہ) پران (جایتے) پیدا ہوتے ہیں (کتھم) کیسے (آیاتی) آتا ہے (اسمن شریرے)
اس جسم میں (آتمانم) اپنے کو (وا) یا (پروبھجیہ) تقسیم کر کے (کتھم) کیسے (پرتشٹھتے)
قائم رہتا ہے۔ (کین) کس سے (اتکرمتے) شریر کو چھوڑ سکتا ہے (کتھم) کیسے (باہیم) باہر
کی چیزوں کو (ابھدھتے) دھارن کرتا ہے (کتھم) کیسے (ادھیاتمم) اندرونی نفسیاتی (اِتی)
(ارتھ) پہلے تو آچاریہ سے یہ سوال کیا کہ اس پرجا کو کون پیدا کرتا ہے پھر پوچھا کہ ان میں کون

اس شریر کو قائم رکھتا اور پرکاش کرتا اور کونسا سب سے افضل دیوتا ہے۔ اس کے بعد اب سوال ہُوا۔ کہ یہ پران جس کو سب سے افضل بتلایا ہے کس سے پیدا ہوتا ہے اور کس طرح اس جسم کے اندر آتا ہے اور کس طرح پران اپان دیان سمان ادان وغیرہ ہو کر کس کس جگہ قائم ہوتا ہے اور کس کی طاقت سے جسم سے خارج ہو جاتا ہے اور کس طرح بیرونی اشیا کو دھارن کرتا ہے اور کس طرح جسم کے اندر کی اشیا کو۔ اس مسلسل سوال و جواب سے یہ نکلتا ہے کہ زمانہ سلف کے عالم کس اعلیٰ طریق سے گیان کی منزلوں کو طے کرتے تھے جس طرح آجکل اگیانی لوگ بھی گیانی ہونے کا دعوےٰ رکھتے ہیں یہ حالت اس وقت نہ تھی ۔

तस्मै स होवाचाति प्रश्नान् पृच्छसि ब्रह्मिष्ठोऽसीति तस्मात्तेऽहं ब्रवीमि ॥२॥

(پدارتھ) (تسمی) اس کوسل کو (سہ) وہ پپلاد رشی (ہواچ) کہنے لگے (اتی پرشنان) بہت مشکل سوالوں کو (پرچھسی) تو پوچھتا ہے (برہمشٹھ) تو برہم گیان کی خواہش رکھنے والا (اسی) ہے (تسمات) اس سبب سے (تے) تجھ کو (اہم) میں (برومی) بتاتا ہوں ۔

(ارتھ) ان پرشنوں کو سنکر کوسل سے پپلاد منی نے کہا۔ کہ تم بہت مشکل پرشنوں کو پوچھتے ہو چونکہ تم برہم گیان کے پورے خواہشمند یا ادھکاری ہو یعنے ان پرشنوں کے سمجھنے لائق ہو۔ اس واسطے ان کا جواب تم کو دیتا ہوں۔ جو جس کے لائق ہو اُس کو دینا ضروری ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ادھکاری یعنے جو لائق ہے اُس کو ہی اپدیش دینا چاہئے جو لائق نہیں۔ اُس کو اپدیش دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ مطلب کو تو سمجھ نہیں سکتا۔ اور جو مطلب اس اپدیش سے نکالتا ہے عمل نہیں کر سکتا۔ بلکہ طوطوں کی طرح بولنے لگ جاتا ہے۔ دوسرے لوگ اُسے گیانی سمجھتے ہیں حقیقت میں گیانی نہ ہونے سے وہ اس عمل سے محروم رہتا ہے کیونکہ علم یقین پر ہی عمل ہو سکتا ہے بغیر علم یقین کے عمل محال ہے۔ دور حاضرہ میں دیکھتے ہیں کہ جو لوگ روزمرہ اپدیش سنتے ہیں لیکن عمل سے برعکس ہی دیکھا جاتا ہے روزمرہ کا دیکھا گیا ہے کہ اپدیش کرنے والے سادھو مہاتما دھن جمع کرتے ہیں

پپلاد رشی یہ اُتر دیتے ہیں

आत्मन एष प्राणो जायते यथैषा पुरुषे छाये तस्मिन्नेत

ततं मनोकृतेनायात्यस्मिञ्छरीरं ॥ ३ ॥

(پدارتھ) (آتمنہ) اس سرب ویاپک پرماتما سے (ایش) یہ (پرانہ) پران (جاییتے) پیدا ہوتے ہیں (یتھا) جیسے (ایشا) یہ (پرشے) پرش کے ہونے سے (چھایا) سایہ ہوتا ہے اور نہیں ہونے سے نہیں ہوتا (ایتسمن) اس پران میں (آیت) یہ آتما (آتتم) ویاپک ہو رہا ہے (منوکرتین) من کے کئے ہوئے شبھ اور اشبھ واسنا سے یعنی نیک و بد نیت سے (آیاتی) آتا ہے (اسمن) اس (شریرے) شریر میں ٭

(ارتھ) پپلاد رشی کہتے ہیں کہ اس پران کا پیدا کرنے والا پرماتما ہے جس طرح شریر کے ہونے سے سایہ ہوتا ہے اور شریر کے نہ ہونے سے سایہ نہیں ہوتا ایسے ہی پرماتما کی شکتی سے یہ پران پیدا ہوتا ہے یعنی پرماتما پرکرتی میں سے پران بناتے ہیں۔ جڑ پرکرتی کے اندر سنیوگ کی طاقت ہونے سے پران بننے کی نہیں۔ پرانوں کے اندر پرماتما ویاپک ہو رہا ہے۔ جہاں سامانیہ پران ہیں وہاں پرماتما اور جہاں وشیش پران ہیں وہاں جیو آتما پرماتما دونوں موجود ہیں۔ اور اس شریر میں پران جن کی شبھ اشبھ خواہشوں سے آیا ہے۔ دوسرے صاف لفظوں میں بتلا دیا ہے کہ اس پرماتما سے ہی پران من اور تمام اندریاں پیدا ہوئیں بغیر پرماتما کے پران کام نہیں کر سکتا۔ ساتھ ہی جگت کے پیدا ہونے سے تو پران ویاپک ہے کیونکہ وہ جگت سے لطیف ہے لیکن پرماتما کے اندر پران ویاپک نہیں بلکہ پرانوں کے اندر آتما ویاپک ہے اور آتما ہی پرانوں کو تقسیم کر کے اس شریر کی رتھ کو چلاتا ہے ٭

(سوال) کس طرح تسلیم کریں کہ پرانوں کو پیدا کیا ٭

(جواب) پران مرکب ہے یعنی اکٹھی ہوئی وایو ہے۔ مرکب شے بغیر سنیوگ یعنی ملاپ کے ہو نہیں سکتی۔ اور ملاپ یا تو پرمانو یعنی ذروں کا سوبھاؤ یعنی خاصہ تسلیم کیا جائے یا غرض اگر ذروں کا خاصہ ملاپ ہو تو کرم کے بغیر ہو نہیں سکتا۔ وہ ذرے یا متحرک بالذات ہونگے یعنی وہ اپنے آپ حرکت کرتے ہونگے۔ جب سب ذرے متحرک ہوں

تو اُن کی طاقت ذرّہ ہونے سے برابر ہوگی جس سے حرکت برابر ہوگی۔ حرکت کے برابر
ہونے سے اُن کے درمیان جو فاصلہ تھا وہ کبھی دُور نہیں ہو سکتا جس سے وہ مل نہیں
سکتے اگر غیر متحرک ہوں تو حرکت کے نہ ہونے سے فاصلہ دُور نہیں ہو سکتا اگر سنیوگ
کو عرض یعنے نیمتک گُن تسلیم کیا جاوے تو اُس کا کارن پرمانوؤں سے علیحدہ ماننا
پڑیگا۔ جو آتما کے سوائے دوسرا ہو نہیں سکتا کیونکہ حرکت دو طرح سے دی جاتی ہے
ایک اندر سے دوسری باہر سے پران اندر سے حرکت دیتے ہیں۔ انجن کے اندر سٹیم
اندر سے حرکت دیتی ہے۔ گاڑی کو گھوڑے بیل اور اونٹ باہر سے حرکت دیتے ہیں۔
پس پرمانوں کے لطیف ہونے سے باہر سے حرکت دی نہیں جا سکتی لہذا پرنوں کو حرکت
اندر سے ہی دے سکتے ہیں۔ جو پرمانوں کے اندر بھی داخل ہو جاوے وہی اُسے حرکت دے
سکتا ہے پس اُس کا نام آتما ہے +

(سوال) بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ پرماتما ہے تو ہمارے ہاتھ نیچے کر دے اور میز پر
سے پنسل اُٹھا دے +

(جواب) وہ لوگ بیوقوفوں کو دھوکا دیتے ہیں کیونکہ پرماتما اُن کا غلام نہیں جو اُن کے
حکم کی تعمیل کرے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ ہمارے ہندوستان میں گورنر جنرل ہے تو ہمارے
گھر میں آکر جھاڑو دیدے۔ اگر ہمارے گھر میں جھاڑو نہ دے تو ہم اُس کی ہستی سے ہی
انکار کرینگے جس طرح گورنر جنرل جھاڑو دینے کیواسطے نہیں۔ بلکہ انتظام کرنے کے
واسطے ہے۔ ایسے ہی پرماتما جگت کا انتظام کرتا ہے نہ کہ بیوقوفوں کی غلامی +

(سوال) بہت سے لوگ کہتے ہیں۔ ایشور کے ماننے سے کیا فائدہ ہے +

(جواب) ایشور کے ماننے والوں میں آپی شاسی آتمک بل پرو پکار کا مادہ ہوتا ہے
اور جو ایشور وشواسی ہے۔ وہ نراشر ے ہونے سے شانت رہتے ہیں +

यथा सम्रु·द्रेवा यिकृता न्वे थ·न्हे । एतान् [illegible]
[illegible] [illegible] ॥ [illegible]
पृथक् पृथगेव सांख्यते ॥ ६ ॥

رہتا ہے (ایش) یہ (ہی) یقیناً (اتیت) اس میں (ہتم) بھوگ کئے ہوئے (انّم) خوراک کو (سمن) حصہ رسدی (نیتی) پہنچاتا ہے (تسمات) اس سبب سے (ایتہ) یہ (سپت) سات (ارچشہ) پرکاش کرنے والے (بھونتی) ہوتے ہیں +

(ارتھ) جسم کے اندر پاخانہ اور پیشاب کی جگہ میں اپان وایو رہتی ہے جو پاخانہ پیشاب وغیرہ کو نیچے کی طرف نکالتی ہے اور آنکھ۔ ناک اور کان و منہ میں خود پران اندر سے باہر جاتا اور باہر سے اندر آتا ہے گویا پران کا نکلنے داخل ہونے کا یہ راستہ ہے اور پیٹ کے قریب ان کے درمیان سمان وایو رہتی ہے جس سے کھائی ہوئی خوراک رس بن کر حصہ رسدی کل اندریوں کو تقسیم ہوتی ہے جو جس اندری کا حق ہے اس کو ویسا ہی سمان وایو کے ذریعہ ملتا ہے اس کا نام سمان اسی سبب سے ہے کہ وہ سب کو سمان ورشٹی سے رس پہنچاتی ہے جس طرح سات راستہ پانی کے نکلنے کے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی پران وایو کے باہر کے نکاس کے سات ہی راستہ ہیں۔ دو کان دو آنکھ۔ دو ناسکا۔ ایک منہ ان سات راستوں سے پران جسم میں داخل ہوتا اور نکلتا ہے

हृदि ह्येष आत्मा अत्रैतदेकशतं नाड़ीनां तासां शतं शतमे
कैकस्यां द्वासप्ततिर्द्वासप्ततिः प्रतिशाखानाड़ीसहस्राणि
भवन्त्यासु व्यानश्चरति ॥ ६ ॥

(پدارتھ) (ہردی) ہردے میں (ہی) نشچے کر کے (ایش) یہ (آتما) آتما کے دیکھنے کا استھان جیسے نابھی کنول ہے (اتر) اس نابھی کنول میں (اتیت) ان (ایکشتم) ایک سو ایک ناڑیوں کا تعلق ہے (تاسام) ان ناڑیوں کا (شتم شتم) سو سو (ایکئی کسیام) پھر ان میں سے ایک ایک کا (دواسپتتہ دواسپتتی) بہتر بہتر (پرتی شاکھا ناڑی سہسرانی) اس کی ہزاروں پرتی شاکھا (بھونتی) ہوتی ہیں (آسو) ان ناڑیوں میں (ویانہ) ویان وایو (چرتی) حرکت کرتا ہے +

(ارتھ) شریر کے اندر ہردے آکاش میں جہاں آتما کا درشن ہوتا ہے۔ ناڑیوں کا استھان ہے جس میں ایک سو ایک ناڑی ہیں ان ایک سو ایک ناڑی سے

اٹھتر سو شاخیں ہیں، بجز دس ہزار ایک سو ہیں اور ان کی بہتر بہتر شاخیں ہیں
پھر ان کی ہزار ہزار شاخا ہیں یہاں کل بہتر کروڑ بہتر لاکھ دس ہزار دو سو ایک شاکھا
ہیں دیان والیو چکہ رکھا تا ہوا اس شریر کی رکھشا کرتا ہے +

(سوال) اس جگہ جس قدر شریر میں ناڑیاں بتلائیں اس کا کوئی ثبوت کیا ان کو کسی
نے دیکھا ہے - اس قدر تعداد کا گننا بھی مشکل ہے +

(جواب) شریر کے اندر کا اصل حال یوگیوں کو معلوم ہوتا ہے - اور ان اپنشدوں
کے بنانے والے یوگی ہیں +

(سوال ۲) اس جگہ آتما کو شریر کے ایک جگہ مانا ہے اور چھاندوگیہ اپنشد میں جب
شریر کے ایک حصہ کو جیو چھوڑتا ہے تب وہ سوکھ جاتا ہے - جب دوسرے کو
چھوڑ دیتا ہے تب وہ سوکھ جاتا ہے - جب تیسرے کو چھوڑتا ہے تب تیسرا سوکھ
جاتا ہے - جب سارے جسم کو چھوڑتا ہے تب سارا جسم سوکھ جاتا ہے جیو کے الگ
ہو جانے سے یہ شریر مرتا ہے جیو نہیں مرتا جس سے جیو کا شریر کے ہر حصہ میں ہونا پایا
جاتا ہے - ان دونوں میں کونسی بات سچی ہے +

(جواب) آتما شبد سے ہی سے اس کا شریر میں ویاپک ہونا ظاہر ہوتا ہے لیکن رہنے کی
وہ جگہ ہے جہاں پر من کے شدھ ہونے پر اس کو دیکھ سکتے ہیں اس خیال سے اس کو
ہردے کی انگوٹھے برابر جگہ میں بھی بتلایا ہے اگرچہ زمین کے نیچے ہر جگہ پانی ہے لیکن لانے
کیواسطے کنواں تالاب اور نہر ہی بتلاتے ہیں کیونکہ اور جگہ سے مل نہیں سکتا سورج کا
عکس کل ملک میں پڑتا ہے لیکن دیکھنے کے واسطے صاف شیشہ اور صاف پانی ہی
بتلاتے ہیں +

अथैकयोर्ध्व उदानः पुण्येन पुण्यं लोकं नयति पापेन
पापमुभाभ्यामेव मनुष्यलोकम् ॥७॥

(پدارتھ) [illegible] ان ناڑیوں میں سے (ایکیاہ) ایک ناڑی [illegible] اوپر کو جانے
والی [illegible] (اداں) [illegible] ہے (پنیین) نیک اعمال سے [illegible]

میں نیک کرموں کا پھل ملتا ہے یعنے عالم باعمل وغیرہ کے شریر میں یا یوگیوں کے گھر میں (نیتی) لیجاتا ہے (پاپین) پاپ کرنے (پاپم) پاپ کا پھل بھوگنے والی پشو وغیرہ کی بھوگ یونیوں میں (اُبھابھیام) اگر پاپ یعنے بدی اور نیکی دونوں برابر ہوں (ایو) اسی طرح (منشیہ لوکم) منش کے شریر کو پراپت کرتا ہے +

(ارتھ) اِن ایک سو ایک بڑی ناڑیوں میں سے ایک ناڑی کے اندر اودان وایو چلتا ہے یعنے جو ناڑی نابھی چکر سے سیدھی سر کیطرف جاتی ہے جس کو سکھمنا ناڑی کے نام سے یوگی لوگ بیان کرتے ہیں اُس کے ذریعہ سے پران جس کا نام اودان ہے چلتا ہے اور کھشم شریر کو لیکر شریر سے نکلتا ہے اور اس پر اسوار ہو کر سوکھشم شریر سہت جیو آتما پرماتما کے نیم کے مطابق جس قسم کے کرم ہوتے ہیں اُس قسم کے شریر کو حاصل کرتا ہے جس اِنسان نے پن زیادہ کئے ہیں اور پاپ کم اُس کو دیوتاؤں کے گھر لیجاتا ہے اور جس نے پاپ زیادہ کئے ہیں اُس کو پشو پکشی کیٹ پتنگا وغیرہ کی بھوگ یونی میں لے جاتا ہے اور جس کے دونوں برابر ہیں اُس کو عام انسانوں کا جنم ملتا ہے اس جگہ پر رشی کرموں کا پھل بھی ظاہر کرتے ہیں اور [illegible] بھی بتلاتے ہیں +

(سوال) کیا نیک اعمال شخص دیوتا نہیں ہوتے کیونکہ بہت سے لوگ بتلاتے ہیں کہ سورگ میں دیوتا یونی کو پراپت ہوتے ہیں جو لوگ پراد یگیہ اور یگیہ وغیرہ نیک کرم کرتے ہیں +

(جواب) دیوتا دو قسم کے ہیں ایک تو جڑھ دیوتا دوسرے چیتن دیوتا جڑھ دیوتاؤں کی یونی میں تو جیو آتما جا ہی نہیں سکتا صرف چیتن دیوتاؤں کے شریر میں ہی جائیگا کیونکہ چیتن کا جڑھ جڑھ ہو جانا [illegible] کا ناش کرتا ہے جو ناممکن ہے +

(سوال) جڑھ دیوتا کونسے ہیں اور چیتن دیوتا کونسے ہیں +

(جواب) [illegible] اور [illegible] وغیرہ ۳۳ دیوتا تو [illegible] طور پر جڑھ ہیں اِن کے [illegible] کوئی [illegible] بالی [illegible] چیتن دیوتا ہیں اِن کے واسطے [illegible]
دیوتا ہیں [illegible] [illegible] اور [illegible]

ٹیکا کرنے والے کپل نے بھی تسلیم کیا ہے کہ چیتن دیوتا ستیہ استیہ کے جاننے والے پنڈت ہیں اور شنکر آچاریہ وغیرہ نے برہدارنیک اپنشد کے بھاشیہ میں لکھا ہے ۔

(سوال) جڑ اور چیتن دو قسم کے دیوتا کیوں تسلیم کریں ۔

(جواب) دیوتا بنانے والا ستوگن ہے جن سنسارک چیزوں میں ستوگن کے کام یا ستوگن زیادہ ہو ۔ وہ جڑ دیوتا ہیں اور جن جیووں کا من ستوگنی ہو وہ چیتن دیوتا ہیں

(سوال) اگرچہ بھاشیہ وغیرہ میں دونوں کو دیوتا تسلیم کیا گیا ہو تو بھی وہ اپرسدھ دیوتا ہیں ۔ درحقیقت اندر وغیرہ ہی دیوتا ہیں جو پرسدھ یعنی مشہور ہیں اس واسطے مشہور ارتھ کو ہی لینا چاہئے ۔

(جواب) حقیقت میں دونوں دیوتا ہی پرسدھ ارتھ ہیں ۔ اندر آدی شبد پرسدھ ہیں جب سورج وغیرہ جڑ دیوتوں کا نام لیتے ہیں تو یہ پرسدھ تو ہوتا ہے لیکن یہ کوئی بھی نہیں کوئی آدمی مر کر سورج نہیں ہو سکتا ۔ اور نہ ہی چاند بن سکتا ہے اور نہ ہی رودر بن سکتا ہے نہ وشو کیونکہ وہ مقررہ ہیں زیادہ ہو ہی نہیں سکتے ۔ اس واسطے وہ دیوتا جو مر کر ہوتے ہیں ۔ وہ تو دو ڈانوں کا ہی نام ہے ۔

आदित्यो ह वै बाह्यः प्राण उदयत्येष ह्येनं चाक्षुषं प्राणमनुगृह्णानः। पृथिव्यां या देवता सैषा पुरुषस्यापानमवष्टभ्यान्तरा यदाकाशः स समानो वायुर्व्यानः॥

(پدارتھ) (آدتیہ) سورج (ہ وَی) سچ کرکے (واہیہ پران) شریر سے باہر جو سانس پران ہیں (اُدیتی) پرکاش کرتا ہے (ایشہ) یہ سب بیج (ہی) نشچے کرنے (اینم) اس کو (چاکشُشم پرانم) آنکھ کے ساتھ تعلق رکھنے والے پران کو (انوگرہنانہ) حاصل کرنے کے بعد ہی (پرتھوّیام) زمین میں (یا) جو (دیوتا) پرکاش کرنے والا ہے (سیہ) وہ (ایشا) اس (پُرُوشسیہ) اس شریر دھاری جیو کا (اپانم) اپان کو (اوشٹبھیہ) سہارا دے کر (انترا) شریر کے درمیان (یت) جو (اکاشہ) آکاش ہے (سہ) وہ (سمانہ) سمان اور (وایوہ) ہوا (ویانہ) ویان ہیں ۔

(ارتھ) پہلے اندرونی پرانوں کا ذکر کرکے اب بیرونی پرانوں کا جس سے اندرونی پران امداد پاکر ہی کام کر سکتے ہیں بیان کرتے ہیں۔ سورج کی روشنی سے کرنوں کے ذریعہ آنکھ کے اندر رہنے والے پرانوں کو مدد ملنے بغیر روشنی کے آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ پرتھوی میں رہنے والے پرانوں سے اَپان وایو کو مدد ملتی ہے جس سے مدد پاکر اپان مل موتر کو پرتھوی کی طرف نکال دیتے ہیں۔ جہاں مل موتر کے نکلنے میں کسی قسم کا فرق آجاوے۔ وہیں صحت خراب ہو جاتی ہے۔ سمان وایو کو آکاش سے مدد ملتی ہے۔ اگر اندر ٹھسا ٹھس بھر دیا جاوے اور پیٹ میں جگہ سمان وایو کے واسطے نہ رہے تو بھی صحت خراب ہونے کا ویسا ہی احتمال ہے۔ اور ویان وایو جو اِس جسم کو چلاتی ہے اُس کو اُٹھا لیجانیوالی ہوا سے امداد ملتی ہے گویا کوئی اندری یا پران باہر کی امداد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ جس پران کی امداد میں کمی ہو جاوے اُس کے کاموں میں فرق آجاتا ہے ॰

तेजो ह वै उदानस्तस्मादुपशान्ततेजाः। पुनर्भवमिन्द्रियैर्मनसि सम्पद्यमानैः

(پدارتھ) (تیجہ) سرب ویاپک اگنی (ہ وئی) نشچے کرکے (اُدانہ) اودان وایو ہے (تسمات) اِس سبب سے (اُپشانت تیجا) جب اندر کی سامانیہ اگنی ٹھنڈی ہو جاوے (پُنر بھوم) دوسرے جنم میں حاصل ہونے والے شریر کو (اندریئی) آنکھ کان وغیرہ (منسی) من کے ساتھ (سمپدیمانئی) داخل ہوکر ॰

(ارتھ) سارے جگت میں ویاپک جو گرمی ہے وہ گلے میں رہنے والی اودان وایو کی مددگار ہے اور اُس گرمی سے مدد پاتا ہوا اودان ہی جانداروں کو زندہ رکھتا ہے۔ جبتک باہر سے گرمی پہنچتی رہتی ہے تب تک انسان زندہ رہتا ہے اگر باہر سے گرم ہوا کی جگہ جل کے پرمانوؤں سے ملی ہوئی ہوا مسوا تر پہنچے تو اودان کی امداد بند ہو جاتی ہے اُس حالت میں اودان جیو کو معہ اندریوں اور من کے لیکر دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے۔ اور یہ مشہور بات ہے کہ باہر سے جو ہوا اندر جاتی ہے اس میں گرمی اور ہوا شامل ہوتی ہے۔ اور وہ [illegible] سے پانی کے پرمانوؤں کو [illegible] باہر رہتی ہے

اگنی سے ملی ہوئی ہوا میں تو ہاضمہ کی طاقت ہوتی ہے لیکن جس ہوا میں جل اور پرتھوی کے اجزا بھی شامل ہوگئے ہیں۔ اُس میں ہاضمہ کی طاقت نہیں رہتی کیونکہ جس قدر جل اور زمین کے ذرّوں کو پران میں رہنے والی ہوا اُٹھا سکتی تھی۔ وہ اُس کے پاس پہلے موجود ہے۔ اِس واسطے جس مکان میں جگہ کم اور آدمی زیادہ ہوں۔ یا جہاں زمین سیلاب والی ہو۔ زمین میں اندر جانے والی ہوا پہنچائے اگنی کے پرمانوؤں کے جل کے پرمانوں لیکر جاتی ہے وہاں لازمی طور پر صحت خراب ہوجاویگی جس مکان میں مُدت سے اگنی نہ جلی ہو یا سورج کی روشنی نہ جاتی۔ اِس واسطے وہ بھی صحت کیو اسطے خراب ہوتے ہیں +

(سوال) جب جیو شریر کو چھوڑ کر جاتا ہے۔ اُس کے واسطے کونسی چیزیں جاتی ہیں؟

(جواب) سوکھشم شریر معہ کرموں کے سنسکاروں کے جیو کے ساتھ جاتا ہے اور اُن سنسکاروں کے سبب سے کرم کا پھل ملتا ہے +

यच्चित्तस्तेनैष प्राणमायाति प्राणस्तेजसा युक्तः सहात्मना यथा संकल्पितं लोकं नयति ॥ १० ॥

(پدارتھ) (یچیتہ) کرموں کے سنسکار سے جس جنم کے لایق چت میں خواہش ہوتی ہے۔ (تین) اُس سے (ایش) یہ (پرانم) پران (آیاتی) شریر کو گرہن کرتا ہے (پرانہ) پران (تیجا) بیرونی تیج سے امداد حاصل شدہ اور اُن کے ساتھ (یکتہ) مل کر (سہاتمنا) جیو آتما کے ساتھ (یتھا) جیسا (سنکلپتم) کرموں کے سبب جیسا شریر بنا ہے (لوکم) اُس شریر کو (نیتی) پرانپت ہوتا ہے +

(ارتھ) جو کچھ انسان کرم کرتا ہے۔ اُس کے دو قسم کے انکور ہوتے ہیں ایک کا نام ادرشٹ دوسرے کا نام سنسکار جس قسم کا ادرشٹ ہوتا ہے اُس قسم کی باسنا یعنے خواہش آخری عمر میں جیو کے من میں پیدا ہوتی ہے اور جس قسم کی خواہش ہوتی ہے اُس قسم کا شریر پرماتما کے نیم سے بنتا ہے اور جس کسی انسان یا حیوان سے کرم کا تعلق ہوتا ہے وہیں پر جاکر جیو کرموں کا پھل بھوگتا ہے پس کرموں کے انوسار جو شریر پرماتما نے طیار کردیا ہے اُس میں اُدان وایو سوکھشم شریر اور آتما کو لیجا کر پہنچا دیتی ہے۔ اِسی واسطے اکثر

عالموں کا خیال ہے کہ جب کسی اِنسان نے مرنا ہوتا ہے اُس سے چھ ماہ پہلے اُس کی پرکرتی بدل جاتی ہے یعنے جیسا پھل اُس کو ملنے والا ہوتا ہے ویسے ہی اُس کے خیال ہو جاتے ہیں +

य एवं विद्वान् प्राणं वेद । न हास्य प्रजा हीयते ऽमृतो भवति तदेष श्लोकः ॥ ११ ॥

(پدارتھ) (یہ) جو (ایوم) اس طرح پر (وِدّوان) جاننے والا (پرانم) پرانوں (وید) جانتا ہے (نہ) نہیں (ہا سیہ) اُس وِدّوان کی (پرجا) اولاد (ہی یتے) ناش ہوتی یعنے اُس کی اولاد یعنے خاندان کا خاتمہ نہیں ہوتا (آمرتہ) ناش سے رہت (بھوتی) ہوتا ہے (تت) اس کے واسطے (ایش) یہ (شلوکہ) شلوک بیان کیا ہے +

(ارتھ) جو عالم باعمل اِس پران کی وِدّیا کو ٹھیک طور پر سمجھ کر اُس پر عمل کرتا ہے۔ یعنے دن میں اور کام نہیں کرتا۔ اور کوئی بھی کام وید کے خلاف نہیں کرتا ستیہ بولتا وِدّیا ابھیاس کرتا اور اوپکار میں لگا رہتا ہے۔ اُس کے بنش یعنے اولاد کا خاتمہ نہیں ہوتا کیونکہ اولاد دو قسم کی ہوتی ہے ایک پیدائش سے جیسے بیٹے پوتے وغیرہ دوسرے تعلیم اور اُپدیش سے اِن دو قسم کی اولاد میں سے اُس کا کوئی نہ کوئی جانشین بنا رہتا ہے خواہ اُس کے شش سنسار میں تعلیم دے رہے ہوں۔ خواہ اُس کی اولاد سنتان کا سلسلہ چلا رہی ہو۔ گویا نام کو قائم رکھنے کے واسطے محنت کرتے ہیں اُن کو چاہئے کہ عالم بن کر زندگی بسر کریں آج گوتم زندہ ہے کیونکہ کروڑوں نیائے کے جاننے اور ماننے والے اُس کی اولاد ہیں سکناو زندہ ہے کپل اور پتنجلی زندہ ہیں جیمنی اور ویاس نہیں مرے کیونکہ اُن کا کام اور نام دونوں باقی ہیں امر ہو گئے ہیں +

[illegible] ॥ १२ ॥

(پدارتھ) (اُتپتم) پرماتما سے ذریعہ پران کی [illegible]

پرانوں کا علم جاننا بہت ضروری ہے۔ اور جو ان بھیدوں کو ٹھیک طور پر جان جاتے ہیں۔ وہ مکتی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ پران ودیا کو ٹھیک جاننے سے پرماتما کا گیان ہو سکتا ہے

अथ हैनं सौर्यायणी गार्ग्यः पप्रच्छ। भगवन्नेतस्मिन् पुरुषे कानि स्वपन्ति कान्यस्मिन् जाग्रति कतर एष देवः स्वप्नान् पश्यति कस्यैतत् सुखं भवति कस्मिन्नु सर्वे सम्प्रतिष्ठिता भवन्तीति ॥१॥

(پدارتھ) (اتھ) کوشلیہ کے سوال کا جواب سننے کے بعد (ہ) پہلی کتھا کو چلانے کے واسطے (اینم) اُس پپلاد رشی کو (سَورِیائنی) سُورج کے پوتے کی لڑکی (گارگیہ) گرگ گوتر میں پیدا شدہ (پپرچھ) پوچھا یعنے سوال کیا (بھگون) اے گورو مہاراج (ایتسمن پُرشے) اس جسم کے اندر یعنے پران اندرے اور من وغیرہ میں (کانی) کون (سوپنتی) سوتے ہیں (کانی) کون (اسمن) اس شریر کے اندر والی پران اندریوں میں (جاگرتی) جاگتا ہے (کتر) کون (ایش) یہ (دیوہ) دیوتا (سوپناں) خواب کو (پشیتی) دیکھتا ہے (کسیہ) کس کو (ایتت) یہ (سکھم) سُکھ (بھوتی) ہوتا ہے (کسمن) کس میں (نو) اور (سروے) سب (سمپرتشٹھتا) ٹھیک طور پر قائم (بھونتی) ہوتے ہیں (اِتی) یہ سوال ہے +

(ارتھ) جب پپلاد رشی کوشلیہ کا اُتر دے چکے تب سورج نامی رشی کے پوتے کی لڑکی نے جو گرگ گوتر میں پیدا ہوئی تھی۔ یہ سوال کیا کہ اے گورو مہاراج کہ اس جسم کے اندر جو پران اندرے من وغیرہ ہیں کون سوتا ہے کون جاگتا ہے۔ اور کون خواب کو دیکھتا ہے کون اس میں سُکھ کو بھوگتا ہے اور کس میں سب ٹھیک طور پر قیام کرتے ہیں یعنے پانچ پرشن کئے۔ اول یہ اس شریر میں کون سوتا ہے۔ دوسرے کون جاگتا ہے تیسرے سوپن یعنے خواب کون دیکھتا ہے۔ چوتھے سُکھ کون بھوگتا ہے۔ پانچوں کس میں یہ سب اندرے من وغیرہ ٹھیک ٹھیک قائم ہوتے ہیں۔ رشی جواب دیتے ہیں +

तस्मै स होवाच। यथा गार्ग्य मरीचयोऽर्कस्यास्तं गच्छतः

सर्व्वा रातम्निं स्तेजोमराडलएकी भवान्ति। ताः पुनः पुनरुदयतः प्रचरन्त्येवं ह वै तत्सर्व्वं परे देवे मनस्येकीभवति। तेन तर्ह्येष पुरुषो न शृणोति न पश्यति न जिघ्रति न रसयते न स्पृशते नाभिवदते नादत्ते नानन्दयते न विसृजते नेयायते स्वपिती याचक्षते॥२॥

(پدارتھ) (تسمَی) اُس گارگی کو (سہ) وہ پپلاد رشی (ہ اُواچ) یہ کہنے لگے (یتھا) جیسے (گارگیہ) اے گارگی (مریچیو) سورج کی کرنیں (ارکسیہ) سورج کے (استم گچھت) چھپ جانے پر (سروا) وہ سب کرنیں (ایتسمن) اُس (تیجو منڈلے) تیج کے مجموعے سورج میں (ایکی) جمع (بھونتی) ہوتی ہیں (تاہ) وہ کرنیں (پنہ پنہ) بار بار (اُدیتہ) سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی (پرچرنتی) پھیلتی ہیں (ایوم) اس طرح (ہوئی) نشچے کرکے (تت) وہ (سروم) سب اندریاں (پرے) اپنے سے لطیف (دیوے) دیوتا (منسی) من میں (ایکی) جمع (بھوتی) ہوتی ہیں (تینہ) اس کارن سے (ترہی) اُس وقت (ایش) یہ (پُرشہ) جیو آتما (نہ) نہیں (شرنوتی) سُنتا (نہ) نہیں (پشیتی) دیکھتا (نہ) نہیں +

(پدارتھ) जिघ्राति سونگھنا न نہیں रसयते رس لینا न نہیں स्पृशते سپرش کرنا न نہیں अभिवदते گفتگو کرنا न نہیں आदत्ते ہاتھوں سے پکڑنا न نہیں आनन्दयते وشے بھوگ کرنا न نہیں विसृजते پاخانہ پھرنا न نہیں इयायते پاؤں سے چلنا स्वपिति سوتا ہے इति اس حالت आचक्षते کہتے ہیں جاگنے والے انسان +

(ارتھ) گارگی کے سوال کے جواب میں پپلاد رشی نے کہا۔ اے گارگی جس طرح سورج کی کرنیں سورج کے چھپنے کے وقت اسی تیج کے مجموعے میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور سورج کے نکلنے پر پھیل جاتی ہیں۔ اسی طرح تمام اندریاں وشیوں کے پرکاش کرنیوالے گیان کے سبب من میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اس سبب اس وقت یہ انسان نہ تو کسی بات

کی آواز کو سنتا ہے اور نہ ہی باہر کے روپ کو دیکھتا ہے نہ بُو کو سونگھتا ہے اور نہ رسنا اندری سے کسی چیز کا رس لیتا ہے نہ کسی چیز کو سپرش کرتا یعنی چھوتا ہے اور نہ ہی زبان سے کچھ کہتا ہے اور نہ ہی وشئے بھوگ کرتا اور نہ پاخانہ جاتا اور نہ ہاتھ سے پکڑتا اور نہ ہی پاؤں سے چلتا ہے۔ اس حالت کو دیکھنے والے لوگ کہتے ہیں کہ یہ سو رہا ہے +

(سوال) کیا اندریوں کا پرکاشک من ہے یا من کی پرکاش کرنے والی اندریاں ہیں۔ کیونکہ وشئے باہر سے من پر جاتے ہیں۔ اگر آنکھ بند ہو تو روپ کا گیان من کو نہیں ہو سکتا +

(جواب) اگر من کا تعلق نہ ہو تو آنکھ روشنی کی حالت میں بھی نہیں دیکھ سکتی جیسا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ خیال کے ساتھ تعلق نہ ہونے سے جب پوچھتے ہیں دیکھا تو جواب ملتا ہے میرا خیال ادھر نہیں تھا۔ چونکہ اندریوں میں جو گیان کی شکتی آتی ہے۔ وہ اندر رہنے والے آتما سے آتی ہے اور اندریاں بغیر من کے تعلق سے آتما سے تعلق کر نہیں سکتیں۔ لہٰذا اندریوں کا پرکاش کرنے والا من ہے۔ من کی پرکاش کرنے والی اندریاں نہیں۔ باہر تو جاننے لائق اشیا ہیں۔ جاننے والی طاقت باہر نہیں۔ چیزوں کے اندر معلوم ہونے کا خاصہ ہے اور معلوم کرانے کا خاصہ آتما میں ہے۔ اس واسطے پرکاشک من ہے۔ اندریاں نہیں +

(سوال) نیند یعنی خواب غفلت کس طرح سے آتی ہے +

(جواب) جب من اور اندریوں کے درمیان تموگن کا پردہ آجاتا ہے۔ تب باہر کے چیزوں کا من پر عکس نہیں پڑتا ہے۔ یعنی من کو کسی شئے کا گیان نہیں رہتا +

(سوال) کیا سونے کی حالت میں جیو باہر کے گیان سے خالی ہوتا ہے یا بالکل گیان کی نفی ہو جاتی ہے +

(جواب) گیان جیو کا ذاتی خاصہ ہے۔ اس واسطے اس کی نفی تو ہو نہیں سکتی۔ صرف علم حصولی جو من اور حواسوں کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے من اور حواسوں کے تعلق نہ رہنے سے پیدا نہیں ہوتا۔ اس واسطے اس کی نفی ہوتی ہے +

(سوال) یوگ درشن میں تو لکھا ہے کہ گیان کی نفی بس برتی کا آشرے ہے وہ برتی نندرا ہے

ہے ÷

(جواب) یہاں بھی بیرونی گیان یعنی علم حصول کی نفی سے ہی مطلب ہے ÷

प्राणाग्नय एवैतस्मिन् पुरे जाग्रति। गार्हपत्यो ह वा एषोऽपानो
व्यानोऽन्वाहार्यपचनो यद्गार्हपत्यात्प्रणीयते प्रणयनादाहव
नीयः प्राणः ॥ ३ ॥

(پدارتھ) प्राणाग्नय زندگی کو ظاہر کرنے والے پران एव ہی एतस्मिन्
اس (نو دروازے والے) पुरे شہر میں یعنی جسم کے اندر जाग्रति جاگتے ہیں -
गार्हपत्य شادی شدہ عورت کا مالک جس اگنی ہوتر کی اگنی کو قائم کرتا ہے ह
نشچے वा - एष अपानः اپان وایو व्यानः بیان وایو अन्वाहार्यपचनः
دکشنا اگنی جو شریر کی خوراک کو ہضم کرتی ہے यत् جو गार्हपत्यात् جو گرہست
آشرم میں قائم شدہ اگنی سے प्रणीयते تعلق رکھتا ہے प्रणयनात् اس اس
سمبندھ سے یا سبب سے आहवनीयः برہمچریہ آشرم کی اگنی جس کو اگنی ہوتر کیواسطے
برہمچاری قائم کرتا ہے प्राणः پران وایو ہے ÷

(ارتھ) جب تمام بیرونی حواس سو جاتے ہیں تو شریر کی رکشا کیواسطے پران اگنی جو جسم
کی حفاظت کا کام دیتی ہیں جاگتی ہے - جیسے جب پرجا سو جاتی ہے تو ان کے مال کی
حفاظت کے واسطے راجا پہرہ دار مقرر کرتا ہے وہ رات بھر جاگتے ہوئے پرجا کے جان و مال
کی حفاظت کرتے ہیں - ایسے ہی پران سوئے ہوئے جسم اور اندریوں کی حفاظت کرتا ہے
اس واسطے گھر کا رکشک پران ہے جو گرہستھ آشرم سنتان وغیرہ کی پیدائش سے تعلق
ہوتا ہے - وہ اپان وایو کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور جو پرکرتی کے سکھوں سے گذر کر ایشور
کی اپاسنا دھیان سمادھی وغیرہ وہ سارے شریر میں ویاپک بیان کے ذریعہ سے ہوتے
ہیں لہٰذا برہمچریہ آشرم - رگوید - شرون چاگرت - اوستھا - گیان کانڈ - پران وایو - گرہستھ
آشرم - یجروید - سوپن اوستھا کرم کانڈ - اپان وایو - بان پرستھ آشرم - سام وید
ندھی - دھیان - سشپتی اوستھا اپاسنا کانڈ - بیان وایو - تینوں آشرموں کی اگنی کا نام

अननुभूतंचचानुभूतंच خواہ اِس جنم میں اس کا انوبھو کیا ہو۔ خواہ نہ کیا ہو

सच्चासच्च خواہ وہ ست یعنی اس کی ہستی موجود ہو خواہ نہ ہو सर्वं سب کو

पश्यति دیکھتا ہے सर्वः سب قسم کی چیزوں کو पश्यति دیکھتا ہے ؛

(ارتھ) اِس سوال کے جواب میں کہ کون دیوتا سوپن کو دیکھتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا دیوتا یعنی جیوآتما حالت خواب میں اپنی مہما یعنی عظمت کو دیکھتا ہے جو کچھ پہلے دیکھا ہے۔ گو وہ اس حالت میں موجود نہ ہو لیکن اس کا فوٹو من پر ہونے سے اُس کو دیکھتا ہے جو کچھ سُنا ہے خواہ اس وقت وہ شبد موجود نہ ہوں لیکن اِن کا عکس من پر ہونے سے اِن کو سُنتا ہے خواہ کوئی دیش یا سمت ہو۔ ان کا عکس من پر آجانے سے اس کا صاف صاف گیان ہوتا ہے جس چیز کو ایک دفعہ دیکھ چکا ہے۔ اس کو خواب میں بار بار دیکھتا ہے جو چیزیں دیکھی ہوئی ہوں خواہ اِس جنم میں نہ بھی دیکھی ہوں جو چیزیں سُنی ہوں خواہ اس جنم میں نہ بھی سُنی ہوں جن چیزوں کا انوبھو کیا ہو۔ خواہ اس جنم میں نہ بھی انوبھو کیا ہو۔ خواہ اِن کی ہستی اس وقت دُنیا میں موجود ہو خواہ نہ موجود ہو یعنی ناش شدہ ہو سب کو دیکھتا ہے ؛

(سوال) شُرتی میں تو لکھا ہے کہ جو چیز دیکھی ہو یا نہ دیکھی ہو سُنی ہو یا نہ سُنی ہو۔ انوبھو کی ہو یا نہ کی ہو۔ ست یعنی جس کی ہستی دُنیا میں موجود ہو یا نہ موجود ہو سب کو دیکھتا ہے تم نے اس جنم کا نہ دیکھنا سننا کہاں سے لیا ہے ؛

(جواب) اول تو اس شرتی کے پہلے الفاظ ہی ظاہر کرتے ہیں کہ جو دیکھا ہے پھر اسکو دیکھتا ہے اور جس کو سُنا ہے پھر اس کو سُنتا ہے دوسرے جس شے کی ہستی دُنیا میں موجود نہ ہو۔ اُس کی آکرتی ہو نہیں سکتی جس کی آکرتی نہیں اُس کے سنسکار اندر جا ہی نہیں سکتے جس کے سنسکار اندر موجود نہ ہوں۔ ان کو دیکھ کس طرح سکتا ہے اصل بات یہ ہے کہ جاگرت اوستھا میں اس جسم کے کیمرہ کے ذریعہ سے جن چیزوں کے فوٹو اُتارے اُنہیں کا الٹ خواب میں دیکھنا ممکن ہے جو فوٹو اُتارا ہی نہیں گیا اس کو دیکھ کس طرح سکتے ہیں۔ جبکہ بنا دیکھے سُنے اور انوبھو کئے ہوئے کو خواب میں دیکھنا سننا اور انوبھو کرنا اسمبھو ہے۔ لہذا اسمبھو ہونے سے نکلتا ہے یہ ارتھ کرنا پڑتا ہے کہ جس کو اِس جنم میں دیکھا سُنا اور انوبھو نہ کیا ہو ؛

सयदा तेजसाभिभूतो भवति । अत्रैष देवः स्वप्नान्न पश्यत्य
थ तदैतस्मिञ्छरीरे एतत्सुखं भवति ॥ ६ ॥

(پدارتھ) स وہ यदा جس وقت یا حالت میں तेजसा پرکاش سے
अभिभूतः دبا ہوا भवति ہوتا ہے अत्र اس حالت میں एषदेवः
یہ جیوآتما स्वप्नान् خواب کو न نہیں पश्यति دیکھتا ہے अथ پرماتما کے
پرکاش سے دب جانے کے بعد تت وہ جیوآتما अस्मिन् शरीरे اس جسم کے اندر
एतत् یہ سُشپتی اوستھا सुखम् سُکھ کی भवति ہوتی ہے ۔

(ارتھ) جس وقت اِس جیوآتما کا گیان پرماتما کے پرکاش کی روشنی سے دب جاتا ہے جس طرح آنکھ کی روشنی سورج کے سامنے روشنی کی روشنی سے دب جاتی ہے اس وقت چوندھیا جاتی ہے اور کچھ دیکھ نہیں سکتی ایسے سونے کی حالت میں یہ جیوآتما پرماتما کے پرکاش سے دبا ہوا گیان شونیہ سا معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت یہ کسی سوپن یعنی خواب کو نہیں دیکھتا اور پرکاش سے دب کر بیرونی تمیز کے رُک جانے کے بعد یہ جیوآتما اِس شریر کے اندر ہی پرماتما کے سُکھ کو دیکھتا ہے یعنی سُشپتی کی حالت میں جیوآتما کو اندر سے ہی سُکھ معلوم ہوتا ہے ۔

(سوال) جب جیوآتما کا گیان پرماتما کے تیج سے دب گیا تو اُس وقت گیان کے نہ ہونے سے سُکھ کس طرح ہو سکتا ہے کیونکہ سُکھ بھی ایک قسم کا گیان ہے آتما کے موافق جاننے کا نام سُکھ ہے

(جواب) جیو کے اندر برہم اور باہر پرکرتی اور برہم دونوں چیزیں ہیں جب جیوآتما باہر کی طرف دیکھتا ہے۔ تو کبھی پرکرتی کے سنگ سے دکھ اور کبھی پرماتما کے سبب سے سُکھ ہوتا ہے لیکن جب اندر کی طرف دیکھتا ہے تو پہلے پرماتما کے پرکاش سے گیان دب جاتا ہے اور بعد میں پرماتما کے سروپ سے سُکھ ملنے لگتا ہے۔ جیسے جب کبھی ہم اندھیرے مکان سے ایک دم سُورج کے سامنے آجاتے ہیں تو اندھیرا آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد چیزیں پھر نظر آنے لگتی ہیں ۔

स यथा सोम्य वयांसि वासोवृक्षं सम्प्रतिष्ठन्ते । एवं ह वै तत्सर्वं
पर आत्मनि सम्प्रतिष्ठते ॥ ७ ॥

(پدارتھ) स وہ رشی پپلاد پھر کہنے لگا यथा جیسے सोम्य اے چاند کی طرح شانت سروپ वयांसि پرندے اُڑنے والے جانور वासः رہنے کے ستھان वृक्षं درخت کے آشرے सम्प्रतिष्ठन्ते قائم ہوتے ہیں एवं اسی طرح ह वै اور तत्सर्व وہ سب یعنی من اور اندریاں وغیرہ परस्मात्मनि سارے جگت کے قیام کے ستھان پرماتما میں सम्प्रतिष्ठते قائم ہو جاتے ہیں +

(ارتھ) پپلاد رشی نے پھر کہا اے پیارے ششش جس طرح شام کے وقت تمام پرندے ہر ایک جگہ پر چرچگ کر اپنے رہنے کے ستھان برکش پر جمع ہو جاتے ہیں اور دن بھر ادھر اُدھر گھومتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی یہ تمام اندریاں جاگنے اور سوپن کی حالت میں تو اپنے اپنے وشیوں میں لگی رہتی ہیں۔ لیکن سونے کے وقت سب اپنے وشیوں کو تیاگ کر اپنے اصلی ستھان یعنی پرماتما کے سہارے قائم ہو جاتی ہیں +

(سوال) کیا سونے کی حالت میں اندریاں پرماتما کے سہارے قائم ہو جاتی ہیں یا اندری اور من کے درمیان تموگن کا پردہ آ جاتا ہے +

(جواب) سوشپتی اور سشپتی کی بیہوشی میں یہی فرق ہے کہ سشپتی میں تو اندریاں جس پرکاش کے سہارے چل سکتی ہیں وہ پرکاش پرماتما کے تیج سے دب جاتا ہے اس وقت جیو کو کسی دوسری چیز کی سُدھ ہی نہیں رہتی اور سشپتی کی حالت میں جیو کا تعلق کارن شریر سے ہوتا ہے اور کارن شریر میں ست رج تم کی حالت یکساں ہوتی ہے۔ اس وقت کوئی گن کسی دوسرے کو دبا ہی نہیں سکتا +

(سوال) اگر سشپتی اوستھا میں جیو کا برھم کے ساتھ سمبندھ ہوتا ہے۔ جس سے برھم کے تیج سے جیو کا گیان دب جاتا ہے تو سمادھی کی کیا ضرورت ہے +

(جواب) سمادھی اور سشپتی میں برھم کا سمبندھ جیو کے ساتھ ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ سشپتی میں برھم کا سمبندھ جیو کے ساتھ ہوتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ سشپتی میں برھم کا آنند ساکشات نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس وقت جیو کی بدھی برھم درشن کے یوگیہ نہیں ہوتی جیسے ایک دم سے اندھیرے سے پرکاش میں آنے سے آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں

جو گیان اور کرم اندریوں کو امداد دیتا ہے च اور मन्तव्यम् من کرنے یا جاننے لائق شے
च اور बुद्धि گیان च اور बोद्धव्यम् جاننے لائق اشیاء معلومات च اور
अहङ्कारः اہنکار انانیت च اور अहङ्कर्तव्यम् جن اشیاء میں اہنکار کیا جاوے
च اور चित्तम् چت یعنی چنتن کرنے والا انتہ کرن च اور चेतयितव्यं جن چیزوں
کا چنتن یعنی وچار کیا جاوے च اور तेजो پرکاش च اور विद्योतयितव्यम्
جو چیزیں پرکاش سے ظاہر ہونے لائق ہوں च اور प्राणः دھارن کرنے والی سٹیم سو
اس च اور विधारयितव्यम् جن چیزوں کو پدارتھ دھارن کرتے ہیں +

(پدارتھ) پانچ ستھول بھوت یعنی عناصر کثیف۔ خاک۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اور خلا اور ان کے عناصر لطیف یا گُن بو۔ رس۔ رُوپ۔ لمس آواز وغیرہ۔ پانچ گیان اندریاں یعنی ناک رسنا یعنی قوت ذائقہ۔ آنکھ۔ کھال اور کان اور ان کے وشے یعنی سونگھنے لائق اشیاء ذائقہ دار چیزیں روپ والی چیزیں لمس سے جن اشیا کو جان سکیں یعنی جو کھال سے چھوکر معلوم ہوتی ہیں اور آواز پانچ کرم اندریاں یعنی زبان۔ ہاتھ پاؤں اور پیشاب اور پاخانہ کی اندری اور ان کے وشے پکڑنا چلنا۔ بولنا وغیرہ۔ چاروں انتہ کرن یعنی من جس سے کسی چیز کے دونوں پکش لیکر وچار کیا جاتا ہے۔ بُدھی جس کو جاننا کہتے ہیں اہنکار یعنی انانیت خودی اور چت یعنی چنتن کرنے والا انتہ کرن اور ان کے وشے پرکاش اور جس کو وہ پرکاش کرے۔ پران یعنی جسم کو اُٹھا کر لے چلنے والی یا قائم رکھنے والی ہوا یعنی سٹیم جس کو سانس بھی کہتے ہیں اور جس کو وہ پران قائم رکھتے ہیں یہ سب چیزیں اس تیج سے چھپ جاتی ہیں +

एष हि द्रष्टा स्प्रष्टा श्रोता घ्राता रसयिता मन्ता बोद्धा कर्ता
विज्ञानात्मा पुरुषः स परेऽक्षर आत्मनि सम्प्रतिष्ठते॥

(پدارتھ) एष یہ हि یقیناً द्रष्टा دیکھنے والا श्रोता سننے والا स्प्रष्टा لمس
کرنے والا घ्राता سونگھنے والا रसयिता رس یعنی ذائقہ کو محسوس کرنیوالا मन्ता
وچار کرنے والا बोद्धा جاننے والا कर्ता کرنیوالا یعنی کام کرنے میں آزاد विज्ञानात्मा
جیوآتما पुरुषः جو اس جسم کے اندر رہتا ہے स وہ جیوآتما परे اس سے لطیف

سرب دیا پک ناش یعنی فنا سے مبرا प्रसारः अक्षरे आत्मनि جو ہر ایک شے کے اندر موجود ہے
اُس میں सम्प्रतिष्ठते قائم ہو جاتا ہے +

(ارتھ) سشپتی کی حالت میں یہ جیو آتما جو جاگتے ہوئے آنکھوں سے دیکھتا۔ کانوں سے سُنتا۔ ناک سے سونگھتا۔ زبان سے رس لیتا۔ کھال سے چھوتا۔ من سے وچار کرتا۔ بُدھی یعنی عقل سے جانتا اور جو کرم کرنے میں سوتنتر یعنی آزاد ہونے سے کرتا کہلاتا ہے۔ جو علم حصولی کو حاصل کرنے والا ہے کیونکہ نہ تو اندریوں وغیرہ کو علم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ علم حاصل کرنے کے اوزار ہیں۔ اور نہ ہی پرماتما کو علم حصولی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلے ہی عالم کُل ہے اُس کے گیان سے باہر کوئی ہستی نہیں جس کو وہ علم حصولی سے جانے اور وہ جیو آتما اس سبب سے لطیف برہم کے سہارے قائم ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ جیو کے اندر برہم اور باہر برہم اور پرکرتی دونوں ہیں جیو آتما باہر اندریوں سے دیکھتا ہے اور اندر بُدھی جو اس کی سوبھاوک شکتی ہے۔ اس سے محسوس کرتا ہے جب باہر کی طرف کام کرنے والی اندریاں رُک جاتی ہیں تب جیو آتما کی بُدھی اندر کی طرف کام کرنے لگتی ہے اُس وقت جیو آتما باہر کے گیان سے بالکل خالی ہو جاتا ہے۔ باہر بہت چیزوں کے ہونے سے جیو کا گیان منتشر ہو جاتا ہے کیونکہ ہر ایک اندری من کو اپنے وشے کیطرف لے جاتی ہے اور من بہت تیزی سے اندریوں کے وشیوں کا جیو آتما کو بودھ کراتا ہے جس سے آتما کی برتی بہت تیز چلتی ہے باہر جیو آتما کسی چیز میں قائم نہیں ہو سکتا۔ جب من تھک جاتا ہے تو پرماتما کے نیم کے مطابق جیو اندر کی طرف کام کرنے لگتا ہے جس سے اُس کو آنند معلوم ہوتا ہے اُس وقت کسی اندری کے ساتھ تعلق نہ ہونے سے من کا کام رُکا ہوتا ہے اس واسطے جبتک جیو کا برہم کے ساتھ تعلق رہتا ہے۔ تب تک جیو قائم رہتا ہے۔ تب ہی جیو کو آنند ملتا ہے اور جس وقت من کی تھکاوٹ برہم کے آنند سے دُور ہو جاتی ہے۔ تب من پھر کام کرنے لگتا ہے اور من کے کام کے ساتھ ہی جیو کی بُدھی باہر آ جاتی ہے۔ جس سے وہ دُکھ سُکھ کو محسوس کرتا ہے۔ پس جیو کو آنند ملنے کا سہارا صرف برہم ہی ہے +

परमेवाक्षरं प्रतिपद्यते स यो ह वै तदच्छायमशरीरमलोहितं शुभ्रमक्षरं वेदयते यस्तु सोम्य। स सर्वज्ञः सर्वो भवति तदेष श्लोकः

भवति तदेष श्लोकः ॥ १० ॥

प्रतिपद्यते سب سے لطیف بڑا ناش سے بڑا अक्षरम् ہے परम् (پدارتھ)

حاصل ہوتا ہے جانا جاتا ہے स वह جو हवै الد तत वह अच्छायम् سایہ

سے مبرا یعنی جس کا کہیں سایہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ جہاں وہ خود نہ ہو۔ وہاں اس

کا سایہ ہو अशरीरम् جس کا جسم نہیں۔ کیونکہ جس کا جسم ہوگا۔ وہ شتیہ نہیں ہو

سکتا अलोहितम् جس کا رنگ نہیں۔ یعنی جس میں خون وغیرہ کا تعلق نہیں

शुभ्रम् جو شدھ یعنی ناپاکی سے مبرا ہے अक्षरम् ناش سے رہت کو

वेदयते جان لیتا ہے यस्तु جو وشیوں سے ویراگ والا پرانی ہے جو

सोम्य اے پیارے پتر सः وہ انسان सर्वज्ञ سب کو جاننے والا सः

वह सर्व انسان भवति ہوتا ہے तत इس کے واسطے भी یہ

श्लोक شلوک پرمان ہے

ارتھ۔ جو گیان سے سب چیزوں کی حقیقت کو جان کر سب دنیاوی وشیوں سے

ویراگ والا ہو گیا ہے جس نے اس سب سے لطیف ہر جگہ موجود ہونے سے جس کا

سایہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کا کوئی جسم ہے۔ کیونکہ وہ سچدانند ہے جس کا جسم

ہے وہ ست ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ جسم مرکب ہے جس کا کسی نہ کسی وقت میں پیدا ہونا

لازمی ہے اور ست کہتے ہیں تین کال میں ایکساں رہنے والے کو۔ لیس کوئی جسم والا ست نہیں

کہلا سکتا جس کا کوئی رنگ نہیں جو شدھ ہے جو انسان اس کو پراپت کر لیتا ہے وہ اس کے

جاننے کے سبب سے سروگیہ کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس ناش سے مبرا کو جان لینا سب کو جان لینا

ہے:-

سوال۔ کیا ایشور کو جاننے والا سروگیہ ہو جاتا ہے۔

جواب۔ سروگیہ کے دو معنے ہیں ایک وہ جو ہر ایک چیز کو ایک ہی ساتھ جان سکتا ہے

دوسرے وہ جس نے سب چیزوں کو جان لیا ہو۔ ایک ساتھ سب چیزوں کو سوائے ایشور

کے کوئی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ جن ایک کال میں دو چیزوں کا گیان نہیں رکھتا۔ سب کو

کس طرح جان سکتا ہے لہذا جو ایشور کو جانتا ہے اس کو سروگیہ دوسرے معنوں میں کہا گیا یعنی اس نے کل چیزوں کو جان لیا ہے ۔

سوال - ایشور کو جاننے سے کل چیزوں کا گیان کس طرح ہو سکتا ہے ۔

جواب - ایشور گیان کی آخری منزل ہے اور کوئی شخص بغیر درمیانی راستہ طے کئے آخری منزل پر نہیں پہنچ سکتا - پس جو ایشور کا گیان حاصل کر چکا - اس نے سب چیزوں کو جان لیا ۔

سوال - ایشور کا گیان آخری منزل ہے اس کا کیا ثبوت ہے ۔

جواب - چونکہ ایشور کو سب سے لطیف ہونے کے سبب پرم کہا گیا ہے اور ایشور کے جاننے کو پراودیا کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے لہذا لطیف شے کثیف میں داخل ہونے کی حالت میں کثیف کے بعد ہی جانی جائے گی - پس جو سب سے لطیف اور سب میں وایاپک ہے - اس کا گیان سب کے بعد ہونا لازمی ہے - دنیا میں تین ہی چیزیں ہیں - پرکرتی جیو اور برہم جس شخص کو پرکرتی کے سروپ کا گیان نہ ہو اس کو ویراگ ہو ہی نہیں سکتا ظاہرا پرکرتی کے پرینام یعنی تغیرات بہت عمدہ معلوم ہوتے ہیں لیکن انجام خراب ہے - پس ویراگ والا پرکرتی کے بنے ہوئے اشیاء کی موجودہ اور انجام دونوں حالتوں کو جانتا ہے - اگر اس کو پرکرتی میں مقید ہونے کا خیال ہوتا تو ویراگ کس طرح ہو سکتا جیو کے اندر برہم ہے - اس واسطے برہم کے گیان سے پہلے جیو کا گیان بھی ہو جاتا ہے - پس جس نے جیو برہم اور پرکرتی کی حقیقت کو جان لینا اس کے سروگیہ ہونے میں کیا شک ہے ۔

विज्ञानात्मा सह देवैश्च सर्वैः प्राणा भूतानि सम्प्रतिष्ठन्ति यत्र। तदक्षरं वेदयते यस्तु सोम्य स सर्वज्ञः सर्वमेवाविवेशेति ॥ ११॥

پدارتھ - विज्ञानात्मा علم حصولی کا مرکز یعنی جیو آتما सह ساتھ देवैः باہر اور اندر کے جاننے کے اوزار جن کو دیوتا بھی کہتے ہیں सर्वैः سب کے

प्राणा سوانس भूतानि عنصر یعنی زمین پانی آگ وغیرہ सम्प्रतिष्ठन्ति
قایم ہوتے यत्र جس برہم میں یعنی جہاں سب کے ٹھیرنے کا استھان ہے तद्
اس अक्षरम् ناش سے مبرا یعنی لافانی کو वेदयते جان گیا ہے-
यस्तु جو ویراگ والا انسان सोम्य اے شانت سروپ شاگرد सः
وہ सर्वज्ञः سب کو جاننے والا सर्वम् سب کو एव ہے आविवेश
سب کچھ حاصل کرلیتا ہے ۔۔

ارتھ جس برہم میں جیو آتما تمام دیوتوں یعنی اندریوں کے ساتھ معہ پرانوں اور عنصروں کے قائم ہوتا ہے جو انسان اس ناش مبرا برہم کو جان جائے سب سے پیارے پیتر وہ سروگیہ اور سب میں پرویش کرکے ان کے اندرونی حالات کو جانتا ہے اس منتر سے پتہ لگتا ہے سب سے افضل برہم ودیا ہے جو لوگ اس ودیا سے واقف ہوتے ہیں وہ سروگیہ کہلاتے ہیں - کیونکہ گیان کا سب سے اعلےٰ پھل ان کو حاصل ہوتا ہے گیان کا مطلب صرف تین باتوں کے جاننے سے حاصل ہوجاتا ہے - اول میں کیا ہوں دوسرے میرے لئے مفید کیا ہے تیسرے مضر کیا ہے - جو شخص اپنی حقیقت کو جانتا ہے اسی کو نفع نقصان کا علم ہوسکتا ہے جو اپنی حقیقت سے ناواقف ہے اس کو نفع نقصان کا علم کسی طرح سے ہو ہی نہیں سکتا - یہ تو موٹی بات ہے جس دوکاندار کو اپنی پونجی کا علم نہ ہو - وہ کس طرح جان سکتا ہے کہ نفع ہوا یا نقصان اسی خیال کو لے کر دوکاندار لوگ ہر سال اپنی پونجی کی جانچ کرتے رہتے ہیں تاکہ اگلے سال نفع نقصان کو ٹھیک سمجھ سکیں پس جس شخص کو مضر شے کی حقیقت معلوم ہے وہ کبھی اس کی اپاسنا کو قبول نہیں کرتا جب مضر کی اپاسنا نہ ہو تو دکھ کس طرح پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ جس کا مضر ہونا یقین ہوجائے اس کے پاس کوئی جا بھی نہیں سکتا - یہ تو ممکن ہے اودیا سے مضر شے کو مفید خیال کرکے اس کی اپاسنا کی جاوے لیکن مضر جاننے کے بعد تو جاہل بھی اس طرف رغبت نہیں کرتا جب مفید شے کی حقیقت معلوم ہوگئی تو اس کی اپاسنا لازم ہوگئی جس کا آنند ملنا ضروری ہے جب دکھ سے چھوٹ کر آنند حاصل ہوگیا - تو کبھی کسی شے

کی رہی ہے۔

سوال - ہم تو دیکھتے ہیں کہ بہت سے آدمی شراب نوشی اور گوشت خوری کو بُرا خیال کرتے ہیں۔ بہت سے سادھو دولت کی نندا کرتے ہیں۔ بہت سے آریہ سماجی مادہ پرستی کو بُرا جانتے ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف دیکھا جاتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مضر جاننے کے بعد بھی اُپاسنا ہو سکتی ہے۔

جواب - ان لوگوں کو شاید علم ہو گا۔ علم حقیقت نہیں جو لوگ گوشت خوری کو پاپ سمجھتے ہیں وہ اس کو کس طرح عمل میں لا سکتے ہیں۔ اگر کوئی آریہ سماج کا ممبر مادہ کو بُرا جانے تو وہ پھر مادی سائنس کو پڑھانے میں کیوں کوشش کرنے لگا۔ چونکہ بغیر مادے کی حقیقت کو جاننے کی مادے کی اُپاسنا کو بُرا بتلانا کس طرح ممکن ہے اور جب مادے کی حقیقت کو جان لیا۔ تو مادی سائنس سے واقف ہو گیا۔ کیونکہ سائنس اور حقیقت کو جاننا مرادف الفاظ ہیں۔ پس اس حالت میں جو آریہ لوگ مادی سائنس کو جاننا چاہتے ہیں در حقیقت وہ مادے کے علم سے محروم ہیں۔ ایسے ہی سادھو جو دولت کو بُرا کہتے ہیں اور جمع بھی کرتے ہیں بغیر جانے ہوئے سنے سنائے بُرا کہتے ہیں جو لوگ ان چیزوں کی ماہیت کو جان گئے ہیں۔ وہ جس کو بُرا بتلاتے ہیں۔ خواب میں بھی اس کی اُپاسنا نہیں کرتے۔

سوال - ایشور کو جاننے سے عالم کل ہو جانا ناممکن نہیں معلوم ہوتا یہ لفظ صرف مبالغہ کہہ دیا ہے۔

جواب - ایشر کے جاننے سے عالم کل ہو جاتا ہے جب کہا جاتا ہے ایشر کا سروپ کیا ہے تو عالم لوگ بتلاتے ہیں کہ وہ سچدانند سروپ ہے گو یہ سچدانند کا لفظ ایک لفظ ہے لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ لفظ مکمل فلاسفی ہے کیونکہ یہ لفظ ست چت اور آنند ان تین لفظوں سے مرکب ہے جب کہا ایشور کیا ہے تو جواب ملا۔ کہ ایشر ست ہے لیکن ست کے معنی تین کال ہیں۔ اگر اکیلا ایشر ہی ست ہوتا تو جگت نہ بنتا کیونکہ علت مادی کی صفات موجود نہ ہوں۔ یہ تو ممکن ہے کہ جو صفات علت مادی

ہیں موجود نہ ہوں وہ معلول میں موجود ہوں۔ کیونکہ علت فاعلی وغیرہ سے بھی بہت سی
صفات معلول میں آتی ہیں لیکن یہ ممکن نہیں کہ علت مادی کی کوئی شے معلول میں
موجود نہ ہو۔ پس چیتن ایشور کے ست ہونے کی حالت میں کل اشیاء کی علت
مادی ایشور ہی ہو سکتا ہے جب ایشور کل اشیاء کی علت مادی ہوا۔ تو کوئی شے
غیر مدرک نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مدرک یعنی چیتن ایشور سے بنی ہوئی اشیاء میں گیان
یعنی گیان کا ہونا لازمی ہے لیکن دنیا میں غیر مدرک اشیاء نظر آتی ہیں جس سے کل
اشیاء کی علت مادی ایشور نہیں ہو سکتا۔ غیر مدرک یعنی گیان سے میرا اشیاء کی علت
مادی کو غیر مدرک ماننا پڑتا ہے لہذا پرکرتی کا ست ہونا لازمی ہے جب پرکرتی ست
ہوئی تو لکشن اتی ویاپت ہو گیا یعنی غیر کے دخل کو نہ روک سکا لہٰذا نہ ہوئی تو لکشن
کرنا پڑا کہ ایشور ست چت ہے لیکن ایسا ماننے میں دو طرح کی اشیا رہ جاتی ہیں۔ ایک
آنند سروپ دوسرے دکھ سروپ یعنی غیر مدرک نہ تو آنند سروپ میں دکھ کا آنا ممکن
ہے۔ کیونکہ وہ لطیف ہے اور لطیف کے اندر کثیف کی صفات جا ہی نہیں سکتیں
اور نہ ہی کسی کو سکھ محسوس ہو سکتا ہے کیونکہ پرماتما آنند سروپ ہے ان کو سکھ کس
طرح ہو سکتا ہے۔ پرکرتی میں غیر مدرک ہونے کے سبب سے سکھ محسوس کرنے کی طاقت نہیں
پس کس طرح سکھ دکھ کا محسوس ہونا ممکن نہیں۔ کیونکہ محسوس کرنے والا نہیں لیکن سکھ
دکھ محسوس ہوتے ہیں اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ لہذا سکھ دکھ کا محسوس کرنے والا
چیتن ماننا ہی لازمی ہے۔ اگر سکھ دکھ کا محسوس کرنے والا چیتن مانا جاوے تو اس کی دو
ہی حالتیں ہو سکتی ہیں یا وہ ست یعنی واجب الوجود ہو یا است یعنی ممکن الوجود ہو۔
اگر ممکن الوجود تسلیم کیا جاوے تو اس کے واسطے علت۔ فاعلی مادی صوری غائی کا ہونا
لازمی ہے لیکن ہیں دو ہی ایک ایشور دوسرے پرکرتی۔ اگر ایشور کو اس کی علت
مادی تسلیم کیا جاوے تو اس کی علت فاعلی غیر از خدا مادہ کو تسلیم کرنا پڑے گا اس حالت
میں مادہ مختار اور ایشور مجبور ہو گا۔ کیونکہ علت مادی علت فاعلی کے قبضہ میں ہوتی ہے
اگر ایشور کو علت فاعلی اور مادہ کو علت مادی تسلیم کیا جاوے تو علت مادی کے

ॐकारस्तस्माद्विद्वानेतेनैवायतनेनैकतरमन्वेति ॥२॥

پدارتھ:- तस्मै اس ستیہ کام کو स وہ پپلاد رشی نے हउवाच

صاف لفظوں میں یہ اپدیش کیا एतद्वै یقیناً یہی ہے सत्यकाम اے

ستیہ کام परम جو اس کو سب سے افضل مکتی کے حاصل کرنے کے خیال سے

اس کی اپاسنا کرتا ہے च اور अपरम یا دنیاوی راجیہ وغیرہ سکھوں کی غرض

سے اپاسنا کرتا ہے च اور ब्रह्म سب سے افضل ہے यत جو ओङ्कार

اونکار پرمیشور ہے तस्मात اس کرکے विद्वान وہ گیانی انسان

एतेन اس ہی एव سے आयतनेन جسم سے एकतरम मکتی سکھ یا

دنیاوی چکرورتی راجیہ یا دوجس غرض سے اپاسنا کرتا ہے حسب خواہش پھل کو

अन्वेति حاصل کرتا ہے

ارتھ- ستیہ کام کے سوال کے جواب میں پپلاد رشی نے کہا کہ ستیہ کام دنیا میں دو قسم کی خواہش ہیں ایک تو سب سے افضل مکتی کی خواہش ہے دوسری اس سے کمتر دنیاوی راجیہ وغیرہ کی خواہشیں ہیں لیں جو اونکار کا باقاعدہ زندگی بھر دھیان کرتا ہے اس کو جس قسم کی خواہش ہو وہ پوری ہو جاتی ہے یعنی جو گیانی آدمی ہے وہ جس خیال سے برہم کی اپاسنا کرتا ہے اس میں کامیاب ہوتا ہے اس کو اگلے جنم کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس جنم میں سب سکھوں کو حاصل کر لیتا ہے ٭

سوال- ستیہ کام کا سوال تو یہ تھا- کہ اونکار کا زندگی بھر دھیان کرنے والا کس لوک کو جے کرتا ہے جواب یہ دیا گیا- کہ وہ دونوں قسم کے سکھوں کو حاصل کرتا ہے-

جواب- جیسے کوئی کہے کہ برہم کس جگہ رہتا ہے تو جواب یہی ہوگا- کہ ہر ایک جگہ اسی طرح چونکہ برہم کے دھیان سے ہر ایک خواہش پوری ہو سکتی ہے- اس واسطے رشی نے جواب دیا کہ سب قسم کی خواہشیں پوری ہو سکتی ہیں اگر اس کا ایک ہی پھل ہوتا تو نام بتلا دیتے کہ فلاں لوک یا خواہش کو پورا کر سکتا ہے

سوال- کیا کرم کا پھل اس جنم میں بھی مل سکتا ہے ٭

جواب) نہیں مل سکتا - کیونکہ جب تک بیج گل نہ جاوے تب تک انکور نہیں آتا اور جب تک پک نہ جاشے پھل نہیں دے سکتا جب کوئی کرم کیا جاتا ہے تو اس کا بیج گلنے کے بعد دو انکور ہوتے ہیں ایک ادرشٹ دوسرے سنسکار اور جب ادرشٹ کا انکور پک جاوے تب وہ پھل دے سکتا ہے ؛

سوال - اگر کرم کا پھل اس جنم میں نہیں مل سکتا تو رشی نے کیوں کہا کہ اس جنم میں ہر ایک کام میں کامیاب ہوتا ہے -

جواب - یہ ھم کا دھیان کرم نہیں بلکہ اپاسنا کا انگ ہے اور اپاسنا کا پھل اسیوقت ملا کرتا ہے جس طرح آگ کے پاس جاتے ہی ہاتھ جلنے لگے گا اور پانی کے پاس جاتے ہی سرد ہو جاوے گا رشی نے کرم اور اپاسنا کے پھل کو الگ الگ ظاہر کرنے کے واسطے یہ ظاہر کیا کہ اس جسم میں ہی وہ کامیاب ہوتا ہے -

سوال - کرم کا بیج کیا ہے جس کے گلنے پر پھل پیدا کرنیوالا انکور نکلتا ہے -

جواب جس کے ہونے سے کرم ہوتا ہے اور جس کے بغیر نہیں ہوتا ہے چونکہ جیو مدرک بالذات اور متصرف بالآلات ہے یعنی گیان تو اس کا سوبھاوک ہے لیکن کرم اوزاروں سے کرسکتا ہے - اس واسطے کرم کا بیج جسم ہے -

سوال - جیو کو کرم کا بیج کیوں نہ کہا جاوے بلکہ بلا جیو کے کرم ہو ہی نہیں سکتا

جواب - جیو کرنے والا ہے کرم کا بیج سریر ہی ہے :-

स यद्येकमात्रमाभिध्यायीत स तेनैव संवेदितस्तूर्णमेव जगत्यामभिसम्पद्यते। तमृचो मनुष्यलोकमुपनयन्ते स तत्र तपसा ब्रह्मचर्येण श्रद्धया सम्पन्नो महिमानमनुभवति ॥ ३ ॥

پدارتھ - स وہ گیانی پرش यदि اگر एकमात्रम् اوم کی ایک ماترا یعنی अ کا مَن نزدیک جگہ پر قایم کرکے अभिध्यायति دھیان کرتا ہے یعنی آکار دھیان اس کا من وشیوں سے سبزا ہو جاتا ہے संवेदितः

जगत्याम ہوش حواس کی درستی سے राव بہت ہی جلد तृप्तिम
زمین دونوں قسم کے دھن دولت اور راج وغیرہ سا گری अभिसम्पद्यो:
سے معمور ہوتا ہے तम اُس گیانی کو ऋच: رگوید کے موافق یعنی صفات کے
گیان روپ سب سا گری मनुष्यलोकम انسانوں کے مجموعہ کی افسری یعنی
حاکمیت उपनयन्ति جس طرح اُپنین سنسکار سے دوسرے سے فضیلت ہوتی
ہے یعنی وہ وید پڑھنے کا ادھکاری ہوتا ہے۔ स وہ तत्र اس جنم میں तपसा
تپ سے ब्रह्मचर्येण برہمچریہ یعنی وید کے موافق عمل سے श्रद्धया
شردھا سے सम्पन्न: برہم گیان کو حاصل کر کے महिमानम पرماتما
کی عظمت کو अनुभवति معلوم کرتا ہے ؛

ارتھو رشی کہتے ہیں کہ جب وہ اوم کی ایک ماترا یعنی آکار کو ستھر چت سے دھیان کرتا ہے تو اُس اُپاسنا کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ ہوش و حواس سے معمور ہو کر بہت ہی جلد زمین پر انسانوں میں فاضل ہو کر انسانوں پر حکومت کرتا ہے اور تپ یعنی ریاضت اور برہمچریہ یعنی جذبات نفسانی سے مبرا ہو کر شردھا سے معمور ہو کر پرماتما کی عظمت کو معلوم کرتا ہے جب تک انسان پرماتما کے دھیان میں نہ لگے تب تک وہ دنیا پر حکومت کرنے لائق نہیں ہوتا ؛

سوال۔ پرماتما کے گیان اور حکومت سے کیا تعلق ہے۔

جواب۔ پرماتما کے گیان کے بغیر من پر قبضہ نہیں ہو سکتا اور جس کا من پر قبضہ نہ ہو وہ اندری اور جسم پر ٹھیک طور پر قبضہ نہیں رکھتا جس کا جسم پر قبضہ نہ ہو۔ اس کی اولاد قبضہ میں نہیں رہتی اور جس کی اولاد قبضہ میں نہ ہو۔ وہ محلہ پر حکومت نہیں کر سکتا۔ وہ گاؤں پر کس طرح حکومت کر سکتا ہے اور جس کی گاؤں میں حکومت نہ ہو وہ پرگنہ صوبہ اور ملک پر کس طرح قبضہ کر سکتا ہے۔ پس دنیا پر حکومت کرنے کا بنیادی پتھر من پر حکومت کرنا ہے۔ اور من پر حکومت بغیر برہم گیان کے ہو نہیں سکتی ؛

سوال۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ اس وقت بہت سے بادشاہ ہیں جو برہم گیان سے خالی ہیں۔ لیکن پھر حکومت کرتے ہیں ؎

جواب بے شک وہ بادشاہ کہلاتے ہیں وہ بادشاہ ہیں نہیں کیونکہ اگر وہ بادشاہ ہوتے تو ان کو باڈی گارڈ یعنی محافظ فوج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بادشاہ رعایا کا محافظ ہوتا ہے جس کو اپنے جسم کی حفاظت کے واسطے دوسرے کی مدد کی ضرورت ہے۔ وہ کل رعایا کی حفاظت کس طرح کر سکتا ہے جو خود ڈرتا ہے۔ وہ رعایا کو بے ڈر کس طرح بنا سکتا ہے ؎

سوال۔ من پر قبضہ ہونے سے کیا باڈی گارڈ کی ضرورت نہیں رہتی۔

جواب۔ خوف پاپ سے ہوتا ہے اگر من پر حکومت ہو تو وہ پاپ کریگا ہی نہیں۔ جو پاپ نہ کرے اس کو کسی کا خوف ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اس نے کسی کو نقصان ہی نہیں پہونچایا جس سے کوئی دشمن ہو۔ جب دشمن ہی نہیں سب رعایا ہے جو بیٹوں کے موافق ہوتی ہے۔ جو اس کا ہونا اپنے واسطے ضروری خیال کرتی ہے۔ پھر باڈی گارڈ کی ضرورت ہی کیا ہے۔

अथ यदि द्विमात्रेण मनसि सम्पद्यते सोऽन्तरिक्षं यजुर्भिरुन्नीयते स सोमलोकं स सोमलोके विभूतिमनुभूय पुनरावर्त्तते ॥४॥

پدارتھ:- अथ ایک ماترا کی اپاسنا کے بعد यदि اگر द्विमात्रेण اکار اوکار دو ماتراؤں سے मनसि من کے اندر सम्पद्यते پرماتما کے دھیان کو حاصل کرتا ہے یعنی گیان اور کرم دونوں ہوتے ہیں स وہ گیانی پرش यजुर्भिः یجر دید یعنی گیان کے موافق کرم سے अन्तरिक्षम् آکاش پر رہنے والے دوسرے کروں کو उन्नीयते ترقی حاصل کرتا ہے۔ स وہ گیانی انسان सोमलोकं چندر لوگ یعنی چاند کے کرہ پر حکومت کرتا ہے सोमलोके وہ چاند کے لوک کی حکومت کے ذریعہ विभूति وہاں کے سکھوں کو अनुभूय معلوم کر کے पुनरावर्त्तते پھر لوٹ

آتما۔

ارتھ۔ اگر دنیاوی حکومت کو دینے والی اپاسنا کے بعد اکار اوکار دو ماترا اوں سے من کو گیان اور کرم کے ذریعہ پرماتما کے دھیان میں لگائے تو وہ آکاش میں رہنے والے دوسرے لوکوں پر بھی حکومت کر سکتا ہے اور وہ چاند کے لوک پر حکومت کرتا ہے۔ اور وہاں کے سکھوں کو انو بھو کر کے پھر زمین پر لوٹ آتا ہے۔ مطلب یہہ ہے کہ دنیاوی حکومت انشٹ ہونے والی ہے اگر اس کا مطلب یہہ سمجھا جاوے کہ ایک ماترا کی اپاسنا سے تو اندریوں کے سکھ اور بیرونی گیان حاصل ہوتا ہے اور من کے اندر گیان اور کرم سے جب اپاسنا کرتے ہیں تو اس کو من میں شانتی کا درشن ہوتا ہے جس شانتی کو دنیا کے بادشاہ کسی حالت میں حاصل نہیں کر سکتے ہیں اس کو برہم اپاسک لوگ ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

سوال۔ بادشاہوں کو شانتی کیوں حاصل نہیں ہوتی۔

جواب۔ چونکہ دنیاوی بادشاہوں کو دوسرے بادشاہوں کی ترقی سے خوف رعایا سے ڈر کہ کہیں بیان سے نہ مار ڈالیں تخت سے نہ اتار دیں موت کا خیال ترقی کی خواہش وغیرہ ہوتے ہیں جس سے شانتی نہیں ہو سکتی۔

سوال۔ برہم کے اپاسک کو یہ خرابیاں کیوں نہیں ہوتیں۔

جواب۔ برہم کے اپاسک دوسرے کی ترقی کا خوف کس طرح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ برہم کی اپاسنا سے بڑھ کر اور کوئی آنند ہے نہیں جو دوسرے کو حاصل ہو اس کو تو دوسروں کی کمزور حالت پر دیا آتی ہے اور اس کو موت کا ڈر ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس منزل پر پہونچنے کے واسطے جسم کی گاڑی ملی تھی وہ برہم گیان مجھے مل گیا ہے جب منزل پر پہنچ گئے تو گاڑی کے ہونے سے کیا فایدہ گاڑی سے علیحدگی ہی بہتر ہے جب تک جسم رہے جب چاہے چلا جاوے نہ ہی وہ کسی کا حق لیتا ہے غرضیکہ برہم اپاسک کے پاس کوئی اشانتی کا سادھن ہی نہیں جس سے اسے اشانتی ستائے۔

سوال - اس کو ضروریات کے حاصل کرنے کا خیال تو ضرور ہوگا - اس کی فکر تو ہو ہی گی۔

جواب - آتما کے لئے کسی بیرونی شے کی ضرورت نہیں جس قدر ضرورتیں ہیں وہ سب جسم اور من کے لئے ہیں جو جسم کو کرایہ کی گاڑی سمجھتا ہے - اس کو جسم کی حفاظت کی کیا ضرورت حفاظت مالک کا کام ہے - آتما کو جس کی ضرورت ہے وہ اندر موجود ہے - جو کسی حالت میں الگ نہیں ہو سکتا جب وہ علیحدہ ہی نہیں ہو سکتا - تو ضرورت ہی کیا رہی۔

سوال - اپنے جسم کے واسطے ضرورت نہ بھی ہو تو خاندان کے لوگوں کی ضرورت کا تو ضرور خیال ہوگا۔

جواب - جیسا اپنا جسم پراربدھ کے سہارے جیتا ہے - ایسا ہی خاندان کے لوگ بھی پراربدھ کے سہارے جیتے ہیں - کیونکہ وہ جانتا ہے - کہ ہم اس جسم میں اپنی مرضی سے نہیں آئے - بلکہ کرموں کا پھل بھوگنے کے واسطے پرماتما نے ہمیں بھیجا ہے لہذا یہ جسم جیلخانہ ہے جیلخانہ کے قیدیوں کو اپنی یا دوسرے قیدیوں کی رہائی کی فکر کرنا بیوقوفی ہے - بس سب سے افضل گیانی سے ایسی بے وقوفی کس طرح ہو سکتی ہے - یہ سب تفکرات جاہلوں کو ہوتے ہیں عالموں کو نہیں ٭

यः पुनरेतत्त्रिमात्रेणोमित्यनेनैवाक्षरेण परं पुरुषमभिध्यायीत स तेजसि सूर्ये सम्पन्नः। यथा पादोदरस्त्वचा विनिर्मुच्यत एवं ह वै स पाप्मना विनिर्मुक्तः स सामभिरुन्नीयते ब्रह्मलोकं स एतस्माज्जीवघनात्परात्परं पुरिशयं पुरुषमीक्षते तदेतौ श्लोकौ भवतः॥ ५॥

پدارتھ - यः پھر جو پرش یعنی عالم باعمل پُنः پھر एतत् یہ آپ کا نام जो گیانی پرش یعنی عالم باعمل

त्रिमात्रेण تینوں ماتراؤں یعنی ओम اوم پرماتما کے اسم اعظم کو مکمل دھیان کرنے سے کرتا ہے अनेन اس کے ذریعہ एव ہی

परम अکشر یعنی ناش سے رہت لافانی सब से افضل ऽप्रत्क्षरेण
ولطیف ऽप्रभिध्यायीत سارے جگت میں ویا پک پرماتما کو पुरुषम्
یوگ کے ذریعہ سے پرتیکش کر کے دھیان کرتا ہے स: وہ اپاسنا کرنے والا
तेजसि گیان کے بڑھانے والے सूर्य ویدیں सम्पन्न پراپت
ہو کر यथा جیسے पादोदर: سانپ جس کا پیٹ ہے پانوں ہوتے ہیں
त्वचा کینچلی کو विनिर्मुच्यत بالکل تیاگ کر دیتا ہے۔ हवै
اسی طرح اپاسنا کرنے والا स وہ पाप्मना من کے اندر جو زیل یعنی
ناپاکی وکشیپ یعنی قائم نہ ہونا آورن یعنی پردہ ہے) خرابی ہے विनिर्मुक्त:
چھوٹ کر स وہ اپاسنا सामभि: سام وید سے بتلائی ہوئی اپاسنا سے
उन्नीयते فضیلت کو حاصل کرتا ہے ब्रह्म लोकं پرماتما کے درشن
کو حاصل کرتا ہے स وہ एतस्मात اس پرتیکش جگت میں जीवघनात
جیو آتما دینے والے ستر یر سے परात् जو کارن روپ لطیف پرکرتی ہے۔
परम اس سے بھی لطیف جو پرماتما ہے جو ایک ایک پرمانو کے اندر بھی موجود
ہے جو جگت روپ مکان میں رہتا ہے یعنی جگت میں ہر جگہ موجود पुरिशयम्
ہے۔ جس کا نام اس سبب سے پرش ہے इक्षते اس کے पुरुषम
درشن کرتا ہے۔ तम اس کے وشے میں एतौ یہ دو श्लोकौ شلوک
भवत: پرمان ہیں۔

ترجمہ - پپلاد رشی نے کہا کہ جب کوئی گیانی پرش کمل اوم کی اپاسنا کرتا ہے
یعنی گیان کرم اور اپاسنا کے عمل کو ٹھیک ٹھیک نیم کے مطابق کرتا ہے۔ اور اس
اوم کے ذریعہ سے پرماتما کا دھیان کرتا ہے۔ وہ پرش وید کی اصلی حقیقت کو سمجھ کر
جس طرح سانپ اپنی کینچلی کو چھوڑ آزاد ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی وہ من کے تین قسم کے
جو دوش ہیں مل وکشیپ اور آورن ان سے چھوٹ جاتا ہے وہ جس اپاسنا کی غرض سے
سام وید پرکاش ہوا ہے۔ اس سے فضیلت حاصل کر لیتا ہے۔ اور برہم کے

درشن سے وہ اس پرتیکش جگبت سے وچار کرتا ہوا اپنے شریر سے سوکشم اور اس سے لطیف کارن شریر یعنی پرکرتی اور اس سے بھی لطیف پرماتما جس کا یہ جگت دیا ہوا ہے۔ اس کو دیکھتا ہے۔ اس مضمون پر یہ دو اشلوک پران میں ہیں۔

سوال - اور ٹیکا کار تو سوریہ کا ارتھ سوریہ لوگ کرتے ہیں۔ تم نے سوریہ کا ارتھ وید کس طرح کیا۔

جواب - سورج دو ہیں۔ ایک مادی سورج جس سے آنکھ کو امداد ملتی ہے۔ اور آنکھ روپ کو دیکھتی ہے۔ اور اس سے رات دن کی تمیز ہوتی ہے وہ سرا روحانی سورج جس سے برھم دن اور برہم راتری کی تمیز ہوتی ہے۔ وہ وید ہے چونکہ یہاں روحانی مضمون ہے لہٰذا اس جگہ سورج کا مطلب وید ہے۔ جو وید گیان سے معمور ہوتا ہے۔ وہی پرماتما کو جان سکتا ہے۔ جو وید کے گیان سے خالی ہے وہ پرماتما کو نہیں دیکھ سکتا۔

سوال - ہم بہت سے وید کے جاننے والوں کو بھی گیان سے مبرا پاتے ہیں۔

جواب - جس کے من میں تین قسم کے دوش ہیں یعنی مل وکشیپ اور آورن وہ وید کے شبدوں کو سمجھتا ہوا بھی برہم گیان سے خالی رہتا ہے۔ مثلاً ہر شخص جو اپنی آنکھ کو دیکھنا چاہے اس کے واسطے شیشے کی ضرورت ہے۔ جو آنکھ کے سرمے کو دیکھنا چاہے وہ بھی شیشے کے بغیر دیکھ نہیں سکتا۔ اس واسطے دیالو پرماتما نے ہر ایک جیو کو اپنا سروپ جاننے کے لئے ایک شیشہ دے دیا ہے جس کا نام من ہے لیکن اندھیری رات میں شیشے کے موجود ہونے پر بھی نظر نہیں آتا۔ اس واسطے پرماتما نے سورج دے دیا ہے جس کا نام وید ہے۔ لیکن اگر شیشے میں تین نقصوں میں سے کوئی نقص آجاوے۔ تو سورج کی موجودگی میں بھی دیکھ نہیں سکتے اس واسطے جس ودوان کے من میں نقص ہے۔ وہ پرماتما کے درشن کو نہیں کر سکتا۔

سوال - مل دوش کسے کہتے ہیں۔

جواب - مل دوش من کے ناپاک ہونے کا نام ہے جس میں دوسرے کو نقصان

پہونچانے کا خیال ہے۔ جیسا کہ آج کل ہر ایک آدمی ایشور پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ہے پرمیشور عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پورا بھیج۔

سوال۔ وکشیپ دوش کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ من کے چنچل ہونے کا نام وکشیپ ہوتا ہے۔ لہذا چنچلتا من کی وکشیپ دوش ہے۔ ایک چیز مل جاتی ہے جھٹ دوسری کا خیال ہے جو من کی خواہش پوری ہی نہیں ہوتی:۔

سوال۔ آورن دوش کسے کہتے ہیں

جواب۔ آورن دوش کا نام من جو اہنکار کا پردہ ہے۔ جب تک یہ قایم ہے۔ تب تک کوئی پرماتما کو نہیں دیکھ سکتا۔

سوال۔ جبکہ برہم نراکار ہے تو اس کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں جب برہم دیکھا نہیں جا سکتا تو رشی نے اس کو دیکھنے کا اپدیش کیوں کیا۔

جواب۔ ہر ایک چیز جس کا پرتیکش ہوتا ہے۔ اسی کو دیکھنا کہا جاتا ہے۔ دیکھنے کے معنے اندریوں سے محسوس کرنا ہے۔ جیسے کوئی کہے۔ کہ دال میں نمک زیادہ ہے۔ اگر کہیں کیسے جانا تو جواب ملتا ہے۔ کھا کر دیکھی ہے۔ ایسے ہی برہم کو دیکھنا کہا ہے۔

سوال۔ اندریوں سے جو محسوس نہ ہو اس کے واسطے دیکھنے لفظ آسکتا ہے تو برہم کو کسی اندری سے نہیں جانا پھر اس کا دیکھنا کیسا۔

جواب۔ برہم چونکہ من سے جانا جاتا ہے اور من کا تعلق دونوں قسم کی اندریوں سے ہے اس واسطے من کو اُبھے اندری کہا ہے۔ پس برہم کا مانسک پرتیکش ہونے سے برہم کو دیکھنا کہا ہے۔

तिस्रो मात्र मृत्युमत्यः प्रयुक्ता अन्योन्य सक्ता अनविप्रयुक्ताः क्रियास बाह्याभ्यन्तरमध्यमासु सम्यक प्रयुक्तासु न कम्पते ज्ञः ॥ ६ ॥

پدارتھ तिस्रः تین ہی मात्रा اکار اوکار مکار یا جاگرت حالت بیداری
سوپن۔ حالت خواب سشپتی حالت خواب غفلت یا گیان کرم اپاسنا मृत्युमत्यः
اونکار کا مرتبہ کو ترک کر प्रयुक्ता اپاسنا کے وقت ٹھیک طریقہ پر اونکار کا
پریوگ کر کے یعنی اونکار کا اس سے جپ کرتے ہوئے अन्योन्यसक्ताः
تینوں کا ٹھیک تعلق قایم کر کے अनविप्रयुक्ताः جو توڑ چھوڑ کر جپ نہ کیا ہو
क्रियासु حرکت میں बाह्याभ्यन्तरमध्यमासु جو باہر اندر اور
درمیان میں ہو सम्यक्प्रयुक्तासु جو ٹھیک ٹھیک باقاعدہ طور پر
کی گئی ہو न نہیں कम्पते کانپتا گھبراتا یعنی خوف شک اور شرم کرتا
ज्ञः جو اپاسنا کرنے والا یوگی ہے۔

ارتھ۔ جو گیانی پرش اوم کی تینوں ماتراؤں یعنی اکار اوکار اور مکار کو ملا کر ٹھیک ٹھیک اپاسنا کرتا ہے جس کا کوئی کرم نیم کے خلاف نہیں ہوتا جس کی اندرونی حرکت بیرونی حرکت اور درمیانی حرکت سب ٹھیک ٹھیک ہوتی ہے جس کو خوف شرم اور شک کا اظہار کرنے والی برتی یعنی پاپ کا خیال موجود نہیں وہ یوگی دنیا میں کسی حالت میں خوف نہیں کھاتا اگر کوئی دنیا میں بے خوف ہو سکتا ہے۔ وہ صرف یوگی ہو سکتا ہے سوائے یوگی کے کوئی بے خوف ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر راجہ ہو تو اپنے سے بڑے راجہ کا خوف۔ اگر دھنی ہو تو چور ڈاکو کا خوف۔ اگر چکرورتی راجہ بھی ہو جائے۔ تو موت کا خوف لازمی طور پر رہیگا۔

سوال۔ یوگی کو کیوں خوف نہیں ہوتا۔

جواب۔ خوف کے سبب تین ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ خود پاپ کرے دوسرے یہ کہ راجہ بے انصاف تیسرے اودیا ہو۔ یوگی پاپ نہیں کرتا اور نہ ہی جس کو راجہ سمجھتا ہے وہ بے انصاف ہو سکتا ہے۔ یوگی جانتا ہے کہ سوائے اپنے کرموں کے کوئی دکھ سکھ دینے والا نہیں۔ جب میں پاپ نہیں کرتا۔ تو مجھے دکھ کون دے سکتا ہے۔ اودیا یوگی کے نزدیک نہیں جاتی جب خوف کے اسباب نہ ہوں

وقوف کس طرح ہو سکتا ہے۔

ऋग्भिरेतं यजुर्भिरन्तरिक्षं स सामभिर्यत्तत्कवयो वेदयन्ते तमोङ्कारेणैवायतनेनान्वेति विद्वान यत्तच्छान्तमजरममृतमभयं परं चेति ॥ ७ ॥

پدارتھ ऋग्भिः رگوید گیان کانڈ اور جاگرت اوستھا سے एतम् اس لوک کو यजुर्भिः یجروید کرم کانڈ اور سوپن اوستھا سے अन्तरिक्षम् چاند وغیرہ لوکوں کو सामभिः سام وید کی اپاسنا کانڈ اور سشپتی اوستھا سے यत जو ملتا ہے उस کو कवयः گیانی ودوان वेदयन्ते جانتے ہیں तम اس ओङ्कारेण اوم یعنی پرماتما کے اسم اعظم کے एव आयतनेन سہارے سے अन्वेति حاصل کرتا ہے۔ विद्वान گیانی عالم यत جو तत وہ शान्तम خواہش سے مبرا دکھوں سے رہت अजरम بڑھاپے سے خالی अमृतम موت کے دکھ سے خالی अभयम خوف سے شونیہ جس کو کبھی اور کہیں بھی ڈر نہ ہو परम سب سے افضل اور لطیف च اور इति یہ نتیجہ ہے۔

ارتھ) پپلاد رشی نے کہا۔ کہ رگوید یعنی گیان کانڈ سے اس لوک کو اور یجروید یعنی کرم کانڈ سے آکاش میں رہنے والے دوسرے لوکوں کو اور سام وید سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اسے پورن گیانی لوگ جنہوں نے یوگ اور سادھن سے علم حقیقت کو جان لیا ہے وہی بتلا سکتے ہیں۔ اس حالت کو اونکار کے سہارے سے ہی عام لوگ پراپت کرتے ہیں جس میں شانتی حاصل ہوتی ہے یعنی پھر کوئی خواہش باقی نہیں رہتی جس طرف من جاوے نہ ہی بڑھاپے کا موقعہ نصیب ہوتا ہے۔ موت سے بری ہوتا ہے خوف سے مبرا جو سب سے افضل ہے اس کو حاصل کر لیتا ہے۔

پانچواں پرشن ختم ہوا

अथ हैनं सुकेशा भारद्वाजः पप्रच्छ। भगवन् हिरायनाभः कौसल्यो राजपुत्रो मामुपेत्यैतं प्रश्नम पृच्छत षोडशकलं भारद्वाज पुरुषं वेत्थ। तमहं कुमारमब्रुवं नाहमिमं वेद। यद्यहमिममवेदिषं कथं ते नावक्ष्यमिति समूलो वा एष परिशुष्यति योऽनृतमभिवदति तस्मान्नार्हाम्यनृतं वक्तुं स तूष्णीं रथमारुह्य प्रवव्राज। तं त्वा पृच्छामि क्वासौ पुरुषइति॥२॥

پہلا رشی अथ شیو کے سوال کے جواب کے بعد सुकेशाभारद्वाजः

سوکیشا نامی بھاردواج رشی کی اولاد نے ह सनम صاف طور پر پیاو

رشی سے पप्रच्छ سوال کیا भगवन اے گرو مہاراج हिरायनाभः

جس کا نام ہرنیہ نابھ ہے - कौसल्यः جو کوسل گوتر میں پیدا ہوا ہے -

राजपुत्रः راجہ کے لڑکے نے माम میرے उपेत्य پاس آکر

एतं اس प्रश्नम پرشن یعنی سوال کو पृच्छत پوچھا षोडशकलं

سولہ کلا والے भारद्वाज اے بھاردواج رشی کی سنتان पुरुषम

سنسار میں سب جگہ ویاپک یا شریر میں ویاپک کو वेत्थ تو جانتا ہے -

तम اس अहं میں نے कुमारम کمار کو अब्रुवम کہا न

نہیں अहम میں نے इमम اس کو वेद جانا यदि اگر अहम میں

نے इमम اس کو अवेदिषम جانا ہوتا कथं کس لیے ते تجھ کو न

نہیں अवक्ष्यामि بتلاتا इति ॥ समूलो جڑ سے یعنی جڑ سے

वा ہے परिशुष्यति سوکھ جاتا ہے यो جو अनृतम جھوٹ

کی اہمیت کے خلاف अभिवदति کہتا ہے तस्मात اس سبب سے

न نہیں अहम میں سکتا یا طاقت رکھتا अनृतम جھوٹ کو वक्तुम

کی مدت سے स ॥ तूष्णीं چپ چاپ रथमारुह्य رتھ پر سوار ہو کر प्रवव्राज

وہاں سے چلا گیا त्वा اس کو آپ سے पृच्छामि پوچھتا ہوں कोऽसौ کون

असौ وہ पुरुष پرش ہے इति یہ

ارتھ۔ شیو کے سوال کے جواب کے بعد بھاردواج گوتر میں پیدا شدہ سوکیشا نامی رشی نے پپلاد رشی سے سوال کیا کہ اسے گورو ایک دن ہرنیہ نابھی کوشل دیش کے راج پتر نے میرے پاس آ کر سوال کیا کہ اسے بھاردواج تو اس سولہ کلا والے پرش کو جانتا ہے۔ میں نے اس راجکمار سے کہا کہ اسے راجکمار میں اس پرش کو نہیں جانتا۔ اگر میں جانتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ تم کو نہ بتلاتا وہ شخص جو واقعات کے خلاف کہتا یعنی جھوٹ بولتا ہے وہ بیخ بنیاد سے خشک ہو جاتا۔ اس واسطے میں جھوٹ بولنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میری اس بات کو سن کر وہ راجکمار رتھ پر سوار ہو کر وہاں سے چلا گیا۔ اس لئے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ وہ پرش سولہ کلا والا کون سا ہے۔

तस्मै स होवाच इहैवान्तः शरीरे सोम्य स पुरुषो यस्मिन्नेताः षोडशकलाः प्रभवन्तीति ॥ २ ॥

پدارتھ۔ तस्मै اس سوکیشا کے سوال کے جواب میں स होवाच اس پپلاد رشی نے کہا इह اس جگہ एव ہی अन्तः शरीरे شریر کے اندر सोम्य اے پیارے سن स وہ पुरुष پرش یعنی جیو آتما ہے यस्मिन् جس کے اندر एताः یہ षोडशकला سولہ کلائیں۔ प्रभवन्ति پیدا ہوتی ہیں इति یہ نتیجہ ہے

ارتھ۔ پپلاد رشی نے سوکیشا کے سوال کے جواب میں کہا اسے پیارے شاگرد وہ پرش کہیں دور نہیں رہتا جس کی تلاش میں کسی دوسرے مقام پر جانے کی ضرورت ہو۔ بلکہ وہ اسی شریر کے اندر ہے جس کے اندر یہ سولہ کلائیں پیدا ہوتی ہیں ٭

سوال۔ اس جگہ پرش سے جیو آتما کا مطلب یا برہم کا کیونکہ پرش شبد کے

ارتھ جیو برہم دونوں ہو سکتے ہیں:-

جواب - اس جگہ پرش سے مطلب جیو آتما ہے - کیونکہ اگلی شرتی اس کی دلیل ہے لیکن چوتھی شرتی پرماتما کی صفات کا اظہار کرتی ہے - لہذا جیو آتما پرماتما دونوں شریر کے اندر رہتے ہیں - ایک سولہ کلاؤں کو پیدا کرتا ہے - ایک سولہ کلاؤں سے کام لیتا ہے - اس واسطے سولہ کلا والے دونوں ہو سکتے ہیں:

سوال - شرتی میں پرش شبد ایک وچن ہے - اس واسطے ایک ہی ارتھ لے سکتے ہیں دو نہیں

جواب - چونکہ ایک کے دیکھنے سے دونوں کا ایک ساتھ درشن ہوتا ہے - جیسے آنکھ اور آنکھ کا عکس شیشہ سامنے آتے ہی ایک ساتھ دیکھے جاتے ہیں اس واسطے اور ایک ہی سادھن دونوں کے دیکھنے کے واسطے ہے لہذا شرتی نے ایک وچن دیا ہے - لیکن مطلب سے دونوں کا اظہار ہوتا ہے -

सईक्षाञ्चक्रे कस्मिन्नहमुत्क्रान्त उत्क्रान्तो भविष्यामि कस्मिन्वा प्रतिष्ठिते प्रतिष्ठास्यामीति ॥ ३ ॥

پدارتھ - स: اس جیو آتما نے ईक्षांचक्रे خیال کیا یعنی وچارا कस्मिन् کس کے نکلنے میں उत्क्रान्ते निकलने वाला अहम् میں उत्क्रान्त: भविष्यामि ہونگا वा یا कस्मिन् کس کے प्रतिष्ठिते ٹھہرنے میں प्रतिष्ठास्यामि قائم رہوں گا इति:

(ارتھ) جیو آتما نے وچار کیا کہ اس جسم سے کس کے نکلنے میں مجھے جسم کو چھوڑ دینا ہوگا یعنی اس جسم میں کون سی چیز ہے جس سے انسان زندہ رہتا ہے - اور کس کے نکلنے سے انسان کی موت ہو جاتی ہے - اگر آنکھ نکل جائے تو کانا ہو جاتا ہے لیکن زندہ رہتا ہے اگر کان علیحدہ ہو جاویں تو بہرہ ہو جاوے گا - لیکن زندہ رہے گا - ایسے ہی ہر ایک گیان اندری اور کرم اندری کے الگ ہو جانے سے جسم بے نقص تو آ جاتا ہے - لیکن موت نہیں ہوتی - لیکن جب وقت پران نکل جاویں - اس وقت جیو آتما

شریر میں نہیں رہ سکتا لہذا پران کے نہ ہونے سے موت ہو جاتی ہے۔

سوال۔ سر کے کٹنے اور پران کے نکلنے سے موت لازمی ہو جاتی ہے کسی اور اندری یا انگ سے نہیں اس کا کیا سبب ہے ؟

جواب۔ سر میں گیان اندریاں ہیں جس سے جیو کو علم حصولی حاصل ہوتا ہے اور پرانوں میں حرکت ہوتی ہے جس سے جیو آتما کے پریتن کو امداد ملتی ہے گیان اور پریتن ہی جیو آتما کے سوبھاوک گن ہیں یعنی جیو کے گنوں کو سہایتا دینے والے اوزار نہیں رہتے تو جیو آتما جسم میں کس غرض سے رہے سر کے نہ ہونے سے گیان اور پران کے نہ ہونے سے پریتن نسچل ہو جاتا ہے۔

स प्राणमसृजत प्राणाच्छ्रद्धां खंवायुर्ज्योतिरापः पृ
थिवीन्द्रियम। मनोऽन्नमन्नाद्वीर्यं तपो मन्त्राः कर्मलोका
लोकेषु च नाम च ॥४॥

پدارتھ) स وہ محسوسات سے علیحدہ پرمیشور نے प्राणम پران کو
असृजत پیدا کیا प्राणात پرانوں سے श्रद्धाम شردھا کو پیدا
کیا یعنی حرکت پیدا ہوئی खम آکاش वायु ہوا کو ज्योति اگنی
کو आपः جل کو पृथिवि زمین کو इन्द्रियम اندریوں کو
मनः من کو अन्नम انج کو अन्नात خوراک سے
वीर्यम ویریہ کو तपः تپ मन्त्राः منتر یعنی وچار سے कर्म
کرم یعنی پاپ و پن लोका شریر یا نش پشو وغیرہ लोकेषु منفصل
یعنی کثیف اجسام میں च اور नाम نام یعنی سنگیا च وغیرہ۔

ارتھ ۔ اس سب میں وبیاپک پرماتما نے سب سے پہلے پران یعنی حرکت دینے کے لیے پران پیدا کیا کیونکہ جب تک حرکت دینے والا نہ ہو کوئی شے پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس پران سے شردھا یعنی حرکت پیدا ہوئی۔ اس حرکت سے آکاش پیدا ہوا۔ آکاش کے بعد ہوا اس کے بعد اگنی اس کے بعد پانی اس کے بعد زمین جب

یہہ پانچوں بھوت پیدا ہوگئے تو ان کے گنوں کو محسوس کرنے اور کام میں لانے والی اندریاں اور اندریوں کو ٹھیک نیم میں رکھنے کے لئے من اور من کو مضبوط رکھنے اور اندریوں کو زندہ رکھنے کے واسطے اناج پیدا کیا اور اناج سے ویریہ یعنی طاقت اور طاقت سے تپ یعنی پرشارتھ اس سے وچار اور وچار سے کرم لوئی یعنی شریر اس سے مختلف قسم کی یونیوں کی تقسیم یعنی نام پیدا کئے۔

سوال۔ ایک اپنشد میں تو آتما سے آکاش کی پیدائش لکھی اور اس جگہ پہلے پران اور شردھا دو اور لکھ دیئے ان دو میں سے سچا کون سا ہے؟

جواب۔ چونکہ پرماتما کے ایکشن یعنی گیان کے موافق حرکت سے آکاش وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس واسطے پرماتما کے ایکشن کا نام پران اور شردھا ہے حرکت کا نام پران اور گیان کا نام شردھا ہے۔ لہذا دونوں جگہ پر ایک ہی مطلب ہے اختلاف نہیں۔

سوال۔ اس جگہ تو لکھا ہے کہ آتما سے آکاش پیدا ہو یہ کہیں نہیں لکھا کہ آتما کے ایکشن سے آکاش پیدا ہوا۔

جواب۔ جیسے کہتے ہیں باپ سے بیٹا پیدا ہوا۔ کیا بیٹا باپ کی کریا اور گیان سے پیدا نہیں ہوتا لیکن کہا ہی جاتا ہے۔ کہ باپ سے بیٹا پیدا ہوتا ہے۔

سوال۔ سولہ کلا کون سی ہیں۔

جواب۔ پانچ پران۔ دس اندریاں اور سولہواں من ان کو پیدا کرنے والا پرماتما اور دھارن کرنے والا جیو آتما ہے۔

سوال۔ پرماتما کو کیا غرض پڑی تھی جو خواہ مخواہ جیو کو یہ سولہ کلا دے کر جھگڑے میں ڈالا۔

جواب۔ اس کی دیا اور نیایہ سوبھاؤ ہے جیو کی کمزوری پر دیا کر کے جگت کی پیدائش کا سبب ہوا۔ اس کی اپنی کوئی غرض نہیں۔

स यथेमा नद्यः स्यन्दमानः समुद्रायणाः समुद्रं प्राप्या
स्तं गच्छन्ति भिद्येते तासां नामरूपे समुद्र इत्येवं प्रो
च्यते । एवमास्य परिद्रष्टुरिमाः षोडश कलाः पुरुषा
यणाः पुरुषं प्राप्यास्तं गच्छति भिद्येते तासां नामरूपे
पुरुष इत्येवं प्रोच्यते स एषोऽकलोऽमृतो भवति तदेष
श्लोकः ॥५॥

پپلادرشی स اس پپلادرشی نے کہا यथा جیسے इमा یہ नद्यः ندیاں
स्यन्दमानः بہتے ہوئے समुद्रायणाः جن کا گھر سمندر ہے
समुद्रम سمندر کو प्राप्य پراپت ہو کر अस्तमगच्छन्ति نظر سے
غایب ہو جاتے ہیں भिद्येते چھوٹ جاتا ہے तासाम ان ندیوں
کا नामरूप نام اور روپ समुद्र سمندر ہے۔ इति یہ एव اس
طرح प्रोच्यते کہا جاتا ہے एवम اس پرکار سے एव ہی۔
अस्य اس کے परिद्रष्ट ان سب کو دیکھنے والے کو इमा یہ
षोडशकला یہ سولہ کلائیں पुरुषायणाः جن کا پرش ہے گھر
یعنی قیام کی جگہ ہے पुरुषम پرش کو प्राप्यः پراپت ہو کر अस्तम्
गच्छति غایب ہو جاتی ہیں भिद्येले چھوٹ جاتا ہے علیحدہ ہو جاتا
ہے तासाम ان سے नामरूप نام اور روپ पुरुषः پرش ہے
इति یہ एवम اس طرح یہ प्रोच्यते کہا جاتا ہے स وہ
एवः یہ अकलः کلاؤں سے مبرا अमृतः موت سے مبرا
भवति ہو جاتا ہے तत اس وشے میں یہ شلوک پرمان ہے۔

اور کہا۔ پپلاد رشی نے کہا جس طرح یہ دریا جو بہہ رہے ہیں۔ جب تک
اپنے قیام گاہ سمندر تک نہیں پہنچتے تب تو ان کا نام اور روپ الگ الگ
معلوم ہوتا ہے۔ کسی کو گنگا کہتے ہیں۔ کسی کو ... اس کسی کی دھارا بہت بڑی

ہے۔کسی کی چھوٹی۔کوئی تیز چلتا ہے۔کوئی دھیرے کسی کے کنارے بہت اونچے ہیں کسی کے کم۔کسی کا پانی کھارا ہے کسی کا میٹھا لیکن جب وقت یہ سمندر میں جا ملتے ہیں تو ان میں جو نام روپ کا فرق تھا وہ غایب ہو جاتا ہے اُس وقت سوائے سمندر کے اور کسی نام سے انہیں نہیں پکار سکتے پہلے سب نام غایب ہو جاتے ہیں اور تفریق بھی دور ہو جاتی ہے۔اسی طرح یہ سولہ کلائیں یعنی پران اندریان اور من وغیرہ جو ہیں ان سب کا قیامگاہ پرش ہے جب تک یہ اندریاں اُس پرش کو حاصل نہیں کرتیں۔تب تک ان کے نام کام اور روپ الگ الگ نظر آتے ہیں آنکھ کا کام دکھلانا ہے۔آنکھ کی شکل ناک اور کان علیحدہ قسم کی ہے ایسے ہی اوروں کا حال ہے۔ لیکن جب وقت یہ سمادھی یا خواب غفلت کی حالت میں اپنے وشیوں کو تیاگ کر پرش کو پراپت ہو جاتی ہیں۔تب ان کا نام روپ اور کام سب چھوٹ کر پرش ہی رہ جاتا ہے۔وہ پرش کلا یعنی اندری وغیرہ سے اپنی ذات میں مبرا ہے۔یہ سب کلائیں پرش کا سروپ ہی ہیں۔نہ اس کی ذات سے ان کا تعلق ہے۔اور وہ پرش موت سے مبرا ہے۔کیونکہ موت اس کی ہوتی ہے جس کا جسم ہو نہ تو پرش کا جسم ہے نہ موت یہ سب جسم کے دھرم ہیں جسم ہی مرتا اور جسم ہی پیدا ہوتا ہے جسم کے اندر ہی یہ کلائیں نواس کرتی ہیں۔جب جیو آتما اپنے سے باہر کی طرف دیکھتا ہے تب اپنے کو اودیا سے کلادھاری تسلیم کرتا ہے جس سے موت وغیرہ کے خوف میں مبتلا ہوتا ہے جب اندر کی طرف دیکھتا ہے تب اودیا ناش ہو جاتی ہے اور وہ کلاوں کے اہنکار سے چھوٹ جاتا ہے اسی وشے میں متذکرہ بالا شلوک پردان ہے۔

अरा इव रथनाभौ कला यस्मिन्प्रतिष्ठिताः तं वेद्यं पुरुषं वेद यथा मा वो मृत्युः परिव्यथा इति ॥ ६॥

پدارتھ۔ جس طرح گاڑی کے پہیہ کی ناہ یعنی اراइव रथनाभौ پنجی میں ارے لگے ہوتے ہیں ایسے ہی کلائیں कला यस्मिन जس پرش میں قایم ہیں प्रतिष्ठिताः اس کو तम वेद्यम् جانئے

लायق ہے पक्षम جو سارے سنسار میں ویاپک ہے वेद جانو
यथा جس سے मा مت नः ہم کو मृत्युः موت کی पारव्यथा
سخت تکلیف ہو इति یہ

(ترجمہ) پپلاد رشی کہتے ہیں اے رشیو یا گیان کے خواہشمندو جس طرح رتھ کے پہیئے کی بچّی یعنی ناف میں سارے لگے ہوتے ہیں جو ناف سے پہیئے تک جاتے ہیں اسی طرح جس پرش میں تمام کلائیں قائم ہیں جس کے بغیر کوئی کلا قائم نہیں رہ سکتی اس جاننے لایق پرماتما کو تم جانو جس سے موت کے دکھ سے نجات حاصل ہو۔

سوال) کیا اس سنسار میں برہم جاننے لایق ہے اور کوئی چیز نہیں۔

جواب بے شک عالموں کے خیال میں تو صرف برہم جاننے لایق ہے کیونکہ اور چیزوں کے جاننے سے موت کی تکلیف سے بچ نہیں سکتا۔ گو انسان نے مادی سائنس کے ذریعے توپ بندوق ڈائنامیٹ کے گولے وغیرہ بہت سے اوزار ایجاد کر لئے جس سے دوسروں کو مار سکیں۔ لیکن ایسا کوئی اوزار ایجاد نہیں ہوا جس سے انسان موت کے خوف سے بچ سکے یورپ اور امریکہ جو مادی سائنس میں بہت ترقی کر چکے ہیں وہاں پر بھی کوئی بھی بادشاہ ایسا نہیں کہ جس کو موت کا خوف نہ ہو سب کے ساتھ باڈی گارڈ کی موجودگی بتلاتی ہے کہ وہاں کے بادشاہ موت کے خوف سے بری نہیں۔ ایڈورڈ ہفتم جیسے سب سے بڑے بادشاہ کی موت ظاہر کرتی ہے کہ اب تک کوئی ایسا اوزار ایجاد نہیں ہوا جس کے ذریعہ موت کی تکلیف سے بچ سکیں۔ لہٰذا جیسی مادی سائنس سے مارنا تو آسان ہو جاوے۔ لیکن بچانے کا کوئی اوزار بھی نہ ملے۔ گو یہ سائنس اور دیہہ کو آتما ماننے والوں کے خیال میں تو جاننے لایق ہو سکتی ہے۔ لیکن جو لوگ گیانی ہیں۔ وہ صرف برہم کو جاننا چاہتے ہیں جس سے موت کا دکھ کوئی چیز ہی نہیں رہتا۔ لہٰذا جاننے لایق برہم ہی ہے۔ کیونکہ اس کے گیان سے سب کا گیان ہونا ممکن ہے۔ اور دوسری کسی چیز کے گیان سے اس کا گیان ہو نہیں سکتا۔ لہٰذا ایک برہم ہی جاننے لایق

ہے :-

तान्होवाचैतावदेवाहमेतत्परं ब्रह्म वेद नातः परम-स्तीति ॥७॥

پدارتھ:- ان سوکیشا وغیرہ اپنے شاگردوں کو آخری نتیجہ بتلانے کے واسطے

तान् پپلاد رشی نے کہا होवाच اسی قدر एतावद् سب ہے अहम्

میں برماتما کو ब्रह्म جانتا ہوں वेद نہیں न اس سے अतः परम

زیادہ ہے अस्ति یہ इति

ارتھ) پپلاد رشی نے سوکیشا وغیرہ اپنے شاگردوں سے نتیجہ نکال کر کہا کہ اسی قدر برہم کا گیان ہے کہ وہ سب سے لطیف سب سے بڑا اور غنیکہ ہر ایک صفت میں سب سے افضل ہے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں برہم گیان کے متعلق نہیں جانتا اور اس خیال سے کہ اور کوئی دوسرا جانتا ہو تو برہم گیان اس سے علیحدہ بھی ہوگا کہا کہ اس سے پرے اور کچھ نہیں۔

(سوال) کیا پپلاد رشی کے یہ کہنے سے ایسا نتیجہ نہیں نکلتا کہ انہوں نے برہم گیان کی حد حاصل کر لی۔ باوجودیکہ کوئی آدمی برہم گیان کی حد حاصل نہیں کر سکتا۔

جواب جس قدر جیو آتما جان سکتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ برہم گیان لامحدود ہے۔ اس برہم سے پرے کچھ نہیں جب اس سے پرے سب کی نفی بتلا دی اپنے گیان کی نفی کا بھی اس سے اظہار ہو گیا جس سے برہم کا لامحدود ہونا ہی قایم رہا۔

ते तमर्चयन्तस्त्वं हि नः पिता यो ऽस्माकमविद्यायाः परं पारं तारयसीति। नमः परमऋषिभ्यो नमः परमऋषिभ्यः

پدارتھ ते وہ سوکیشا وغیرہ رشی तम् اس پپلاد رشی کی

अर्चन्त: پوجا کرتے त्वम् تو ہے न: ہمارا पिता گورو ہے
ترشنا کرنے والا ہے यो ۔ अस्माकं ہم کو अविद्याया
اودیا یعنی اگیان سے परम् پرے पारम् پار کنارے ۔
तारयसि تیرا کرے جائے گا इति ۔ नम: نمسکار پوجا
ہے परम ऋषिभ्य: پورن وید کے جاننے والے کو دوبارہ پڑتک کے ختم ہونے کا نشان ہے۔

ارتھ۔ سوکیشا وغیرہ شاگردوں نے پپلادرشی کی پوجا کر کے کہا کہ مہاراج آپ ہی ہمارے گورو ہیں جو ہم کو اودیا کے سمندر سے ترانے کی سامرتھ رکھتے ہیں۔ اگرچہ سنسار کا سمندر بہت ہی بڑا ہے اور اودیا نے تمام جگت کو گھیر رکھا ہے۔ لیکن آپ کی مہربانی سے ہم کو اس اودیا سے کوئی خوف نہیں رہا۔ اس واسطے اسے ویدوں کے اصولوں کے پورن گیانی تجھ کو بار بار ہمارا نمسکار ہے۔ آخر میں دوبارہ لکھنے نے ظاہر کر دیا۔ کہ چھٹا اپنشد ختم ہو گیا ۔

اوم شم

پرشن اپنشد کا اردو ترجمہ ختم ہو گیا

منڈک اپنشد
کا
اردو ترجمہ

مول ویدوں سے علیحدہ برہم ودیا کی کتابیں اپنشد نام سے بھارت میں بہت دیر سے چلی آتی ہیں جن کی نسبت ہر ایک شخص جنہوں نے سنا یا پڑھا ہے - یا وچار کر کے دیکھا ہے وہ صاف لفظوں میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی خالص اور مکمل کتاب فلاسفی کی اپنشدوں سے اچھی نہیں جو انسان کو شانتی دے سکے جس سے روحانی علم کی ترقی ہو۔ جو نفسانی خواہشوں کی زنجیر سے چھڑا سکے زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اپنشدیں شانتی دینے والی ہیں۔ آج کل دنیا میں اشانتی بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس بیماری کا علاج ویدک فلاسفی کی تعلیم کے سوائے دوسرا نہیں ہو سکتا۔ لہذا اردو خواں اہل اسلام اور دیگر بھائیوں کی خاطر جو روحانی علم کے شوقین ہونے پر بھی سنسکرت نہ جاننے کے سبب اپنشدوں کے علم سے محروم رہتے ہیں۔ ہم اپنشدوں کا ترجمہ زبان اردو میں کرتے ہیں تا کہ ہمارے اہل اسلام بھائیوں کو روحانی تعلیم کا پتہ لگ جاوے۔ کہ آیا ان کے باپ دادا جو ویدک دھرمی تھے وہ روحانی علم سے زیادہ واقف تھے یا عربی لوگ، اگر قرآن شریف کی تعلیم اور اپنشدوں کی تعلیم ان دونوں کا مقابلہ کرنے والے دس بیس لوگ بھی پیدا ہو جاویں۔ تو میں اپنی محنت کو بار آور تسلیم کروں گا۔

ویدک دھرم کا سیوک وشنانند سرسوتی

ब्रह्मा देवानां प्रथमः सम्बभूव विश्वस्य कर्ता भुवनस्य गोप्ता।
स ब्रह्मविद्यां सर्वविद्याप्रतिष्ठामथर्वाय ज्येष्ठपुत्राय प्राह ॥१॥

پدارتھ:- ब्रह्मा چاروں ویدوں کا جاننے والا دھرم گیان اور ویراگ سے فضیلت رکھنے والا देवानां عالموں میں प्रथम سب سے اول یعنے افضل सम्बभूव مصدر کیا۔ विश्वस्य جگت میں دھرم کے कर्ता کرنیوالے یعنے ہر ایک ورن آشرم کے نیم بنانے والے भुवनस्य गोप्ता سب پرانیوں کی حفاظت کرنے کا اپدیش کرنے والا स اُس نے ब्रह्मविद्या یعنے علم معرفت کو सर्वविद्याप्रतिष्ठाम् سب ودّیاؤں کے قیام کی جگہ अथर्वाय انتھرو کو ज्येष्ठ पुत्राय جو اُن کا بڑا بیٹا تھا प्राह اوپدیش کیا۔

ارتھ:- برہما سب عالموں میں اول کہلاتا ہے۔ گویا رشیوں سے بڑی ڈگری برہما کی ہے۔ کیونکہ چاروں ویدوں کے جاننے سے برہما کہلاتا ہے جیسا کہ گائتری اپنشد میں لکھا ہے۔ کہ ویدوں سے برہما ہوتا ہے۔ جو پہلا برہما ہوا۔ اُس نے سنسار کے واسطے ورن آشرم کی تقسیم کے موافق قواعد تیار کئے۔ اور اُس کے ذریعہ سے ہر ایک پرانی کی رکشا کی اُس نے سب سے بڑے بیٹے انتھرو نامی کو برہم ودّیا کا اپدیش کیا۔

سوال۔ یہ کیوں مانا جاوے کہ سب سے پہلے برہما پیدا ہوا۔ برہما سب سے اول ڈگری کیوں تسلیم کی جاوے۔

جواب۔ چونکہ شت پتھ۔ گوپتھ اور ایتریہ براہمن میں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا کو پرماتما کا وید اپدیش کرنا لکھا ہے۔ اور گائتری اوپنشد میں برہما کا ویدوں سے بننا لکھا ہے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ برہما سے پہلے وید اگنی وایو آدتیہ انگرا کے ذریعہ نازل ہوئے اور اُن سے برہما نے پڑھے اور وہ چاروں ویدوں کا عالم ہونے سے سب سے افضل یعنے اول کہلایا۔

سوال۔ برہم ودیا کا انتھرو سے تعلق کیوں بتلایا۔

جواب۔ رگ۔ یجر اور سام وید تو یگیہ کے واسطے ہیں۔ اور برہم ودیا کے واسطے اتھرو وید کا کام آتا ہے۔

سوال - برہما کو جگت کا کرتا کیوں نہ تسلیم کیا جاوے - جیسا کہ لفظی معنوں سے ظاہر ہوتا ہے -

جواب - چونکہ برہما پیدا شدہ ہونے سے جگت میں شامل ہے - اس واسطے وہ جگت کرتا نہیں ہو سکتا -

अथर्वणे यां प्रवदेत ब्रह्माऽथर्वा तां पुरोवाचाङ्गिरे ब्रह्मविद्याम्। स भारद्वाजाय सत्यवाहाय प्राह भारद्वाजोऽङ्गिरसे परावराम् ॥ २ ॥

پدارتھ :- अथर्वणे اس نام کے شش کو جس کو اتھرون کہتے ہیں - یاں جس برہم ودیا کو प्रवदेत بتلایا تھا - ब्रह्मा برہما نے अथर्वा اتھروی نے तां اس برہم ودیا کو अङ्गिरे انگر نام والے چیلے کو پڑھایا पुरोवाच اور دوسرے چیلوں کو بھی اپدیش کیا स اس انگی نے भारद्वाजाय بھاردواج رشی کے گوتر والے ستیہ باہ نامی چیلے کو सत्यवाहाय प्राह اپدیش کیا भारद्वाजो اس بھاردواج نے अङ्गिरसे انگرا نامی چیلے کو परावराम् دوسروں سے حاصل کی ہوئی برہم ودیا کو پڑھایا -

ارتھ - اتھروید سے گرہن کی ہوئی منڈک اپنشد نامی برہم ودیا جو برہما نے اتھرو کو پڑھائی تھی - اب اس سلسلہ کو بتلاتے ہیں کہ اتھرو نے اس کو انگی نام اپنے چیلے کو پڑھایا - اور انگی نے بھاردواج گوتر میں پیدا شدہ ستیہ باہ نامی رشی کو پڑھایا - اس نے انگرس نامی رشی کو دوسرے گوروؤں سے حاصل کی ہوئی برہم ودیا کو پڑھایا - اس اتہاس سے برہم ودیا کا انادی کال سے ہونا ظاہر ہوتا ہے - اور آجکل کے یوروپین لوگ آغاز میں جہالت کو تسلیم کرتے ہیں - ان دونوں میں سے کون سچا ہے - اس کے بارے میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں - جس کی شہادت قدرت سے ہے - قدرت نے پہلے سورج کی کل روشنی پیدا کی جب وہ کل روشنی شام کو چھپ گئی تب لوگوں نے چراغ جلائے اس سے صاف ظاہر ہے کہ

ودوان لوگ वदन्ति کہتے ہیں परा جو پرماتما کے جاننے کا خاص سادھن अपरा च
جس سے جگت میں دھرم کرم اور سب پدارتھوں کا ٹھیک گیان ہوتا ہے۔

ارتھ۔ انگرا رشی نے شونک کو اپدیش کیا۔ کہ اس جگت میں جاننے لائق دو قسم کی ودیائیں ہیں جن میں سے ایک کا نام پراودیا ہے جس سے سب سے لطیف اور ویاپک پرماتما کا گیان ہوتا ہے۔ دوسری اپرا جس سے سنسارک دھرم کرم اور مادی چیزوں کا علم ہوتا ہے آگے اس کی تشریح کرتے ہیں۔

तत्रापरा ऋग्वेदो यजुर्वेद। सामवेदोऽथर्ववेदः शिक्षा कल्पो
व्याकरणं निरुक्तं छन्दो ज्योतिषमिति । अथपरा यया तदक्षर
माधिगम्यते ॥ ५ ॥

پدارتھ۔ तत्र ان دونوں ودیاؤں میں अपरा اپراودیا ہے ऋग्वेद
رگ وید यजुर्वेद یجروید सामवेद سام وید अथर्ववेद اتھروید शिक्षा
شکشا وید کا انگ कल्प کلپ وید کا دوسرا انگ व्याकरणम् ویاکرن وید کا تیسرا
انگ निरुक्त نروکت وید کا چوتھا छन्द چھند وید کا پانچواں ज्योतिष جیوتش
وید کا چھٹا انگ इति یہ وید اور ویدانگ اپرا ودیا ہیں अथ اس کے بعد
परा پراودیا यया جس سے तदक्षरम् وہ برہم अधिगम्यते جانا
جاتا ہے۔

(ارتھ) رگوید یجروید سام وید اتھروید کے چھ انگ یعنے شکشا۔ کلپ۔ ویاکرن نروکت۔ چھند اور جیوتش یہ سب اپراودیا کے اندر ہیں۔ اور پرا اس ودیا کو کہتے ہیں جس سے صرف وناش سے رہت برہم جانا جاتا ہے۔

سوال:- کیا ویدوں سے برہم نہیں جانا جاتا۔

جواب:- ویدوں میں برہم کا گیان ہے۔ لیکن جب تک وید کو سن کر اس کو منن و دھیان سے ٹھیک نہ کیا جاوے۔ اور اس پر عمل کر کے دل میں قائم نہ کیا جاوے تب تک برہم کا ساکشات گیان یعنے صحیح یقین نہیں ہوتا ہے۔ اس واسطے

ویدکے ارتھ سمجھنے کا نام اپرا ودیا ہے - اور جو لوگ منن کرکے ندھیاسن کے ذریعہ ساکشات کرتے ہیں - اُن کو جو گیان ہوتا ہے - وہ پرا ودیا کہلاتی ہے -

سوال - بہت سے ویدوں کو اپرا ودیا اور اوپنشدوں کو پرا ودیا نام سے پکارتے ہیں -

جواب - اس میں کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ اوپنشد میں بھی وید کے ساکشات کرنے والے رشیوں کے اپدیش ہیں جو ویدوں کے ودیا گیان ہونے سے وید ہی کے گیان سے پیدا ہوئے ہیں -

यत्तद्द्रेश्यमग्राह्यमगोत्रमवर्णमचक्षुः श्रोत्रं तदपाणिपा
दं नित्यं विभुं सर्वगतं सुसूक्ष्मं तदव्ययं यद्भूतयोनिं परिपश्य
न्ति धीराः ॥ ६ ॥

پدارتھ :- यत जو तत وہ अद्रेश्यम جو گیان اندری یعنے حواسوں سے محسوس نہیں ہوتا अग्राह्यम جس کو کوئی پکڑ نہیں سکتا अगोत्रम् جس کا کوئی گوتر نہیں یعنے وہ کسی خاندان سے پیدا شدہ نہیں ہے अवर्णम् جس کا براہمن کشتری آدی ورن نہیں ہے अचक्षुः جس کی آنکھ نہیں अश्रोत्रम جس کے کان نہیں अपाणिपादं جس کے ہاتھ اور پاؤں نہیں ہیں नित्यं جو واجب الوجود یعنے تین کال میں رہنے والا विभुं جو ہر جگہ موجود ہے सर्वगतम् جو سب کے حالات کو جانتا ہے सुसूक्ष्मम जو بہت ہی لطیف ہے तद् وہ अव्ययं ناش اور کمی سے مبرا ہے या جو भूतयोनिम तمام جگت کی جڑھ چیتن سرشٹی کا کارن परिपश्यन्ति جو اس سروویاپک کو دھیان سے دیکھتے ہیں धीराः بدھی مان مستقل مزاج لوگ -

ارتھ :- اب اس پرا ودیا سے جاننے لائق برہم کی تعریف کرتے ہیں - جو اندری یعنی حواسوں سے محسوس نہیں ہو سکتا - کیونکہ اندریاں ستھول چیز کو دیکھنے والی ہیں - وہ سوکشم یعنے لطیف اور سروویاپک ہے - اُس کا کوئی گوتر یا ورن نہیں - کیونکہ وہ کسی خاندان میں پیدا نہیں ہوا - اور نہ ہی ستوگن رجوگن وغیرہ اس میں آسکتے ہیں

سے کوئی ورن کہا جاوے اُس کی آنکھ نہیں کیونکہ آنکھ باہر کی چیزوں کو دیکھنے کیواسطے
ہوتی ہے اُس سے باہر کوئی شئے نہیں جس کے واسطے آنکھ کی ضرورت ہو اُس کے کان
نہیں۔ کیونکہ کان بھی باہر کا شبد سُننے کے واسطے ہوتے ہیں۔ اُس کے ہاتھ اور پاؤں نہیں
کیونکہ کہیں جانے کے واسطے ہوتے ہیں۔ وہ وہاں جاتے جہاں پہلے موجود نہ ہو۔ ہاتھ
اُس چیز کو پکڑتے ہیں جو باہر ہو اُس سے باہر کوئی نہیں ہے۔ وہ نِتیہ یعنے واجب الوجود
ہے جس کی پیدائش اور ناش دونوں ممکن نہیں اور ہر جگہ موجود ہے۔ اور سب کے اندر
کے حالات کو جانتے ہیں۔ اُن کو کوئی گواہ یا وکیل یا سفارش کرنے والا مغالطے میں نہیں ڈال
سکتا۔ وہ سب سے لطیف ہیں۔ اُس میں کسی دوسری شئے کے گُن نہیں آسکتے۔ وہ
خراب سے خراب چیز کے اندر رہتے ہوئے بھی اُس کے اثر سے مبرا ہیں۔ وہ ناش سے
رہت ہیں۔ جو اُس تمام جگت کے کارن کو دھیان کے ذریعہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ مستقل
مزاج لوگ ہیں۔ انسانی منزل کو پورا کرتے ہیں۔ اُس کے جاننے سے سب جانے جاتے ہیں

यथोर्णनाभिः सृजते गृह्णते च यथा पृथिव्यामोषधयः सम्भवन्ति। यथा सतः पुरुषात्केशलोमानि तथाक्षरात्सम्भवतीह
विश्वम् ॥७॥

پدارتھ۔ यथा جیسے उर्णनाभि کڑی सृजते جالے کو پیدا کرتی
गृह्णते جالے کو اپنے اندر داخل کرتی ہے च اور यथा جیسے पृथिव्याम
زمین کے اندر ओषधयः دوائیں اناج وغیرہ सम्भवन्ति پیدا ہو جاتے ہیں۔
यथा جیسے सतः موجودگی سے पुरुषात پُرش سے केशलोमानि سر اور
تمام جسم کے بال پیدا ہوتے ہیں यथा جیسے अक्षरात اُس ناش سے مبرا
پرماتما سے सम्भवति پیدا ہو جاتا ہے इह دنیا میں विश्वम ست جگت
ارتھ۔ تین درشٹانت دئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سرشٹی کی پیدائش علت
فاعلی سے ہوتی ہے۔ جو لوگ علت مادی اور فاعلی کو ایک مان کر سرشٹی کی پیدائش کرنا
چاہتے ہیں۔ اُن کے پاس کوئی درشٹانت نہیں۔ پہلا درشٹانت یہ ہے۔ کہ جیسے

مکڑی اپنے اندر سے جالا نکالتی ہے۔ اور اندر ہی داخل کر لیتی ہے۔ ایسے ہی پرماتما اپنی مایا میں سے جگت کو پیدا کرتے ہیں مایا یعنے پرکرتی جگت کا اوپادان کارن یعنے علت مادی ہے۔ اور پرماتما نمت کارن یعنے علت فاعلی ہے۔ کیونکہ مکڑی میں شریر اور آتما دو ہوتے ہیں۔ اگر ایک ہی ہوتا تو وہ مکڑی کہیں نظر نہ آتی۔ دوسرے درشٹانت دیا کہ جیسے زمین سے اناج پیدا ہوتا ہے۔ یہاں بھی بیج اور زمین یا پانی اور زمین دو ہوتے ہیں۔ پانی کے بغیر زمین سے کوئی شے پیدا نہیں ہوتی۔ تیسرے روح کی موجودگی سے شریر میں کیس اور لوم یعنے سر اور جسم میں بال پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اکیلے پیدا ہوتے تو مردہ شریر سے پیدا ہو جاتے یا بغیر جسم کے آتما میں پیدا ہوتے۔ یہی درشٹانت ہیں۔ جن کو اودیت وادی لوگ ابھن نمت اوپادان کارن کی تشریح کرتے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ یہ ان کے مت کو ثابت نہیں کرتے۔ بلکہ کھنڈن کرتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے اور بھی بہت سے واد ایک ہی برہم سے سرشٹی پیدا کرنے کے واسطے کلپنا کئے ہیں۔ لیکن ہر ایک کمزور ہی نظر آتا ہے۔ کیونکہ پرماتما جو ازلی مالک اور ازلی راجہ ہیں ان کی پرجا کا ستیہ ہونا لازمی ہے۔ اگر پرجا نہ ہو تو ان کا نام پرماتما کس طرح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بغیر کسی ویاپیہ کے جس میں ویاپک ہو سکے ویاپک کیسے کہلا سکتے ہیں :-

तपसा चीयते ब्रह्म ततोऽन्नमभिजायते। अन्नात्प्राणो मनः सत्यं लोकाः कर्मसु चामृतम् ॥ ८॥

پدارتھ) तपसः پرماتما کے گیان سے चीयते فضیلت ہے۔ پرماتما کو جو آتما اور پرکرتی پر اس فضیلت کے سبب وہ ब्रह्म سب سے بڑا کہلاتا ہے ततः اس پرماتما کی گیان موافق پرکرتی کو حرکت دینے سے अन्नम् جو سب کو بلا کسی خصوصیت ہضم کرتا ہے یعنے پرکاش روپ اگنی अन्नात् اس ان سے प्राण پیدا ہوئے मनः من پیدا ہوا اور اس سے सत्यं ستیہ یعنے کارن شوکشم بھوت پیدا ہوئے اور लोकः اس سے یہ ستھول شریر پیدا ہوا۔

कर्मसु اُن سے کرم اور کرم سے च اور अमृतम् مکتی کا سادھن اننہ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔

ارتھ۔ پرماتما جب اپنے اننت گیان سے جگت کو پیدا کرتے ہیں۔ تو بعض لوگ یہ شک کرتے ہیں کہ جس پرکرتی سے جگت کو پیدا کیا جاتا ہے۔ اور جو جیو اُس میں داخل ہوتا ہے پرماتما کو اُن پر فضیلت کیوں ہے۔ اگرچہ یہ سوال جہالت کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ لفظ کیوں کا استعمال پیدا شدہ پر ہوتا ہے۔ کسی نتیہ شے پر اس لفظ کا اطلاق درست نہیں مثلاً کوئی کہے آگ کیوں گرم ہے۔ مادہ کیوں غیر مدرک ہے۔ روح کیوں مُدرک ہے۔ خدا کیوں نتیہ یعنے واجب الوجود ہے۔ لیکن اس فضیلت کا سبب بھی رشیوں نے بتلا دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ برہم کو دونوں پر فضیلت اس واسطے ہے۔ کہ وہ گیان کے مطابق حرکت دیکر جگت کو بناتا ہے غیر متحرک پرکرتی سے حرکت دینے کے سبب اور الپگیہ جیو آتما کو گیان دینے کے سبب وہ اُن پر فضیلت رکھتا ہے۔ اور اسی گیان کی فضیلت کے سبب سے اُس کا نام برہم ہے۔ اور اس گیان کے مطابق پرکرتی کو حرکت دینے سے آکاش پیدا ہوا اور آکاش سے پران یعنے ہوا اور آگ پیدا ہوئے اور اُس سے جل۔ پرتھوی و من پیدا ہوئے اُس سے سوکشم بھوت یعنے عناصر لطیف سے جو پانچ تن ماترا یعنے گندھ بو۔ رس ذائقہ۔ روپ شکل۔ سپرش حس اور شبد یعنے آواز پیدا ہوئی۔ اُس سے ستھول شریر پیدا ہوئے۔ اور اُن سے جیو کرم کرنے لگے۔ اور کرم سے ہی امرت یعنے مکتی کے سادھن ہو سکتے ہیں۔

سوال:۔ اس شرتی میں تو اَن لفظ ہے۔ اُس کا ارتھ آکاش کس طرح کر لیا۔

جواب:۔ جو تمام چیزوں کو کھا جاوے یا جس کو بھوت کھائیں اُس کو اَن کہتے ہیں۔ لہٰذا آکاش کے بغیر کوئی بھی نہیں رہ سکتا اور آکاش ہی سب کا ناش کرنیوالا ہے جس شے میں آکاش نہیں وہ ہی شے ابناشی ہے۔ اس واسطے آکاش ارتھ ہو سکتا ہے۔

جواب :- شرتی نے بتلایا ہے کہ برہم کا تپ گیان ہی ہے۔ وہ ہر ایک شے کو گیان سے حرکت دیتا ہے۔ وہ سروویاپک خود حرکت کر کے دوسروں کو حرکت نہیں دیتا۔ بلکہ گیان روپی تپ سے ہی حرکت دیتا ہے۔

यः सर्वज्ञः सर्वविद्यस्य ज्ञानमयं तपः। तस्मादेतद्ब्रह्म नाम रूपमन्नं च जायते ॥ ९॥

پدارتھ) यः جو پرماتما پراودیا سے جانا جاتا ہے सर्वज्ञः جو سب کو جاننے والا جس کو کوئی شے مستثنیٰ نہیں یعنے جس کا گیان مکمل ہونے سے جس میں علم حصولی ہوتا ہی نہیں सर्ववित् جو ایک ہی وقت میں سب کو جان رہا ہے यस्य جس کا ज्ञानमयंतपः جس کا گیان سروپ ہی تپ ہے یعنے جس کی حرکت کسی غلطی کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتی तस्मात् اس سبب سے پرماتما سے एतत् یہ ब्रह्म سب پر فضیلت رکھتا ہے नाम بڑے کا نام रूपम روپ अन्नम अنام دوائیاں وغیرہ जायते پیدا ہوتی ہیں۔

ارتھ۔ جو پرماتما سارے جگت کی چیزوں کو جانتا ہے جس کا علم حضوری ہے جس کو حصولی علم کبھی ہوتا ہی نہیں۔ کیونکہ جس کا علم پہلے نہ ہو اس کا علم ہونے سے وہ سروگیہ یعنے سب کو جاننے والا نہ ہو پہلے جس کو نہ جانتا ہو اسی کو جانے چونکہ وہ سروگیہ ہونے سے پہلے ہی سب کو جانتا ہے۔ اور یہ نہیں کہ کسی کو اب جانا اور کسی کو کل بلکہ کل کو ہر ایک جگہ ہونے سے ہر وقت ایک ساتھ جانتا ہے۔ اور اس گیان کی فضیلت سے ہے۔ اس کا نام برہم ہے۔ اور اس سے جگت میں نام روپ اور خوراک پیدا ہوتی ہے۔ اگر پرماتما اپنے گیان میں سے نام روپ کی ودیا نہ دیتا۔ تو جیو اس کو کسی طرح نہیں جان سکتے۔

سوال :- کیا ہم جو کچھ سنسار میں تبدیلیاں دیکھتے ہیں۔ کہ پرماتما ان کو نہیں جانتا

جواب :- جگت میں جو کچھ ہے وہ سب تین حصوں میں ہے۔ ایک جاتی یعنے نوع یا جنس دوسرے آکرتی یعنے شکل تیسرے ویکتی یعنے صورت والی چیز

یہ تینوں الگ الگ موجود ہوتی ہیں۔ پیدا نہیں ہوتی ہیں۔ اس واسطے پرماتما اس کو پہلے سے جانتے ہیں۔ کیونکہ جاتی اُس شے کا نام جو موافق صفات والی بہت سی افراد پر اطلاق کرے۔ اور وہ جاتی پرماتما کے گیان میں ہمیشہ رہتی ہے کیونکہ اُس کا نشان آکرتی ہے۔ یعنے شکل ہے۔ اور شکل ہر شئے میں فاعل کے علم سے آیا کرتی ہے۔ جیسے مکان کے بننے سے پہلے انجنیر اُس کا نقشہ تیار کرتا ہے۔ مکان میں جو شکل آتی ہے۔ اُس نقشہ سے آتی ہے۔ جو مکان کے بننے سے پہلے انجنیر کے دماغ میں موجود تھی۔ اور جسم بننے کے سامان علت مادی میں موجود تھے۔ پس تینوں چیزیں پرماتما کے گیان میں پہلے سے موجود ہوتی ہیں۔ پھر نئی کونسی شے ہے جس کا اُسے گیان ہو ؛

پہلے منڈک میں پہلا کھنڈ ختم ہوا

तदेतत्सत्यं मन्त्रेषु कर्माणि कवयो यान्यपश्यंस्तानि त्रेतायां बहुधा सन्ततानि। तान्याचरथ नियतं सत्यकामा एष वः पन्थाः सुकृतस्य लोके ॥१॥

اب دوسرے منڈک میں پرماتما کے جاننے میں جو رکاوٹ انت کرن کا میلا ہونا ہے جس کے سبب سے لوگ پرماتما کے جاننے کا پرشارتھ کرتے ہوئے کامیاب نہیں ہوتے۔ جیسے شیشہ کے بغیر آنکھ اور اُس کے اندر رہنے والا عکس نظر نہیں آتا۔ پرماتما نے جیو کو اپنے سروپ اور پرماتما کو جاننے کے واسطے من کا شیشہ دیا ہے جس کو اودیا سے یہ جیو اتنا میلا کر لیتا ہے۔ اور اُس من کے میلا ہو جانے سے جیو کو نہ تو اپنا ہی گیان رہتا ہے۔ نہ پرماتما کا۔ اب اُس من کو صاف کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں :-

پدارتھ तदेतत्सत्यं یہ بات ست ہے کہ ہر ایک پر تین دھرم والے جیو کو

کرم کرنا چاہیے۔ کیونکہ وید میں ایشور نے جیو کو جن کرموں کو کرنے کی آگیا دی ہے
وہ نقصان نہیں کر سکتے मन्त्रेषु وید منتروں میں कर्माणि جس قدر کرم
कवयः گیانی رشیوں यानि جو अपश्यन् دیکھنے یعنی یوگ سے معلوم
کئے तानि ان کو त्रेतायां تریتا یگ میں یا تین گن شالے جگت میں बहुधा
بہت قسم کی تشریحوں کے ساتھ सन्ततानि شاستروں کے ذریعہ بتلا کر
तानि ان کو आचरथ عمل میں لاؤ नियतं نیم کے موافق सत्यकामा
سچائی کی خواہش رکھنے والے لوگو एष یہی वः تمہارا पन्थाः راستہ مذہب ہے
सुकृतस्य اپنے کرتویہ کے پالن کا लोके سنسار میں۔

(ارتھ) جو لوگ ستیہ یعنے تین کال میں رہنے والے پرماتما کے جاننے کی خواہش رکھتے ہوں۔ اُن کے واسطے سچا راستہ یہ ہے۔ کہ انتہ کرن کی صفائی کیواسطے سب سے پہلے گیان کے موافق نشکام کرم کریں۔ کیونکہ جب تک من کا شیشہ صاف نہ ہو تب تک جیو کو پرماتما اور اپنا گیان ہو ہی نہیں سکتا اور وید کے منتروں میں گیانی رشیوں نے جن جن کرموں کو دیکھا کہ یہ جیو کے انتہ کرن کی شدھی کے سبب ہیں اُن کرموں کو تریتا یگ میں یا تین قسم کے ست رج اور تم گن والے سنسار میں ہر ایک ادھیکاری کی حالت کے موافق الگ الگ کرکے دکھایا تم اُن ویدوکت کرم کو کرو۔ کیونکہ بغیر اُس کے تمہارے پرماتما کی پراپتی کی خواہش کا پورا ہونا محال ہے۔ اگر کوئی شخص شیشہ کو صاف کرنے کا کرم نہ کرکے شیشہ میں سے آنکھ اور ناک کے ... کو دیکھنے کا یتن کرتا ہے جس طرح وہ دیکھ نہیں سکتا۔ ایسے ہی جو آدمی بلا نشکام کرم کے ذریعہ انتہ کرن کو شدھ کرکے پرماتما کو دیکھنا چاہتا ہے وہ مورکھ ہے۔

سوال: کب تک کرم کرنا چاہیئے۔

جواب: جب تک انتہ کرن ہر ایک قسم کی خرابی سے صاف نہ ہو جاتے۔

سوال: اس کا کیا ثبوت ہے کہ اب انتہ کرن صاف ہو گیا ہے یا نہیں صاف ہوا

جواب: جب تک تین قسم کی خواہشیں باقی رہتی ہیں۔ تب تک من میلا ہوتا ہے اور جب صاف ہو جاتا ہے۔ تب یہ تین قسم کی خواہشیں دور ہو جاتی ہیں۔

سوال۔ وہ تین قسم کی خواہشیں کونسی ہیں۔ جن کے دور ہونے سے من صاف ہو جاتا ہے۔

جواب:۔ بت ایشنا یعنے دولت کی خواہش جس کو دولت کی خواہش ہے۔ اُس کا من میلا ہے۔ دوسرے پتر ایشنا یعنے اولاد کی خواہش۔ تیسرے لوکیشنا یعنے شہرت و عزت اور حکومت کی خواہش۔

سوال:۔ دولت کی خواہش کیوں من کے میلا ہونے کا ثبوت ہے۔

جواب:۔ چونکہ دولت دوسرے کو نقصان پہونچا کر ہی حاصل کی جاتی ہے۔ دوسرے اُس سے ہر وقت نقصان ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ بھرتری جی نے کہا کہ اول تو دولت کے پیدا کرنے میں ہی تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے اُس کے سنبھالنے میں رات دن جاگنا پڑتا ہے۔ تیسرے خرچ کرنے میں بھی خیال ہوتا ہے۔ کہ بہت خرچ ہو گیا۔ چوتھے ناش ہونے پر تو بہت ہی نقصان ہوتا ہے۔ سینکڑوں کو پاگل بنا دیتی ہے۔

سوال:۔ لوکیشنا کیوں بری ہے۔

جواب:۔ اس میں بھی دوسرے لوگوں کی آزادی پر ہی دست درازی کرنی پڑتی ہے

यदा लेलायते ह्यर्चिः समिद्धे हव्यवाहने । तदाज्यभागावन्तरेणा-
हुतीः प्रतिपादयेच्छ्रद्धया हुतम् ॥२॥

پدارتھ:۔ यदा جس وقت लेलायते ٹھیک طور پر جل اُٹھے हि پیچھے अर्चिः اگنی کی لاٹ समिद्धे سمدھا یعنے لکڑیوں میں پرویش کر جاوے हव्यवाहने ہون کی سامگری کو لطیف کر کے اُڑانے والی اگنی तदा اُس وقت आज्यभागौ گھی سے دینے لائق دو آہوتیوں کے अन्तरेण فرق سے आहुतीः آگ میں سامگری کی آہوتوں प्रतिपादयेत् ڈالتا جاوے श्रद्धया شردھا سے हुतम् جس سے ہون ٹھیک ہو سکے۔

लोकम् لوکوں کو हिनस्ति ناش کرتا ہے۔

ارتھ - جس گھر میں اگنی ہوتر درش یگیہ یعنے جو یگیہ اماوس اور ایکم کے ملاپ پر ہوتا
ہے - پورنماسی کا یگیہ اور چوماسے میں کرنے لایق شرور توہیں کرنے لایق یگیہ نہیں
کئے جاتے اور جس گھر میں آئے ہوئے اتتھی کا ستکار نہیں ہوتا اور جس گھر میں
اگنی ہوتر کال پر نہیں - اور باقاعدہ کو نہیں کرتا اور جس گھر میں بے قاعدہ ہون
کیا جاتا ہے۔ اس کے سات لوک ناش ہو جاتے ہیں - اس موقع پر بعضوں کا خیال
تو یہ ہے - کہ اس کی اگلی سات پشتوں تک ناش ہوتا ہے - لیکن یہہ معقول نہیں
معلوم ہوتا کیونکہ جب دوسرے تیسرے پشت کے لوگ ناش ہو گئے تو اگلے پیدا
ہی نہیں ہونگے - اس واسطے سات کی تعداد قایم نہیں ہو سکتی بعض کہتے ہیں - کہ
پہلی سات پشتیں ناش ہو گئیں یہ بھی صحیح نہیں - کیونکہ پچھلی دو تین سے زیادہ زندہ
موجود نہیں ہوتیں - بعض کہتے ہیں کہ سات پشتوں کے دھرم کا ناش ہوتا ہے
لیکن یہہ بھی صحیح نہیں کیونکہ ایک کے دھرم نہ کرنے سے دوسرے کے دہرم کا ناش
نہیں ہو سکتا - بس اصلیت یہ معلوم ہوتی ہے - کہ جو نیموں کو توڑتا ہے - اس کے
انتہ کرن کی شدھی نہیں ہوتی - اور انتہ کرن کی شدھی نہ ہونے سے ویراگ نہیں ہوتا
اور ویراگ نہ ہونے سے انتہ کرن کی استھتی نہیں اور انتہ کرن کے استھر نہ ہونے سے
ایشور کی اوپاسنا نہیں ہوتی اور ایشور کی اوپاسنا نہ ہونے سے دکھ کی نورتی نہیں
ہوتی اور دکھ کی نورتی نہ ہونے سے آنند نہیں ملتا اور دکھ کی نورتی اور آنند کی پراپتی
نہ ہونے سے مکتی نہیں ہوتی - کیونکہ نشکام یگیہ انتہ کرن کی شدھی کا سبب ہے اور
انتہ کرن کی شدھی سے ہی ویراگ ہوتا ہے - جس کا من میلا ہے - اس کو ویراگ
نہیں ہو سکتا اور جس کو ویراگ نہیں اس کا من استھر نہیں ہو سکتا جس کا من استھر نہیں
اس کو ایشور کی اوپاسنا نہیں - اس کو دکھ سے دوری کس طرح ہو سکتی اور جبکہ بدھی
دکھ کے ساتھ تعلق رکھتی تو آنند کیسے مل سکتا ہے - جہاں دکھ کی نورتی اور آنند کی
پراپتی نہیں - وہاں مکتی کیسی - پس نشکام کرم نہ کرنے والے کے یہ سات - انتہ کرن

کی شدھی - ویراگ - انتہ کرن کا قیام - ایشور کی اپاسنا دکھ سے دوری - آنند کی پراپتی اور مکتی ناش ہو جاتی ہے - یعنے یہ سات لوک نہیں مل سکتے - ان کے درشن سے محروم رہتا ہے -

काली कराली च मनोजवा च सुलोहिता या च सुधूम्रवर्णा।
सफुलिङ्गिनी विश्वरूपी च देवी लेलायमाना इतिसप्त जिह्वा ॥४॥

پدارتھ - काली جس کا رنگ سیاہ ہے कराली جو خوفناک معلوم ہوتی ہے मनोजवा من کی طرح بہت ہی تیز اچھلنے والی सु - हिता ٹھیک طرح سرخ رنگ والی सुधूमवर्णा صاف دھوئیں کی طرح جس کا رنگ ہے सफुलिङ्गिनी جس میں چنگاریاں نکل رہی ہیں विश्वरूपी جس کے اندر سب قسم کے رنگ موجود ہیں च اور देवी پرکاش کرنے والی लेलायमान دمکتے ہوئے پرکاش سے یکت इति یہ सप्त سات जिह्वा جس میں ہون کرتا ہے اس کی یہ سات زبان یعنے حالتیں ہیں -

ارتھ - جس وقت آگ ان سات حالتوں میں یعنے خوب جل رہی ہو - اس وقت ہون کرنا چاہیئے - ایک طرف سیاہ دھواں نکل رہا ہو - دوسرے دیکھنے سے خوفناک معلوم ہو - سرخی سے بھری لاٹیں نکل رہی ہوں - چاروں طرف دھواں پھیلنے سے آکاش دھوئیں کے رنگ کا غبار ہے اور چنگاریاں چھوٹی چھوٹی اڑ رہی ہوں اور ہر ایک رنگ کا پرکاش کرنے والی اگنی دیوی پرکاش کر رہی ہو - اور جس وقت آگ روشن ہو کر ادھر ادھر لہریں مار رہی ہو - یہ سات حالتیں ہیں - جس وقت اگنی میں ہون کرنا چاہیئے - مطلب یہ ہے - کہ بجھی ہوئی اگنی میں ہون کرنا ٹھیک نہیں - بلکہ خوب جلتی ہوئی اگنی میں ہون کرنا چاہیئے ॥

एतेषु यश्चरते भ्राजमानेषु यथाकालं चाहुतयो ह्याददायन्।
तन्नयन्त्येताः सूर्यस्य रश्मयो यत्र देवानां पतिरेकोऽधिवासः

پدارتھ:- तेषु اور بتلائی ہوئی حالتوں میں یہ य جو اگنی ہوتر وغیرہ وید کے موافق کرم کرتا ہے चरते اگنی ہوتر کرتا ہے भ्राजमानेषु پرکاش کرتے ہوئے ہیں यथाकालम ٹھیک کال کے موافق یعنے جتنی دیر کے بعد یا جس وقت جو آہوتی دینی ہو اُس وقت च اور आहुतय: آہوتی جو اگنی ہوتر میں ایک دفعہ ساگری ڈالتے ہیں - हि نشچے کرکے आददायन ٹھیک طور پر دینے والے तम اُس کو جس نے نشکام کرم کیا ہے - یعنے پھل کی خواہش چھوڑ کر دوسروں کے اوپکار کے واسطے یگیہ کیا ہے नयन्ति پراپت ہوتی یا کراتی ہیں एता یہ آہوتیاں सूर्यस्य سورج کی रश्मय کرنوں کے ذریعہ یا پران وایو کے ساتھ यत्र جس جگہ देवानांपति دیوتوں کا پتی یعنے مالک ہے واحد شرکت سے مبرا एक: जो सारे जگت के رہنے کا अधिवास: جو سارے جگت کے رہنے کا ستھان ہے۔

ارتھ - جو انسان اس طرح ٹھیک ٹھیک جلتی ہوئی اگنی میں وید کے موافق نشکام بھاو سے آہوتیاں دیتا ٹھیک ٹھیک کرم کرتا ہے - یعنے جس وقت اور جس طرح سے جو آہوتی دینی چاہیئے - اُسی طرح سے دیتا ہے اُس نشکام کرنے والے کو سورج کی کرنوں کے ساتھ مل کر یہ آہوتیاں دیوتوں کے پتی سورج یا پرماتما کے جو ایک ہو کر سارے جگت کی رکشا اور پرکاش کر رہا ہے - پہونچا دیتی ہیں مطلب یہ ہے - کہ جب انسان نشکام یگیہ کرتا ہے - تو اُس کی ساگری کی آہوتیاں سورج کی کرنوں یا بادل وغیرہ میں ہوتی ہوئیں سنسار کو فایدہ پہونچاتی ہیں - اور کرنے والے کا انتہ کرن پر اوپکار کے سبب شُدھ ہو کر ایشور کے نیموں کے موافق ترقی کرتا ہوا ایک وقت میں اُس جیو کو تمام دیوتوں کے دیوتا پرماتما کے درشن تک پہونچا دیتا ہے - جس کے اندر تمام جگت پالن کر رہا ہے - جو سب سے بڑا ہونے سے سب کے پاس موجود ہونے پر بھی دور رہا ہے۔

एह्येहीति तमाहुतय: सुवर्चस: सूर्यस्य रश्मिभिर्यजमानं वह

न्ति। प्रियां वाचमभिवदन्त्योऽर्चयन्त्य एष वः पुण्यः सुकृतो ब्रह्मलोकः ॥ ६ ॥

پدارتھ: एहिएहि آئے آئے इति اس طرح तम: اس یگیہ کرنے والے
आहुतय: وہ آہوتیاں सुवर्चस: اوتم دھرم سے جگت پرکاش کرنے والی
सूर्यस्य سورج کی रश्मिभि: کرنوں کے ذریعہ موت کے بعد यजमान
यजमानं یگیہ کرنے والے پرش کو वहन्ति مکتی دشا کو پراپت کراتی ہیں प्रियाम्‌ वाचम्‌
میٹھی بانی کو अभिवदन्त्य کہتی ہوئی अर्चयन्त्य پوجا کرتی ہوئی یا سکھ پہونچاتی ہوئی
व: تمہارا पुण्य نیک کرم सुकृत: اچھی طرح سے کیا ہوا ब्रह्मलोक
پرمیشور کے درشن یا گیان کا سبب ہے۔ جس کے پھل میں دُکھ کا نام و نشان نہیں ہمیشہ سکھ ہی ہوتا ہے۔

ارتھ۔ جو کچھ انسان نیک کرم کرتا ہے۔ اُس کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک ادرشٹ دوسرا سنسکار۔ ادرشٹ کا سنسکار من میں قایم ہو جاتا ہے۔ اور جب اُس کرم کے ادرشٹ پھل کے بھوگ کا وقت آتا ہے تب وہ سنسکار اپنے ساتھی ادرشٹ کو سورج کی کرنوں میں جو پھیلی ہوئی بجلی ہے۔ اُس کے ذریعہ اپنے پاس بُلا لیتا ہے جس طرح سنسار میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس قسم کا بیج بویا جاتا ہے۔ وہ اپنے ہم جنس پرمانوؤں کو بلا لیتا ہے جیسے مرچ کا بیج جو اُسی زمین سے کڑوے پرمانو کھینچ لیتا ہے اُسی طرح جس قسم کے سنسکار کے ساتھ ادرشٹ کا اودے ہوتا ہے۔ ویسا ہی سنسکار پہلے اودے ہوتا ہے جس طرح سمجھدار دھرماتما کے اندر سے ایک قسم کی آواز آتی ہے۔ جو ظاہر کرتی ہے۔ کہ اب سکھ دینے والے کرموں کا اودے ہوگا۔ اور پاپی کو پاپ کا پھل اُداسی اور چنتا کی حالت میں آتا ہوا نظر آتا ہے۔

سوال۔ کیا آہوتیاں چیتن ہیں۔ جو خوشی کے ساتھ پکارتی ہیں۔

جواب۔ پکارنا دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک زبان حال سے دوسرا افعال سے رشتی

کا مطلب زبان حال سے ہے جس کے واسطے جڑ تھ چیتن کی کوئی خصوصیت نہیں ہے

प्लवा ह्येते अदृढा यज्ञरूपा अष्टादशोक्तम वरं येषु कर्म।
एतच्छ्रेयो येऽभिनन्दन्ति मूढा जरामृत्युं ते पुनरेवापि यन्ति॥

پدارتھ:- प्लवा ناش ہیں یعنے دُکھ سے ملے ہوئے ہیں نشچے کرکے
एत یہ अदृढा جو اور ڑھ یعنے دیر پا نہیں ہیں यज्ञरूप کامنا سے کئے ہوئے
یگیہ وغیرہ کرم अष्टादशोक्तं جس میں اٹھارہ بیجان - برہما اور ۱۶ ریتوجن
کا ودہان ہے - یا سترہ انگ شریر کے اور ایک آتما اٹھارہ کی درستی کیواسطے جو
بتلائے گئے अवर جو اس طرف کا ہے येषकर्म جس کرم سے پھل
ہے एतत یہ ہے श्रेय مکتی کا راستہ ہے ये جو अभिनन्दन्ति سب
سے آخری منزل مان کر جو اس پر ابھی مان کرتے ہیں मूढा مورکھ لوگ जरा
بڑھاپے मृत्यु موت کو ते وہ کرم کانڈی لوگ पुनरः پھر एव ہی अपि
بھی यान्ति پراپت ہوتے ہیں

ارتھ:- جو لوگ اس نشکام کرم کانڈ کو جس کا پھل دیر پا اور خالص سکھ کا دینے والا
نہیں بلکہ اس کا پھل سکھ دُکھ ملا ہوا ہے جس یگیہ میں کرم اٹھارہ کرانے والے بتلائے
ہیں - جو اٹھارہ یعنے دس اندریاں پانچ پران من اہنکار اور جیو کی شُدھی کیواسطے
کیا جاتا ہے - اگرچہ یہ کرم پاپوں کی نسبت اور نہ کرنے کی نسبت اچھا ہے - لیکن جو
لوگ اسی کو سب سے سریشٹ کرم مانکر اور یہ خیال کرکے کہ صرف کرم سے ہی مکتی ہو
جاویگی آگے کوشش نہیں کرتے - بلکہ اسی پر خوشی سے پھولے ہوئے ہیں - وہ مورکھ لوگ
بار بار جنم اور موت کو حاصل کرتے ہیں - مطلب یہ ہے - کہ نشکام کرم کا پھل پاپوں سے
تو اچھا ہے - لیکن مکتی نہیں ہے - اور نشکام کرم کا پھل نشکام سے اچھا ہے -
لیکن ساکشات مکتی کا سادھن نہیں ہے -

سوال:- کیا کرم سے مکتی نہیں ہوتی ؟

جواب - اکیلا کرم مکتی کا سادھن نہیں - بلکہ کیان کرم اوپاسنا سے جو گیان حاصل ہوتا ہے - وہ مکتی کا سادھن ہے -

سوال :- وید نے آگیا دی ہے کہ جب تک جیتا ہے - کرم کرتا رہے اور یہہ کرم بندھن کا سبب نہیں ؟

جواب :- بے شک سو برس تک کرم کرتا ہوا جیئے - لیکن وہ کرم چار قسم کا ہے برہم چاری کا کرم پڑھنا ہے جیسا کہ تمام شاستر کار تسلیم کرتے ہیں گرہستھی کا کرم یگیہ وغیرہ کرنا ہے - اور بان پرستھ کا کرم اوپاسنا کرنا ہے - اور سنیاس آشرم میں وگیان پراپت کرنا ہے

سوال :- بہت سے لوگ تو اتنا ہی کہتے ہیں کہ کرم کرنے سے ہی مکتی ہوتی ہے - اور بعض کہتے ہیں اوپاسنا یعنے بھگتی سے بھی مکتی ہوتی ہے - اور بعض کہتے ہیں وگیان سے مکتی ہوتی ہے - اس میں سچ کیا ہے ؟

جواب :- نہ تو گیان کے بغیر کرم سے مکتی ہو سکتی ہے - کیونکہ پاپ بھی ایک قسم کا کرم ہے - وہ کیوں پاپ ہے - اس لئے کہ گیان اس کے خلاف ہے - اور نہ ہی اکیلے گیان سے مکتی ہوتی ہے - یہ سب ہی سچے ہیں - کیونکہ ایک مکان کی بہت سیڑھیاں ہیں - ہر ایک سیڑھی والا سچ کہتا ہے - کہ اس سیڑھی سے چڑھنے کے بغیر مکان پر نہیں چڑھ سکتا - لیکن آخری سیڑھی وگیان کی ہے - اس کی نسبت سب سیڑھیاں منزل سے دور کی ہیں - اور وہ منزل کے نزدیک کی ہے ॥

अविद्यायामन्तरेवर्तमाना: स्वयन्धारी: पीराडतम्मन्यमाना
जङ्घन्यमाना: परियान्ति मूढा अन्धेनैव नैयमाना यथाऽन्धा: ॥८॥

پدارتھ :- अविद्यया اسے گیان یعنے کرم سے مکتی ہوتی ہے - اس خیال کے अन्तरे اندر वर्तमाना رات دن پھنسے ہوئے स्वयं اپنے کو धीरा گیانی पण्डित ست اسست کا وچار کرنے والے मन्यमाना مانتے ہوئے जङ्घन्यमाना ادھر ادھر بھٹکتے ہیں मूढा مورکھ لوگ परियन्ति پہنچ

اوستھا میں گرتے ہوئے अन्धेन اندھے کے پیچھے لگ کر राव ہے नीयमाना
اندھے مقلد ہیں यथा جیسے अन्धा دوسرا اندھا۔
ارتھ۔ مورکھ لوگ کرم میں پھنسے ہوئے اور کرم سے مکتی ہوتی ہے۔ اسی خیال میں
مست ہوکر اپنے کو بدھی مان اور پنڈت سمجھتے ہوئے نیچے کی حالت میں یعنے نیچ یونیوں
میں جا گرتے ہیں۔ جیسے اندھے کے پیچھے لگ کر دوسرا اندھا بھی کنوئیں میں جا گرتا ہے
اسی طرح یہ لوگ جہالت میں پڑے ہوئے خود تو گرتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو بھی اپنے ساتھ
کنوئیں میں گراتے ہیں۔ مطلب یہہ ہے۔ کہ کرم کانڈ کی سیڑھی تو ہے جس کو گرہن کرنا اور
چھوڑنا ضروری ہے۔ اور جو لوگ اسی سیڑھی کا سہارا لگا کر آگے چلنے سے انکاری ہو جاتے
ہیں۔ اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں۔ وہ خود بھی گرتے ہیں اور اپنے پیروں کو بھی گراتے
ہیں جیسے اندھے کے پیچھے لگ کر اندھا گرتا ہے۔

अविद्यायां वहुधा वर्त्तमाना वयं कृतार्था इत्यभिमन्यन्ति वाला
मतकर्मिणो न प्रवेदयन्ति रागात्तोनातुराः क्षीणालोकाश्च्य
वन्ते ॥९॥

پدارتھ:- अविद्या या مذکورہ بالا الٹے گیان کے اندر वहुधा بہت طرح پر
वर्तमाना رہتے ہوئے ناکام کرتے ہوئے वयं ہم لوگ कृतार्था منزل پر
پہونچ گئے इति " अभिमन्यन्ति ابھی مان کرتے ہیں वाला اگیانی لوگ
यत्कर्मिणो جس کرم میں پھنسے ہوئے न نہیں प्रवेदयन्ते پرماتما کو نہیں
جانتے रागात् راگ سے یعنے اس کرم کے پریم میں तेन اس سے आतुरा
دکھی ہوکر क्षीपालोकाः نیچے یونیوں च्यवन्ते گر جاتے ہیں یعنے انسانی خوبیوں
سے گر کے حیوانی حالت میں جا پہونچتے ہیں۔
ارتھ: سکرم کانڈ میں پھنسے ہوئے یعنے کرم ہی کو مکتی کا سادھن مانتے ہوئے ہم کامیاب
ہوگئے ہیں۔ ایسا ابھی مان کرتے ہیں۔ وہ بالک یعنے اگیانی ہیں۔ کیونکہ پہلے بتلا
چکے ہیں کہ اکیلے کرم سے مکتی نہیں ہو سکتی جو کرم کرنیوالے نشکام کرکے انتہ کرن کی شدھی

کے ذریعہ پرماتما کے گیان تک پہونچ جاتے ہیں۔ اُن کو تو کرم میں ابھی مان نہیں ہوتا یا کرم کے ابھی مان سے پرماتما کے جاننے کی کوشش نہیں کرتے جس سے اُن کو آتم گیان نہیں ہوتا۔ اور وہ کرم کے راگ سے دُکھی ہو کر گیان سے پیچھے کی حالت یعنے جنم مرن کے چکر میں جا گرتے ہیں۔

سوال:- نیک کرم کرنے والوں کو بھی جنم لینا پڑے گا۔ کیا اُن کی مکتی نہیں ہوگی۔

جواب:- جنم مرن کا سبب پاپ پن کے پھل ہیں۔ اور پاپ اور پن کا سبب پرورتی ہے۔ یعنے نیک و بد کام میں لگنا بد کام سے پاپ اور نیک سے پن ہوتا ہے۔ اور پرورتی کا سبب راگ اور دویش ہے۔ جس میں دویش ہوتا ہے۔ اُس کے ناش کی کوشش کی جاتی ہے جس میں راگ ہوتا ہے۔ اُس کے حاصل کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ اور جس میں راگ اور دویش موجود ہیں۔ اُس کا جنم ہونا ضروری ہے۔ جس کا راگ ناش ہو جاوے۔ اُس کا جنم مرن ناش ہو سکتا ہے۔

इष्टापूर्तं मन्यमाना वरिष्ठं नान्यच्छ्रेयो वेदयन्ते प्रमूढाः
नाकस्य पृष्ठे ते सुकृतेऽनुभूत्वेमं लोकं हीनतरं वा विशन्ति ॥१०॥

پدارتھ:- इष्टापूर्तम दنیاوی خواہش سے جو کام باولی کنواں تالاب یگیہ وغیرہ کئے جاتے ہیں ان میں سب سے افضل ہونے کا خیال मन्यमाना رکھنے والا اس سے زیادہ کوئی منزل ہی نہیں वरिष्ठ نہیں न अन्यत دوسرے کوئی مکتی جانتے ہیں वेदयन्ते جن کو حد سے زیادہ اگیان نے اندھا بنا رکھا ہے प्रमूढा جس دیش یا حالت میں دُکھ نہیں ہے नाकस्य اُس دیش یا حالت کے पृष्ठे اُس پر پہونچ کر ते وہ सुकृते نیک کرموں کا پھل انوبھو کر کے अनुभूत्वा اس پرتیکش इमम लोकं جنم یعنی پرتھوی لوک हीनतरं اس سے بھی زیادہ نیچ یعنے خراب یونی کو विशन्ति پراپت ہوتے یا حاصل کرتے ہیں۔

ارتھ:- جو لوگ رجوگن اور تموگن سے موہت ہو کر صرف دنیاوی سکھوں کے

واسطے ہی یا دنیا میں شہرت، عزت اور حکومت حاصل کرنے کے واسطے بہت سے ویدک کرم یعنے کنواں تالاب اور مندر بنوانا یا یگیہ دان کرنا وغیرہ کرموں میں پھنسکر ایسا خیال کرتے ہیں۔ کہ ان سے افضل کوئی کرم نہیں اور نہ ہی۔ اور کوئی مکتی ہے۔ جو کچھ ہے۔ یہی کرم اور اس کا پھل سکھ ہی ہیں۔ اُن سے اچھا کام اور سکھ کوئی نہیں۔ وہ لوگ اُس نیک کرم کا پھل کسی ایسے استھان پر بھوگ کر جہاں دُکھ نہ ہو یا ایسے جنم میں جا کر جہاں سُکھ کے اسباب سب مہیا ہوں۔ کرموں کا پھل ختم کرکے یا تو اسی منش یونی میں آجاتا ہے۔ یا اس سے بھی کسی نیچ یونی میں پہونچ جاتا ہے۔ مطلب یہہ ہے۔ کہ سکام کرم کا پھل سُکھ بھوگ کر پھر کرموں کے موافق کسی جنم میں آنا ہوگا۔

तपःश्रद्धे ये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्षचर्यां चरन्तः सूर्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्रामृतः पुरुषो ह्यव्ययात्मा ॥११॥

پدارتھ :- तपः سوادھیائے اور ستیہ سے تتجارتھ گیان حاصل کرنے اور چاندرائن وغیرہ برتوں میں جو تکلیف ہوتی ہے اُس کا نام تپ ہے श्रद्धे شردھا نتیہ کرم میں شردھا کرتا ہے ये جو हि نشچے کرکے उपवसन्ति اندری اور من کو روک کر باس کرتے अरण्ये جنگل میں शान्ता جس کے من کی برتیاں شانت ہیں۔ یعنے جن کو خواہش باقی نہیں رہی विद्वांस جو گیان سے معمور ہیں भैक्षचर्या جو بھیک مانگ کر ہی اپنا گذارہ کرتے ہیں चरन्त اُس سے زندگی بسر کرتے ہیں सूर्यद्वारेण سورج یا وید کے موافق کرم اوپاسنا گیان کے ذریعہ سے سکھمنا ناڑی میں پران تیاگنے سے विरजा میں سے چھوٹے ہوئے ते " प्रयान्ति پراپت ہوتے ہیں یا پہونچتے ہیں यत्र جس مقام پر یا حالت میں अमृत امر گتی [illegible] رہتا ہے पुरुष سنسار یا شریر اپنے हि نشچے کرکے अव्ययः ناش سے مبرا आत्मा سرو ویاپک پرماتما ہے۔

ارتھ :- جو انسان تپ شردھا ست بولنے ہر ایک چیز کی نسبت [illegible]

کے وشیوں سے رد کئے سردی - گرمی - بھوکھ پیاس اور مان اپمان کے سہنے میں جو تکلیف ہوتی ہے - دہرم میں سٹردہا سے اُس کے واسطے تپشا تھو کرتے ہوئے مگن رہتے ہیں - اور شانت چت یعنے ہر ایک قسم کی خواہش سے مبرّا ہو کر آتم گیان کے متعلق ودّیا کو جاننے والے بھیکھ مانگ بھوجن کرنے والے اور سورج کے ذریعہ یعنے سکھمنا ناڑی میں پران تیاگ کر پھل سے مبرّا ہونے کے سبب سے اُس جگہ پہ پہونچتے ہیں جہاں امرت ہے یعنے مکتی وشا کو حاصل کر لیتے ہیں - اور جو پُرش یعنے پرماتما ناش سے رہت اور سب کے اندر موجود ہے - جو سب کا آتما ہونے سے سب سے سوکھشم ہے اس آتما کے درشن سے آنند کو بھوگتے ہیں ؛

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्य कृतः कृतेन । तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ १२ ॥

پدارتھ:- परीक्ष्य اس پیدا ہونے اور ناش ہونے والے شریر کی تمام حالتوں کا وچار کرکے लोकान سنسار یا شریر کو कर्मचितान جو پاپ اور پن کرم کے پھل بھوگنے کے واسطے ملے ہیں ब्राह्मण وید کے جاننے والا یا ایشور کا پورن وشواسی निर्वेदम سنسار کے بھوگ سے اوداس ہو کر आयात پراپت کرنے नास्ति نہیں ہے अकृत کئے ہوئے سے علیحدہ कृतेन کرم کے پھل بھوگ سے तत اس کے विज्ञानार्थम पرماتما کے ٹھیک طور پر گیان حاصل کرنے کے واسطے स وہ جگیاسو गुरुमे گورو کے پاس ہی अभिगच्छेत जाوے समित्पाणि ہاتھ میں سمدہا لے کر وہ گورو کیسا ہو جس کے پاس جاوے - श्रोत्रियं جس نے وید کے ذریعہ برہم گیان کو سنا بھی ہو ब्रह्मनिष्ठम् جس کا خیال اُس میں قایم بھی ہو -

ارتھ:- براہمن اس جگت کے تمام بھوگوں کو جو پیدا ہونے اور ناش ہونے کے سبب سے دکھ ہی دینے والی ہیں - اُن سے دل کو راگ ودویش سے علیحدہ اور ایسی حالت

ہیں یہ خیال کر کے کہ یہ شریر اور اس کے بھوگ کرم سے حاصل اور کرم کا پھل ختم ہونے پر
ناش ہو جاوینگے۔ کیونکہ یہ نتیہ رہنے والے نہیں اُس حالت میں کرم کے پھل کے خیال
کو علیحدہ کر کے اُس پرماتما کے جاننے کے واسطے ایسے گورو کے پاس جس نے باقاعدہ
وید سے برہم کو سنا ہو اور اُس کو منن ندھیاسن کر کے ساکشات بھی کر لیا ہو ہاتھ میں
سمدھا لے کر جائے۔

سوال: جس انسان نے برہم چریہ آشرم میں وید ودیا پڑھ لی ہے۔ اُس کو گورو کے
پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

جواب: جب وید پڑھتے ہیں۔ تب شرون ہوتا ہے۔ جب اُس کو منن کرتے ہیں
تو بہت سے شنکا پیدا ہوتے ہیں جب ندھیاسن کرتے ہیں تب بہت سی کاوٹیں
پیدا ہوتی ہیں۔ اس کا علاج سوائے برہم کو ساکشات کرنے والے گورو کے اور سے
نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا برہمچریہ آشرم میں جو گورو ہوتا ہے۔ وہ شبد برہم کا گیان کراتا ہے
یعنے وید کو پڑھاتا ہے۔ اور سنیاس آشرم میں جو گورو ہوتا ہے۔ وہ پربرہم کے درشن
کراتا ہے ؁

तस्मै स विद्वानुपसन्नाय सम्यक् प्रशान्तचित्ताय शमा
न्विताय। येनाक्षरं पुरुषं वेद सत्यं प्रोवाच तां तत्त्वतो
ब्रह्मविद्याम ॥ १३ ॥

پدارتھ:۔ तस्मै اُس برہم گیان کے جگیاسو براہمن स وہ विद्वान
گیان والا آچاریہ उपसन्नाय پاس آئے ہوئے کو सम्यक ٹھیک طور پر
प्रशान्तचित्ताय جس کا چت بھوگ کی خواہش سے بالکل صاف ہو گیا ہے
येन جس طریق سے अक्षरम् لافانی یعنے ناش سے مبرا पुरुषं سارے
برہمانڈ میں رہنے والے پرماتما کو वेद جانے یعنے برہم کا گیان سب طرح سے ہو جاوے
सत्यम نتیہ رہنے والے اَنادی प्रोवाच اوپدیش کر کے بتلائے
तत्त्वत: ماہیت کے ساتھ جیسی قسم کی ہے۔ اُسی طور پر بتلائے ब्रह्मविद्याम برہم کے

بتلانے کے سادھنوں اور اس کے سروپ کو جس کا نام برہم ودیا ہے۔

ارتھ:۔ جب شردھا سے پورن برہم ودیا کا ادھیکاری جس نے تپ سے انت کرن کے مل ودکش کو دور کر لیا ہو جس نے برہمچریہ سے اپنے اندر اس قسم کی روشنی پیدا کر لی ہو جس سے برہم گیان کے اپدیش سمجھ سکے جس نے یوگ کے آٹھ انگوں کے ابھیاس سے یا ویراگ کے ذریعہ من کو قائم کر لیا ہو جس کے من میں کسی قسم کی خواہش باقی نہ رہی ہو۔ جس کا صرف آورن ہی باقی رہا ہو۔ اس قسم کے برہم ودیا کے پاس آئے ہوئے ادھیکاری کو وہ گیانی آچاریہ برہم ودیا کا اپدیش کرے۔

سوال۔ اس قدر قید لگانے کی کیا ضرورت ہے۔ جو اپدیش سننے آئے۔ اُسے اپدیش کرے۔

جواب:۔ اگر حکیم سب بیماروں کو ایک ہی دوائی دینے لگے۔ اور اُن کے ادھیکار کا خیال نہ رکھے تو بجائے فائدہ کے نقصان زیادہ ہو سکتا ہے۔ اس واسطے جس کو تعلیم کی ضرورت ہے۔ اُسے تعلیم دے۔ اور جس کو کرم کانڈ کے اپدیش کی ضرورت ہے۔ اُسے کرم کانڈ کا اپدیش کرے جس سے اُس کا من صاف ہو جائے۔ جس کو من کے قائم کرنے کے لئے یوگ کے ابھیاس یا ویراگیہ کی ضرورت ہے۔ اُسے اُس کا اپدیش کرے۔ جو ٹھیک برہم گیان کا ادھیکاری ہو۔ اُسے برہم گیان کا اپدیش کرے۔

سوال:۔ برہم گیان کا ادھیکاری سب ہیں دیکھو جن کو اپدیش ملا ہے سب ہی اپنے کو برہم بتلاتے ہیں۔

جواب:۔ یہ برہم گیان نہیں۔ بلکہ طوطے کی طرح بلا سمجھے رٹنا ہے جیسے ایک آدمی نے طوطے کو سکھلا دیا۔ گنگا رام نلکی پر نہیں بیٹھنا۔ طوطا وہ لفظ سیکھ گیا۔ ایک دن نلکی پر جا بیٹھا اور کہنے لگا۔ گنگا رام نلکی پر نہیں بیٹھنا۔ ایسے ہی آجکل کے برہم گیانی ہیں۔

سوال:۔ بتلایا جاتا ہے کہ برہم گیان کا ادھیکار سب کو ہے۔ کسی نے اس جنم میں سادھن کرتے ہیں۔ کوئی پہلے جنم میں کر چکا ہے۔

جواب:۔ سادھن کرتا ہوا دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ...

کی ضرورت ہے۔ پس سادھن کئے ہوئے شِشوں کے جو لکشن ہیں جس میں وہ پائے جاویں۔ اُس کو اُپدیش کرے۔ چاہے اس جنم میں سادھن کئے ہوں چاہے پہلے جنم میں لکشن دونوں میں موجود ہونگے۔

جس ادھیکاری میں لکشن پائے جاویں۔ اُس کو اُپدیش کرنا چاہیئے ہر ایک کو نہیں

پہلے منڈک کا دوسرا کھنڈ سماپت ہوا

तदेतत्सत्यं यथा सुदीप्तात्पावकाद्विस्फुलिङ्गाः सहस्रशः प्रभवन्ते सरूपाः तथाक्षरात पुरुषाः सोम्यभावाः प्रजायन्ते तत्र चैवापियन्ति ॥ १ ॥

پدارتھ :- तत اُس کارن کے وچار ऋतत یہ بات सत्यम ٹھیک ہے
यथा جیسے पावकात اچھی طرح سے جلتی ہوئی اگنی سے
विस्फुलिङ्ग چنگاریاں सहस्रशः بے تعداد ہزاروں لاکھوں प्रभवन्ते
پیدا ہوتے ہیں सरूपः اُپادان کارن کے موافق तथा ایسے ہی अक्षरात
ناش سے مبرّا کارن پرکرتی سے पुरुषः یہہ تمام جسم ہاتھ پاؤں والے सोम्य
شانتی سروپ جگیاسو भावा: سب ہستیاں جو نظر آتی ہیں प्रजायन्ते
پیدا ہوتی ہیں तत्र اُس میں चएव اور بھی अपियान्ति داخل یا شامل
ہو جاتی ہیں۔

ارتھ :- اس درشٹانت سے معلوم ہوتا ہے یہاں اکشر شبد ناش رہت پرکرتی کیواسطے استعمال ہوا ہے۔ اس میں تو کسی کو شک نہیں۔ کہ جس طرح خوب جلتی ہوئی اگنی سے چاروں طرف چنگاریاں پھیلتی ہیں یا پیدا ہوتی نظر آتی ہیں۔ ایسے ہی اس کارن پرکرتی سے ہر ایک جسم اور دیگر اشیاء کی ہستی ظہور میں آتی ہے اور ناش ہوکر اسی میں داخل ہو جاتی ہے۔

سوال۔ اگر تسییاں پر کرتی کیوں مراد لی جائے۔ پرماتما کیوں نہ لیں۔
جواب:۔ چونکہ درشٹانت اپادان کارن کا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اپادان کارن پرکرتی لینا چاہیئے۔ دوسرے سروپا شبد آیا ہے جو پرکرتی سے ہی تعلق بتلاتا ہے جیساکہ شویتا شوتر اپنشد میں بھی دکھلایا ہے۔
سوال:۔ اگر برہم ہی جگت کا اپادان کارن تسلیم کر لیں تو کیا نقصان ہوگا۔
جواب:۔ برہم چیتن ہے۔ اس کو اپادان کارن مانکر کوئی جڑ شے دنیا میں نظر نہ آئیگی۔ برہم سکھ سروپ ہے اس کے اپادان کارن ہونے پر دنیا میں کوئی دکھی نہیں رہیگا۔ غرضیکہ تمام شاستر وید اور اپنشدیں فضول ہو جاوینگی۔ کیونکہ جب ایک ہی چیتن سے سب بنی ہیں۔ تو تمیز کا کوئی سبب ہی نہیں ہوگا۔

दिव्यो ह्यमूर्त्तः पुरुषः सबाह्याभ्यन्तरो ह्यजः अप्राणो ह्यमनाः शुभ्रो ह्यक्षरात्परतः परः ॥ २ ॥

پدارتھ:۔ दिव्यः وہ پرماتما جو اس جگت کا بنانے والا ہے۔ پرکاش سروپ ہے हि نشچے کرکے अमूर्तः مورتی سے مبرا ہے पुरुषः وہ سب میں ویاپک پرماتما ہے सः وہ बाह्याभ्यन्तर وہ باہر اندر اور دونوں طرف موجود ہے हि نشچے کرکے अजः جنم سے رہت ہے अप्राणः وہ پرانوں سے مبرا ہے हि نشچے کرکے अमनः من سے خالی शुभ्रः شدھ ہے हि نشچے کرکے अक्षरात ناش رہت پرکرتی سے परतः جو پرے ہے परः اس سے بھی پرماتما پرے ہے۔

ارتھ:۔ پرماتما جو پرکرتی سے جگت بناتا ہے۔ پرکاش سروپ ہے۔ اور نشچے کرکے اَمورت ہے۔ اس کی کوئی مورتی یا شکل نہیں۔ اور باہر اندر ہر ایک جگہ پر موجود ہے سب سے بڑا ہو کے سب سے باہر اور لطیف ہونے کے سب کے اندر ویاپک ہے اور جنم سے مبرا ہے سداجب الوجود ہے۔ اور یقینی طور پر کارن پرکرتی جو ناش رہت ہے اس لطیف جو جیوآتما یعنے روح ہے۔ اس سے بھی وہ لطیف ہے۔ ان تینوں کے

کردیا کہ نہ تو پرماتما کی کوئی مورتی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اُسے مورتی کہتے ہیں۔ کہ جس کے
اوییو یعنے جز غیر مدرک ہوں اور آپس میں ملے ہوئے ہوں پس جس کی مورتی ہے۔ وہ
مرکب اور جڑ ہے۔ پرماتما نتیہ اور چیتن ہیں وہ نہ تو مرکب ہو سکتے ہیں نہ ہی جڑ کیونکہ مرکب
سے پیدا شدہ ہوتی ہے۔ پس پرماتما کی مورتی مان نہیں سکتے۔ بیشک ہر ایک مورتی کا
مالک ہونے سے اُسے مورتی والا کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اُس کا اپنا جسم یا مورتی کوئی نہیں ٭

एतस्मात जायते प्राणो मनः सर्वेन्द्रियाणि च खंवायुर्ज्योति
रापः पृथिवी विश्वस्य धारिणी ॥ ३॥

پدارتھ: एतस्मातः اس پرماتما سے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے जायते پیدا
ہوئی ہیں۔ प्राणः پران मनः من یعنے انتہ کرن सर्वेन्द्रियाणि سب اندریاں
یعنے آنکھ۔ کان۔ ناک۔ رسنا۔ اور کھال پانچ گیان اندریاں اور ہاتھ پاؤں زبان
پاخانہ اور پیشاب کی اندریاں پانچ کرم اندریاں کل دس اندریاں च اور खम
آکاش वायुः ہوا ज्योति اگنی आपः پانی पृथिवी زمین विश्वस्य
سب جگت کے جس قدر جڑھ اور چیتن ہیں धारिणी دھارن کرنے والی۔

ارتھ:۔ پرماتما کی اندریاں کیوں نہیں۔ اس کے واسطے بتلاتے ہیں۔ کہ اُس
پرماتما کی شکتی سے یہ سب پران اور اندریاں پیدا ہوئے ہیں۔ اور اُسی سے آکاش
ہوا اگنی اور جل پیدا ہوئے ہیں۔ اُس ہی سے تمام جگت کو دھارن کرنیوالی پرتھوی
پیدا ہوئی ہے۔ جبکہ پرماتما سے یہ سب پیدا ہوئے ہیں۔ تو پرماتما نتیہ ہے۔ نتیہ
میں پیدا ہونیوالی صفات کیسے ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ پرماتما کی بھی اندریاں تسلیم کی جاویں
تو وہ اندریاں پیدا شدہ ہونے سے کسی دوسرے پیدا کرنے والے کی محتاج ہونگی۔ اگر
اُن کے پیدا کرنے والا کوئی اندری والا ہوگا۔ تو اُس کی اندریاں بھی پیدا شدہ ہونگی
اُن کے پیدا کرنے والا اور کوئی ہونا چاہیئے۔ اس واسطے تسلسل کا نقص عائد ہو
جائیگا۔

سوال:۔ اگر نتیہ میں انتیہ کی صفات نہیں آسکتیں۔ تو جیو کو اندریوں کی کیا

ضرورت ہوتی - کیونکہ جیو بھی نتیجہ ہی ہے -

جواب :- جیو ایک دیشی ہے - اس کو اپنی حد سے باہر کی چیزوں کے دیکھنے کے واسطے اندریوں کی ضرورت ہے - اور گیان جو باہر کی چیزوں کا ہوتا ہے - اس کے سنسکار من پر ہوتے ہیں - اور جیو آتما کم علمی کے سبب اپنے میں تصور کرتا ہے

अग्निर्मूर्द्धा चक्षुषी चन्द्रसूर्यौ दिशः श्रोत्रे वाग विवृताश्च वेदाः
वायुः प्राणो हृदयं विश्वमस्य पद्भ्यां पृथिवी ह्येष सर्वभूतान्तरात्मा ॥४॥

پدارتھ : अग्निः آگ मूर्द्धा اس کے سر کے سمان ہے جس طرح سر سب سے اتم ہے - ایسے ہی سنگنی سر کا کام دیتی ہے - یا جس طرح ہم منہ میں دانتوں سے چبا کر باریک کرتے ہیں - پرماتما اگنی سے پرش کو پرمانو روپ میں لے جاتے ہیں चक्षुषि اس براٹ کی آنکھ کی جگہ चन्द्रसूर्यौ چاند اور سورج ہیں दिशः سمت جو کانا میں ہے وہ کان کا کام دیتے ہیں श्रोत्रे वाग اس کی بانی کے ستھان میں جس سے اپدیش کرتا ہے विवृताः پھیلا ہوا वेदाः رگ یجر سام اور اتھرو وید ہیں جس طرح بانی سے اپدیش کرتے ہیں - پرماتما ویدوں کے ذریعہ اپدیش کرتے ہیں پرماتما کی زبان کے کام وید سے نکلتے ہیں वायुः ہوا प्राणा پرماتما کے پرانوں کا کام دیتی ہے हृदयम् پرماتما کے رہنے کی جگہ विश्वम् جگت اس کی ہے - पद्भ्यां پاؤں کی جگہ पृथिवी زمین ہے - हि نشچے کرکے एष وہ پرماتما सर्वभूतान्तरात्मा تمام بھوتوں کے اندر دیا پک ہونیوالا آتما ہے -

ارتھ :- اب اس پرماتما کا وراٹ روپ میں اپدیش کرتے ہیں - کہ اگنی اس کے مکھ کا کام دیتی ہے - اور آنکھوں کا کام سورج اور چاند دیتے ہیں اور کانوں کا کام آدمی میں رہنے والی دشائیں دیتی ہیں - اور اس کی زبان کا کام وید دیتے ہیں جیسے زبان سے جو کچھ اپدیش کیا جاتا ہے - ویسے اپدیش کا کام پرماتما وید

سے لیتے ہیں۔ اور ہوا پرانوں کا کام دیتی ہے۔ اور دیہی کی جگہ تمام جگت ہے۔ اور پانوں کا کام زمین دیتی ہے۔ وہ ان سب کے اندر رہنے والا پرماتما ہے جس طرح شریر کے اندر باقاعدہ حرکت ہونے سے جیو آتما کے ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ ایسے ہی منڈل کی باقاعدہ حرکت پرماتما کی ہستی کا اظہار کر رہی ہے۔ ایسی کوئی شے نہیں جو بذات خود کوئی بھی وکار یعنے تبدیلی کر سکے سب وکار پرماتما کے نیم سے ہوتے ہیں وہ ہر ایک شے کے اندر رہ کر اس کو نیم سے چلا رہا ہے ॥

तस्मादग्निः समिधो यस्य सूर्यः सोमात् पर्जन्य ओषधयः पृथिव्याम्। पुमान रेतः सिञ्चति योषितायां बह्वीः प्रजाः पुरुषात्सम्प्रसूताः ॥५॥

پدارتھ:- तस्मात परماتما سے अग्निः ستھول یعنے کثیف حالت میں یا پیٹ وغیرہ کے اندر پیدا ہوئی समिधः چلنے کی حرکت والی यस्य جس کا सूर्य سورج ہے सोमात चندرما کی اگنی سے पर्जन्यः بارش برسنے والا بادل ہوتا ہے اور ओषधयः بارش سے جو گیہوں وغیرہ تمام دوائیاں پیدا ہوتی ہیں جب وہ بادل بارش ہو کر زمین پر گرتا ہے पृथिव्याम् पुमान منش रेत ویریہ کو सिञ्चति سینچتا ہے योषितायां استری کے اندر बह्वीः प्रजा بہت قسم کی پرجا یعنے خلقت पुरुषात پرش پرماتما سے सम्प्रसूता پیدا ہوئی ہے۔

ارتھ:- اس سے اگنی ستھول حالت میں جس کو ابھارنے والا سورج ہے پیدا ہوئی کیونکہ اگنی جو شریر اندری اور شے روپ سے تین قسم کی ہوئی۔ وہ پرماتما کے سبب سے ہوئی اور چاند میں رہنے والی اگنی سے ہوا لگنے سے جمع ہو کر برسنے والے بادل پیدا ہوئے۔ اور جب یہی بادل زمین پر گرے تو اس کے گرنے سے جو بارش ہوئی۔ اس سے اوشدھیاں یعنے اناج پیدا ہوا اور اناج کے کھانے سے انسان میں ویریہ یعنے مل پیدا ہوا۔ اور جب وہ ویریہ پرش نے عورت میں پہنچا تو ...

پرکرتی کے شاگ سے بہت قسم کی پرجا پیدا ہو گئی مطلب یہ ہے۔ کہ جس قدر سنسار میں حرکت انتظام سے پیدائش ہو رہی ہے۔ اور جو کچھ انتظام چل رہا ہے۔ وہ سب کا سب پرماتما کی دی ہوئی حرکت سے چل رہا ہے۔

سوال:۔ کیا پرماتما متحرک ہے۔ جو دوسرے کو حرکت دے سکے۔

جواب:۔ سرو ویاپک پرماتما کس طرح حرکت کر سکتا ہے۔ کیونکہ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جانے کا نام حرکت ہے۔ پرماتما کہاں نہیں۔ جو اس جگہ سے دوسری جگہ جائے وہ خود حرکت نہیں کرتا لیکن دوسروں کو حرکت دے سکتا ہے۔

سوال:۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ غیر متحرک شے دوسری شے کو حرکت دے سکے۔

جواب: جس طرح سنگ مقناطیس خود حرکت نہ کرتا ہوا لوہے کو حرکت دے سکتا ہے ایسے ہی پرماتما بھی خود غیر متحرک ہوتا ہوا دوسری چیزوں کو حرکت دیتا ہے۔

तस्मादृचः साम यजूंषि दीक्षा यज्ञाश्च सर्वे क्रतवो दक्षिणाश्च। संवत्सरश्च यजमानश्च लोकाः सोमो यत्र पवते यत्र सूर्यः ॥६॥

پد ارتھ:۔ तस्मात् اُس پرماتما سے ऋचः رگوید کے منتر پیدا ہوئے साम اُسی سے سام وید پیدا ہوا यजूंषि یجروید दीक्षा برہمچریہ آشرم کے دھارن کرنے پر جو اپدیش دیا جاتا ہے۔ اور جو نشان قائم کئے جاتے ہیں यज्ञा اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ تک جس قدر یگیہ ہیں च اور क्रतवः دوسری قسم کے یگیہ وغیرہ کرم दक्षिणा جو یگیہ کرانیوالوں کو دکشنا ملتی ہے۔ یا جو کرم کا پھل ہے وہ بھی دکشنا ہی ہے۔ च اور संवत्सरम् رات دن ماس سال وغیرہ وقت کے حصے च اور यजमानः یگیہ کرم کے کرنے والا पवते پرکاش کرے यत्र جس جگہ سوم चाند پرکاش کرے سूर्यः سورج پرکاش کرے۔

ارتھ:۔ اب بتلاتے ہیں۔ کہ کرم کرتا ہوا کس طرح کرم کے اچھے پھل سے بری رہے کہ رگوید یجروید اور سام وید سب پرماتما نے ہی بنائے ہیں۔ اور یگیہ کی سامگری اور

یگیہ کے نیم اور یگیہ میں دکشنا دینے والی چیزیں یہ سب اُس پرماتما نے بنائی ہیں رات دن اور یگیہ کرنے میں جن جگہوں کو چاند پرکاش کرتا ہے جن کو سورج پرکاش کرتا ہے۔ وہ سب ہی پرماتما کی بنائی ہوئی ہیں۔ اُن میں کونسی چیزیں ہیں۔ جن کو میں اپنی سمجھ کر ابھی مان کروں۔ پس ایسا وچار کر کے جب یگیہ کرتا ہے۔ تو صرف اپنے فرض کو جو پرماتما نے مقرر کر دیا ہے۔ پورا کرتا ہے۔ وہ ابھمان سے بچ رہتا ہے ؀

तस्माच्च देवा वहुधा सम्प्रसूताः साध्या मनुष्या पशवे वयांसि प्राणापानौ व्रीहियवौ तपश्च श्रद्धा सत्यं ब्रह्मचर्यं विधिश्च॥

پدارتھ:- तस्मात اُسی جگت کرتا پرماتما کے بنانے سے देवा دیورشی لوگ جو بغیر ماتا پتا کے آغاز دنیا میں پیدا ہوتے ہیں बहुधा بہت قسم کے सम्प्रसूता پیدا ہوئے ہیں साध्या اسی جنم میں اونتی حاصل کرنے لائق دوسری قسم کے دیوتا मनुष्या معمولی بدھی والے पशवः چرندے اور درندے وغیرہ۔ वयांसि پرندے प्राणापानौ پران اور اپان وغیرہ وایو व्रीहियवौ ہون کرنے لائق چاول اور جو तपः شری کے درشن کے واسطے ریاضت श्रद्धा شردھا جو نیک کام اور بزرگوں کے اندر ایک قسم کی عزت کی نگاہ ہوتی ہے۔ सत्यं آتم گیان کے موافق کہنا ब्रह्मचर्य ویدکے نیموں کے موافق اندریوں کا روکنا विधिश्च کہ اس طرح پر کرو۔ ایسا مت کرو۔

ارتھ:- اُسی پرماتما سے آغاز دنیا میں بہت قسم کے دیورشی جو بلا ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ اُسی پرماتما سے وہ رشی جو اسی جنم کے کرموں سے مکتی حاصل کرنے کے لائق ہیں پیدا ہوئے۔ اُسی پرماتما سے عام انسان جو معمولی عقل رکھتے ہیں پیدا ہوئے اور پرماتما سے درندے چرندے پرندے اور مچھلیاں وغیرہ آبی جاندار اور دوسرے مخلوق پیدا کئے۔ اُسی پرماتما سے پران اپان وغیرہ مختلف قسم کے اناج پیدا ہوئے۔ اُسی پرماتما سے تپ کرنے کی شکتی منشیوں کو حاصل ہوئی۔ اُس کے اُپدیش سے شردھا پیدا ہوئی۔ اُسی نے ہی ستیہ [illegible] دیا۔ اُسی نے برہم چریہ آشرم

سکے نیموں کا ویدد دوارا اپدیش کیا۔ اور اسی نے ہر ایک امر و نہی کا حکم جیوؤں کو دیکر اس قابل بنایا۔ کہ وہ اپنی زندگی کو ٹھیک طور پر چلا سکیں جب سب کچھ پرماتما نے دیا ہے تو وہ کونسی چیز ہے جس پر ہم ابھیمان کرتے ہیں مورکھ ہیں وہ انسان جو دنیا میں دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں مورکھ ہیں وہ انسان جو کرم پر ابھیمان کرتے ہیں سب سے زیادہ مورکھ ہیں۔ وہ انسان جو اپنے کو دوسروں سے اچھا خیال کرتے ہیں جس کے اندر جو کچھ خوبی ہے۔ وہ پرماتما سے ہے۔ اور جو کچھ خرابی ہے۔ وہ پرکرتی کے سنگ سے جیو تو فضول ابھیمان کرنے والا ہے۔

सप्त प्राणाः प्रभवन्ति तस्मात्सप्तार्चिषः समिधः सप्त होमाः सप्त इमे लोका येषु चरन्ति प्राणा गुहाशया निहिताः सप्त सप्त ॥ ८ ॥

پدارتھ:۔ सप्त प्राणा سات پران سر میں رہنے والے آنکھ میں رہنے والے کان میں رہنے والے دو ناک میں دو منہ میں ایک तस्मात् پیدا ہوتے ہیں प्रभवन्ति اس پرماتما سے سات قسم کی کرنیں جو سات مختلف دیشوں کو پرکاش کرتی ہیں सप्तार्चिषः اس اگنی کو ابھارنے والی سمدھا یعنے ہون کی لکڑیاں समिधः سات قسم کے وشیوں کے گرہن والی شکتی सप्त होमाः سات सप्त इमे پرتکش دیکھنے کا سبب یا جو نظر آتے ہیں شریر लोका حرکت کرتے चरन्ति پران प्राणाः جو سوتے وقت انتہ کرن کے اندر قایم ہوتے ہیں गुहाशया قایم رہنے ہوئے निहिता سات سات सप्त सप्त

ارتھ:۔ گیان اندریاں اور اس میں کام کرنے کی شکتی دینے والے سات پران اور ان کی امداد کرنے والی طاقتیں اور کل انتظام جو اس شریر کے اندر قایم ہے۔ جس سے گیان اندریان ان کی پرکاشک شکتیاں اور ان کے سہایک سب پرماتما نے ہی بنائے ہیں۔

سوال:۔ سات پرانوں سے کیا مراد ہے۔

جواب:- سر کے اندر جو گیان اندریوں کے سات سوراخ ہیں۔ اُن کو مدد دینے والی جو پران شکتی ہے۔ وہ سات سوراخوں سے تعلق رکھتے ہوئے سات پران کہلاتے ہیں۔

अतः समुद्रा गिरयश्च सर्वेऽस्मात्स्यन्दन्ते सिन्धवः सर्वरूपाः
अतश्च सर्वा ओषधयो रसश्च येनैष भूतैस्तिष्ठते ह्यन्तरात्मा ॥ ९ ॥

پدارتھ:- अतः اس پرماتما سے समुद्रा تمام سمندر جن کو بحرالکاہل وغیرہ کے نام سے پکارتے ہیں सर्वे सب गिरयः تمام پہاڑ ہمالہ وغیرہ अस्मात اسی آتما سے स्यन्दन्ते بہہ رہے ہیں सिन्धवः تمام دریا اور ندیاں سندھ وغیرہ सर्वरूपाः اُتر سے دکھن کو جانے والی پورب سے پچھم کو جانے والی پچھم سے پورب کو جانے والی دکھن سے اُتر کو جانے والی अतः اس پرماتما سے च اور सर्वा تمام ओषधयः دوائیاں اناج وغیرہ रसश्च تمام رس येन جس سے एष وہ پرماتما भूतैः پانچ بھوتوں سے بنے ہوئی ہڈی ماس چربی وغیرہ سے तिष्ठते شریر میں قائم ہوتا ہے हि نشچے کرکے अन्तरात्मा جو شریر کے اندر رہنے والا جیواتما ہے:-

ارتھ:- اُس پرماتما نے ہی تمام سمندر جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اسی لوک کے نہیں بلکہ جس قدر ستارے برہمانڈ میں ہیں اُن میں جس قدر سمندر میں پہاڑ ہیں اور جس قدر بہنے والے دریا اور ندیاں ہیں خواہ وہ شمال سے جنوب کو جانے والی ہوں یا جنوب سے شمال کو خواہ مغرب سے مشرق کو خواہ مشرق سے مغرب کو سب اُسی پرماتما سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی پرماتما سے ہر قسم کا اناج اور دوائیاں پیدا ہوئیں۔ اور اُسی سے اندر جس قدر رس پیدا ہوتے ہیں جس سے ہڈی گوشت اور چربی وغیرہ جسم کے حصہ بنے ہیں یہ سب اُسی پرماتما سے بنے ہیں جس شریر کے اندر آتما رہتا ہے۔ وہ سب پرماتما نے ہی بنایا ہے جس ملک میں رہتا ہے۔ وہ ملک بھی پرماتما نے ہی بنایا ہے جس براعظم میں ہے یا

وہ پرماتما نے ہی بنایا ہے جس زمین پر باس کرتے ہیں- وہ پرماتما نے ہی بنائی ہے جس
پر بہاڑ کے بہت چھوٹے حصے ہیں- ہماری زمین ہے وہ سب پرماتما نے ہی بنایا پہاڑ اور
سمندر اسی نے بنائے ہیں- بھلا اس سے الگ ہوکر جیو کہاں شانتی پا سکتا ہے-

पुरुष एवेदं विश्वं कर्म तपो ब्रह्म परामृतम्। एतद्यो वेद
निहितं गुहितं गुहायां सोऽविद्याग्रन्थिं विकिरतीह सोम्य॥

پدارتھ: पुरुषः پرماتما سے एव ہی इदं یہ विश्वं جگت कर्म جو
کچھ حرکت کی جاتی तपः گیان ब्रह्म وید परामृतम् سب سے زیادہ امرت
یعنے ناش سے مبرّا ہے एतद् اس بات کو यो جو انسان वेद جانتا ہے
निहितं قایم ہوکر गुहायां اندر رہے آکاش میں. सः وہ آدمی
अविद्याग्रंथिम् اُسّلئے گیان کی گانٹھ کو جس سے جیو بندھا ہوا ہے- विकिरति
کاٹ ڈالتا ہے इह اس سنسار میں सोम्य ہے پیارے پیتر

ارتھ:- یہ سب جگت پرماتما کے رہنے کی جگہ ہے- اس کے اندر اور باہر پرماتما
ہی ہے- جو کچھ کرم اور گیان ہے- وہ سب اس پرماتما کا ہی ہے جو آدمی کے
آکاش میں اُن کو قایم کرکے اس بات کو جان جاتا ہے- وہ اودیا کی گانٹھ کو جس سے
یہہ جیو بندھا ہوا ہے- کاٹ کر مکت ہو جاتا ہے- جب تک پرماتما کے سروپ میں اس
سارے جگت کو اور جگت میں پرماتما کے سروپ کو نہیں دیکھتا- جیسے گھڑے کے اندر
آکاش اور آکاش کے اندر گھڑا ہے- ایسے سب جگہ سب میں پرماتما ویاپک ہے ؛

دوسرے منڈک کا پہلا کھنڈ سماپت ہوا-

आविः संनिहितं गुहाचरन्नाम महत्पदमत्रैतत्समर्पितम्।
एजत्प्राणन्निमिषच्च यदेतज्जानथ सदसद्वरेण्यं परं विज्ञा-
नाद्यद्वरिष्ठं प्रजानाम् ॥ १ ॥

پدارتھ:- आविः جو یوگی اور گیانی لوگوں کے شدھ اور ستھر من میں پرکاش ہوتا
ہے- सन्निहितम् جو ہمیشہ اُن کو نزدیک ہی معلوم ہوتا ہے गुहाचरत् جو گیانیوں
کی بدھی میں قایم ہوتا ہے नाम مشہور ہے महत् سب سے بڑا पदम् جو حاصل
ہونے لایق یا حاصل کرنے لایق ہے अत्र اُس اپنے انتہ کرن میں ملنے والے برہم میں
यह من समर्पितम् ٹھیک طور پر لگایا ہوا एजत् حرکت کرنے والے کانپنے
والے प्राणत् پرانوں کے ذریعہ منش اور حیوان وغیرہ निमिषत् پران کی حرکت
سے خالی مردہ حالت کو پہونچا ہوا च اور دوسرے غیر جاندار درخت پتھر وغیرہ-
असत् جو سنساری لوگوں کو سکھ معلوم ہو वरेण्यं گرہن کرنے یا جاننے کے لایق
परम् سب سے لطیف विज्ञानाद् پراکرت پدارتھوں کے گیان سے یا مادی سائنس
سے جو यत् वरिष्ठम् بہت ہی افضل ہے प्रजानाम् انسانوں کے واسطے-
ارتھ:- جس برہم کی شکتی سے یہ جگت پیدا ہوتا اور قایم رہتا و ناش ہوتا ہے-
باوجودیکہ وہ سب سے بڑا ہے- تو بھی اُس کا ظہور صاف اور قایم من میں یوگیوں کو معلوم ہوتا
ہے جس طرح سورج کا عکس تمام ملک میں پڑتا ہے- لیکن جہاں صاف پانی یا شیشہ ہو
وہیں نظر آتا ہے- ایسے ہی پرماتما سب جگہ موجود ہے- لیکن اُس کا ظہور یوگیوں اور گیانیوں
کے دل میں ہوتا ہے- اگیانی لوگ ہزاروں جنم کوشش کرنے پر اُس کو نہیں جان سکتے جیسے
آنکھ میں سُرمہ ہوتا ہے- تو جس کے ہاتھ میں صاف اور ستھرا شیشہ ہو اور روشنی میں کھڑا
ہو- تو وہ ہر جگہ پر سُرمہ کو دیکھ سکتا ہے- لیکن جس کے ہاتھ میں شیشہ نہیں اور جو اندھیرے
میں کھڑے ہیں یا شیشہ میلا اور بہت تیز حرکت کرتا ہے- وہ تمام دنیا میں گھوم کر بھی اس
سُرمہ کو نہیں دیکھ سکتا- مطلب یہ کہ برہم اگر نظر آتا ہے تو یوگیوں کی بُدھی میں نظر آتا ہے
اور کسی جگہ زندگی بھر تلاش کرنے سے نہیں مل سکتا ہے- دوسرا کوئی شے خواہ دنیاوی

پدارتھوں کے حاصل ہونے سے ہو خواہ مادی سائنس کے کرشموں سے حاصل ہو سکتی لت
میں اُس سکھ کے مقابلہ میں نہیں آسکتا جو سکھ پرماتما کے درشن سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ
چکرورتی راجہ اور دنیاوی ہر ایک سکھ سے کروڑوں اربوں گنا اوتم ہے۔ اُس کے مقابلہ
میں سب سکھ ہیچ ہے جو اس بات کو جانتا ہے۔ اُس کو کوئی تکلیف ہو ہی نہیں سکتی ؂

यदर्चिमद्यदणुभ्योऽणु यस्मिन्लोका निहिता लोकिनश्च
तदेतदक्षरं ब्रह्म स प्राणस्तदु वाङ्मनः तदेतत्सत्यं तदमृतं तद्वे
द्धव्यं सोम्य विद्धि ॥२॥

پدارتھ: यदर्चिमत: جو پرکاش کرنے والوں کا بھی پرکاش کرنیوالا ہے۔ जो यत
अणुभ्योऽणु سوکشم سے سوکشم چھوٹے سے بھی چھوٹا ہے यस्मिन् جس کے اندر
लोका نظر آنیوالے پرتھوی چاند سورج وغیرہ निहिता قائم ہیں लोकिनः جو
لوگوں میں رہنے والے انسان اور حیوان وغیرہ ہیں च اور तत वہ एतत یہ
अक्षरं ناش سے مبرا ब्रह्म پرماتما ہے स وہی برہم प्राणाः سب جگت
کے پران ہیں جو तत وہ ہے वाक बانی یعنے زبان ہے मनः من ہے तत
وہ एतत یہ ایک رس رہنے والا ہے तत وہ अमृतम् امرت یعنے مرتیو
سے مبرا نتیہ مکت ہے तत وہ वेद्धव्यम् بیدھنے لائق یعنے من سے جاننے لائق
सोम्य پیارے پُتر विद्धि سمجھ لے۔

ارتھ:۔ جو پرکاش کرنے والوں کو بھی پرکاش کرتا ہے۔ جو پرماتما سوکشم سے بھی
سوکشم چھوٹے سے چھوٹا ہے جس میں تمام پرتھوی چاند سورج وغیرہ لوک اور اُن
لوکوں میں سکونت رکھنے والے انسان اور حیوان قائم ہیں وہ ہی ناش سے مبرا برہم سب
سے بڑا اور سب میں ویاپک پرماتما ہے۔ وہ تمام جگت کے پرانوں کا پران اور زبان
کی زبان اور من کا من ہے۔ اور وہی تین کال ایک سا رہنے والا اور موت کے خوف
سے مبرا نتیہ مکت یعنے امرت ہے۔ اور وہی نشانہ ہے جس کے کام کرنے کی ضرورت
ہے۔ اس بات کو پیارے پتر اس طرح پر جان لے ؂

धनुर्गृहीत्वौपनिषदं महास्त्रं शरं ह्युपासा निशितं सन्धीयत।
आयम्य तद्भावगतेन चेतसा लक्ष्यं तदेवाक्षरं सौम्य विद्धि ॥३॥

پدارتھ:- धनु کمان جس سے تیر چلایا جاتا ہے औपनिषद् گرہیتوا पکڑ کر गृहीत्वा جو اوپنشدوں میں یعنے برہم ودیا کے پشتکوں نے دکھلایا ہے महास्त्र جو بہت بڑا ہتھیار ہے शरम बان یعنے تیر हि نشچے کرکے उपासा جو برہم اور جیو میں جوگیان کی دوری اس کو دھیان سے دور کرکے निशातम् تیز کرکے संधीयत ٹھیک نشانہ تاک کر आयम्य اس کمان کو کھینچ کر तद्भावगतेन برہم کی بھاونا سے سنگیت चेतसा من کے ذریعہ लक्ष्यं نشانہ तत वہ एव ہی अक्षरं ناش سے مبرا پرماتما सोम्य پیارے شاگرد विद्धि جان۔

ارتھ:- اوپنشد کا بتلایا ہوا کمان ہاتھ میں پکڑ کر جو بہت بڑا ہتھیار ہے۔ اس میں بان یعنے تیر اوپاسنا کے تیر خوب تیز کرکے رکھو اور اس دھنش کو کھینچ کر برہم کے پریم سے مست ہوئے من کے ساتھ اس نشانہ پر جو اکشر برہم کے نام سے پکارا جاتا ہے ٹھیک ٹھیک آگے لکھے ہوئے طریق پر نشانہ لگاؤ۔ اے پیارے شاگرد تو اس طریق کو سمجھ۔

प्रणवो धनुः शरो ह्यात्मा ब्रह्म तल्लक्ष्यमुच्यते
अप्रमत्तेन वेद्धव्यं शरवत्तन्मयो भवेत् ॥४॥

پدارتھ:- प्रणवः اونکار یہ ایک धनु کمان ہے शर تیر نشچے کرکے आत्मा آتما ہے ब्रह्म پرماتما तत वہ लक्ष्यम् نشان جس پر نشانہ لگایا جاتا ہے उच्यते کہلاتا ہے अप्रमत्तेन غفلت کو تیاگ اور ہوشیار ہوکر वेद्धव्यम् اس تیر کو نشان پر لگانا چاہیئے शरवत् تیر کی طرح तन्मयः اپنے خیال کو بنا کر भवेत ہو جاوے۔

ارتھ:- اونکار جو پرماتما کا سب سے افضل نام جو اسم اعظم کہلاتا ہے۔ وہ کمان ہے اور آتما یقینی طور پر تیر ہے۔ اور جس نشانہ پر تیر لگاتا ہے۔ وہ برہم یعنے پرماتما ہے یعنے اوم کے ذریعہ آتما کو پرماتما میں لگاتا ہے۔ کیونکہ کمان کے ذریعہ سے تیر نشانہ پر

دھیان کرتا ہے۔ لیکن کس طرح اس تیر کو لگانا چاہئے۔ کہ بہت ہی ہوشیاری سے کیونکہ
لاپرواہی سے یہ تیر نہیں لگ سکتا۔ بلکہ غفلت کو چھوڑ اپنے فرائض پر معتقد ہو کر اونکار
کے ذریعہ جیو آتما کو پرماتما کی طرف لگانا چاہیئے جس طرح کمان سے چھوٹا تیر سیدھا نشانہ کی
طرف جاتا ہے۔ بیچ میں ادھر اُدھر نہیں جاتا ایسے ہی آتما کو سیدھا پرماتما کی طرف لگنا
چاہیئے۔ ادھر اُدھر نہیں بھٹکنا چاہیئے۔ تاکہ یہ آتما پرماتما جیسا ہو جاوے۔ جیسے پرماتما
ست چت آنند ہے۔ ایسے ہی جیو بھی آنند حاصل کر کے سچدانند بن جاوے۔ کیونکہ ست
چت تو آتما پہلے سے ہی ہے۔ آنند برہم سے عارضی مل جاوے گا۔ پس جیو آتما پرماتما
جیسا سچدانند بن جاوے گا۔

سوال: کیا جیو برہم بن سکتا ہے؟

جواب:۔ جو بنتا ہے۔ وہ برہم کہلا ہی نہیں سکتا۔ جیو برہم نہیں بنتا۔ بلکہ اس میں برہم
رُوپا لینے برہم جیسے گن موجود ہوتے ہیں۔

سوال:۔ کیا جیو برہم کی طرح سرب ویاپک ہو جاتا ہے۔

جواب:۔ نہیں صرف برہم کا آنند گن مل جانے سے ست چت جیو آتما برہم روپ کہلاتا
ہے۔ برہم نہیں۔ جیسے لوہا آگ میں گرم ہو کر سرخ ہو جاتا ہے۔ اس وقت لوہا آگ کے
روپ والا تو ہو جاتا ہے۔ آگ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی جیو میں آنند کے آجانے سے سچدانند
ہو جاتا ہے۔ سرو ویاپک وغیرہ گن نہیں آتے صرف آنند گن آتا ہے۔

यस्मिन् द्यौः पृथिवी चान्तरिक्षमोतं मनः सह प्राणैश्च सर्वैः
तमेवैकं जानथ आत्मानमन्या वाचो विमुञ्चथामृतस्यै
षसेतुः ॥५॥

پدارتھ:۔ (यस्मिन) اس پرماتما کے اندر (द्यौ) سورج چاند وغیرہ سب لوک یعنے
کرہ (पृथिवी) زمین (अन्तरिक्षं) جس کے سہارے ہوا اور بادل رہتے ہیں یعنے
خلا آکاش (ओतम्) جس طرح مالا کے منکوں میں تاگا ہوتا ہے۔ ایسے پرویا
ہوا (मनः) من (सह प्राणैः) سارے پرانوں کے ساتھ (च) اور (सर्वैः) تمام

اندریاں وغیرہ کے तम اس ही ایک को ہی एक ایک کو जानथ پرشارتھ کرکے سادھنوں کے ذریعہ سے جانو आत्मानम ایک پرماتما ہے अन्या دوسرے वाचः بات विमुञ्चथ بالکل چھوڑ دو अमृतस्य مکتی کا یعنے سنسار سمندر سے پار جانے کا एष ہی सेतु پل ہے۔

ارتھ: جس پرماتما کے اندر سورج چاند پرتھوی ستارے وغیرہ تمام کے تمام لوک رہتے ہیں جس کے اندر خلا یعنے آکاش رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو پرتھوی چاند سورج اور ستارے آکاش وغیرہ سب کے مجموعے سے بھی بڑا ہے۔ اور جس کے اندر تمام اندریوں کے ساتھ پران پروئے ہوئے ہیں جس طرح تاگے میں مالا کے منکے ہم اس ایک کو پرشارتھ کرکے جانیں۔ کیونکہ وے آتما ہی سنسار میں سمندر سے پار اُتارنے کیواسطے پل ہے جو اس آتما کو نہیں جانتا وہ دکھوں کے سمندر سے پار نہیں جاسکتا۔ کیونکہ جس طرح اندھیرے کو دور کرنے کے واسطے سوائے روشنی کے کوئی دوسرا سادھن نہیں سردی کو دور کرنے کے واسطے سوائے گرمی کے دوسرا علاج نہیں۔ پرکرتی جڑھ یعنے پرتنتر ہونے سے دکھ سروپ ہی ہے جس میں دکھ ہی ہے۔ اُس سے دکھ کس طرح دور ہوسکتا ہے جیو آتما دکھ سکھ سے دونوں سے علیحدہ ہیں۔ وہ سوبھاوک سکھی ہے۔ نہ دکھی اس واسطے جیو سے دکھ کا دور ہونا بھی ممکن نہیں صرف پرماتما ہی آنند سروپ ہیں۔ انہیں سے دکھ چھوٹ سکتا ہے۔ اس واسطے پرماتما کو جاننے کے سوائے اور سب باتوں کو چھوڑ دو۔

अरा इव रथनाभौ संहता इव नाड्यः स एषोऽन्तश्चरते बहुधा जायमानः ओमित्येवं ध्यायथ आत्मानं स्वस्ति वः पाराय तमसः परस्तात ॥ ६ ॥

پدارتھ: रथनाभौ جیسے پہیے کی گاڑی کے پہیہ کی ویدی میں अरा इव پٹیاں ادھر اُدھر لگی ہوتی ہیں۔ اسی طرح نابھی چکر میں संहता इव नाड्यः ملی ہیں تمام ناڑیاں सः وہ پرماتما एषः ان کے अन्तश्चरते ان سب کے اندر موجود ہے

बहुधाजायमान بہت طرح سے ظہور ہوتا ہوا یعنی یوگ ویراگ اور گیان اور مکتی
سے ظاہر ہونیوالا ओमित्येवम् اوم اس شبد کے ذریعہ سے ध्यायथ
आत्मानम् جو سب جگت میں ویاپک ہے دھیان کرتے ہوئے स्वस्ति
جو گیان سروپ ہے یا جس کے گیان سے ہی کلیان یعنی سکھ اور شانتی ہوتی ہے वः
تم کو पाराय دکھ کے سمندر سے پار کرنے کے واسطے तमसः اگیان اور اندھ کار
سے परस्तात جو علیحدہ ہے جس کو کبھی اودیا اور اگیان ہو نہیں سکتا۔

ارتھ: جس طرح رتھ کے پہئے کی ناف میں تیلیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ ایسے شریر کے اندر ہردے کے آکاش میں تمام ناڑیاں ایک جگہ پر مل رہی ہیں۔ اس جگہ پر یوگی پرش پرماتما کو یوگ ویراگیہ اور گیان سے من کو ستھر کرکے اس پرماتما کے سروپ انوبھو کرتے ہیں۔ اس کے دھیان کا طریق یہی ہے۔ کہ اس کو اوم اس اکشر کے ذریعہ جو پرماتما کا اسم اعظم ہے۔ شبد کا اچارن اور ارتھ کے وچار کرنے سے کرے ۔۔ اوم تمہارے واسطے کلیان کاری یعنی دکھ اور خوف سے چھوڑا کر سکھ اور شانتی اور دہ بجزفی کو دینے والا ہوگا۔ اور اس کے جپ اور وچار سے دھیان کرکے تم اس دکھوں کے سمندر سے پار جا سکو گے۔ کیونکہ اس پرماتما کے اندر کسی قسم کا اودیا اور اندھ کار موجود نہیں۔ جو خود اودیا اور اگیان سے بچا ہوا ہے۔ وہی تم کو گرنے سے بچا سکتا ہے۔ جو پرکرتی اگیان سروپ ہے اور جو جیو الپگیہ ہونے سے اودیا کے چکر میں آ پڑا ہے۔ اُس کے سنگ سے تم اس اودیا سے پار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اُس گیان سروپ پرماتما کی اوپاسنا سے ہی اودیا سے پار ہو گے۔

यः सर्वज्ञः सर्वविद्यस्यैष महिमा भुवि दिव्ये ब्रह्मपुरे ह्येष व्योम्न्यात्मा प्रतिष्ठितः। मनोमयः प्राणशरीरनेता प्रतिष्ठितोऽन्ने हृदयं सन्निधाय तद्विज्ञानेन परिपश्यन्ति धीरा आनन्दरूपममृतं यद्विभाति ॥७॥

پدارتھ: य جو सर्वज्ञः سب کے جاننے والا सर्ववित सب کو جاننے والے

दिव्ये جس کی یہ एष عظمت طاقت महिमा اس کرہ زمین پر भुवि यस्य
شُدھ آکاش میں برہمانڈ جو ردے ہے جس میں سمادھی اوستھا میں جیو قایم ہوتا ہے ब्रह्मपुरे
نیچے کرکے हि یہ एष आत्मा آکاش میں व्योम्नि سروویاپک
قائم ہے جس قسم کے من کی حالت ہو ویسا ہی نظر آنے والا मनोमयः प्रतिष्ठितः
پران جو اندریوں کو حرکت دیتے ہیں शरीर جسم तः नेता ان کو نیم سے چلانیوالا प्राण
قایم رہتا ہے अन्ने خوراک کے سبب سے हृदय ردے ہے بیچ آکاش प्रतिष्ठितः
ہے اس کے سہارے رہکر तद्विज्ञानेन اس کے ٹھیک طور پر جاننے سے सन्निधाय
سب اور سے دیکھتے ہیں یا سب جگہ پر دیکھتے ہیں धीरा دوان لوگ परिपश्यन्ति
آنند سروپ یعنے عین سرور आनन्दरूपं جو کسی وقت میں بھی نہ مرے۔ अमृतम्
جو پرکاش کرتا یعنے دکھلاتا ہے :۔ विभाति جو यत

ارتھ :۔ جو پرماتما سب کے جاننے والا ہے۔ جو ایک ہی کال سب کو جانتا جس کی یہ مہما یعنے عظمت زمین پر ظہور پذیر ہے جس کی مہما میں کسی قسم کا نقص یعنے میل نہیں جو ردے ہے کمل میں یا برہمانڈ کے سوراخ میں نظر آتا ہے۔ جو آکاش کے اندر ویاپک ہو کر قایم ہے۔ جو جیو آتما من کی حالتوں کے موافق اپنی حالت کو محسوس کراتا ہے۔ جو شریر یعنے جسم اور پرانوں کو انتظام میں چلانیوالا ہے۔ جو پران خوراک سے قایم رہتے ہیں۔ جو ردے میں قایم ہو کر اس پرماتما کے ٹھیک ٹھیک جاننے والے عقلمند لوگ اس آنند سروپ امرت روپ کو جو سب چیزوں کو پرکاش کراتا ہے۔ اس کو ہر طرف موجود دیکھتے ہیں۔ کوئی ایسی شے نہیں جو اس سے نہ بنی ہو۔ کوئی کام کرنیوالی طاقت نہیں جو اس کی امداد کے بغیر کام کر سکتی ہو۔ جو کچھ سنسار میں کام ہو رہا ہے۔ وہ اس پرماتما کی عظمت کو ظاہر کراتا ہے۔ اور آکاش کے اندر سورج چاند اور ستارے کام کر رہے ہیں۔ وہ سب اس پرماتما کے نیم کے اندر چل رہے ہیں۔ برہمانڈ کے اندر کوئی شے نہیں۔ جو اس کے نیم کو توڑ سکے۔ اس کے احکام کو توڑ کر کوئی سزا سے بچ نہیں سکتا۔ کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ ایسا نہیں۔ کہ جو اس کے وارنٹ موت کو ایک منٹ کے واسطے روک سکے

چالیس چالیس لاکھ فوج رکھتے ہوئے توپیں اور بندوقیں قلعہ اور محل اس کے قانون سے آزاد نہیں رکھ سکتے۔ کوئی طاقت نہیں جو اس کی سزا سے بچا سکے ٭

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयाः
क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे परावरे ॥ ८ ॥

پدارتھ :- ٹوٹ جاتی ہے भिद्यते ہردے کی گانٹھ یعنے سوکشم شریر سے علیحدگی ہو جاتی ہے جنم مرن میں تو سوکشم شریر ساتھ رہتا ہے۔ لیکن اس حالت میں الگ ہو جاتا ہے نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ٹوٹ جاتے ہیں छिद्यन्ते تمام قسم کے सर्वसंशय شکوک ناش ہو جاتے ہیں च اور अस्य اس برہم گیانی کے कर्माणि تمام क्षीयन्ते کرم اس حالت میں दृष्टे جب ساکشات دیکھ لیتا ہے۔ یعنے तस्मिन عین الیقین ہو جاتا ہے परावरे جو حاسوں سے محسوس ہونے لائق نہیں ہے۔

ارتھ :- جب کوئی پرش اس حاسوں سے نہ محسوس ہونے لائق پرماتما کو اندرونی گیان کی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ تب اس کے ہردے کی گانٹھ یعنے سوکشم شریر کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ تمام شکوک کا تعلق من سے ہے۔ اور من کا سوکشم شریر سے جب سوکشم شریر ہی نہ رہا۔ تو من کہاں جب من ہی نہیں۔ تو اس میں پیدا ہونیوالے شکوک کہاں۔ بھلا تمام شک دور ہو جاتے ہیں۔ اور جب من ہی نہ رہا جس میں تمام کرموں کے سنسکار رہتے ہیں۔ تو اس میں رہنے والے کرم کس طرح رہ سکتے ہیں اس گیانی کے سب کرم ناش ہو جاتے ہیں ٭

سوال :- کیا تمام کرم برہم گیان ہونے پر ناش ہو جاتے ہیں ؟

جواب :- جب تک کرموں کا ابھیمان بنا ہے تب تک برہم گیانی یا مکتی ہو ہی نہیں سکتی جب مکتی ہوتی ہے تب کوئی کرم باقی نہیں رہتا جیسے جب دیوالہ نکل جاوے تب لینے اور دینے دونوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

سوال :- کیا وجہ ہے کہ مکتی کی حالت میں کرم کا خاتمہ مانا جاوے۔

جواب :- چونکہ کرم کے سنسکار من میں رہتے ہیں اور من سوکشم شریر یعنے شریر

بیتنے جسم لطیف کے اندر شامل ہے۔ اس واسطے جب سوکشم شریر اور من نہیں رہینگے تب کرم کس طرح رہ سکتے ہیں

سوال :۔ بہت سے لوگ کرم کو انادی مانتے ہیں جب وہ انادی ہیں۔ تو اُن کا مکتی میں ناش کیسے ہو سکتا ہے۔

جواب :۔ جیو میں کرم کرنے کی طاقت انادی ہے۔ اور کرم پرواہ سے انادی ہیں جیسے رات اور دن سرشٹی اور پرے سلسلہ سے انادی ہیں سروپ سے نہیں۔

سوال :۔ کیا سوکشم شریر مکتی میں نہیں رہتا۔

جواب :۔ جبکہ سوکشم شریر پرکرتی سے پیدا شدہ ہے تو مکتی میں کس طرح ساتھ رہ سکتا ہے۔ مکتی میں جیو کے ساتھ نتیہ چیزیں رہتی ہیں۔ انتیہ چیزیں نہیں رہ سکتیں۔

سوال :۔ اگر مکتی میں سوکشم شریر کی موجودگی تسلیم کی جاوے تو کیا نقص ہوگا۔

جواب :۔ اس حالت میں سوکشم شریر نتیہ ہو جاوے گا اور جو پیدائش سوکشم شریر کی شاستروں نے تسلیم کی ہے۔ وہ غلط ہو جاوے گی۔

سوال :۔ اگر سوکشم شریر کو انادی اور نتیہ تسلیم کرلیں تو کیا ہانی ہوگی۔

جواب :۔ اول تین کی جگہ چار انادی ہو جاوینگے۔ دوسرے سوکشم شریر کا جو کتھن کیا ہے وہ غلط ہو جاوے گا۔

हिरण्मये परे कोशे विरजं ब्रह्म निष्कलम् । तच्छुभ्रं
ज्योतिषां ज्योतिस्तद्यदात्मविदो विदुः ॥ ९ ॥

پدارتھ :۔ हिरण्मये گیان مئے کوش سے परे اگلے کوش میں विरजं تمام قسم کی مل سے مبرا ब्रह्म پرماتما موجود ہے निष्कलम् جس پرماتما کے پران من وغیرہ کوئی کلا نہیں तत् وہ پرماتما शुभ्रम् شدھ یعنے پاکیزہ ہے ज्योतिषां تمام سورج وغیرہ چیزوں کا بھی پرکاش کرنے والا ہے سورج وغیرہ سب ہی چمکدار ज्योतिः چیزیں اس کی طاقت سے چمکتی ہیں तत् وہ پرماتما यत् جس کو आत्मविदः آتما کو جاننے والے विदुः جانتے ہیں :۔

ارتھ :- اس جسم کے اندر پانچ کوش یعنے خزانے ہیں - ایک ان مئے کوش دوسرا پران مئے کوش تیسرا منو مئے کوش چوتھا وگیان مئے کوش پانچواں آنند مئے کوش - پس وگیان مئے کوش سے پرلا جو آنند مئے کوش ہے - اس میں برہم کا درشن ہوتا ہے - جس پر کسی قسم کا پردہ نہیں - دنیا میں جو برہم کو دیکھتے ہیں - وہ پرکرتی کے پردہ سے ڈھنپا ہوا ہے - لیکن آنند کوش کے اندر اس پردہ سے خالی نظر آتا ہے - وہ پرماتما شدھ ہے - اور پرماتما پرکاش کرنے والے سورج چاند اور جیو وغیرہ کا بھی پرکاش کرنیوالا ہے اس کو وہی لوگ جانتے ہیں - جو سچ کو جانتے ہیں جن کو روح کی ماہیت کا علم نہیں ہوا ان کو خدا کا علم کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے آدمی اپنی آنکھ کو نہیں دیکھ سکتا - وہ آنکھ کے سرمہ کو کس طرح دیکھ سکتا ہے - پس وہی لوگ پرماتما کو جان سکتے ہیں - جو پہلے جیو آتما کو جان سکتے ہیں -

سوال :- کیا جیو اور برہم ایک ہے جیو کے جاننے سے ہی برہم کا گیان ہو گا -

جواب :- جیو برہم ایک نہیں - بلکہ جس طرح آنکھ اور سرمہ دو چیزیں ہیں - لیکن ان میں اس قسم کا تعلق ہے - کہ جو آنکھ کو دیکھتا ہے - وہ آنکھ کے سرمہ کو دیکھتا ہے :

नतत्रसूर्योभातिन चन्द्रतारकंनेमाविद्युतो भान्ति कुतो ऽयमग्निः। पेव भान्तमनुभाति सर्वं तस्य भासा सर्वमिदं विभाति ॥२०॥

پدارتھ - न نہیں तत्र آنند مئے کوش کے اندر सूर्यः سورج भाति پرکاش کرتا न نہیں चन्द्रतारकम् یہ بھی اس جگہ چاند ستارے پرکاش کرتے ہیں - न نہیں इमे یہ بجلی جو آنکھیں چکا چوند کرتی ہے भाति وہاں پرکاش کرتی कुतः کہاں अयम् یہ अग्निः آگ तमेव اس کے ہے भान्तम् پرکاش کرنے سے अनुभाति پیچھے پرکاش کرتے ہیں तस्य ان سے भासा پرکاش سے सर्वं سب کے سب इदं विभाति پرکاش کرتے ہیں -

ارتھ :- اس آنند مئے کوش میں جہاں برہم کے درشن کرتے ہیں - یہ سورج پرکاش

نہیں کرتا جس طرح سورج کے سامنے جگنو پرکاش نہیں کرسکتا ایسے ہی یہاں اُس پرماتما کی
روشنی نہیں ہوسکتی - یہ ہی چاند اور ستارے اُس جگہ روشنی دیتے ہیں - اور نہ ہی آنکھوں
کو چکا چوند کرنیوالی بجلی اُس جگہ پرکاش کرسکتی ہے - اور جہاں چاند سورج ستارے اور بجلی
پرکاش نہ کرسکے وہاں اس اگنی کے لیمپ اور چراغ تو کس طرح پرکاش کرسکتے ہیں -
اُس پرماتما کے پرکاش سے ہی یہ سب پرکاش ہوئے ہیں - سوائے پرماتما کے پرکاش دینے
کے بجلی میں پرکاش کرنے کی طاقت نہیں جس طرح چاند اور ستارے سورج کے پرکاش کو
پرکاش کرتے ہیں - ایسے سورج بھی پرماتما کے پرکاش کو لیکر ہی پرکاش کرتا ہے - اگر
پرماتما اپنی شکتی سے پرمانوؤں کو سنیوگ گن دیکر اس حالت میں نہ لائیں - تو کبھی سورج
چاند اور ستارے کا کہیں نام بھی سنائی نہ دے - پس جو کچھ جگت میں پرکاش کرنیوالی
چیزیں ہیں - سو وہ اُس سروویاپک برہم کے پرکاش کو لیکر ہی پرکاش کرسکتی ہیں -

ब्रह्मैवेदममृतं पुरस्ताद् ब्रह्म पश्चाद् ब्रह्म दक्षिणतश्चोत्तरेण।
अधश्चोर्ध्वं च प्रसृतं ब्रह्मैवेदं विश्वमिदं वरिष्ठम् ॥११॥

پدارتھ:- ब्रह्म پرماتما एव ہے इदम् پرتکش طور پر अमृतम् ناش سے مبرا یعنے لافانی पुरस्तात् سامنے برہم ہے یعنے پورب کی طرف ब्रह्म پرماتما पश्चाद् پیچھے کی طرف ब्रह्म پرماتما ہے दक्षिणतः جنوب یا دائیں طرف उत्तरेण بائیں طرف یا شمال کی طرف अधः نیچے کی طرف च اور ऊर्ध्वम् اوپر کی طرف प्रसृतम् سب سے زیادہ پھیلا ہوا ब्रह्म سب سے بڑا پرماتما ہے एव ہی इदम् پرتکش विश्वम् سب سے اُتم برہم ہی ہے इदम् پرتکش वरिष्ठम् جگت میں پھیلا ہوا -

ارتھ:- یہ جگت میں اناشی روپ سے براج رہا ہے - یہی برہم ہی آگے
کی طرف جب دیکھیں تو اُدھر برہم ہے - پیچھے کی طرف دیکھیں - تو ادھر بھی برہم ہے
اگر دائیں طرف دیکھیں - تو وہاں برہم اگر بائیں طرف دیکھیں - وہاں بھی برہم ہے
اوپر کی طرف نیچے کی طرف غرضیکہ دسوں دشاؤں میں پھیلا ہوا برہم ہے جس قدر
چیزیں ہیں - وہ ایک دوسرے کی نسبت بڑی اور پھیلی ہوئی ہیں - لیکن برہم سب سے

ثابت ہے اور سب سے زیادہ پھیلا ہوا ہے ❊

دوسرے منڈک کا دوسرا کھنڈ سماپت ہوا

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते ।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्योऽभिचाकशीति ॥१॥

پدارتھ :- द्वा دو یعنے جیو آتما اور پرماتما सुपर्णा جن کا معلوم ہونا بہت ہی مبارک ہے - جو سمجھنے لائق یکشی یعنے چیتن ہیں सयुजा जو کبھی بھی علیحدہ نہیں ہوتے جن کا ہمیشہ تعلق بنا ہوا ہی رہتا ہے - جو آپس میں بہت سے صفات میں موافق ہونے سے متر ہیں समानम् ایک ہے वृक्षम् جو درخت کی طرح ناش ہونے والا جڑھ سنسار ہے یا پرکرتی جس کے بہت اجزا ہیں परिषस्वजाते جو برکش کے ہر ایک حصہ میں ویاپک ہے तयो اُن دونوں میں سے अन्यः ایک جیو آتما पिप्पलम् اُس برکش کے پھل کو स्वाद्रु اور یہ سمجھکر अत्ति کھاتا ہے، अनश्नन् دوسرا اُس کے پھلوں کو نہ کھاتا ہوا अभिचाकशीति وہ اُس کو دیکھتا ہے -

ارتھ :- اس شریر روپی برکش میں یا پرکرتی میں دو یکشی چیتن یعنے جیو آتما اور پرماتما رہتے ہیں، جو ہمیشہ آپس میں ملے ہوئے ہیں، کبھی الگ ہو ہی نہیں سکتے - کیونکہ جیسے اندر ایشور ویاپک ہے - جو سرب ویاپک ہونے سے جیو سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا جہاں جیو جاتا ہے - وہیں ایشور اُس کے اندر موجود ہوتا ہے - اور چیتن ہونے سے ان دونوں میں متر تا ہے - یعنے جیو کو پرماتما سے ہی سکھ ملتا ہے - کیونکہ سمان گن والے کے سنگ سے ہی ترقی ہوا کرتی ہے - ان میں سے جیو آتما تو اُس پرکرتی یا شریر کے نیک و بد کرموں کے پھلوں کو اچھا سمجھکر بھوگتا ہے - لیکن ایشور ساکشی ہو کر دیکھتا ہے وہ کرموں کا پھل نہیں بھوگتا -

سوال :- پرکرتی کو برکش کے ساتھ کیوں تشبیہ دی اور جیو اور برہم کو یکشی کے ساتھ

جواب ۱:- برکش چونکہ جڑھ ہے۔ اس واسطے جڑھ پرکرتی کے ساتھ تشبیہ دی - اور پکشی چیتن ہیں۔ جس کو جیو اور برہم کے ساتھ تشبیہ دی۔ کیونکہ چیتن کیواسطے چیتن ہی ضروری ہے۔

समाने वृक्षे पुरुषो निमग्नो ऽनीशया शोचति मुह्यमानः।
जुष्टं यदा पश्यत्यन्यमीशमस्य महिमानमिति वीतशोकः॥

پدارتھ:- समाने ایک ہی غیر مدارک वृक्ष پرکرتی یا شریر میں पुरुषः جیو آتما निमग्नः اہنکار سے تعلق پیدا کر کے راگ دویش کے چکر میں بندھا ہوا अनीशया دکھوں کی زنجیر سے چھوٹنے کے ناقابل خیال کر کے शोचति بچار کرتا ہے۔ کہ میرا دھن ناش ہو گیا میری اولاد مر گئی وغیرہ मुह्यमानः موہ کے پھندے میں پھنسا ہوا जुष्टं جب گیان سے یا یوگیوں کے سنگ سے यदा جب पश्यति دیکھتا ہے अन्यम् اپنے سے دوسرے کو جو شوک سے مبرّا ہے ईशम جو اپنے کاموں کے کرنے میں پربت ہے अस्य اس کی महिमानम् اس کے بنائے ہوئے جگت کے اندر اس کی عظمت کو इति یہ वीतशोकः تمام دکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

ارتھ:- ایک ہی برکش میں جس میں جیو اور برہم رہتے ہیں۔ جیو آتما اہنکار کی زنجیر سے بندھ کر اور اپنے کو شریر مان کر یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں کمزور ہوں۔ میری اولاد مر گئی میں اس کو بچا نہیں سکا میرا دھن ناش ہو گیا۔ میں اس کی حفاظت نہیں کر سکا میرے دوست چھوٹ گئے۔ غرض اودیا کے چکر میں پھنسا ہوا اس قسم کے فکروں میں لگا رہتا ہے۔ اور اہنکار کے سبب ان ناش ہونے والی چیزوں کو آتما مان لیتا ہے۔ آپ کلکتہ میں ہے مکان دہلی میں۔ مکان جل جانے کی خبر آتی ہے۔ رونے لگتا ہے۔ ہائے میرا ناش ہو گیا۔ باوجودیکہ آپ صحیح سلامت ہے۔ بیماری سے جسم کمزور ہو گیا رونے لگتا ہے۔ ہائے میں دبلا ہو گیا۔ باوجودیکہ شریر ہوا ہے۔ آتما کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچا۔ لیکن اودیا سے دکھی ہوتا ہے جب دوسرے ساتھی پرماتما کو گیان سے پورن ہونے کے سبب جو سب کچھ کر سکتا ہے اور دکھوں کے بندھن سے بری ہے جس کو

نہ کوئی اودیا میں لا سکتا ہے۔ نہ دکھ دے سکتا ہے۔ تب اُس کی اُپاسنا سے یہ بھی شوک سے بری ہو جاتا ہے۔ پرماتما کی اوپاسنا ہی جیو کے واسطے دکھوں سے بچانے والی ہے

سوال :- بہت سے لوگ توحید برہم کو ایک بتلاتے ہیں۔ اور وید کا سدھانت اودیت بتلاتے ہیں۔

جواب :- توحید یعنے اودیت تین طرح سے ہوتا ہے۔ ایک سروپ کے لحاظ سے جب کوئی دوسری شئے نہ ہو۔ لیکن پرماتما ایسا نہیں کیونکہ پرماتما کے گن اور نام بتلاتے ہیں کہ اس کی پرجا تھی جس میں وہ ویاپک ہونے سے آتما کہلاتا ہے۔ دوسرا ایکتا ہوتی ہے گنوں میں یعنے اس کے برابر گن کسی میں نہوں۔ تیسرے ایکتا ہوتی ہے۔ اوپاسنا یعنے عبادت کے لحاظ سے بس پرماتما میں دو قسم کی یکتائی ہے۔ یعنے وہ ایک ہی معبود ہے اور اس کے برابر صفات کسی دوسرے میں نہیں۔

سوال :- وحدت فی الصفات یعنے وہ گنوں میں ایک ہے۔ اس کے یہہ معنے کہ جو صفات اس میں ہیں وہ دوسرے میں نہیں ہیں۔

جواب :- یہہ معنے ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اُس میں ہستی کی صفت ہے۔ وہ دوسری چیزوں میں بھی پائی جاتی ہے

यदा पश्यः पश्यते रुक्मवर्णं कर्तारमीशं पुरुषं ब्रह्मयोनिम्
तदा विद्वान् पुण्यपापे विधूय निरञ्जनः परमं साम्यमुपैति ॥३॥

پدارتھ :- यदा جس وقت گیان سے یا سمادھی کی حالت میں یوگی पश्य شدھ انتہ کرن والا گیانی منش पश्यति دیکھتا ہے रुक्मवर्णम् روشنی ہے ورن یعنے رنگ جس کا कर्तारम् جگت کے پیدا کرنے والی ईशम् سارے جگت کے مالک سروشکتیمان پرمیشور کو पुरुषं جو سب میں ویاپک ہے ब्रह्मयोनिम् وید کے بنانے والے سروگیہ کو तदा اُس وقت विद्वान् وہ گیانی پُرش पुण्यपापे پُن اور پاپ یعنے نیک و بد کرم کے سنسکاروں کو विधूय تیاگ یعنے اُس عمل سے صاف کر کے निरञ्जनः راگ دویش یعنے خواہش اور نفرت خوف و خطر رنج و فکر

سے علیحدہ ہوکر परमम اودیا وغیرہ کلیشوں سے مبرّا جو سب سے لطیف ہے۔ साम्यम उपैति اُس کی برابری کو حاصل کر لیتا ہے۔ یعنے اُن دکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

ارتھ: جس وقت من کی میل کو دور کر کے اور من کو ایک جگہ جمع کر کے یوگی پُرش اُس پرکاش سروپ پرماتما کو جس کے پرکاش سے تمام جگت پرکاش ہو رہا ہے اور جو اس تمام جگت کو پیدا کرنیوالا ہے۔ اور جو سب کا مالک ہے۔ جس کی طاقت سے سب برہمانڈ کا چکر چل رہا ہے۔ چاند سورج اور زمین کی گردش ستاروں کا چکر موسموں کی تبدیلی پیدا شدہ چیزوں کا وکار غرضیکہ ہر قسم کے کام جس کی طاقت سے بن رہے ہیں۔ جب اُس کو دیکھ لیتا ہے تب وہ پاپ اور پُن کی خواہش اور اہنکار کی میل دھوکر یعنے کسی قسم کی خواہش نہ رہنے سے اور انتہ کرن کے علیحدہ ہو جانے سے پرم برہم جو پرماتما ہے جو سب سے لطیف اور سب سے زبردست اعلےٰ سرور اور پورن گیان والا دکھوں کے ملاپ سے مبرّا ہے جس کو کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ اُس کو حاصل کر کے اُس کے آنند گن کے مل جانے سے اُس کی برابری کو حاصل کر لیتا ہے جس طرح وہ ست چت آنند سروپ ہے۔ ایسے اُس کے آنند سے جیو بھی آنند حاصل کر کے تمام دکھوں سے بری ہو جاتا ہے ۔

प्राणो ह्येषय: सर्वभूतैर्विभाति विजानन विद्वान भवतेनाति वादी। आत्मक्रीड आत्मरति: क्रियावानेष ब्रह्मविदां वरिष्ठ: ॥४॥

پدارتھ: प्राणः اپنی شکتی سے تمام جیووں کی زندگی کا سبب ہونے سے پرماتما کا نام پران ہے हि نشچے کر کے एष یہ پرماتما यः جو सर्वभूतैः تمام جیووں کے روپ میں ظاہر ہونیوالا ہے विभाति سب کے اندر رہکر ہر ایک جیو کو اپنے نیم سے پاپ و پن کرموں کا پرکاش کرنیوالا विजानन اُس کو جاننے سے विद्वान جاننے والا گیانی پرش न नہیں भवत ہوتا अतीवादी زیادہ بولنے والا فضول بکواس کرنے والا आत्मक्रीड: اپنی آتما میں ہی آنند کو حاصل کرتا ہے आत्मरति

آتما میں ہی اُس کو پریم ہوتا ہے۔ دوسرے سے نہیں आत्मवान् اپنے گیان کے مطابق عمل کرتا ہے۔ مطلب یہہ ہے۔ کہ گیانی پرش عمل کرتا ہے۔ زبان سے نہیں کہتا۔ یہہ ایسا ब्रह्मविदां وید کے جاننے والوں میں یا پرماتما کے جاننے والوں میں वरिष्ठ سب سے اُتم سب سے افضل۔

ارتھ۔ پرماتما تمام جانداروں کی زندگی کا سبب ہے۔ اگر پرماتما اپنی طاقت سے علیحدہ کر دے۔ تو کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔ جس طور پر پرماتما تمام جیووں کے اندر پرکاش کر رہا ہے۔ اور تمام برہمانڈ جو نیم کے موافق حرکت میں ہے۔ وہ پرماتما کی ہستی کو پرکاش کر رہا ہے جس طرح ہماری زبان کا باقاعدہ بولنا ہاتھ پاؤں کا ارادہ کے موافق چلنا ہمارے اندر نیم سے چلانے والے آتما کا اظہار کرتا ہے۔ یا انجن میں حرکت ارادی یعنے اس کا آگے بڑھنا پیچھے ہٹنا کھڑا ہونا وغیرہ ڈرائیور کی موجودگی کے ثبوت ہیں۔ گو انجن سٹیم سے حرکت کرتا ہے۔ لیکن قاعدے کے موافق حرکت ارادی ڈرائیور کا ثبوت دیتا ہے۔ جو اس پرماتما کو جان لیتا ہے۔ وہ گیانی انسان بہت بولنے والا نہیں ہوتا بلکہ اپنے آتما کے اندر ہی آنند بھوگتا پرماتما سے ہی پریم کرتا اور عالم باعمل ہوتا ہے۔ وہ برہم کے جاننے والوں میں افضل یعنے وید کے جاننے والوں میں وہی افضل ہے جو عالم باعمل ہے۔

اس اگلے منتر میں اُس طریق اور سادھنوں کو بتلاتے ہیں جن سے اُس برہم کا گیان ہوتا ہے۔ جو لوگ برہم کو دیکھنے کے واسطے دور دور ملکوں میں گھومتے ہیں یا جو لوگ یہ اُمید رکھتے ہیں۔ کہ فلاں گورو یا پیر ہم کو پرماتما دکھلا دے گا۔ وہ بہت ہی غلطی پر ہیں۔ گورو راستہ بتلا سکتا ہے۔ دکھلا نہیں سکتا ؎

सत्येन लभ्यस्तपसा ह्येष आत्मा सम्यग्ज्ञानेन ब्रह्मचर्येण नित्यम्। अन्तः शरीरे ज्योतिर्मयो हि शुभ्रो यं पश्यन्ति यतयः क्षीणदोषाः ॥ ५ ॥

پدارتھ:- سَتْیَہ سچ بولنے سچ ماننے اور سچ کرنے سے لبھیہ

سے جانا جاتا ہے तपसा اندریوں کو وشیوں سے روکنے اور سردی گرمی بھوکھ پیاس
وغیرہ کے برداشت کرنے हि نشچے کرکے एष یہہ آتما جیو آتما یا پرماتما सम्यग्ज्ञानेन
ٹھیک طور پر جو شے جیسی ہو اس کو ویسا ہی جاننا چاہیے ब्रह्मचर्येण ہمیشہ وید کے
موافق آٹھ قسم کے کام وغیرہ سے الگ رہنے سے नित्यम् ہمیشہ سے یہی قاعدہ ہے
अन्तः शरीरे اس شریر کے اندر پرماتما کے درشن ہوتے ज्योतिर्मयः وہ پرکاش
سروپ اس میں اگیان اور اندھیرے کا پتہ بھی نہیں हि نشچے کرکے शुभ्रः شدھ ہے
यम् جس کو पश्यन्ति دیکھتے ہیں यतयः سنیاسی لوگ क्षीणदोषाः جن کے
مل وکشیپ اور آورن دوش ناش ہو گئے

ارتھ:- جو انسان سچائی پر عمل کرتا ہے یعنی سچ ہی بولتا اور سچ مانتا اور سچ ہی کرتا ہے وہ آتما کو جان سکتا ہے۔ لیکن وہ انسان سچائی پر عمل نہیں کر سکتا جو تپ کا عادی نہیں جس سے سردی گرمی بھوکھ و پیاس اور اندریوں کو وشیوں سے روکتا ہے۔ جو تکلیف ہوتی ہے اس کو برداشت کرنے کی عادت نہیں پیدا کر لی۔ یہ برت کی عادت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ ٹھیک ٹھیک گیان نہ ہو۔ کیونکہ جو جانتا ہے کہ بھوکھ پیاس پرانوں کا دھرم ہے اور میں پران نہیں بوڑھا ہونا اور مرنا شریر کا دھرم ہے۔ میرا نہیں۔ خوشی اور رنج من کا دھرم ہے میرا نہیں۔ اس میں تو برداشت کی طاقت ہو سکتی ہے۔ دوسرے میں نہیں۔ لیکن گیان اس کو ہو سکتا ہے۔ جو شنبہ برہمچریہ کے نیموں کے موافق گورو سے تعلیم پاتے ہیں جن لوگوں نے برہمچریہ برت کا پالن نہیں کیا ان کو ٹھیک گیان نہیں ہو سکتا اور جن کو ٹھیک ٹھیک گیان نہ ہو وہ تپ نہیں کر سکتے ان کو سہل پسندی گھیرے رہتی ہے۔ اور جو سہل پسند ہیں۔ سچائی پر عمل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ سچے کو بہت سی پریکشاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جیسے اول سونا آگ میں جلایا جاتا ہے۔ کبھی صراف کو دکھایا اور کسوٹی پر گھسایا جاتا ہے کبھی کاٹ کر دکھایا جاتا ہے۔ ایسے ہی سچائی کی پریکشا ہوتی ہے۔ جو ان امتحانوں میں پاس ہو جاتا ہے وہ اپنے شریر کے اندر جا کر اسی طرح پرکاش سروپ کو جس میں کسی قسم کی میل یا اندھیرے کا نام و نشان نہیں۔ اور جو شدھ ہے جس کو عام لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ وہ سنیاسی لوگ

نے من کی برتیوں کو قابو کر کے اہنکار کے پردہ سے علیحدہ ہو کر اُس کو دیکھنا چاہتے ہیں اُنکو یہاں ہی اپنی بُدھی کے اندر موجود نظر آتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ پرماتما کو دیکھنے کیواسطے کہیں دور جانیکی ضرورت نہیں۔ بلکہ اندر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ پرماتما کو باہر تلاش کرتے ہیں اُن سے پرماتما بہت ہی دور ہیں۔ اور جو اندر دیکھتے ہیں اُن کے بالکل پاس ہیں بیرونی نظر سے دیکھنے والوں کو وہ کسی حالت میں مل نہیں سکتے اندر دیکھنے والے اُن کو ہمیشہ دیکھتے ہیں۔

न चक्षुषा गृह्यते नापि वाचा नान्यैर्देवैस्तपसा कर्मणा वा। ज्ञानप्रसादेन विशुद्धसत्त्वस्ततस्तु तं पश्यते निष्कलं ध्यायमानः॥८॥

پدارتھ: न نہیں चक्षुषा آنکھوں سے اُسے کوئی دیکھ سکتا کیونکہ وہ لامحدود اور سب سے لطیف ہے न نہیں अपि بھی वाचा زبان سے اُس کے گنوں کی حد پا سکتا ہے न نہیں अन्यैः देवैः دوسرے اندریوں کے ذریعہ سے तपसा تپ سے कर्मणा वा کرم سے تپ اور کرم سے بھی وہ نہیں دیکھا جاتا ہے ज्ञानप्रसादेन گیان کے اندر جو راگ دویش وغیرہ نقص موجود ہیں جب یہ نقص دور ہو جائیں विशुद्धसत्त्व صاف شیشہ کی طرح من شدھ ہو جاوے اُن میں کسی قسم کی خواہش یا نفرت کا سنسکار موجود نہ ہو ततः تب तु ہی तम् اُس پرماتما کو पश्यते دیکھ سکتے ہیں निष्कलम् نراکار اور لاانتہا کو ध्यायमानः دھیان کرتے ہوئے۔

ارتھ: ۔ چونکہ پرماتما نراکار ہے۔ اس واسطے اُس کو آنکھ دیکھ نہیں سکتی چونکہ وہ بہت ہی نزدیک ہے اس واسطے بھی آنکھ دیکھنے میں مجبور ہے۔ چونکہ بہت بڑا ہے۔ اس واسطے بھی آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور نہ ہی زبان اُس کے گنوں کی حد کو کہہ سکتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی دوسری اندری یعنے حواس کان اور ناک اور رسنا اور توچا اُس کو محسوس کرنے کا سبب ہو سکتی ہے۔ نہ ہی اُس کو صرف تپ کرنے یعنے سردی گرمی بھوک پیاس اور دیہی

قسم کی تکلیف برداشت کرنے سے جان سکتے ہیں نہ ہی کرم ہے اُس کا گیان ہو سکتا ہے ۔ بلکہ اگیان کے دوشوں سے رہت ہو کر جب بدھی خرابیوں سے صاف ہو جاتی ہے ۔ یعنے من میں چول وکشیپ آورن وغیرہ نقص ہیں یہ بالکل دور ہو جاتے ہیں تب اُس شدھ من سے دھیان کرتا ہُوا اُس کو دیکھ سکتا ہے ؛

سوال :۔ دھیان کرتا ہوا کس سے دیکھتا ہے ۔ کیونکہ تمام اندریوں کا وہاں تک نہ پہونچنا تو ظاہر کر چکے ہیں :۔

جواب :۔ اندریاں باہر کی چیزوں کے دیکھنے کے واسطے ہیں اُن سے اندر نہیں دیکھا جاسکتا ۔ اس واسطے جو اندر دیکھتا ہے ۔ وہ کسی بھوتک اندری یا من سے نہیں دیکھا جاتا ہے جیو آتما کی سوبھاوک شکتی جو بدھی ہے ۔ اُس سے دیکھا جاتا ہے ؛۔

سوال :۔ نراکار کس طرح دیکھ سکتے ہیں ؟

جواب :۔ نراکار کے معنے مفرد کے ہیں ۔ کیونکہ آکار کہتے ہیں مقررہ چیزوں کے مجموعے کو جس کا دوسرا نام مرکب ہے ۔ اور جس میں ترکیب نہ ہو وہ نراکار یعنے مفرد ہے پس مفرد اور مرکب اشیاء اپنے گنوں سے گرہن کی جاتی ہیں جس کے دیکھنے کے واسطے جو سادھن مقررہ ہے ۔ اُسی سے وہ دیکھا جاتا ہے ۔ دوسرے سے نہیں دیکھ سکتے ؛

एषोऽणुरात्मा चेतसा वेदितव्यो यस्मिन् प्राणः पञ्चधा संविवेश। प्राणैश्चित्तं सर्वमोतं प्रजानां यस्मिन् विशुद्धे विभवत्येष आत्मा ॥९॥

پدارتھ :۔ अात्मा ہے سو کشم لطیف چھوٹا अणु एष سب میں یا پک चेतसा پاکیزہ گیان سے جو ہر قسم کے نقص سے بری ہو वेदितव्यः جاننے کے لایق ہے ۔ اور طرح سے نہیں यस्मिन جس کے اندر प्राणः پران وایو पञ्चधा پانچ قسم کے پران ۔ اپان ۔ دیان ۔ سمان ۔ اودان نام والے ۔ संविवेश ٹھیک طور پر داخل ہو رہے ہیں ۔ प्राणैः پران اور من کے سہارے کام کرنے والی اندریوں کے ساتھ सर्वम् چِتّم اسنتہ کرن سب قسم کے یعنے

من اندرس کے منکوں میں تاگے کی طرح پرویا ہوا ہے ओतम

प्रजानाम پرجاناں مخلوق کا یاسمن جس شریر کے اندر विशुद्ध صاف ہونے

سے یعنے تین قسم کی اشنانہ اور راگ دویش کے علیحدہ ہونے سے विभवति اپنے

سروپ کو ظاہر کرتا ہے۔ एषः یگیوں کو پرتیکش ہونیوالا۔ आत्मा پرماتما۔

اشکل و صاف لطیف آتما کو عقلی نظر سے دیکھ سکتے ہیں جس شریر کے اندر پانچ

قسم کے پران یعنے پران۔ اپان۔ ویان سمان۔ اودان نام واسطے ٹھیک طور پر

داخل ہو رہے ہیں یہ پرانوں سے تمام اندریاں اور چار قسم کے اندرونی ادتار

یعنے من بدھی اور چت واہنکار اس طرح پروئے ہوئے ہیں جیسے۔ الگ منکوں میں

دتاگا پرو دیا ہوتا ہے۔ جس شریر کے اندر چت یا انتہ کرن تمام قسم کے نقصوں سے صاف

ہو جاتے ہیں یعنے من میں میل یعنے دوسروں کا نقصان چاہنا چنچلتا بوقت خواہش

کا بڑھتے جانا۔ آورن اہنکار سے اپنی ننگائی اور حالت کو محسوس نہ کرنا بلکہ بہت بڑا مان

لینا اور اگیان سے چیزوں کے سروپ کو ٹھیک طور پر جیسی وہ ہیں۔ دیسا نہ جاننا۔ بلکہ اور

کا اور جاننا یہ سب خرابیاں جب دور ہو جاتی ہیں۔ تب وہ پرماتما چت میں اپنا پرکاش

کرتے ہیں جس طرح جب کسی بڑے افسر نے آنا ہوتا ہے۔ تو تمام شہر کی صفائی کراتے ہیں

تمام بازاروں میں روشنی کرتے ہیں کیونکہ۔ ایک بڑے افسر نے آنا ہے۔ ایسے ہی جو

انتہ کرن اندھیرا ہے۔ جو میلا ہے۔ اس جگہ پرماتما کے درشن نہیں ہو سکتے۔ بلکہ جو

صاف اور روشن ہے۔ اس چت میں پرماتما کے درشن ہوتے ہیں ۔

यं यं लोकं मनसा संविभाति विशुद्धसत्त्वः कामयते यांश्च कामान्‌। तं तं लोकं जयते तांश्च कामांस्तस्मादात्मज्ञं ह्यर्चयेद्‌ भूतिकामः ॥ १० ॥

پدارتھ : یم یم جس جس کو لोकं شریر کو मनसा من کے ذریعے

संविभाति دل میں خواہش کرتا ہے विशुद्धसत्त्व

جس کا من راگ دویش چھل کپٹ نمائش دیو کر وغیرہ سے

سوال :- شُدھ من والا گیانی بھی پاپ کر سکتا ہے ؟
جواب :- من سے کام کرتا ہے - اگر گیانی اُس کو ٹھیک راستہ پر چلنے دیگا - تو وہ پاپ نہیں کر سکتا - اگر اُس کی عادت کے خلاف اُس کو روکیگا - تو وہ جس طرح موقعہ ملیگا کرم کریگا - اس واسطے من کی شُدھی کے بعد یوگ کے سادھنوں سے اس کی چنچلتا کو روکنے کی ضرورت عالموں نے تسلیم کی ہے ۔

تیسرے منڈک کا پہلا کھنڈ سماپت ہوا

स वेदैतत्परमं ब्रह्म धाम यत्र विश्वं निहितं भाति शुभ्रम् ।
उपासते पुरुषं ये ह्यकामास्ते शुक्रमेतदतिवर्तन्ति धीराः ॥१॥

پدارتھ :- سः وہ گیانی پُرش جس کی بحث اوپر ہو چکی ہے वेद جانتا ہے एतत یہہ پرتکش परमम सب سے اوتم سب سے لطیف ब्रह्म پرماتما ہے धाम جس کے اندر विश्वं یہہ سارے جگت جو موجود ہیں निहितं قائم ہو کر भाति پرکاش ہو رہا ہے शुभ्रम جو شُدھ ہے - جس کے اندر کسی قسم کی میل کا نشان نہیں उपासते عبادت کرتے ہیں पुरुषं اس پُرش کی ये جو گیانی لوگ हि نشچے کر کے अकामा بلا کسی غرض کے ते وہ گیانی لوگ शुक्रम ویریہ کو एतत یہہ گیانی لوگ अतिवर्तन्ति اُس کی طاقت سے باہر نکل جاتے ہیں یعنی وہ وشئے بھوگ نہیں کرتے धीराः ایسے بُدھی مان لوگ -

ارتھ :- متذکرہ صفات سے موصوف گیانی جان سکتا ہے کہ سب سے لطیف پرماتما کس جگہ پر درشن دیتے ہیں جس پرماتما میں یہہ سارا جگت قائم ہو کر پرکاش کرتا ہے سوائے پرماتما کے جگت کی ہستی کا نظر آنا محال ہے - کیونکہ جگت میں دو گُن سنیوگ اور دیوگ کام کر رہے ہیں - جو آپس میں ضد ہیں - ایک سے پیدائش ہوتی ہے - اور دوسرے سے ناش یہہ دونوں ایک ہی پرکرتی میں رہنے والے گُن تو جُڑ نہیں سکتے ہیں

ایک ہی مانا جاتا ہے۔ مانے میں سوبھاؤ گن سمبندھ مان کر بھی دنیا کا کام نہیں چل سکتا اور نہ ہی وہ لوگ مانکر چل سکتا ہے۔ لہذا شدھ سروپ پرماتما ہی سنسار میں پرکاش کرتے جو اس پرماتما کی نشکام طور پر اوپاسنا کرتا ہے۔ وہ سنسار کے وشیوں میں نہیں پھنستا۔ وہ وشیوں کو نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی ساری شکتی پرماتما کی اوپاسنا یعنے بھگتی اور گیان میں خرچ کرتا ہے۔

कामान् यः कामयते मन्यमानः स कामभिर्जायते तत्र तत्र।
पर्याप्तकामस्य कृतात्मनस्तु इहैव सर्वे प्रविलीयन्ति कामाः

پدارتھ :- कामान् خواہشوں کو यः جو منش कामयते چاہتا ہے स وہ منشیہ कामभि خواہشوں کے سبب سے जायते پیدا ہوتا ہے तत्र तत्र اُس اُس جگہ جہاں کی خواہش کی تھی पर्याप्तकामस्य جس نے کامناؤں یعنے خواہشوں کو پورا کر لیا ہے۔ اب اسے کوئی خواہش باقی نہیں कृतात्मनः جس کی آتما کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ سے علیحدہ ہو گئی ہے तु اُس کے इह اس سنسار میں सर्वे سب ہے प्रविलीयन्ते اپنے اپنے جس میں شامل ہو جاتی ہیں कामा اُس کی خواہش۔

ارتھ :- جو انسان دنیا کی خواہشوں میں پھنسا ہوا اور رات دن خواہش ہی کرتا رہتا ہے وہ اپنی خواہشوں کے موافق بار بار جنم لیتا ہے۔ اگر گھوڑے کی خواہش ہے۔ تو گھوڑے کے جنم میں جاتا ہے۔ اگر استری کی خواہش ہے۔ تو استری کا جنم لیتا ہے۔ اگر سورج لوک میں جانے کی خواہش سے کرم کئے ہیں۔ وہ وہاں جا کر جنم لیتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ خواہش سے کام کرنیکا نتیجہ جنم ہے مکتی نہیں جس نے آتما کی خواہشوں سے الگ کر کے کام کرودھ اور لوبھ موہ کو آتما سے دور رہنے دیا ہے۔ اور سب خواہشوں کو پورا کر کے اُن کا انجام سمجھ لیا ہے۔ اور اب اُس کے دل میں کوئی خواہش بھی پیدا نہیں ہوتی ہے اُس کی تمام خواہشیں اپنے اپنے کارن یعنے سبب میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اُس کے ساتھ جا کر جنم ہوتا ہے۔

سوال :- کہ جس قسم کی خواہش کی جاوے۔ ویسا ہی جنم ہوتا ہے۔

جواب :- جس قسم کی خواہش سے یگیہ وغیرہ نیک کرم کئے جاوینگے۔ ویسا ہی جنم

ہونا ممکن ہے ؛

नायमात्मा प्रवचनेन लभ्यो न मेधया न बहुना श्रुतेन।
यमेवैष वृणुते तेन लभ्यस्तस्यैष आत्मा वृणुते तनूं स्वाम्॥

پدارتھ :- न نہیں अयमात्मा یہ جیو آتما یہ پرماتما प्रवचनेन بہت
سے ویاکھیان کرنے سے مل سکتا ہے न نہیں मेधया بدھی سے جانا جاتا ہے
न نہیں बहुना श्रुतेन بہت سی پستکوں کے پڑھنے یا بہت سے کتھا وارتا اور
ویاکھیان کے سننے سے جانا جاتا ہے यम جس پرش کو एष یہ جگت میں
ویاپک پرماتما वृणुते ادھکاری سمجھ کر قبول کرتا ہوں तेन اس پرش کو
लभ्यः گیان ہوتا तस्य اس کے واسطے एष یہ جگت کرتا پرماتما
विवृणुते پھیلا دیتا ہے۔ ظاہر کرتا ہے तनूं پھیلاؤ کو स्वां اپنے

ارتھ :- اس پرماتما کو بہت سے پڑھانے یا اپدیش کرنے و ویاکھیان دینے سے
نہیں جان سکتے اور نہ ہی بدھی سے پرماتما کا گیان ہوتا ہے نہ ہی بہت سے شاستروں
کے سننے سنانے اور پستکوں کے پڑھنے پڑھانے سے پرماتما کو جان سکتے ہیں جس کو
ادھکاری دیکھ کر یہ آتما قبول کرتا ہے یعنے جس نے گیان کرم اور اوپاسنا سے تمام خرابیوں
کو دور کر لیا ہے۔ جس کو سوائے آتما کے جاننے کے اور کوئی خواہش نہیں جس کا سوائے
آتما کے اور بھروسہ نہیں غرضیکہ جس کا سرو ... ل دھن آتما ہی ہے جس کو دوسری طرف
دھیان ہی نہیں جس کی بدھی ننجا برتا استری کی طرح پرماتما ہی کے دھیان میں لگی ہوئی
جس کو اور طرف خیال کرنا بھی دکھ کا سبب معلوم ہوتا ہو سو وہ پرماتما کے جاننے کا ادھکاری
ہے۔ اس کو پرماتما کے درشن ہو سکتے ہیں۔ سارے سادھن ادھکاری بننے کے واسطے ہیں
جب ادھکاری بن جاتا ہے۔ تب پرماتما اس پر اپنے سروپ کا اظہار کر دیتے ہیں۔

سوال :- ایک طرف تو کہا جاتا ہے کہ پرماتما بدھی سے نہیں جانا جاتا۔ دوسری
طرف کہا جاتا ہے کہ پرماتما صرف بدھی سے ہی جانا جاتا ہے۔

جواب :- بدھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک جیو آتما کا سوبھاوک گیان دوسرے

من کی پرورتی من پرورتی سے پرماتما کا گیان نہیں ہو سکتا۔ سوبھاوک بدھی سے سمادھی اور مکتی کی حالت میں گیان ہوتا ہے ؎

नायमात्मा बलहीनेन लभ्यो नच प्रमादात्तपसोवाप्यलिङ्गात
एतैरुपायैर्यतते यस्तु विद्वांस्तस्यैष आत्मा विशते ब्रह्म धाम:

پدارتھ :- न نہیں अयम یہ پرماتما बलहीनेन جس نے برہمچریہ کا سیون کرکے آتمک بل نہیں بڑھایا۔ लभ्य وہ اس کو جان سکتا ہے न نہیں च اور प्रमादात जس نے ابھیمان میں پھنس کر آتم چیتن کی طرف سے لاپرواہی کی ہے तपसा تپ سے بھی اس کو نہیں جان سکتے वा अपि अलिङ्गात: پاکھنڈ سے تمام ویدک دھرم کے نشانوں کو تیاگ دینے سے ہی پرماتما نہیں جانا جاتا एतैः اس برہمچریہ آشرم کو کرنے اور غفلت اور لاپرواہی کو چھوڑنے سچا تپ کرنے وغیرہ- उपाय ان اپایوں سے यतते محنت کرتا ہے यः तु جو کوئی विद्वान گیانی منش तस्य اس کو एषः یوگ سے جاننے لائق आत्मा پرماتما विशते داخل کرتا یاد کھلاتا ہے ब्रह्म سب سے بڑے धाम سب کے رہنے کے ستھان پرمیشور کو۔

ارتھ :- جس انسان نے برہمچریہ آشرم دھارن کرکے اور کرم اور اوپاسنا سے آتمک بل حاصل نہیں کیا۔ اُس طاقت سے خالی منش کو پرماتما کے درشن نہیں ہو سکتے اور جو ابھیمان اور نتیہ کرموں سے لاپرواہ ہیں۔ اُن کو بھی پرماتما کے درشن نہیں ہو سکتے اور نہ ہی نمائشی تپ سے کوئی پرماتما کو جان سکتا ہے۔ اور نہ ہی تمام ویدک دھرم کے نشانوں کو تیاگ کر آزادی سے کوئی اُس کو مان سکتا ہے۔ اگر باقاعدہ برہمچاری بنکر اگیان کو ناش کرکے اور گرہستھ آشرم میں پر اوپکار سے من کو صاف کرکے ان اوپایوں سے جو ویدوں نے بتلائے ہیں جو عالم یعنے گیانی پرش پرشارتھ کرتا ہے۔ تو اُس کو پرماتما اپنے سروپ کا درشن کراتے ہیں۔ یا وہ برہم دھام میں داخل ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پرماتما کے جاننے کے واسطے بہت بڑی طاقت یعنے پرکرتی کے دشمنوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ہر ایک طرف سے وشے آتما کو اپنی طرف کھینچتے ہیں

من وشیوں کی طرف آتما کے جانا چاہتا ہے۔ اگر آتما میں بل نہیں ہے۔ تو من کے
پیچھے لگ جاتا ہے۔ اگر برہم کی اپاسنا کرنے سے آتما بلوان ہے۔ تو وشیوں کے مقابلہ
میں کامیاب ہوکر پرماتما کی طرف لگ جاتا ہے۔

संप्राप्यैनमृषयो ज्ञानतृप्ताः कृतात्मानो वीतरागाः प्रशान्ताः।
ते सर्वगं सर्वतः प्राप्य धीरा युक्तात्मानः सर्वमेवाविशन्ति॥

پدارتھ: संप्राप्य ٹھیک طور پر حاصل کرکے एनम् اس پرماتما پرمیشور کو
ऋषयः وید جاننے والے گیانی یا ویدک کرم کے آچاریہ ज्ञानतृप्ता باہر کے وشیوں
کو چھوڑ کر صرف اندر کے گیان سے ہی جو ترپت کृतात्मा جن کی آتما شدھ ہو گئی
ہیں یعنے ادھرم کی اپادھی سے الگ ہو گئے ہیں वीतरागा جن کا راگ یعنے خواہش
دور ہو گئی ہے ते وہ ودوان لوگ सर्वगं سب کے جاننے والا سب جگہ ویاپک
پرمیشور سب طرف سے सर्वतः प्राप्य پراپت کرکے धीरा آتم درشن کے وچارنے
والے युक्तात्मानः جن کی بدھی من پرماتما سے ملی ہوئی ہے सर्वमेव سب
کارن کاریہ روپ جگت کو आविशन्ति آزادی سے گھومتے یا پراپت ہوتے ہیں۔

ارتھ: اس پرماتما کو پراپت ہو کر وید کے جاننے والے گیانی لوگ جو گیان سے ترپت
ہیں جن کو کسی شے کی خواہش باقی نہیں رہی۔ جن کا آتما باہر کی تمام اپادھیوں سے
صاف ہو گیا ہے جن کا راگ دویش سب ناش ہو چکا ہے۔ جن کو وشیوں کی خواہش چھو
سے جاتی رہی ہے۔ وہ لوگ اس سرو ویاپک سب کے جاننے والے سب جگہ پر
پراپت ہو کر آتم وچار میں لگے ہوئے اور بدھی کو پرماتما کی طرف لگائے ہوئے سب
کارن کاریہ روپ جگت میں سوتنترتا سے گھومتے ہیں۔ ان کو کوئی بندھن نہیں ہوتا
اور کسی جگہ جانے آنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔ اس واسطے وہ آزادی سے آنند
کو بھوگتے ہوئے شانتی سے وچرتے ہیں۔

वेदान्तविज्ञानसुनिश्चितार्थाः संन्यासयोगाद्यतयः शुद्धसत्त्वाः।
ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे॥ ६॥

پدارتھ: वेदान्तविज्ञानसुनिश्चितार्थाः ویدانت کے پستکوں سے پیدا ہونیوالا
جو گیان ہے یعنے اپنشد اور ویدانت درشن سے جو گیان پیدا ہوتا ہے۔ اس سے
جس نے ارتھوں کو نشچے کر لیا ہے संन्यासयोगात् یا تو ویراگ کے ذریعے سے
یعنے ہر ایک سنسارک چیز میں دوش معلوم کرنے سے یا یوگ کے ابھیاس سے من کو
روکنے سے यतयः جنہوں نے اندریوں کو قبضہ میں کیا ہوا ہے۔ اپنے शुद्धसत्त्वाः
بدھی کو تمام قسم کے دوشوں سے صاف کر لیا ہے۔ ते وہ گیانی لوگ ब्रह्मलोकेषु
برہم لوک یعنے برہم درشن میں परान्तकाले مہا کلپ کی میعاد تک یا پراودیا سے پیدا
شدہ سکھ کے انت کال تک परामृताः پراودیا سے موکش یافتہ جو परिमुच्यन्ति
اس حالت سے چھوٹ جاتے ہیں۔ सर्वे سب

ارتھ:۔ جو لوگ ویدانت کے گرنتھوں یعنے اپنشدوں اور ویدانت سوتر وغیرہ کے منتروں اور من سے جیو آتما اور پرماتما اور پرکرتی کے سروپ کو نشچے کر چکے ہیں وہ جیون مکت سنیاس یعنے ویراگ کے ذریعہ سب چیزوں میں دوش دیکھنے یا یوگ کے ذریعہ من ٹھیک کرنے سے یا پرکرتی کے تیاگ اور پرماتما کے یوگ یعنے ملنے سے من کو صاف کر کے اندریوں کو قبضہ میں کرنیوالے مہاتما برہم لوک میں پراپت ہو کر یعنے درشن کر کے پراودیا کے پیدا شدہ گیان کے انت تک پراودیا سے پراپت مکتی کو بھوگتے ہیں اور مہا کلپ یعنے برہم درشن کی آیو پوری ہونے کے بعد پھر سب اس دشا سے چھوٹ جاتے ہیں۔

سوال:۔ پرانت کال کا ارتھ برہم آیو یا مہا کلپ یا پراودیا سے پراپت گیان کا انت کال کس طرح سے ہو سکتا ہے۔

جواب:۔ جب کہ برہم لوک کا ارتھ ہے جس کو شنکر آچاریہ وغیرہ عالموں نے تسلیم کیا ہے تو کاریہ کی آیو بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ برہم اننت ہے۔ اس کی آیو تو نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آیو انتیہ کی ہوتی ہے۔ نتیہ پدارتھوں میں کال کا بیوہار نہیں ہو سکتا اس واسطے جس جگہ برہم کی آیو لکھا ہے۔ اس کا مطلب برہم لوک کی آیو یا برہم درشن کی

اَپنے سے ہے۔ اور برہم درشن پہادرہا سے ہوتا ہے۔ پراد ویدسے پراپت برہم درشن کا اتنت پرانت کہلاتا ہے ؀

गताः कलाः पञ्चदश प्रतिष्ठा देवाश्च सर्वे प्रतिदेवतासु कर्मा-
णि विज्ञानमयश्च आत्मा परेऽव्यये सर्व एकी भवन्ति ॥ ७ ॥

پدارتھ :- गता پراپت کرکے یا حاصل کرکے कला جسم سے تعلق رکھنے والے پران - اندریاں पञ्चदश پندرہ یعنے پانچ پران دس اندریاں प्रतिष्ठा اپنے کارن یعنے علت میں قائم देवा وشیوں کو پرکاش کرنیوالی کال وغیرہ اندریاں सर्वे سب प्रतिदेवतासु آکاش وغیرہ اپنے اپنے کارنوں میں کرموں कर्माणि سے پیدا سنسکار विज्ञानमयः گیان سروپ جس کو علم حضوری وحصولی دونوں ہوں च اور आत्मा جیو آتما परे سب سے افضل अव्यय ناش سے رہت सर्व सब एकीभवंति جمع ہوتے ہیں :-

ارتھ :- مکت ہونے کے بعد جیو آتما کے ساتھ جو پندرہ کلا یعنے پانچ پران اور دس اندریاں ہیں سو سب اپنے اپنے کارنوں میں یعنے پنچ بھوتوں کے اندر شامل ہو جاتی ہیں اور سوکشم شریر کے کارن میں شامل ہو جانے سے سارے کرم بھی ناش ہو جاتے ہیں۔ کرموں کا تعلق تب ہی تک ہے جب تک جیو کو شریر اور انتہ کرن میں اہنکار ہے۔ یعنے آن کو اپنا مانتا ہے اور جب یہ اہنکار نشٹ ہوا تو سارا سوکشم شریر اپنے کارن میں شامل ہو گیا۔ اور کرموں کا سنسکار بھی سوکشم شریر کے ساتھ ہی گیا۔ اور کرموں کے ناش ہونے پر جیو آتما پرماتما کے زیر رہتا ہے۔ اور اس سے سکھ بھوگ کرتا ہے۔

سوال :- کیا مکتی کے کال میں جیو برہم کا بھید دور ہو جاتا ہے ؟

جواب :- جیو برہم میں جو دوری تھی وہ دور ہو جاتی ہے کیونکہ نہ تو دیش کی دوری تھی نہ کال کی صرف گیان کی دوری تھی۔ وہ دور ہو جاتی ہے اور برہم کے گن بھی جیو میں آ جاتے ہیں

यथा नद्यः स्यन्दमानाः समुद्रेऽस्तं गच्छन्ति नामरूपे विहाय ।
तथा विद्वान्नामरूपाद्विमुक्तः परात्परं पुरुषमुपैति दिव्यम् ॥ ८ ॥

پدارتھ:- यथा جیسے नद्यः سیندمانا: بہتے ہوئے समुद्रे سمندر میں अस्तं गच्छन्ति شامل ہو کر چھپ جاتے ہیں नामरूपे نام اور روپ विहाय تیاگ کر یعنے جب دریا سمندر میں مل جاتے ہیں۔ تب اُن کا نام اور روپ دونوں ختم ہو جاتے ہیں۔ तथा ایسے ہی विद्वान گیانی پُرش नामरूपात् نام روپ سے विमुक्तः چھٹکارا پاکر परात्परं لطیف سے لطیف بڑے سے بڑا چیتن سے چیتن पुरुषम् سروویاپک پرماتما उपैति پراپت ہوتا ہے दिव्यम् پرکاش سروپ کو۔

ارتھ:- جس طرح ندیاں بہتی ہوئی سمندر میں جاکر اپنے نام روپ کو تیاگ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی وِدوان گیانی پُرش نام روپ جو شریر کے ہیں۔ جو پیدائش اور ناش والے ہیں۔ ان سب سے چھوٹ کر یعنے شریر کے اہنکار سے علیحدہ ہو کر من اور اندریوں سے تعلق چھوڑ کر اپنے اندر رہنے والی پرماتما کو سوکشم سے سوکشم بڑے سے بڑا گیانی دھنی سے دھنی سُکھی سے سُکھی غرضیکہ ہر ایک صفت میں جو آخری حد ہے۔ جس سے کسی صفت میں کوئی برابری نہیں کر سکتا۔ بڑا تو کیسے ہو سکتا ہے۔ جو پرکاش سوروپ سب کو پرکاش کرتا ہے۔ اس کو پراپت ہوتا ہے۔

"پ یہہ ہے۔ کہ جب تک شریر میں ابھیمان ہے تب ہی تک نام روپ سے تعلق ہے کیونکہ سب نام روپ وغیرہ جیو کے نہیں۔ بلکہ شریر کے ہیں۔ شریر کے نام روپ ہیں ابھیمان کرنا اودیا ہے۔ جب تک دکھ ہے جب پرماتما گیان سے یہ اودیا مٹ گئی تو باہر کی طرف درشٹی دور ہو جانے سے برتی اندر جاکر جو ویاپک پرماتما ہے۔ اس کو پراپت کرتی ہے۔

स यो ह वै तत्परमं ब्रह्म वेद ब्रह्मैव भवति नास्याब्रह्मवित्कुले भवति। तरति शोकं तरति पाप्मानं गुहाग्रन्थिभ्यो विमुक्तोऽमृतो भवति॥

پدارتھ:- सः جو पुरुषः پرماتما کے گیان سے پورن ہو جاوے یعنے پورن برہم گیانی ہو तत् " परमम् سب سے افضل ब्रह्म वेद جانا جاتا ہے ब्रह्मैव برہم

کے گنوں والا ہو جاتا ہے یا برہم ہی ہو جاتا ہے न نہیں अस्य اُس کی کل

अब्रह्मवित् برہم کو نہ جاننے والا कुल کل میں یعنے خاندان میں भवति

ہوتا तरति शोकम् تمام چنتا اور فکر سے چھوٹ جاتا ہے۔ تمام دکھ اور رنج بھاگ

جاتے ہیں۔ हरति पापा پاپوں کے چکر سے چھوٹ جاتا ہے۔ بدھی میں قائم جو اگ

ودیش اور اودیا کی گانٹھ سے विमुक्तः چھوٹ کر अमृतः موکش भवति ہو جاتا ہے

ارتھ:۔ جو اُس پرماتما کو جو سب سے افضل ہے جان جاتا ہے۔ وہ پرماتما کے موافق ہی

ہو جاتا ہے۔ اُس کے خاندان میں برہم کے نہ جاننے والے پیدا نہیں ہوتے۔ وہ تمام

شوک یعنے رنج و فکر کو تر جاتا ہے اور تمام پاپوں سے پاک ہو کر اور من کے اندر جو اگ

ودیش اور اہنکار کی گانٹھیں ہیں۔ اُن سب سے چھٹکارا پا کر مکت ہو جاتا ہے۔

سوال:۔ برہم کے موافق ہو جاتا ہے ایسا کیوں کہا لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ برہم ہی ہو جاتا ہے

جواب:۔ جو ہو جاتا ہے۔ وہ برہم نہیں ہوتا جو نتیہ ایک رس ہے۔ وہ برہم ہے اور

جس میں تبدیلی ہے۔ وہ برہم نہیں ہیں جو برہم کے گیان سے ہوتا ہے۔ اُس میں برہم

سمیپتا ہوتی ہے جس کا کیول جی سے پتہ لگتا ہے۔

तदेतदृचाभ्युक्तम् क्रियावन्तः श्रोत्रिया ब्रह्मनिष्ठाः स्वयं जुह्वत एकर्षिं श्रद्धयन्तस्तेषामेवैतां ब्रह्मविद्यां वदेत शिरोव्रतं विधिवद्यैस्तु चीर्णम्

پدارتھ: तदेतदृचाभ्युक्तम् اس بات میں یہ منتر پرمان ہے क्रियावन्तः وید کے موافق

کرنا کرنے والا श्रोत्रियाः ویدوں کے پڑھنے اور پڑھانے والا گیانی ब्रह्मनिष्ठाः

جن کا من برہم میں لگا ہوا ہے۔ स्वयम् اپنے آپ जुह्वते پھل کی خواہش سے

مبرا ہو کر ہون کرتا ہے एकर्षिम् جس کرم کا ایک ہی وید روپی رشی بتلانے والا ہے

श्रद्धयन्तः شردھا یعنے دلی خواہش کے ساتھ तेषाम् ان کو एव ہی एताम्

اس منڈک اپنشد نام کی ब्रह्मविद्याम् برہم کے گیان کے طریق کو वदेत اپدیش

کرے शिरोव्रतम् سب گنوں کا دھارن کرنا اور ست پرشوں کی عزت کرنا یہ برت

ہے: وید کی آگیا کے موافق यैस्तु جن سے चीर्णम् وہ اس پر عمل کریں گے *

* विधिवत

ارتھ: یہہ اپدیش ویدوں میں بھی کہا ہے۔ جو وید کے موافق عمل کرتا ہو جس نے وید کا پڑھنا پڑھانا اور جاننا سیکھا ہو اور دھرم سمجھتا ہو جس کے دل میں برہم کے جاننے کی پوری خواہش ہو۔ اپنی اچھیا سے وید کے موافق ہون کرنے والا۔ شردھا سے یگیہ کرنے والا ہو ان لوگوں کو اس برہم ودیا کا اپدیش کرے جس نے تپ سے انتہ کرن شدھ نہ کیا ہو جس کا من ایکاگر نہ ہو ان کو اپدیش نہ کرے جن کا برت نہ ہو کیونکہ وہ کبھی دھرم کے کاموں کو نہ چھوڑیں گے اور خراب کام نہ کریں گے۔ اور ان کو اپدیش کرنے سے کامیابی ہوتی ہے۔ جو ادھکاری نہیں۔ ان کو اپدیش کرنے سے کامیابی نہیں ہوتی۔

तदेतत्सत्यमृषिरङ्गिराः पुरोवाच नैतदचीर्णव्रतोऽधीते। नमः परम ऋषिभ्यो नमः परम ऋषिभ्यः॥११॥

پدارتھ:- तत् اسواسطے एतत् یہہ برہم ودیا सत्यम जو تین کال میں رہتی اور رہنے والی ہے ऋषि وید کے جاننے والے अङ्गिरा انگرا نے पुरोवाच پہلے زمانہ میں اپدیش کی تھی न نہیں एतद् یہہ برہم ودیا نہیں پڑھ سکتا۔ नमः परम ऋषिभ्यः پرماتما اور وید کے جاننے والوں کو نمستے नमः परमऋषिभ्यो وید کے اصلی تتو کو جاننے والوں کو نمسکار ہے۔

ارتھ:- پرانے زمانہ میں یہ برہم ودیا انگرا رشی نے رشیوں کو اپدیش کی تھی اور کہا تھا کہ اس برہم ودیا کو وہ منش جس نے برت کے آچرن کرنے کا نیم نہیں رکھا نہ پڑھے۔ کیونکہ جو ادھکاری نہیں اس کو فائدہ نہیں ہو سکتا۔ روگی کو دوائی سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو روگی نہیں اس کے واسطے دوائی مضر ہے۔ ادھکار کے بغیر برہم ودیا فائدہ نہیں کر سکتی۔ آخر میں پرم وید کے جاننے والے رشیوں کو جنہوں نے اس برہم ودیا کا پرچار کیا بار بار نمستے ہو۔

اوم شانتی - شانتی - شانتی -

مانڈوکیہ اوپنشد

معہ

اُردو ترجمہ

برہم وِدیا میں یہ اوپنشد سب سے زیادہ اودیت بادیوں کو پیاری ہے۔ اس اوپنشد پر گوڑپاد آچاریہ جی نے مانڈوکیہ کارکا لکھی ہیں۔ جو نویں ویدانت کی بنیاد سمجھی جاتی ہیں۔ اگرچہ گوڑپاد کی کارکا کے دو پادوں کا ترجمہ پہلے پیش کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس اوپنشد کا معہ باقی پادوں کے ترجمہ پیش کیا جاوے۔ چونکہ ویدانت فلاسفی کے جاننے والوں کے واسطے اوپنشدوں کا ترجمہ بھی اس رسالہ میں مسلسل طور سے نکلتا رہیگا:۔

ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानं भूतं भवद्भविष्यदिति सर्वमोङ्कार एव। यच्चान्यत् त्रिकालातीतं तदप्योङ्कार एव ॥१॥

پدارتھ:۔ ओम ہمارا इति یہ एतद् یہ अक्षरम् نا ش سے رہت ہے इदं یہ सर्वं سب ہے तस्य اس کا उपव्याख्यानं اظہار کرنیوالی ہے۔ भूतं جو گذرا भवत् جو موجود ہے۔ भविष्यत् جو آنیوالا ہے इति یہ सर्वम् سب ہے ओङ्कार एव اونکار ہی ہے यत् جو च اور अन्यत् دوسرے त्रिकालातीतं تینوں کالوں سے مبرا واجب الوجود ہے तत् وہ अपि بھی ओङ्कार एव اونکار ہی ہے

ارتھ۔ ایک لافانی شے اوم ہی ہے۔ جو کچھ جگت نظر آتا ہے۔ سب اس کا اظہار کرنیوالا ہی ہے۔ گذشتہ موجودہ اور مستقبل سب اونکار ہی ہے۔ اور

تین کالوں سے مبرا جو برہم یا پرکرتی یا جیو جوست سروپ ہیں - وہ سب بھی اونکار
ہی ہیں - کیونکہ شکتی اور شکتی والا دو نہیں ہوتے - ایسے ہی پرکرتی اور جیو پرماتما
کی شکتی کہنے سے پرماتما کے ساتھ ہی آجاتے ہیں - پرماتما ایک ہی ہے ایسی
پرماتما کی پرجا جیو آتما اور اس کی ملکیت ازلی مل کر ہی پرماتما بنتا ہے - جیسے
تین اکشر مل کر اونکار بنتا ہے - ایسے ہی تین چیزوں سے پرماتما اونکار کہلاتا
ہے - اگر ویاپیہ پرکرتی نہ ہو - تو پرماتما کو ویاپک یعنے آتما نہیں کہہ سکتے - اگر
شریر میں ویاپک جیو آتما نہ ہو - تو بھی پرماتما نہیں کہہ سکتے - اس واسطے اونکار
کے اندر ہی سب آجاتا ہے - سب اونکار کی ویاکھیا ہی ہیں جیسے راجا کی پرجا
اور ملکیت راجہ کی بزرگی بتلانیوالی ہوتی ہیں - ایسے ہی جیو کے اسنکھیہ ہونے
اور پرکرتی کے مہان ہونے سے پرماتما کی خوبی کا ہی اظہار ہوتا ہے - جو کچھ گذر چکا
ہے - اس کی پیدائش قیام اور موت پرماتما کی ہستی کا اظہار کرتی ہے - جو کچھ
موجود ہے - اس کی پیدائش مقام اور فناہ پرماتما کی ہستی کا اظہار کر رہی ہے
جو مستقبل میں ہوگا - وہ بھی اسی کام کو کریگا - غرضیکہ کاریہ کارن پرکرتی اور جیو
سے اوم ہی کا اظہار ہوتا ہے - اس واسطے سب اوم ہی کی مہما سمجھنی چاہیئے -

सर्व्वं ह्येतद् ब्रह्मायमात्मा ब्रह्म सोऽयमात्मा चतुष्पात्
॥२॥

پدارتھ :- सर्वं سب हि نشچے کرکے یقینی طور پر एतद् یہ ब्रह्म
پرماتما ہے अयमात्मा یہ جو میرے اندر ویاپک ہے ब्रह्म پرماتما
ہے सो اس سے अयमात्मा آتما चतुष्पात् چار حصوں والا ہے

ارتھ :- یہ سب جگت جو کچھ نظر آتا ہے - گیانی کی نظر میں برہم کی شکتی ظہور
ہونے سے برہم ہی ہے - یوگی سمادھی کی حالت میں اپنے اندر دیکھتا ہوا پرماتما
کے آنند کو محسوس کر کے کہتا ہے - کہ یہ جو مجھ میں ویاپک ہے - یہ برہم ہی ہے
سو یہ آتما چار پاد والا ہے - گیانی پرش جب سنسار میں جگت کے فنا ہونے کے

سوپنی بامٹے کو دیکھتے سے قدرت خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کا تعلق برہم سے ہے جب سوپن کی حالت میں دیکھتا ہے۔ تو، ماں بھی برہم کی کاریگری کا پتہ لگتا ہے۔ جو چیزیں جاگنے کی حالت میں دیکھی ہوتی ہیں۔ ان کے سنسکار جو من پر قائم ہو چکے نظر آتے ہیں جب حالت خواب غفلت میں سو جاتا ہے۔ تب بھی برہم سے ہی آنند حاصل کرتا ہے جس سے سنسار میں رہتے ہوئے بھی دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ جب مکتی میں شریر کو تیاگ دیتا ہے تب بھی برہم سے ہی آنند حاصل کرتا ہے۔ یہ برہم کے چار پاد ہیں۔ سدسری) پر کرتی ستیہ ہے۔ جیو ست چت ہے۔ برہم سچدانند اور سوتنتر ہے۔ یہ ست چت آنند اور سوتنترتا برہم کے چار پاد ہیں۔ اب اپنشد کا اس کو اپنے شبدوں میں بتلاتے ہیں۔

जागरितस्थानो बहिप्रज्ञः सप्तांग एकोनविंशतिमुख:
स्थूलभुग्वैश्वानरः प्रथमः पादः ॥ ३ ॥

پدارتھ। जागरितस्थानो جاگنے کی حالت یعنے استھول شریر جس کا استھان ہے बहिप्रज्ञः جس کی بدھی باہر کی طرف کام کرتی ہے सप्तांगः سات ہیں جس کے (انگ یعنے اعضاء) एकोनविंशतिमुखः انیس جس کے منہ ہیں स्थूलभुग् جو استھول وشیوں کو بھوگتا ہے वैश्वानरः جو تمام نردن کو بھوگنے والا ہے प्रथम पादः پہلا پاد ہے۔

ارتھ:۔ اب برہم کے چار پاد منلا کر اس کی تقسیم بتلائی ہے جس میں جیو جاگنے کی حالت میں کام کرتا ہے جس کی بدھی باہر کی طرف لگی ہوئی ہوتی ہے جس کے سات انگ اور انیس مکھ ہیں جو استھول وشیوں کو بھوگنے والا ہے وہ ویشوانر نام والا برہم کا پہلا پاد کہلاتا ہے۔

سوال:۔ کیا نراکار جین کے بھی پاد ہو سکتے ہیں۔

جواب:۔ گو برہم کے پاد نہیں سکتے۔ لیکن سمجھانے کے واسطے کلپنا کرتے ہیں۔ کہ جیو کی اوستھاؤں کے لحاظ سے برہم کا گیان بھی چار رکنوں میں بٹا ہوتا ہے

جس وقت جیو جاگتا ہے۔ اور اپنی بدھی کو باہر کے وشیوں کی طرف لگاتا ہے جب
جیو کا سات انگوں اور اونیس مکھوں سے تعلق ہوتا ہے جب وہ ستھول شریر کا ابھیانی
ہونے سے ستھول وشیوں کو بھوگتا ہے۔ اس حالت میں جو کسی سیکنڈ میں جیو کا
برہم سے تعلق ہوتا ہے اُس برہم کو ویشوانر کے نام سے پکارتے ہیں۔ کیونکہ اُس وقت
جگت کے لوگ وشے بھوگ کرتے ہوئے برہم کے آنند کو وشیوں کا آنند تصور کرتے
ہیں۔ چونکہ وہ آنند بہتر نہیں ہوتا۔

سوال - جیو کے اونیس مکھ کون سے ہیں

جواب - پانچ گیان اندریاں اور پانچ کرم اندریاں اور پانچ پران اور من بدھی
چت اور اہنکار یہ سب جیو کے مکھ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح مکھ کے ذریعہ سے کھانا
کھاتے ہیں۔ ایسے ہی ان اندریوں وغیرہ کے لحاظ سے جیو باہر کے سُکھوں کو بھوگتا
ہے کبھی اس کو سُکھ محسوس ہوتا ہے۔ کبھی دُکھ اور بھوگ ہوتا ہے۔ اگر یہ اونیس نہ ہوں
تو جیو بیرونی گیان یعنے علم حصولی کو پراپت نہیں ہو سکتا صرف علم حضوری جو اس کا
ذاتی خاصہ ہے وہی گیان اُس کو گیان ہوتا ہے۔

سوال - دوسرے شاستروں میں سترہ تتو سوکشم شریر میں مانے گئے ہیں اُنیس
یہاں پر بتلائے ہیں۔ اس کا کیا سبب ہے۔ اور صحیح کونسا ہے۔

جواب - اس میں انتہکرن کی چار برتیاں ہیں۔ ایک من برتی جبکہ انتہکرن ترکوں
کے ذریعہ سے کسی شے کے ہونے نہ ہونے ست اَست سُکھ دُکھ کے سبب وغیرہ
ہونے کی تحقیقات کرتا ہے۔ اُس حالت کا نام من ہے دوسرے جب انتہکرن
اندریوں کے ساتھ باہر کی چیزوں کا گیان یعنے علم حصولی حاصل کرتا ہے۔ اُس کا نام
بدھی ہے۔ اور جب کسی شے کا چنتن یعنے وچار کرتا ہے۔ جیسے کوئی آدمی سوچتا
ہے۔ کہ اس وقت میرے پاس دس روپیہ ہے۔ اس سے بیوپار کر کے دس ہزار
کرونگا۔ پھر ایک لاکھ روپیہ کرونگا۔ پھر ایک لاکھ روپیہ سے ایک باغ بناؤں گا
اس میں تمام ملک سے جمع کر کے عمدہ عمدہ پھل لگاؤں گا۔ وہ آئندہ آمدنی سے

ملاوٹوں کا دوسرا قسم کی حالت کا نام چت ہے۔ چوتھے جب اپنی ہستی کا اور اس کے متعلق چیزوں کو اپنا اپنا ہونا اظہار کرتا ہے۔ اس حالت کا نام اہنکار ہے۔ بعض آچاریوں نے من اور چت بدھی اور اہنکار کو ایک مان کر کیونکہ ان حالتوں میں بہت ہی کم فرق ہے۔ ایک تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن ویدانت شاستر جس کا مشن ہی علم روحانی کا پرچار کرنا ہے۔ اس تھوڑے فرق سے بھی علیحدگی ظاہر کر دی ہے تاکہ باریک سے باریک فرق بھی معلوم ہو جائے۔

سوال - انتہکرن یعنے من بدھی چت اور اہنکار نتیہ ہیں یا انتیہ ہیں۔

جواب - ان کے دو بھید ہیں۔ ایک شکتی دوسرے کرن۔ شکتیاں سب جیو آتما کا خاصہ ہونے سے نتیہ ہیں۔ اور کرن سب کاریہ یعنے پیدا شدہ ہونے سے انتیہ ہیں۔

سوال - جبکہ جیو کی شکتیاں کم زیادہ ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں جس سے ان کا وکار ہونا تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور جو شے وکار والی ہوتی ہے وہ پیدا شدہ ہوتی ہے۔ اس واسطے وہ شکتیاں پیدا شدہ ہیں۔ چونکہ شکتیاں جیو آتما کا ذاتی خاصہ آپ نے تسلیم کیا ہے۔ اور وکار والی یعنے متغیر ہونے سے فانی ہیں۔ اس واسطے جیو آتما بھی پیدا شدہ اور فانی ہی تسلیم کرنا پڑے گا

جواب - جیو آتما کی شکتی بڑھتی گھٹتی نہیں۔ بلکہ اس کے سادھن یعنے کرن بڑھتے گھٹتے ہیں۔ دوسرے شکتی کا کم زیادہ اظہار جیو آتما کے ارادہ سے ہوتا ہے۔ پس سادھن اور ارادہ میں تغیر ہے۔ نہ کہ جیو آتما کی شکتی میں۔ مثلاً ہم کبھی تو بچوں کے زور سے طمانچہ مارتے ہیں۔ جبکہ وہ قصوروار ہوتے ہیں اور بعض حالتوں میں پیار سے بہت ہلکا مارتے ہیں۔ کیا ان دونوں حالتوں میں ہماری طاقت میں فرق ہوتا ہے۔ یا ارادے میں۔ ایسے ہی بعض حالتوں میں آنکھ سورج کی روشنی میں دیکھتی اور پہاڑ پر سے دیکھتی ہے۔ تو چاروں اور سو کوس کے دریا، مکان نظر آتے ہیں اور چراغ کی روشنی میں، یا کوٹھڑی کے اندر گھس کر دیکھتے ... یا کوٹھی کے باہر

کی اشیاء بھی نظر نہیں آتیں۔ کیا یہ سادھنوں کی کمی بیشی ہے۔ یا آنکھ کی
شکتی کی بیس سادھن متغیر ہونے سے انقیہ ہیں۔ اور شکتیاں ایک رس
یعنے غیر متغیر ہیں۔ مگر اندریوں کی شکتی سادھنوں (اداداوی) سے دور گیان
اندریوں کے سادھنوں سے کم و بیش معلوم ہوتی ہے۔ در حقیقت وہ ایک
رس ہے۔ اس واسطے غیر متغیر ہونے سے شکتی پیدا شدہ نہیں۔ اور نہ ہی ان
شکتیوں کا مخزن جیو آتما پیدا شدہ ہے۔

سوال۔ بہت سے لوگ جیو کو مایا کی کاریہ ادویا اوپادھی سے یا اس انتہکرن
کے سے ڈھپنا ہوا مانتے ہیں۔ اور انتہکرن کے ناش سے جیو کا ناش تسلیم
کرتے ہیں۔

جواب۔ یہ صرف علم روحانی یعنے برہم ودیا یا ویدانت شاستر کی ناواقفیت
کے سبب سے ہے۔ کیونکہ مایا کا کاریہ انتہکرن اوپادھی کس نے بنایا اور کس
کے واسطے بنایا۔ اگر کہو برہم نے اپنی مایا سے بنایا۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ برہم
فاعل بالطبع ہے یا بالارادہ ہے۔ اگر کہو فاعل بالخاصہ ہے۔ تو جیو نتیہ ہو جاوے گا
اس کا ناش ماننا جہالت ہوگی کیونکہ برہم اپنے سوبھاؤ سے انتہکرن بناتا ہی رہیگا۔
اور اس اوپادھی سے ڈھپنا ہوا ہونے سے جیو بھی بنا رہیگا۔ اگر برہم فاعل بالارادہ
ہے۔ تو ارادہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ مفید اور غیر حاصل شے کو حاصل کرنے کا حاصل
اور مضر شے کو ناش کرنے کا۔ اب جس شے یعنے انتہکرن کو برہم نے بنایا تو اسکا ارادہ
کیا۔ وہ اس کے واسطے مفید ہونا لازمی ہے۔ مفید وہ شے ہوتی ہے۔ جو نقص کو دور
کرے۔ یا کمی کو پورا کرے۔ اب برہم نے اپنے کس نقص کو دور کرنے اور کس کمی
کو پورا کرنے کے واسطے انتہکرن بنایا۔ اس کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ کیونکہ برہم میں
نہ تو کمی ہے۔ اور نہ ہی کوئی نقص۔ جب انتہکرن کے بنانے کی ضرورت ہی نہیں
معلوم ہوتی۔ تو ارادہ سے یہ کاریہ اوپادھی پیدا ہی نہیں ہو سکتی جس سے جیو
کا پیدا ہونا اور ناش ہونا اشبھ معلوم ہوتا ہے۔ لہذا جیو کو انادی ماننا

کیا گیا ہے۔ چونکہ جیو بغیر انتہکرن کے نہ تو اپنے سروپ کو جان سکتا ہے
اور نہ ہی برہم کے آنند کو حاصل کر سکے۔ جو سادھن ہیں وہ کر سکتا ہے
اس واسطے جیووں کے واسطے مایا سے اپنی دیا کے سبب انتہکرن اور
سب جگت بناتا ہے۔

سوال۔ برہم میں انتہکرن کے نہ ہونے سے مایا کے گنوں کو بھوگنے کی
تمنا نہ تھی۔ اس واسطے اس نے انتہکرن کو بنا کر اپنی اس کمی کو پورا کیا۔

جواب۔ چونکہ انتہکرن سے سروگیہ برہم ایکدیش ہو گیا جس سے برہم میں نقص
پیدا ہو گیا ہے۔ اور کوئی کام نقص پیدا کرنے کے واسطے کیا نہیں جاتا۔ لہذا یہ
خیال صحیح نہیں۔ دوسرے بھول سکھ دکھ بدھی کا کام ہے۔ دکھ بھوگنے کی کسی
کو خواہش نہیں ہوتی۔ اور سکھ پرکرتی کا گن نہیں اس واسطے دکھ سروپ پرکرتی کے
گنوں کے بھوگنے کے لائق نہ ہونا خوبی ہے۔ کمی نہیں پس خوبی کو دور کرنے اور نقص
کو پیدا کرنے کے واسطے کوئی عقلمند انسان بھی کام نہیں کرتا۔ تو سروگیہ برہم کس طرح
کر سکتا ہے۔ پس برہم کا جیو بنانے کو نقص بتانا ہے جو ناممکن ہے۔ اپنی اودیا
برہم میں نہیں آ سکتی جس سے وہ آنند سروپ ہو کر دکھ بھوگنے کی خواہش سے سروگیہ
ہو کر ایکدیشی ہو جاوے کیونکہ ایسا وید کے خلاف ہے۔ اس واسطے صحیح نہیں۔
دوسرے برہم نے انتہکرن کس سے بنایا۔ اگر کہو مایا سے۔ تو مایا گن ہے۔ یا
دربیہ یعنی صفت ہے یا موصوف اور نتیہ ہے یعنی واجب الوجود ہے۔ یا انتیہ یعنی
ممکن الوجود ہے۔ اگر کہو واجب الوجود ہے۔ تو ادویت سدھانت گر گیا کیونکہ
برہم کے ساتھ مایا بھی نتیہ ہو گئی۔ اگر کہو ممکن الوجود یعنی انتیہ ہے۔ تو اس کو برہم
نے کس سے بنایا۔ اگر مایا کا اوپادان کارن یعنی علت مادی اور کوئی
بتلاؤ گے۔ تو اس کی نسبت بھی تمام یہی اعتراض ہونگے۔ اگر مایا کو برہم کی صفت
مان کر ادویت بتلاؤ گے۔ تو صفت سے موصوف پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کے واسطے
دنیا میں ایک بھی مثال نہیں مل سکتی جہاں صفت سے موصوف پیدا ہوتا نظر آوے

سوال - کیا تم برہم کی ادویت نہیں مانتے

جواب - ہم برہم کو ادویت اس طرح مانتے ہیں کہ وہ ایک ہے - اس کا ایشوریہ یا ملکیت پرکرتی یا مایا بھی ویسی ہے - کسی مالک کی ملکیت اس کی شریک نہیں ہو سکتی - اس واسطے پرکرتی کی موجودگی میں اس کا مالک برہم ادویت ہی بنا رہتا ہے - دوسرے جو برہم راجا ہے جیو اس کی پرجا ہے - کسی راجا کی پرجا بھی اس کی ملک شریک نہیں کہلا سکتی - بلکہ ملکیت اور پرجا اس راجا کو حقیقت میں راجا پیدا کرنے والی ہوتی ہیں - ورنہ بلا پرجا اور ملکیت کے راجا شاہ شطرنج سے زیادہ کیا وقعت رکھ سکتا ہے - اگر راجا ازلی ہوگا - تو اس کی ملکیت اور پرجا بھی ازلی ہوگی جس کی ملکیت اور پرجا ازلی نہ ہو - وہ مصنوعی راجا ہوگا - گو وہ راج اس نے خرید کیا ہو - لیکن ازلی راجا کسی طرح نہیں کہلا سکتا -

سوال - یہ تمام علما کا مسئلہ ہے - کہ برہم سجاتی وجاتی اور سوگت بھید سے خالی ہے یعنی نہ تو برہم کا ہم جنس کوئی ہے - نہ غیر جنس اور نہ ہی اس میں اندرونی تفریق جیسے ایک جسم کے اندر ہاتھ پاؤں ناک وغیرہ بنے ہوتے ہیں - موجود ہے اگر جیو اور پرکرتی کو برہم سے الگ ست مانا جاوے - تو وجاتی بھید تو موجود رہا - جس سے سدھانت بگڑ جاتا ہے؟

جواب - اول تو برہم میں جاتی ہی نہیں - کیونکہ جاتی بہتوں میں ہوتی ہے - اور برہم ایک ہے جس میں جاتی کا لکشن پایا نہیں جاتا - دوسرے جاتی کا نشان آکرتی یعنی شکل ہے - اور برہم نراکار ہے - اس واسطے اس میں جاتی موجود نہیں - جب برہم میں جاتی نہیں - تو سمان جاتی اور علیحدہ جاتی ہو نہیں سکتی - تیسرے وجاتی کا ارتھ یہاں علیحدہ جاتی نہیں بلکہ مخالف جاتی ہے - چونکہ جیو اور پرکرتی برہم کی پرجا اور ملکیت ہے - اس واسطے مخالف ہے نہیں تو وجاتی شے کس طرح ہو سکتی ہے

سوال - سات انگ کون سے ہیں؟

جواب - اگنی اس کا سر چاند - سورج اس کی آنکھیں - وایو پران - وید اس کی بانی یا زبان دشا اس کے شروتر یعنی کان آکاش ناف اور زمین پاؤں ہیں -

سوال) اگنی کو سر اور پرتھوی کو پاؤں کیوں کہا؟
جواب - اگنی ستوگن ہے سب سے اوپر کا حصہ یعنے سر ہے یعنے ستوگن من والے جیو منش جاتی کا سر یعنے سب سے افضل ہیں۔ اور پرتھوی تموگن ہے یعنے پاؤں سب سے نیچے ہے اس واسطے بتلایا کہ تموگنی جیو سب سے نیچے ہیں۔ رجوگنی اور سرت یعنے ملے جلے درمیان میں ہیں۔

स्वप्न स्थानो ऽन्तः प्रज्ञः सप्ताङ्ग एकोन
विंशति मुखः प्रविविक्त भुक्तैजसो द्वितीयः पादः ॥४॥

پدارتھ - स्वप्न स्थानः سوپن یعنے حالت خواب ہے جگہ جس کی अन्तः प्रज्ञः اندر کی طرف ہے بدھی جس کی सप्ताङ्गः سات انگ ہیں एकोनविंशतिमुखः انیس جس کے مکھ ہیں۔ प्रविविक्तभुक् بیرونی وشیوں کے نہ ہونے پر بھوگنے والا ہے तैजसः تیجس نام والا آتما द्वितीयः पादः دوسرا پاد ہیں۔

ارتھ - جس حالت میں جیو آتما خواب دیکھتا ہے اُس وقت اُس کی بدھی یعنے من کے جاننے والی برتی یا اس کا سدبھاؤ گیان سنسار کے بیرونی وشیوں سے تعلق نہ رکھتا ہوا سات انگوں اور انیس مکھ دوارے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اُنہیں چیزوں کو بھوگتا ہے کہ جن کی سنسکار جاگنے کی حالت میں من پر پڑ گئے ہیں۔ اس حالت میں اس کا نام تیجس کہلاتا ہے۔ اور یہ دوسرا پاد ہے۔

سوال - کیا حالت خواب میں وہی چیزیں نظر آتی ہیں۔ جن کے سنسکار جاگنے کی حالت میں پڑ گئے ہوں۔ یا دوسری چیزیں بھی نظر آسکتی ہیں؟
جواب - جاگنے کی حالت میں تو جیو آتما بیرونی چیزوں کے فوٹو اتارتا ہے۔ جس طرح فوٹو گرافر کے کیمرے میں دو شیشہ ہوتے ہیں۔ ایک باہر کا شیشہ و دوسرا اندر کا۔ اور روشنی کی کرنیں اُس چیز کے عکس کو پہلے شیشہ پر ڈالتی ہیں۔ تو وہ اُلٹا پڑتا ہے۔ جب دوسرے شیشہ پر جاتا ہے۔ تو سیدھا ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی جیو آتما فوٹو گرافر کے واسطے پرماتما نے منش کا شریر کیمرہ بنا دیا ہے جس کے باہر کے شیشہ تو اندریاں ہیں۔ اور اندر کا شیشہ من ہے۔ اندریوں کی سہایک روشنی اُن کے وشیوں کا عکس اندر کے

پڑ جاتی ہے - جس سے وہ اُلٹا ہوتا ہے - اور من پر جاکر سیدھا ہو جاتا ہے - جب جیو آتما باہر کے شیشوں کو بند کر دیتا ہے - تو نئے فوٹو اترتے بند ہو جاتے ہیں - صرف جو کچھ فوٹو میں اترا ہوا ہے - اسی کو دیکھتا ہے - جو شے باہر نہ ہوگی - اُس کی تصویر شیشہ پر نہیں آسکتی - جو تصویر شیشہ پر موجود نہ ہو - اس کو کیسے دیکھ سکتے ہیں - لہذا سوپن میں وہی جانا جاتا ہے - جو کہ جاگنے کی حالت میں دیکھا ہوا ہوتا ہے - سوائے جاگرت کے دیکھے ہوئے سنسکاروں کے سوپن میں کچھ نہیں آسکتا - جاگرت جیو آتما کے فوٹو کھینچنے کی حالت کا نام ہے - اور سوپن اُن فوٹوؤں کو دیکھنے کا نام ہے

(سوال) ہم بہت سی چیزیں سوپن میں دیکھتے ہیں - کہ جن کو ہم نے جنم بھر میں کبھی نہیں دیکھا ہوتا -

جواب اگر اس ہی جنم کے سنسکار من میں ہوتے - تو یہ کہنا ٹھیک تھا - لیکن من میں ہزاروں جنموں کے سنسکار موجود ہوتے ہیں - جو دراصل ہماری دیکھی ہوئی چیزوں کے عکس ہوتے ہیں - لیکن ہم کم علمی سے سمجھتے ہیں - کہ وہ ہماری دیکھی ہوئی نہیں - دراصل جب جیو مکتی سے لوٹکر اوّل سرشٹی میں آتا ہے - تب اُس کو نیا من ملتا ہے - اور اس وقت سے لے کر اب تک جس قدر جنم گذرے ہیں - سب کے سنسکار ہمارے اندر موجود ہیں - جس کو یوگی لوگ تو جانتے ہیں - لیکن دوسروں کو گیان نہیں ہوتا -

(سوال) کیا سبب ہے کہ ہمارے اندر جو سنسکار موجود ہیں - اُن کو بھی ہم نہیں جانتے اور یوگی کس طرح جان سکتے ہیں -

جواب - اگر تم ایک کھتہ میں دو فٹ گیہوں بھر دو - اُس کے اوپر دو فٹ چنے ڈال دو - اس کے اوپر دو فٹ جو ڈال دو - اُس کے اوپر دو فٹ مکی - ایسے ہی بیس قسم کے اناج اس کھتے میں بھر دو - پھر اُوپر سے دیکھو - تو سب سے نیچے جو چاول ڈالے ہیں - وہی نظر آئیں گے - نیچے والے سب اناج موجود ہوتے ہوئے بھی نظر نہیں آئیں گے - ایسے ہی سنسکاروں کی حالت ہے - جو نزدیک کے ہوتے

ہیں۔ وہ یاد رہتے ہیں۔ جس قدر دیر ہوتی جاتی ہے۔ وہ شئے پڑنے والے
کے نیچے دبے جاتے ہیں۔ جس کو عام نظر دیکھنے والے نہیں محسوس کر سکتے۔ جو
کسو کر دیکھتا ہے۔ اُسی کو معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ یوگی کا من اور وچار شکتی درست
ہوتی ہے۔ اسی واسطے وہ ان سنسکاروں کو معلوم کر سکتا ہے۔ جیسا کہ مہاتما
کرشن نے ارجن سے کہا تھا۔ کہ اے ارجن میرے اور تیرے بہت سے جنم
گذرے ہیں۔ لیکن میں اُن جنموں کو جانتا ہوں۔ اور تو نہیں جانتا۔

(سوال) عقل تسلیم نہیں کرتی۔ کہ یوگی کا گیان اس قدر بڑھ جاوے۔ گو ہم کتب
وغیرہ دیکھتے ہیں۔ عالموں سے سنتے ہیں۔ لیکن بلا دلیل ماننے کے لیے تیار
نہیں ؟

(جواب) جس طرح گنگا جب ایک دھار میں بہتی ہے۔ تو اس میں یہ شکتی ہوتی
ہے۔ کہ بڑے بڑے مکانوں کو بہا لے جاتی ہے۔ لیکن جب اُس گنگا میں نہروں
کے ذریعہ سے چھوٹی چھوٹی نالیاں کر دی جاویں۔ تو وہ ایک اینٹ کو بھی بہا نہیں
سکتی۔ ایسے ہی جب من کا بہاؤ برتیوں کے جمع ہونے سے ایک طرف چلتا
ہے۔ تو بڑی بڑی چیزوں کا علم ہو سکتا ہے۔ باریک اور دور کی چیزوں کو جان
سکتا ہے۔ لیکن جب من کی برتی منتشر ہو جاتی ہے۔ تو اس کی طاقت زائل ہو
جاتی ہے۔

سوال۔ جبکہ من بھی آتما سے باہر ہے۔ تو اس کا اندر
ستھان کیوں بتلایا ہے

جواب) چونکہ اندریوں کی نسبت من اندر ہے۔ یعنی اندریاں
باہر کا شیشہ اور من اندر کا شیشہ ہے۔ اس واسطے اندر ستھان یعنی
بدھی کا کام کرنا بتلایا ہے۔

سوال۔ جاگنے اور سونے کی حالت میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ ہم اوپر بتلا آئے ہیں۔ کہ جاگنے کی حالت میں باہر کی چیزوں کا خود لینا ہو

اُس سے دُکھ محسوس کرتا ہے۔ اور سوپن یعنے خواب دیکھنے کی حالت میں بغیر باہر کی چیز ہونے کے اندر سے ہی فوٹو کو دیکھنا۔ اور اس سے دُکھ سُکھ ماننا ہے یعنی تیجس کی اس حالت کو جب وہ باہر کے وشے کی موجودگی میں سُکھ دکھ کو محسوس کرتا ہے وشو کہتے ہیں۔ اور جب باہر کے وشیوں کی عدم موجودگی میں سُکھ دُکھ کو جوگتا ہے۔ اس وقت تیجس کہلاتا ہے۔

سوال۔ سوپن میں جن چیزوں کو بھوگتے ہیں۔ اُس میں تو اثر جسم پر بھی پڑجاتا ہے لیکن فوٹو کے دیکھنے کی حالت میں اثر جسم پر نہیں پڑتا۔

جواب۔ اگر کسی خوبصورت کا فوٹو دیکھتے ہیں۔ تو خوشی اور بدصورت کریہ کا فوٹو دیکھنے سے نفرت وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔ ہزاروں آدمی فوٹو دیکھنے سے ہی ازخود رفتہ ہوگئے اس واسطے جو اثر سوپن سے جسم پر من کے دوارا پڑتا ہے۔ وہی فوٹو کے دیکھنے سے بھی پڑتا ہے۔

यत्र सुप्तो नकञ्चन कामं कामयते न कञ्चन स्वप्नं पश्यति तत्सुषुप्तम्। सुषुप्त स्थान एकी भूतः प्रज्ञानघन एवानन्द मयो ह्यानन्द भुक्चेतोमुखः प्राज्ञस्तृतीयः पादः ॥५॥

پدارتھ۔ यत्र جس حالت میں सुप्तो سویا ہوا न نہیں कञ्चन कामं کسی خواہش یا کام کو कामयते نہیں چاہتا न نہیں कञ्चन کوئی स्वप्नं نہ کوئی خواب पश्यति دیکھتا ہے तत् وہ सुषुप्तम् خواب غفلت کی حالت ہے सुषुप्तस्थाने اُس جگہ پر एकीभूत تمام گیان جمع ہوکر प्रज्ञान घन اندھیری رات کی طرح دیپک سے رہت گیان ہے आनन्दमय آنند کو بھوگتی ہے चेतोमुखः صرف سوبھاوک گیان ہی جس کا مکھ ہے۔ प्राज्ञः پراگیہ نام والا तृतीय पादः یہ تیسرا پاد ہے ÷

(اردو) جب یہ جیو آتما باہر کے گیان سے مبرّا ہو کر ایسی حالت میں چلا جاتا ہے۔ جہاں
اس کو کوئی خواہش باقی نہیں رہتی۔ اور نہ ہی کسی قسم کا سوپن دیکھتا
ہے۔ یعنے پیچھے دیکھے ہوئے گیان کا بھی کچھ اثر باقی نہیں رہتا۔ گویا باہر
کے گیان سے بالکل بے تعلق ہو کر اور باہر کے گیان کے اسباب یعنے
اندریوں اور من کے تعلق کو چھوڑ کر جب جیو اندر کی طرف لگ جاتا ہے
اس حالت کا نام سشپتی ہے۔ اس حالت میں سب بیرونی گیانوں
کے دور ہو جانے سے تمیز سے مبرّا۔ گیان جیسے اندھیری رات میں آنکھ
لال کالے روپ کی تمیز سے مبرّا ہو کر اندھیرا ہی اندھیرا دیکھتی ہے۔ ایسے
ہی جیو آتما اندر دیکھتا ہے اس وقت ایک ہی نظر آتا ہے اور آنند سروپ پرماتما
کے آنند کو جو باہر کی طرف لگ جانے سے دور ہو گیا تھا۔ بھوگتا ہے۔ اس وقت بھوگنے
کا سادھن صرف سوبھاوک گیان جو جیو آتما کا ذاتی خاصہ ہے۔ موجود ہوتا ہے
کوئی دوسرا اوزار من وغیرہ نہیں ہوتا۔ اس حالت میں جیو کا نام پراگیہ ہوتا ہے
یہ تیسرا پاد ہے۔

سوال۔ کیا سونے کی حالت میں جیو آتما آنند بھوگتا ہے۔
جواب۔ بیشک تین حالتوں میں جیو کو برہم کا گن آنند ملتا ہے
ایک سمادھی کی حالت میں دوسرے سشپتی کی حالت میں
تیسرے مکتی کی حالت میں اس واسطے مہرشی کپل جی سانکھیہ
درشن میں فرماتے ہیں۔

समाधि सुषुप्ति मोक्षेषु ब्रह्मरूपता ॥

(اردو) سمادھی سشپتی اور مکتی ان تین حالتوں میں ست چت سروپ آتما برہم کے
گن یعنی آنند سے برہم روپ ہوتا یعنے سچدانند حالت کو پراپت ہوتا یعنے اس حالت میں جیو
بھی سچدانند کہلاتا ہے جیسے لوہے کا گولا آگ میں پڑنے سے گرم ہو کر آگ کی صفات والا
ہو جاتا ہے۔ گو اس میں آگ کا گن جلانا وغیرہ جو ہوتے ہیں۔ لیکن اپنے گن ذاتی

ویغیرہ بھی موجود ہوتے ہیں۔ ایسے ہی جیو میں برہم کا گن آنند آجاتا ہے۔
لیکن اُس کا اپنا گن الپگیا بھی موجود ہوتی ہے جس طرح اگنی روپ لوہے کے گولے
کو آگ کہہ سکتے ہیں۔ ایسے ہی سمادھی کی حالت میں جیو کو برہم بھی کہہ سکتے
ہیں۔ لیکن وہ کہنا اوپچار سے ہوتا ہے۔ حقیقت میں نہیں۔

سوال ۔ سمادھی سشپتی اور مکتی کے سروپ میں کیا فرق ہے۔

جواب ۔ جب گیان سہت اور شریر سہت برہم کا جیو سے تعلق ہوتا
ہے۔ اُس حالت کا نام سمادھی ہے اور جب شریر سہت اور
گیان رہت جیو کا برہم سے تعلق ہو۔ اُس حالت کا نام سشپتی
ہے۔ اور شریر رہت اور گیان سہت جیو کا برہم سے تعلق
ہو۔ اُس حالت کا نام مکتی ہے۔

سوال ۔ کیا جسم کثیف کی موجودگی میں برہم سے جیو کا تعلق ہو سکتا ہے۔

جواب ۔ جب تک جسم کثیف کا جیو کو ابھیمان ہے۔ تب تک تو برہم سے
تعلق ہو نہیں سکتا۔ لیکن سمادھی اور سشپتی میں جب ابھیمان نہیں
رہتا۔ تو برہم سے تعلق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جیو کو باہر کی چیزوں سے تعلق
کرانے والا اہنکار ہی ہے۔ اور سمادھی سشپتی وستھا میں اہنکار
موجود نہیں ہوتا۔ جب اہنکار نہ ہو۔ تو اُس کا پرکرتی سے تعلق
نہیں ہو سکتا۔ جب پرکرتی سے تعلق نہیں۔ تو برہم کے ساتھ تعلق ضرور
ہوگا۔ کیونکہ چیتن جیو آتما بغیر تعلق کے نہیں رہتا۔

سوال ۔ کیا سشپتی میں گیان رہتا ہے۔ جس سے
وہ آنند بھوگتا ہے۔

جواب ۔ جیو آتما کا سوابھاوک گن گیان ہے۔ وہ جیو سے کس طرح علیحدہ
ہو سکتا ہے۔ جس طرح آگ سے گرمی کا الگ ہونا ناممکن ہے ایسے جیو سے
گیان کا الگ ہونا بھی ناممکن ہے۔ اگر بیرونی گیان کے سادھن ہوں گے تو باہر

کی چیزوں کو جانیگا۔ اگر سادھن ہونگے۔ تو اندر کی چیزوں کو جانیگا۔ پیر جب جاگ اٹھتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ آج میں سُکھ سے سویا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اس بات کا گیان تھا۔ کہ سُکھ ہے۔ گو وہ بیرونی چیزوں سے بے خبر ہوتا ہے لیکن گیان سے خالی نہیں۔

سوال۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ سونے کے وقت گیان نہیں ہوتا۔ جیسا کہ جاگ کر ہر ایک شخص کہتا ہے کیونکہ جاگنے سے پہلے کوئی نہیں کہتا۔

جواب۔ اگر ایسا تسلیم کیا جاوے تو حماقت ہی کہلاوے گی۔ کیونکہ جس وقت گیان نہیں تھا۔ اس وقت سکھ تھا۔ اور جب گیان ہوا۔ تب سُکھ نہیں تب سُکھ سے سونے کا اظہار کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسا کہنے والے مہاشے سُکھ کے سروپ سے بھی ناواقف ہیں۔ کیونکہ سُکھ دُکھ دونوں بذاتِ خود گیان ہیں۔ اگر گیان نہ ہو۔ تو سُکھ کہہ ہی نہیں سکتے۔

سوال۔ پھر یوگ درشن میں کیوں لکھا ہے کہ گیان کی نفی والی برتی کا نام ندرا ہے کیا پتنجلی جی کو بھی سکھ کا سروپ معلوم نہیں تھا۔

جواب۔ پتنجلی جی کا مطلب علم حصولی یعنے بیرونی گیان سے ہے۔ کہ نیند کی حالت میں بیرونی گیان کی نفی ہوتی ہے۔

سوال۔ اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ باہر کا گیان نہیں ہوتا ہے اور اندر کا گیان ہوتا ہے۔

جواب۔ اول تو جیو آتما کا چیتن ہونا ہی اس کا ثبوت ہے۔ کیونکہ چیتن کسی وقت بھی گیان سے خالی نہیں رہ سکتا۔ دوسرے سُشپتی میں سُکھ ہونا بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ سُکھ انوکول گیان کا نام ہے تیسرے جاگ کر یہ کہنا کہ آج ایسا سُکھ سے سویا۔ کہ کچھ خبر بھی نہیں رہی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ باہر کی تو خبر ہی نہ تھی۔ اور سُکھ کی خبر تھی۔ اب جیو کے تعلق تینوں اوستھاؤں کا ذکر کر کے جس سے اندر جاکر جیو

سمادھی سشپتی اور مکتی میں آنند کو پراپت ہوتا ہے۔ اس برہم کا ذکر کرتے ہیں۔

एष सर्वेश्वर एषसर्वज्ञ एषोऽन्तर्याम्येष योनिःसर्वस्य प्रभवाप्ययौहि भूतानाम् ॥ ६ ॥

پدارتھ۔ एष یہی सर्वेश्वर سب کا مالک एष یہی सर्वज्ञ سب کچھ جاننے والا एष یہی अन्तर्यामी سب کے اندر رہکر نیم کیموافق چلانیوالا एष یہی योनिःसर्वस्य سب جگت کا کارن یعنے بنانیوالا भूतानाम् بھوتوں کے प्रभव پیدا ہونے अप्यय سکھ پانے۔

ارتھ۔ یہہ پرماتما سب کا مالک ہے جو سب کے کرموں کو جاننے والا ہے جو سب کے اندر ویاپک ہوکر ان کو نیم کیموافق چلاتا ہے۔ یہی سب کی علت فاعلی یعنے نمت کارن ہے۔ اور اپنے ایشوریہ یعنے ملکیت سے ہی کل جگت کو بناتا ہے اور تمام جیو اسی سے سکھ پاتے ہیں۔ جب جیو اپنی تین حالتوں سے گذر کر اندر جاکر پرماتما کے درشن کرتا ہے۔ تب اس کو پرماتما کے آنند کی پراپتی ہوتی ہے۔ تب وہ یہ کہتا ہے۔ کہ یہ جو میرا انتریامی ہے۔ یہی سب کا مالک یہی سب کے جاننے والا یہی سب جگت کو اپنی ملکیت سے پیدا کرنے والا ہے۔ اسی سے سب کو آنند ملسکتا ہے۔

سوال۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ سشپتی اوستھا کا ابھی مانی جو جیو آتما ہے۔ وہی سروگیہ ایشر وغیرہ ہے۔

جواب۔ ایسا ماننا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اس حالت میں کس کا انتریامی ہوگا۔ سشپتی کی حالت میں بھی انتریامی ہونا ضروری ہے۔ اس وقت کس کا انتریامی ہوگا۔ کیونکہ باہر کے وشیوں سے تو کوئی تعلق نہیں۔ لہذا جو سشپتی کی حالت میں جیو کا انتریامی ہے پہلے تو یہ شک ہوسکتا تھا۔ کہ آنند کے باہر وشیوں سے ملتا ہے۔ جاگرت میں بیرونی وشے اور سوپن میں اس کا عکس آنند کا سبب کہہ سکتے تھے۔ لہذا سشپتی کی حالت میں نہ تو باہر کے وشے ہی موجود ہیں۔ نہ ہی ان کا عکس موجود ہے۔ اب جس سے جیو آنند کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ کوئی

اب اُس برہم کو جیو سے علیحدہ کرتے ہیں

नान्तःप्रज्ञं न वहिःप्रज्ञं नोभयतःप्रज्ञं न प्रज्ञानघनं न प्रज्ञं नाप्रज्ञम्। अदृष्टमव्यवहार्यमग्राह्यमलक्षणमचिन्त्यमव्यपदेश्यमेकात्मप्रत्ययसारं प्रपञ्चोपशमं शान्तं शिवमद्वैतं चतुर्थं मन्यन्ते स आत्मा स विज्ञेयः ॥७॥

پدارتھ:- नान्त प्रज्ञं اندر کی طرف گیان نہیں न वहिप्रज्ञं
بڑ ہی نہیں جاتی नोभय प्रज्ञं نہ دونوں طرف یعنے اندر باہر بھی جاتی
ہے न प्रज्ञानघनं نہ اندھیرے کی طرف ایک ہی گیان ہوتا ہے۔
नहीं प्रज्ञं علم حصولی न نہیں अप्रज्ञं گیان کا ابھا یعنے جڑتا۔
अदृष्टम् آنکھوں کے دیکھنے قابل نہیں अव्यवहार्यम बیرونی
لفظوں سے بیوپار کرنے لائق نہیں अग्राह्यम پکڑنے لائق نہیں۔
अलक्षणम् جس کا لکشن حواسوں سے جانا نہیں جاتا अचिन्त्यम्
من کی کلپنا شکتی جس کی حد کو نہیں پا سکتی अव्यपदेश्यम् جو کسی نام
کے کہنے سے خیال میں نہیں آتا एकात्मप्रत्ययसारं جس کو ایک
آتما ہی جاننے کا ادھکاری ہے۔ प्रपंचोपशमं باہر پانچ بھوتک
گیان سے ایک ہو کر शान्तं جو شانت یعنے وکشیپ رہت ہے
शिव جو کلیان کاری اور شریر من اور پرانوں کے وہم
سے رہت अद्वैतं لاثانی चतुर्थं چوتھا मन्यन्ते
وچار کرتے یا مانتے ہیں स आत्मा وہ جیو کا آتما ہے स وہ
विज्ञेय جاننے لائق ہے۔

ارتھ - چونکہ پرماتما سب سے سوکشم یعنے لطیف ہے۔ اس واسطے اس کے اندر کوئی شے نہیں۔ لہذا وہ اندر کس کو دیکھ سکتا ہے جس سے اس کو اندرونی گیان ہو۔ اور نہ ہی پرماتما کے سرب وباپک ہونے سے اس

دیکھے۔

سے کوئی شے باہر ہے۔ جس کو وہ بیرونی حواسوں کے ذریعہ سے اندر اور باہری بلیری یعنے علم حصولی کو حاصل کرے۔ نہ ہی جب اُس کے اندر اور باہر کچھ نہیں۔ تو دونوں طرف جانے والی بُدھی بھی اُس کو نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اندھیرے میں صرف اندھیرا ہی اس کو نظر آتا ہے۔ جس کو ایک ہی قسم کا گیان کہا جاوے۔ نہ ہی اُسے علم حصولی ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی شے ایسی ہے۔ جس کو وہ جانتا نہ ہو۔ کیونکہ اُس کو پہلے سبر وکیہ بتلا چکے ہیں۔ پس وہ کیا ہے۔ جو حواسوں سے محسوس نہیں کیا جاتا۔ نام روپ کے ظاہری تعلق سے اس میں بیوہار وشا نہیں ہو سکتی اس کا کوئی لکشن ہی ایسا نہیں۔ جو حواسوں سے پرتیکش ہو سکے من سے کتنا ہی وچار کیا جاوے۔ اس کے اننت گنوں کی حد نہیں وہ ایسی شکل نہیں کہ جو صرف نام لینے سے ہی اس کا سروپ سمرن ہو جاوے۔ اُس کو صرف جیو آتما ہی جان سکتا ہے۔ بشرطیکہ حواسوں سے محسوس ہونے لائق بیرونی چیزوں سے من کو علیحدہ کرے۔ اور اوپاسنا کے ذریعے چنچل من کو شانت اور مستھر کرے۔ وہ کلیان دینے والا بھوک پیاس شوک۔ موہ (وصہ جلاپے اور موت سے مبرا شوجولا ثانی ہے۔ جس کا ثانی کوئی نہ ہوا ہے۔ نہ ہی ہوگا۔ اس کو چوتھا پاد مانتے ہیں۔ وہی اس جیو کے اندر رہنے والا آتما ہے۔ وہی جاننے کے یوگیہ ہے۔ جو اس کو نہیں جانتا۔ وہ اپنے جنم کو برباد کرتا ہے۔

سوال۔ جبکہ وید نے یہ بتلایا ہے کہ جو نش سب بھوتوں کو آتما کے اندر دیکھتا ہے۔ اور سب کے اندر آتما کو دیکھتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آتما سب کے اندر ہیں۔ تو اس کو اندر کا گیان لازمی ہے۔ اور جب وہ سب کے اندر ہے تو سب اُس سے باہر ہیں۔ اس واسطے باہر کا گیان بھی لازمی ہے۔ پھر شرتی نے کیوں کہا کہ وہ اندر یا باہر کے گیان سے رہت ہے۔

جواب - اندر کہنے سے مطلب پرماتما سے سوکشم کوئی نہیں جس کو اندر جاکر دیکھنے کی ضرورت ہو۔ جیسے جیو کو اندر جاکر پرماتما کے درشن کی ضرورت ہے اور باہر کہنے سے یہ مطلب ہے کہ وہ محدود نہیں جس کو باہر کی چیزوں کے دیکھنے کے واسطے حواسوں کی ضرورت ہو۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ جیو آتما کو علم حصولی یعنی نیمتک گیان ہوتا ہے۔ پرماتما کو نہ اندر کا نہ باہر کا نیمتک گیان یعنی علم حصولی نہیں ہوتا۔

سوال - جبکہ برہم ادرشٹ دیکھنے قابل نہیں۔ تو برہدارنیک اوپنشد میں کیوں لکھا ہے۔ کہ اے میتری آتما ہی دیکھنے سننے لائق منن کرنے لائق ہے :-

جواب - آتما حواسوں سے محسوس نہیں ہوتا۔ اس واسطے اس کو ادرشٹ کہا ہے۔ لیکن من سے اس کا پرتیکش ہوتا ہے۔ اس واسطے دیکھنے لائق کہا ہے۔ صرف تھوڑا سا وچار کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ دونوں شرتیوں میں ورودھ نہیں۔

سوال - لیکن اوپنشد میں بتلایا ہے۔ کہ وہ من سے جیتن نہیں کیا جاتا۔ پھر اس کا من سے پرتیکش ماننا بھی ٹھیک نہیں معلوم ہوتا کیونکہ شرتی اس کی تردید کرتی ہے۔

جواب - کٹھ اوپنشد کی شرتی میں صاف لفظوں میں لکھا ہے۔ کہ وہ پرماتما من ہی سے جانا جاتا ہے۔ دراصل من کی دو حالتیں ہیں۔ ایک مل وکشیپ اور آورن دوش سے رہت من دوسرے ان تینوں سے یکت من جو شرتی کہتی ہے۔ کہ پرماتما من سے نہیں جانا جاتا۔ اس کا مطلب مل وکشیپ آورن دوش یکت من سے ہے۔ اور جو شرتی کہتی ہے کہ پرماتما من سے جانا جاتا ہے۔ اس کا مطلب مل وکشیپ اور آورن دوش سے رہت من سے ہے۔ اگر پرماتما کا گیان کسی طرح نہ ہو۔ تو اس کی ہستی ہی کیسی

طرح تسلیم کی جاوے۔

سوال۔ مل دوش کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ من میں جو دوسروں کو نقصان پہنچانے کا خیال ہے یہی مل دوش ہے۔ جب تک یہ دوش بنا ہوا ہے۔ تب تک من پرماتما کو جاننے میں سادھن نہیں ہو سکتا۔ جیسے شیشہ سے آنکھ اور اس کے اندر رہنے والے سرمہ کا درشن ہوتا ہے۔ لیکن میلا شیشہ آنکھ اور سرمہ کا درشن نہیں کرا سکتا۔ اس واسطے آنکھ اور سرمہ کو دیکھنے والے پہلے شیشہ کو صاف کرتے ہیں۔ جب تک شیشہ صاف نہ ہو تب تک کس طرح اس سے گیان ہو سکتا ہے وہ آدمی مورکھ ہے۔ جو من کو شدھ کئے بغیر جیو آتما اور پرماتما کے دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اور وہ گورو دھوکہ باز ہے۔ جو پرماتما کو دکھلانے کے واسطے سوائے من کے دوشوں کے دور کرنے کے اور سادھن بتلایا ہے۔

سوال۔ وکشیپ دوش کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ من کی چنچلتا کا نام وکشیپ دوش ہے۔ من اس قدر تیزی سے سنکلپ وکلپ کیا کرتا ہے۔ کہ اس کا چلنا بجلی سے بھی زیادہ تیز ہے۔ اگر اس طرح پر تیز چلنے والے شیشہ سے کوئی آنکھ اور اس کے اندر رہنے والے سرمہ کا درشن کرنا چاہئے۔ تو کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔

سوال۔ آورن دوش کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ اگر شیشہ پر ایک کاغذ پڑا ہو۔ تو اس میں سے آنکھ اور آنکھ کے اندر رہنے والے سرمہ کا درشن نہیں ہو سکتا۔ پس جب تک دوش دور نہ ہوں۔ تب تک آتما اور پرماتما کا جاننا مشکل ہے۔

سوال۔ کیا ان تین دوشوں کے سوائے پرماتما کے جاننے میں اور بھی کوئی رکاوٹ ہے۔

جواب۔ اگر شیشہ صاف ہو۔ لیکن مکان اندھیرا ہو تو بھی آنکھ اور

ستیہ کا گیان نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے سب سے بڑا دوش جس سے ہم جیو آتما اور پرماتما کو نہیں جان سکتے۔ وہ جہالت کا اندھیرا ہے۔ جب تک جہالت رہیگی۔ کوئی بھی جیو آتما اور پرماتما کے سروپ کو نہیں جان سکتا۔

سوال ۔ اِن دوشوں کے دور کرنے کا علاج کیا ہے جس سے پرماتما کے جاننے لائق بن سکیں۔

جواب ۔ اندھکار کو دور کرنے کا علاج برہمچریہ آشرم کے ذریعے وید ویدانگ اور اوپانگ کو ٹھیک طور پر پڑھنا۔ پھر وید کے بتلائے ہوئے نشکام کرم سے من کے مل دوش کو دور کرنا جس طرح پہلے من میں دوسروں کو نقصان پہنچانیکا خیال جما ہُوا تھا۔ اُس کی بجائے دوسروں کی بھلائی کا خیال قایم کرنا جس کے واسطے گرہستھ آشرم بنایا گیا۔ پھر وکشیپ دوش کو دور کرنے کے واسطے بان پرست آشرم لے۔ اشٹانگ یوگ کے ابھیاس یا ویراگ کے ذریعہ من کے چنچل پن کو دور کرنا سوائے ویراگیہ اور ابھیاس کے دوسرا کوئی سادھن من کو قایم کرنے والا نہیں۔ پھر سنیاس آشرم کے ذریعہ من کے اوپر جو اہنکار کا پردہ پڑا ہُوا ہے۔ اس کو دور کرنا لیں یہی چار آشرموں کا باقاعدہ کرنا ہی پرماتما کو جاننے کا صحیح راستہ ہے اس کے خلاف چلنے والوں کو کہیں گیان نہیں ہو سکتا۔

सोऽयमात्माऽध्यक्षरमोङ्कारोऽधिमात्रं पादा मात्रा मात्रा
श्च पादा अकार उकारो मकार इति ॥ ८ ॥

پدارتھ:- सो اس لئے अयमात्मा یہ جیو کے اندر رہنے والا آتما
अक्षरम ناش سے مبرّا ओङ्कारः اوم ہے अधिमात्रं
मात्रा ماترا رُت بتلایا گیا पादा پاد یعنے حصوں سے تقسیم کرکے
मात्राश्च ماترا سے تقسیم کرکے पादा پاد یہ ہیں अकार ماترا ہیں
उकार اکار मकार اوکار مکار

ارتھ ۔ سو یہ آتما جو ناش سے رہت اور جیو کے اندر رہنے والا ہے وہ پاد اور ماترا

نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ بغیر کرتا کے جگت کی پیدائش مانتے ہیں۔ اُن کے پاس
درشٹانت کے واسطے کوئی لفظ نہیں۔

سوال۔ جگت انادی ہے۔ اس کا کوئی آدی نہیں۔ اور نہ ہی اکار سبب
ہیں نہ باپ ہے۔

جواب۔ جو شے وکار والی ہو وہ انادی کیسے ہو سکتی ہے جگت کی چیزوں
میں چھ وکار یعنے پیدا ہونا۔ بڑھنا ایک حد تک بڑھکر رک جانا۔ شکلیں تبدیل کرنا
گھٹنا اور ناش ہونا پائے جاتے ہیں۔ جبکہ جگت کی ہر ایک چیز وکار والی ہے
تو اس کا مجموعہ وکار سے خالی کیسے ہو سکتا ہے کل مجموعہ جدا جس کے اجزا متغیر
ہوں غیر متغیر کیسے ہو سکتا ہے۔ لہذا جگت وکار والا ہونے سے انادی نہیں
کہا جا سکتا۔ اور آدی کہتے ہیں کارن کو پس جو پیدا شدہ ہے۔ اس کا کارن ضرور
ہے۔ اور کسی ویجن کا اچارن بغیر اکار کے نہیں ہو سکتا۔

سوال۔ جبکہ ایکار اور اوکار کا اچارن بغیر اکار کے ہوتا ہے۔ تو کس طرح کہا
جاوے۔ کہ اکار کے بغیر کسی کا اچارن نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ ایکار اور اوکار دو سور اس واسطے علیحدہ ہیں۔ کہ جیو اور پرکرتی
دو جو برہم کی ملکیت اور پرجا ہیں۔ وہ بھی نتیہ ہیں۔ اس واسطے تین سور جو نتیہ
ہیں یعنے اکار برہم۔ اوکار جیو اور ایکار پرکرتی باقی سب سور اور ویجن مرکب
ہیں سور کی تعریف ہی یہ ہے۔ کہ جو اپنے آپ ہو جس کا کوئی کارن نہ ہو۔ پس جیو
کی تین اوستھاؤں میں برہم اس کے اندر موجود ہوتا ہے۔ اس واسطے تین پاد
اور ماترائیں جیو کی دکھلا چوتھی پاد اور ماترا برہم ہے جیو کے اندر کوئی نہیں
وہ سب سے لطیف اور سب سے بڑا سب کے اندر رہکر ان کا انتظام کرنے والا ہے
جب تک اس کو نہ جان لے تب تک اس کو بھی شانتی نہیں مل سکتی۔

سوال۔ جبکہ جیو پرکرتی اور برہم تینوں نتیہ ہیں تو اکیلے برہم کو سب کے اندر ماننا
جیو اور پرکرتی کو نہ ماننا کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے۔

جواب۔ جس طرح اکار کے بغیر تو کسی دیحن کا اوچارن نہیں ہو سکتا۔ کیا ایکار اور اوکار کی بھی ایسی ہی حالت ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس مثال سے بتلایا گیا ہے کہ برہم کے بغیر تو شے قایم نہیں رہ سکتی۔ لیکن ایسی چیزیں جن کے اندر جیو نہیں جس سے جگت دو قسم کا کہلاتا ہے۔ ایک جڑہ دوسرے چیتن یا ستھاور اور جنگم چراچر وغیرہ موجود ہیں۔

سوال۔ خیر جیو کے ہونے نہ ہونے سے تو جڑہ چیتن کا بھید کیا۔ لیکن پرکرتی کو تو سب کے اندر ماننا ہی پڑیگا۔ پھر اکیلے برہم کو ہی ویاپک کیوں کہا۔

جواب۔ لطیف شے کے اندر کثیف شے نہیں جا سکتی۔ لیکن کثیف کے اندر لطیف جا سکتی ہے۔ چونکہ پرکرتی کثیف ہے اس کے اندر جیو اور برہم رہ سکتے ہیں۔ لیکن جیو اور برہم کے اندر پرکرتی نہیں ویاپک ہو سکتی۔ لہذا اکیلا برہم ہی ویاپک کہلا سکتا ہے۔ جیو محدود ہونے سے ویاپک نہیں کہلا سکتے۔ اور پرکرتی کثیف ہونے سے۔

स्वप्नस्थानस्तैजस उकारो द्वितीयामात्रोत्कर्षादुभयत्वाद्वोत्कर्षति ह वै ज्ञानसन्ततिं समानश्च भवति नास्याब्रह्मवित्कुले भवति य एवं वेद ॥ १० ॥

پدارتھ۔ स्वप्नस्थान خواب کی حالت جس کی جگہ ہے تैजस: جس کا نام تیجس ہے उकार دوسری ماترا ہے उत्कर्षाद افضل ہونے سے उभयत्वाद دونوں کے بیچ ہونے سے یا دونوں کے ساتھ تعلق ہونے سے उतकर्षति फضیلت کو حاصل کرتی ہے ज्ञानसन्तति گیان سے پیدا ہونے والے پھل کو پراپت ہوتا ہے समानश्च تو بذات خود کی ہے نہ کسی دوست دشمن کیواسطے برابر ہوتا ہے न نہیں अस्य اس کے کل अब्रह्मविद برہم کو نہ جاننے والا भवति ہوتا ہے य جو एवं اس طرح वेद جانتا ہے۔

ارتھ - دوسرے پاد یعنی تیجس کو دوسرے ماترا یعنی اوکار سے مطابقت کر کے دکھلاتے
ہیں۔ چونکہ سوپنا دونوں حالتوں کے درمیان ہوا کرتا ہے۔ جاگنے اور سونے کی درمیانی
حالت خواب ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ دونوں کے درمیان میں ہوتا ہے اور وہ جاگر
سے اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ جاگنے کی حالت میں تو وشیوں کے سنسکار پیدا ہوتے ہیں اور پھر
میں اس کی ترقی رک جاتی ہے یہاں اوکار سے مطلب جیو آتما کا ہے جو دنیا میں
علم حسی کو حاصل کرتا ہے۔ جو پرکرتی سے افضل ہے۔ کیونکہ پرکرتی میں گیان نہیں
اور جیو آتما گیان کو حاصل کر کے اس سے حاصل ہونے والے آنند کو پراپت کرتا ہے
وہ برہم اور پرکرتی کے درمیان ہے نہ ہی برہم کی طرح گیان سروپ ہے جس کو بیرونی
علم کی ضرورت ہی نہ ہو۔ یا جس کا علم ترقی نہ کر سکے نہ ہی پرکرتی کی طرح گیان سے مبرا
ہے۔ بلکہ وہ الپگیہ ہے - اور پرکرتی کے ساتھ تعلق کرے - تو متھیا گیانی ہو کر
اگیان سروپ پرکرتی سے دہرم دکھ کو حاصل کر لیتا ہے - پرکرتی تو جڑ سروپ ہے
جیو اس کے سنگ سے دکھ کو حاصل کرتا ہے جیسا کہ جاگنے کی حالت سے معلوم
ہوتا ہے۔ جاگنے کی حالت میں تمام اندریاں پرکرتی کے وشیوں کے ساتھ تعلق رکھتی
ہیں۔ جن سے تمام قسم کے دکھ مثلاً دولت کا لالچ - کرودھ - لوبھ - اور موہ وغیرہ پیدا ہوتے
رہتے ہیں۔ گویا جاگنا پرکرتی کے ساتھ تعلق پیدا کرتا ہے۔ سوپن جاگرت سے ایسا
ہی اچھا ہے۔ جیسے پرکرتی سے۔ جیو جاگرت میں پرکرتی کے سنسکار پیدا ہوتے ہیں۔
سوپنا میں نہیں۔ سشپتی میں جیو کا برہم سے تعلق ہوتا ہے۔ اور جاگنے میں پرکرتی
سے۔ سوپن دونوں کے درمیان ہے۔ جیسے برہم گیان سروپ اور پرکرتی اگیان سروپ
ہے۔ لیکن جیو نہ گیان سروپ ہے نہ اگیان سروپ ہے تھوڑا گیان ہے اور باقی چیزوں کا
علم نہ ہونے سے اگیان رہتا ہے جتنی چیزوں کا اندریوں کے ذریعے من میں گیان
ہوتا ہے۔ اسی قدر گیان باقی سارے سنسار کا اگیان ہوتا ہے۔ جس قدر شبد سنے ہیں جس قدر
چیزوں کا [illegible] جس قدر چیزوں کا رس چکھا ہے جس قدر [illegible] سونگھی ہے جس قدر سپرش کیا
ہے ان سب کا [illegible] پیدا ہوتا ہے اسکی سمرتی ہوتی ہے۔ اسکو خواب میں دیکھتا ہے باقی

کل چیزوں سے بیخبری ہوتی ہے جب جیو پرماتما کیساتھ سنگ کرتا ہے۔ تو اس کا بیرونی گیان کم ہوتا ہے اور سکھ بڑھتا ہے جب پرکرتی کیساتھ تعلق کرتا ہے۔ تو اس کا بیرونی گیان بڑھتا ہے اور سکھ گھٹتا ہے جاگنے کی حالت میں پرکرتی سے تعلق ہوتا ہے اور سونے کی حالت میں پرماتما سے اور سپن کی حالت دونوں کے بیچ ہے اس واسطے جاگنے کی حالت سے مخصوص اور نیند کے درمیان میں رہنے والی ہے۔ جو اس بات کو ٹھیک طور سے جانتا ہے۔ اس کے خاندان میں برہم گیانی پیدا ہوتے ہیں کوئی برہم کے نہ جاننے والا اس کی کل میں نہیں ہوتا۔

सुषुप्तस्थानः प्राज्ञो मकारस्तृतीय मात्रा मितेरपीतेर्वा मिनोति हवा इदꣳ सर्वमपीतिश्च भवति य एवं वेद ॥११॥

پدارتھ — सुषुप्तस्थानः سونے کی حالت ہے ستھان جس کا — प्राज्ञ نام والا — मकारस्तु
तीय मात्रा — مکار تیسری ماترا ہے — मिते اندازہ کرنے سے — अपितेर्वा
یا ایک ہی ہو جانے سے — मिनोति اندازہ کرتا ہے — हवा ٹھیک طور پر
इदंसर्वम — اس سب جگت کو — अपितिश्चभवति یہ جگت کا جو کارن ہے
اس کو پراپت ہوتا ہے — य جو — एवं اسطرح — वेद جانتا ہے۔

ارتھ — سونیکی حالت میں جیو کا نام پراگیہ ہوتا ہے اس کے واسطے مکار تیسری ماترا بتلائی گئی ہے۔ اس کے بتلانے کے واسطے مطابقت کا سبب کیا ہے۔ اس کے جواب میں بتلایا ہے کہ پراگیہ سے وشو اور تیجس کا اندازہ کیا جاتا ہے دوسرے جس طرح پہلے اکار اور اکار مکار کے ملنے سے اوم ایک ہو جاتا ہے ایسے ہی پراگیہ یعنے سونیکی حالتیں تمام علم حصولی دور ہوکر ایک ہوکر تیجس میں اندرو کرنے اور ایک ہو جانیکی مطابقت سے مکار کو پراگیہ کیواسطے مقرر کیا۔ وہ آدمی جو اس اوم کے ارتھ کو ٹھیک طور پر جان جاتا ہے وہ بیرونی علم حصولی سے الگ ہوکر اندر رہنے والے آتما میں من کو لگا کر اس سارے جگت کو ٹھیک ٹھیک اندازہ کر لیتا ہے۔ کیونکہ جس وقت جاگتا تھا اس وقت باہر سے کچھ اندر لیتے تھے جب سپن کی حالت میں آگیا تب باہر سے آنے بند ہو گئے لیکن تاثر حصولی موجود رہے۔ لیکن جب سُشُپتی پہنچتے ہیں تو باہر سے سب کا اندازہ اندر سے

بھی باقی نہ رہے کیونکہ وہ بھی سروپ سے علیحدہ من میں آتم بھاو ہونیکے سبب سے تھے۔
جب من کیساتھ بھی تعلق ٹوٹ گیا یعنے اس میں اہنکار نہ رہا تب سب کلیش دور ہوگئے
اس سے جیو کو جگت کا اندازہ لگ گیا کہ جب اندریوں کے وشیوں سے تعلق ہوتا ہے
تو میں بہت پھیل جاتا ہے جس سے دُکھ ہی دُکھ نظر آتا ہے۔ مکان جل گیا میں دُکھی
ہوگیا۔ دھن ناش ہوگیا۔ میں دُکھی ہوگیا۔ لڑکا مر گیا میں دُکھی ہوگیا۔ کوئی رشتہ دار مر
گیا۔ میں دُکھی ہوگیا۔ گھوڑا مر گیا۔ میں دُکھی ہوگیا اپنے جسم کے علاوہ میں اس قدر
بڑھ جاتی ہے کہ جس کی حد نہیں رہتی اور جس قدر میں بڑھ جاتی ہے اسی قدر دُکھ
زیادہ ہوتا ہے۔ جاگنے کی حالت میں اہنکار اپنے جسم سے باہر کی چیزوں کا بھی بنا
رہتا ہے۔ لیکن سوپن کی حالت میں بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ صرف اندر کی چیزوں
کا تعلق من سے رہجاتا ہے اسواسطے سوپن کیحالت جاگنے کی حالت سے افضل تسلیم کی
جاتی ہے۔ لیکن جب سو جاتے ہیں تو میں نہ جگت کے پدارتھوں میں رہتی ہے نہ جسم میں نہ
سوکشم شریر میں جب میں ان ناش والی چیزوں سے الگ ہوگئی تو کس کے ناش سے دُکھ ہو
اسوقت صرف جیو آتما کے اندر چلی گئی جب میں جیو آتما کے اندر رہتی ہے۔ تو اس
کا ناش ہو نہیں سکتا۔ جس سے کوئی دُکھ ہو سکے۔ لیکن جیو آتما کا گیان سوبھاوک
گن ہے جو بغیر جاننے نہیں رہ سکتا جب باہر کا تعلق ٹوٹ گیا تو باہر کا گیان تو بند ہوگیا
جس سے جیو آتما کو دُکھ نہ رہا۔ اب اس نے اندر دیکھنا شروع کیا جہاں ایک ہی آنند
سروپ تھا۔ اگر دو ہوتے تو تمیز ہوتی ایک میں تمیز کس طرح ہو سکتی ہے۔ لہذا آنند
میں جیو رہا جس سے وہ تمام تکلیف جو جاگنے میں سہی جاتی رہی۔

अमात्रश्चतुर्थोऽव्यवहार्यः प्रपञ्चोपशमः शिवोऽद्वैत एव
मोङ्कार आत्मैव संविशत्यात्मनाऽऽत्मानं य एवं वेद ॥१२॥

پدارتھ — अमात्रः جس کے واسطے کوئی ماترا نہیں चतुर्थः چوتھا پاد अव्यवहार्यः
جس پر کوئی بیوہار نہیں ہوسکتا प्रपञ्चोपशमः جہاں پہنچکر یہ پرپنچ لینے تمیز دور
ہوجاتی ہے शिवः کلیان کاری بھوک پیاس شوک موہ اور بڑھاپے اور موت سے

رہت अद्वैत ثانی आत्मा جیوآتما एव ہے संविशति دیاپک ہوتا
आत्मना پرماتما سے आत्मानं آتما کو एवं اسطرح वेद جانتا ہے

ارتھ - یہاں تک تو ستھول سوکشم اور کارن شریر کے ابھی مان سے تین پاد اور تین ماترا ادھم سے ظاہر کرکے اب ان تینوں شریروں کے ابھی مانی جیوآتما کے اندر جو دیاپک پرماتما ہوتا ہے تو اس کو اُن اوستھاؤں سے تعلق ہے نہ ہی ان تین شریروں سے نہ ہی بھوک پیاس شوک موہ اور بڑھاپے اور موت کا اس پر کوئی اثر ہے - جس طرح جو بیت سے ہیں لیکن پرماتما ایک ہی ہے - اس کا کوئی ثانی نہیں وہ جیوآتما کے اندر بھی دیاپک ہے - جو جیوآتما کو اس طرح پر جانتا ہے کہ جب وہ باہر کے تعلق چھوڑ کر اپنے اندر پرماتما کو دیاپک دیکھکر یہ کہتا ہے کہ مجھ میں جو دیاپک ہے یہ برہم ہے - یہ آتما ہے - اس کو کوئی تکلیف ہو ہی نہیں سکتی جس طرح سورج کے پاس جانے سے اندھیرا اپنے آپ بھاگ جاتا ہے ایسے ہی پرماتما کو اپنے اندر دیکھنے سے تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں - جو لوگ وچار سے اس اُپنشد کو پڑھتے ہیں وہ تو آتم گیان کو پراپت ہوتے ہیں - اور جو لوگ اوچار سے پڑھتے ہیں - وہ مایاواد کے گہرے چکر میں جا گرتے ہیں - ویدانت درشن ایسا اعلیٰ درشن ہے - کہ جس کو جاننے والا انسان درجہ انسانیت سے آگے بڑھ جاتا ہے - جو لوگ ویدانت کو نہیں جانتے - گویا وہ انسانیت کے درجہ سے گرے ہوئے ہیں - کیونکہ جو انسان یہ نہیں جانتا - کہ میں کیا ہوں - اس سے بڑھکر دنیا میں بیوقوف کون ہو سکتا ہے - ساری دنیا کی بیماریوں کا علاج جانتا ہوں - لیکن اپنی بیماری سے حل نہیں سکتا اور اس کا علاج بھی نہیں کر سکتا تو میری دوسری بیماریوں کے علاج جاننے سے کیا فائدہ ہے - کیونکہ میں جب تک خود تندرست ہو کر ان کی بیماری کا علاج نہ کروں تو میرے گیان سے دوسروں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے ویدانت شاستر ہی ہے - جو جیو کو اپنے سروپ کا گیان پیدا کرکے تمام قسم کی تکلیف اور خوف سے چھوڑا دیتا ہے گو آج مایا وادیوں نے ویدانت شاستر کو بدنام کر رکھا ہے - بہت سے لوگ یہ

سمجھتے ہیں کہ ویدانتی آدمی آلسی ہوتا ہے نکما ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ خیال صرف جاہلوں کا ہے۔ جو اصل ویدانتی اپنے سروپ کو جانتا ہے۔ اس کو یقین ہو جاتا ہے۔ کہ آتما نتیہ ہے کوئی طاقت ایسی نہیں جو آتما کو نقصان پہنچا سکے کوئی شستر ایسا نہیں۔ جو آتما کو کاٹ سکے کوئی اگنی ایسی نہیں جو آتما کو جلا سکے۔ اگر دنیا کی تمام طاقتیں ایک جگہ جمع ہو جاویں تو بھی آتما کو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ بھوک اور پیاس پرانوں کے دھرم ہیں آتما پران نہیں پران پیدا ہوتے اور ناش ہونے والے ہیں۔ ان کے دھرم سے آتما کو کوئی تکلیف نہیں پران پرماتما نے کرموں کا پھل بھوگنے کے واسطے معیاد دی ہے۔ جس کی حفاظت پرماتما کا کام ہے جب تک پرماتما اس کی رکشا کرے گا۔ تب تک یہ قائم رہینگے۔ پرماتما کے حکم آتے ہی کوئی ان کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو ایک منٹ میں چلنا ہوگا۔ کوئی فوج اور توپ خانہ ڈائینامیٹ کے گولے اور بندوقیں قلعہ اور کھائیاں ایک منٹ کے واسطے آتش وارنٹ کو جو پرانوں کو لینے آیا ہے روک نہیں سکتیں دنیا میں بے انتہا بادشاہ ہوئے آج ان کے جسموں کا نام و نشان بھی باقی نہیں جو پیدا ہوا ہے اس نے ناش ہونا ہے۔ آتما پیدا نہیں ہوا اس نے ناش نہیں ہونا پران پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے ناش ہونا ہے ناش ست رہت کا ناش والے سے کیا میل ہے۔ اس واسطے پرانوں کی رکھشا کا اس کو کوئی فکر نہیں وہ روٹی کے واسطے اپنے دھرم کو نہیں بیچ سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ انسان تین قسم کے ہوتے ہیں ایک پامر دوسرے وشئے تیسرے ممکشو جو لوگ حیوانوں کے جسم سے آتے ہیں ان کے اندر حیوانی سنسکار موجود ہوتے ہیں۔ حیوانوں کو سوائے کھانے کے کوئی فکر نہیں ہوتا۔ اس کو یہ یقین نہیں ہوتا۔ کہ جس مالک نے مجھے کھونٹے پر باندھا ہے۔ جس نے مجھ سے کام لینا ہے۔ وہ مجھکو ضرور کھانے کو دیگا۔ مالک کھانا دینے آتا ہے پشو رسا تڑانے کیواسطے دوڑتا ہے جب تک چارہ اس کے سامنے نہ آجاوے۔ اس کو تسلی نہیں ہوتی۔ وہ اپنے ساتھیوں سے چارے کیواسطے لڑتا ہے۔ ایسے ہی جو لوگ حیوانی جسم سے آئے ہیں۔ جن کے اندر گیان ہونے کا

بہت کم ہیں جو پونر جنم کے مسئلہ سے ناواقف ہیں جو آتما کی ہستی سے ناواقف ہیں۔ جو
پرماتما کے اور اس کے ناموں سے دور ہیں۔ جو کرم اور پھل بھوگنے کے طریق سے ناواقف
ہیں۔ وہ پامر انسان ہیں جن کی زندگی کا منزل مقصود ہی روٹی ہے۔ ہندوستان میں بھی
آج لاکھوں پامر انسان ہیں جن کو دہرم کرم کا کچھ بھی گیان نہیں جو صرف روٹی کی تلاش ہی
سکھہ سمجھتے ہیں جن کے دل میں یہ بیٹھا ہوا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے دھرم کی طرف لگ جائیں
تو روٹی کہاں سے آوے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ جس وقت لوگ بہت ہی کم جھوٹ بولتے
تھے جس وقت لوگ انگریزی تعلیم سے بالکل ناآشنا تھے جس وقت لوگ انگریزی سائنس
سے محض ناواقف تھے۔ اس وقت روٹی اس آسانی سے حاصل ہوتی تھی۔ اس وقت
نہ تو اس قدر قحط پڑتے تھے نہ ہی یہ بیماریاں نظر آتی تھیں جس قدر انگریزی تعلیم پھیلتی
ہے۔ اسی قدر لوگ پرماتما سے باغی ہو کر مادہ پرستی میں لگ گئے جس کا نتیجہ ہر قسم
کے دُکھ ہونا لازمی تھا جبکہ گورنمنٹ کے باغی آرام سے نہیں سو سکتے۔ انہیں
رات دن پکڑے جانے کا خوف لگا رہتا ہے۔ باوجودیکہ گورنمنٹ ایک دیہہ ہے۔ وہ
باغیوں کے دل کا حال نہیں جان سکتی۔ اُسے خفیہ پولیس کے ذریعہ پتا لگانے کی
ضرورت ہوتی ہے۔ اتنی کمزوری پر بھی باغی پکڑے جاتے ہیں۔ اُن کو
سزائیں ملتی ہوئی دیکھکر باغیوں کے دل اشانت رہتے ہیں۔ پھر اُس عالم کل
پرماتما کے باغی جس کے ہر جگہ موجود ہونے سے کسی خفیہ پولیس کی ضرورت نہیں
جس کی سزا سے جھوٹی گواہی نہیں بچا سکتی کوئی لائق سے لائق وکیل بھی کسی قانونی پیچ
سے چھوڑا نہیں سکتا۔ اُس سے باغی ہو کر جو سکھ چاہتے ہیں۔ اُنہیں حیوان ہی کہہ
سکتے ہیں۔ دوسری قسم کے انسان وشئے کہلاتے ہیں۔ جو ان حیوانوں سے
کسی قدر زیادہ گیان رکھتے ہیں سو وہ ہر ایک چیز کو سدھار کر استعمال کرنا چاہتے
ہیں۔ وہ مادی سائنس کے دلدادہ اور اپنی ہستی سے غافل ہوتے ہیں۔ ان
کو بھی نہ تو جیو آتما کی ہستی کا علم ہوتا ہے۔ نہ ہی پرماتما کی ہستی کا گیان نہ ان
کو کوئی پُنر جنم پر وشواس ہوتا ہے۔ نہ وید پر ہی اس واسطے وہ انسانی

زندگی کا مدعا کہانا پینا اور وشئے بھوگنا ہی تصور کرتے ہیں۔ یہ دونوں تو ایونز جنم کے
وشئوں میں انہوں نے سے موجود جنم کے واسطے انتظام کرتے ہیں۔ موجود جنم کا انتظام
حیوان بھی کرتے ہیں۔ کھانا پینا اور وشئے بھوگنا بھی حیوانوں میں پایا جاتا ہے
یہ اپنے روپ کو حیوانوں سے آگے نہیں لے جا سکتے یہ بار بار حیوانی قالبوں میں
جنم لیتے ہیں۔ ان کی زندگی کوئی قیمتی شئے نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ اپنی زندگی کو
جسم کی گاڑی کو دھونے اور اندریوں کے گھوڑے چرانے میں صرف
کرتے ہیں۔ وہ زندگی جو گاڑی کو دھونے اور گھوڑوں کو چرانے میں صرف
ہو اعلیٰ انسان کی زندگی نہیں کہلا سکتی کیونکہ گاڑی کو دھونا اور گھوڑوں کو چرانا
سائیس کا کام ہے سائیس چاہے کتنے ہی زیادہ ہوں ان سے مالک کی عزت نہیں
ہوتی۔ کیونکہ ان کی آتما بل سے خالی ہوتی ہیں انکے دل میں کسی وقت بھی زبردست
حوصلہ پیدا نہیں ہوتا۔ چھوٹے خیال اور چھوٹے کام ہوتے ہیں۔ پست ہمتی
ان کو دبائے رکھتی ہے۔ ویدانت شاستر کے جاننے والے تیسری قسم کے انسان
ہوتے ہیں۔ جن کو ممکشو کہتے ہیں۔ ان کی بھی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ بھی ہیں جنکے
ہیں میلے تھے۔ وہ اس کو صاف کرنے کے واسطے رات دن پراوپکار میں لگے رہتے
ہیں۔ وہ سارے سنسار کی بھلائی کو ہی اپنا من خیال ہیں۔ ان کا قول یہ
ہوتا ہے۔ کہ ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق باشد بقدر ہمت تو اقتدار تو۔ تو آپنی آرام
کی خواہش ترک کی۔ اگر خواہش ہے تو خلق خدا کی بھلائی کی۔ وہ دنیا کی تکلیفوں کی
کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ نیک نامی اور بدنامی کو ہیچ سمجھتے ہیں وہ مان اپمان سے کوئی
غرض نہیں رکھتے ہیں۔ وہ کسی حالت میں بھی دوسروں کو نقصان پہنچانے کے واسطے طیار
نہیں۔ ان کا خیال آزاد ہوتا ایشر کے احکام پر شاکر رہنا ہے انکو اچھا معلوم ہوتا
ہے سو وہ جانتے ہیں۔ کہ پرماتما جو کچھ کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے۔ اس نے جو کچھ کیا
اچھا ہی کیا ہے۔ وہ جو کچھ کرے گا۔ اچھا ہی کرے گا کیونکہ وہ دنیا کے اور دیا کے
سوائے کچھ کرتا ہی نہیں سو اگر تم کو دکھ ملتا ہے تو تمہارے کرموں سے وہ اپنی تکلیف کا

کا سبب نہ تو راجہ کو قرار دیتے ہیں نہ کرم چاریوں کو۔ ان کو نہ کوئی دشمن نظر آتا ہے نہ دوست
آتما ہی اپنا دوست ہے۔ آتما ہی دشمن۔ اُس کے کرم ہی دُکھ سُکھ کے سبب ہیں۔ دیالو
پرماتما نے کوئی چیز ایسی نہیں بنائی۔ جو جیوں کو دُکھ دینے والی ہو۔ اور نہ ہی کوئی چیز
سُکھ دینے والی ہے۔ سُکھ دُکھ کا سبب اپنے کرم ہیں۔ اگر ہم گیان کے موافق کرم کرتے ہیں
تو سُکھ ہوتا ہے۔ اگر گیان کے خلاف کرتے ہیں۔ تو دُکھ ہوتا ہے۔ گیان ہمیں بتلاتا ہے
کہ جس قسم کا بیج ہم زمین میں بوئیں گے ویسا ہی پھل آئیگا۔ ایسے ہی ہم جو بیج بوتے
یعنے دوسروں کے واسطے جیسی بھاونا کرتے ہیں ویسا ہی ہمیں پھل ملتا ہے۔ جو انسان
دوسروں کو نقصان پہنچانے کا خیال رکھتا ہے اس کے من میں پاپ کا بیج بویا گیا جس کا
پھل سوائے دُکھ کے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔ وہ دوسرے کی عیب جوئی میں نہیں لگتا
اور نہ ہی اس کو اپنے واسطے فخر خیال کرتا ہے۔ بلکہ اگر کسی میں کوئی عیب نظر آتا ہے تو
وہ اس کو کسی ترکیب سے دور کرنا چاہتا ہے۔ وہ شہد کی مکھی کی طرح پھولوں سے
شہد نکالتا ہے۔ وہ جس سے ملتا ہے۔ اس کے گنوں میں سے کوئی نہ کوئی گن حاصل
کرتا ہے۔ وہ دنیا میں رہتا ہے۔ لیکن سرائے سمجھکر وہ دنیا کو اپنا گھر نہیں سمجھتا
اس کا خیال اس کہانی پر چسپاں رہتا ہے۔

کہانی

کسی بادشاہ نے ایک جڑاؤ چھڑی تیار کرائی جس میں لاکھوں روپیہ کے جواہرات لگا دیا۔ ایک
دن بادشاہ قبرستان کے پاس سے گذرے۔ وہاں ایک سودائی کو دیکھا۔ بادشاہ نے
اس سے کہا۔ کہ تم شہر میں کیوں نہیں آتے۔ دیوانے نے جواب دیا۔ کہ جو شہر میں ہیں
وہ کہاں جاتے ہیں۔ آخر وہ بھی تو اسی جگہ آتے ہیں۔ دیوانے کی اس بات کو سن کر
بادشاہ نے چھڑی اس کو دیدی۔ دیوانے نے کہا میں اسے کیا کروں یہ چھڑی کس کام
کی ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ اسے رکھو جب کوئی تم سے زیادہ سودائی ملے تو اسے دے دینا
پاگل نے وہ چھڑی لے لی۔ کچھ مدت کے بعد بادشاہ کی موت کے پیغام کا وقت آ گیا۔
دیوانے کو خبر ملی۔ وہ بادشاہ کے پاس آیا۔ اور بادشاہ سے [illegible]

اب ہمارے آخری سفر کا وقت ہے دیوانے نے کہا حضور کہاں جائینگے۔ بادشاہ
نے کہا یہ تو معلوم نہیں دیوانے نے کہا جہاں حضور جائینگے کس قدر فوج رسالہ توپخانہ
اور پیادہ ساتھ لے جائینگے۔ بادشاہ نے کہا تب ہی تو تجھکو پاگل کہتے ہیں کبھی اس
سفر آخری میں بھی فوج رسالہ و توپ خانہ جایا کرتا ہے دیوانے نے پھر کہا حضور خزانہ
کس قدر ساتھ لیجائینگے۔ کیونکہ اتنے بڑے سفر کے واسطے جس کا پتہ ہی نہو۔ بہت
خرچ کی ضرورت ہوگی۔ بادشاہ نے کہا تو سچ مچ پاگل ہے کبھی سفر آخری میں بھی
خزانہ ساتھ جایا کرتا ہے۔ اس سفر میں بلا کوڑی پیسہ ہی جانا پڑتا ہے۔ دیوانہ نے
کہا بھلا اس سفر میں کون کون سے وزیر آپکے ساتھ جائینگے۔ کیونکہ بغیر وزیروں کے
تو بادشاہوں کا کام چل ہی نہیں سکتا۔ بادشاہ نے کہا تو ازحد پاگل ہے کبھی اس سفر
آخری میں وزیر بھی ساتھ جایا کرتے ہیں۔ دیوانے نے پھر کہا وزیر نہ سہی کون کونسی
بیگم ساتھ جائینگی۔ کیونکہ بیگموں کے بغیر بادشاہوں کا کسی سفر میں بھی تنہا کام
کس طرح چل سکتا ہے۔ بادشاہ نے کہا تجھ سے بڑھکر بیوقوف کون ہوگا۔ کیا
اس سفر آخری میں بیگمیں ساتھ جایا کرتی ہیں دیوانے نے کہا نہ سہی بیگم تو شہزادے
تو ضرور ہی جائینگے۔ ان کے بغیر تو دل لگنا مشکل ہوگا۔ بادشاہ نے کہا ارے پگلے نہیں
اس سفر میں کوئی شاہزادہ بھی ساتھ نہیں ہو سکتا دیوانے نے کہا اچھا شاہزادہ نہ سہی
آپ کس سواری میں جائینگے۔ بادشاہ نے کہا ارے دیوانے اس سفر میں سواری بھی
ساتھ نہیں جا سکتی۔ یہ سن کر دیوانے نے چھڑی بادشاہ کے پاس پھینکدی۔ اور
کہا مجھ سے زیادہ پاگل تو ہے۔ ہزاروں انسانوں کو دکھ دیکر ایسا اسباب جمع کیا۔
جس کو ساتھ نہیں لیجا سکتا۔ تجھ سے زیادہ پاگل دنیا میں کون ہوگا۔ بادشاہ سن کر
افسوس کرنے لگا جب انسان کی طبیعت تمیز سے بے بہرہ ہوتی ہے۔ وہ دنیاوی
چیزوں کو مستقل سمجھکر ان کو جمع کرنے میں لگا رہتا ہے اور با تمیز انسان جانتا ہے
کہ جو شئے پیدا ہوتی ہے۔ وہ ضرور ناش ہوگی۔ پیدا شدہ شئے کبھی مستقل نہیں ہو
سکتی۔ انتیہ میں نتیہ بدھی وغیرہ یعنی اودیا ہی تمام دکھوں کا سبب ہے جو لوگ اودیا

کے چکر میں پھنس جاتے ہیں۔ وہ سدا دُکھ بھوگتے ہیں۔ جو لوگ دنیا میں کام کرتے ہیں۔ وہ سدا سُکھ بھوگتے ہیں۔ پیداہ شدہ شئے کسی تین سے مستقل نہیں رہ سکتی کروڑوں بادشاہ ہوئے۔ آج ان کی حکومتوں کا کوئی نشان صفحہ ہستی پر نظر نہیں آتا۔ لاکھوں دولتمند سال میں دیوالہ نکال دیتے ہیں۔ ہزاروں دولتمندوں کے گھر ڈاکو اور چوروں کے شکار ہو گئے۔ سینکڑوں بنک دیوالہ نکال بیٹھے ہزاروں زمینداروں کی زمینداریاں فروخت ہو گئیں۔ کروڑوں جوان اور پہلوان راکھ کی ڈھیری ہو گئے بھیم اور ارجن کی ہڈیوں کے نشان نہیں ملتے۔ رام اور کرشن کے نیک کارناموں کے سوائے اون کے جسم کا پتہ نہیں۔ پس مکشو کا یہی خیال ہے کہ جس طرح ہو سکے سنسار کا نشکام پر اوپکار کروں جس سے انتہ کرن کی شدھی ہو جاوے جب انتہ کرن شدہ ہو جاتا ہے۔ تو تین قسم کی خواہشیں یعنے دہن کی خواہش۔ اولاد کی خواہش شہرت عزت اور حکومت کی خواہش دور ہو جاتی ہے جسکو یہ خواہشیں موجود ہیں اُس کا من صاف نہیں۔ وہ پر اوپکار کے کام اگر کرتا ہے۔ تو لوک ایشنا یعنے شہرت عزت اور حکومت کی خواہش سے شہرت عزت اور حکومت کی خواہش انسان کو دہرم سے گرا کر پاپ کے گڑھے میں گرا دیتی ہے اندر جیسے دیوتوں کے راجہ کو بھی لیش کی خواہش نے دہرم سے پتت کر دیا۔ کوئی شہرت کا طالب یہ نہیں چاہتا۔ کہ اُس جیسے دو ہو جاویں۔ دہرم کے خیال کے لاکھوں آدمی ملکر کام کر سکتے ہیں۔ لیکن شہرت عزت اور حکومت کے خیال کے دو آدمی بھی ایک میں نہیں سما سکتے۔ جیسا ایک شاعر کہتا ہے دہ درویش در گلیمے بخفتند و دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند۔ یعنے دس فقیر ایک گدڑی میں سو سکتے ہیں۔ لیکن دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں سما سکتے جب تک انسان کے دل میں پر اوپکار کا خیال رہتا ہے تب تک اُس کا کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا جہاں خود غرضی آئی وہیں لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ جب تک ودیا رہتی ہے۔ لڑائی جھگڑے نہیں ہوتے۔ لیکن اودیا جہاں آئی کا پیر جہاں پڑا سارا سب پھوٹ مرتے ہیں دوسرے درجہ کے

ممکش وہ ہیں جن کا من نشٹ ہو چکا ہے۔ جو صرف من کی چنچلتا کو دور کرنیکے واسطے
ابھیاس اور ویراگیہ کو کام میں لاتے ہیں۔ من بغیر ویراگ اور ابھیاس کے قایم
نہیں ہو سکتا۔ یوگی لوگ ابھیاس کے ذریعہ من کو پکڑتے ہیں۔ من خون کی حرکت سے
حرکت کرتا ہے۔ اگر خون میں حرکت نہ ہو۔ تو من حرکت نہیں کر سکتا خون پرانوں کی
حرکت سے حرکت کرتا ہے۔ اگر یہہ پرانوں کی حرکت نہ ہو۔ تو خون حرکت نہیں کر سکتا
پس جب پرانکی حرکت قبضہ میں ہو جاوے۔ تب خون کی حرکت قبضہ میں ہو جاویگی جب خون
کی حرکت قبضہ میں ہو جاویگی تب چنچل من بھی قبضہ میں ہو جاویگا اس پران کی حرکت
کو قبضہ میں کرنے کے واسطے مہرشی پتنجلی نے یوگ درشن میں یم نیم وغیرہ یوگ کے آٹھ
انگ مقرر کیے ہیں۔ ان انگوں پر ٹھیک طور پر عمل کرنیکا نام اشٹانگ یوگ کا
ابھیاس کہلاتا ہے۔ اس راستہ پر چلنے والا انسان اگر سدھیوں کے چکر میں نہ پھنس
جاوے۔ تو منزل مقصود یعنے مکتی کو پراپت ہوتا ہے۔ اسکے راستہ کی تمام روکاوٹیں
مستقل طور پر ابھیاس کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ دوسرا ذریعہ اس من کو قبضہ
میں لانیکا ویراگیہ ہے۔ راگ یعنے خواہش اس شے کی ہوتی ہے جسکو آتما اپنے واسطے مفید
اور غیر حاصل سمجھتا ہے۔ نہ تو اس شے کی خواہش ہوتی ہے جو مفید نہ ہو۔ اور نہ ہی
اس شے کی خواہش ہوتی ہے۔ جو حاصل ہو اور جو شے حاصل اور مضر ہو۔ اس میں
دویش ہوتا ہے۔ اب مفید وہ شے ہوتی ہے جو کمی کو پورا کرے یا نقص کو دور
کرے۔ جب تک جیو آتما اودیا سے اپنے کو جسم خیال کرتا ہے۔ تب تک جو چیزیں
جسم کی کمی کو پورا کرتی ہیں خوراک وغیرہ یا جسم کے نقص کو دور کرتی ہیں جیسے گھرت
اور دوائی وغیرہ تب اس کو ان میں راگ ہوتا ہے۔ اگر مکان کو جسم کیواسطے
مفید خیال کرتا ہے۔ تو اس میں راگ ہوتا ہے۔ اگر سواری کو جسم کے واسطے
مفید خیال کرتا ہے۔ تو اس میں راگ ہوتا ہے۔ غرضیکہ جتنی چیزوں میں اپنے
جوڑنے کا ادھیاس ہوتا ہے۔ ان سب کے لئے مفید میں راگ پڑتا ہے جب جیو
کو پتہ لگ جاتا ہے کہ میں تو شریر نہیں ہوں نہ اندریاں بلکہ یہ میری منزل پہنچے

کے لئے گاڑی اور گھوڑے ہیں۔ ان کی خدمت میں لگے رہنا سائیسی ہے اگر یہ
اپنی گاڑی ہوتی۔ تو اس کی حفاظت کی بھی ضرورت ہوتی یہ تو کرایہ کی گاڑی جس کا
مالک ہر وقت کرایہ مانگتا ہے۔ اگر تھوڑی دیر کیواسطے ہوا نہ ملے تو اندر سے آواز
آتی ہے۔ نکلو باہر۔ اگر ۲۴ گھنٹہ تک پانی نہ ملے تو آواز آتی ہے نکلو باہر اگر چار پانچ
روز خوراک نہ ملے تو آواز آتی ہے۔ نکلو باہر بھلا ایسے کرایہ دار کی گاڑی میں جس کا
مالک منٹ منٹ میں کرایہ مانگتا ہو غافل ہو کر بیٹھنا عقلمندی کا کام ہے نہیں اس
گاڑی سے تو جس قدر منزل کی طرف چلا جائے اتنا ہی فائدہ ہے۔ گاڑی اور
گھوڑوں کے چرانے میں زیادہ وقت خرچ کرنا جہالت ہے گاڑی کی حفاظت گاڑی
کا مالک خود کرے گا مسافر کو تو منزل مقصود کی طرف جس قدر سفر طے ہو جاوے۔ وہی
فائدہ ہے۔ جس انسان کو جسم اور آتما کا پتہ لگ جاوے وہ اس جسم سے فائدہ اٹھا
سکتا ہے۔ اور جس کو آتم گیان نہیں وہ جسم کی ضرورتوں میں راگ پیدا کر کے اپنے
آپ کو بگاڑ دیتا ہے۔ اگر ضرورتوں تک ہی محدود رہتا تو کوئی ہرج کی بات نہ تھی
کیونکہ پرماتما ہر ایک ضرورت پوری کرتے ہیں۔ لیکن جسم کو آتما سمجھنے والا ہوس
کی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو پرماتما سارے سنسار کی ضرورتیں پوری کرتا
ہے وہ ایک آدمی کی بھی ہوس پوری نہیں کر سکتا کیونکہ جس قدر ملتا جاوے۔ ہوس
اس سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ سنسار کے پدارتھوں میں
آنند تو ہے نہیں۔ جو ان میں آنند کی خواہش سے کام کرتا ہے اسے اور آدمیوں کو
(جو اس سے دنیاوی چیزوں میں زیادہ ہیں) دیکھکر خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کو آنند
ہوگا۔ اس واسطے وہ ان چیزوں کو حاصل کرتا ہے چونکہ ان چیزوں میں آنند نہیں
تھا۔ اس واسطے چیزوں کے حاصل کرنے سے بھی آنند حاصل نہیں ہوتا۔ پھر وہ
اس سے زیادہ میں آنند سمجھکر اس کی خواہش کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام دنیا کا
چکرورتی راجیہ ملنے پر بھی دکھ بڑھ جاتا ہے آنند حاصل نہیں ہوتا لیکن ہوس روزمرہ
تنگ کرتی ہے۔ اس واسطے جب تک ویراگ نہ ہو جب تک پرکرتی کی ماہیت سے

منشیہ واقف ہوجاوے۔ جب تک ہر ایک چیز آتما کیواسطے بندھن خیال کر لیا جاوے کیونکہ چیزوں کا اہنکاری بندھن ہے اسی سے تمام دکھ پیدا ہوتے ہیں جس چیز کو ہم اپنا سمجھتے ہیں ۔ اسی کے ناش ہونے سے دکھ ہوتا ہے جس کو ہم اپنا نہیں سمجھتے ۔ اس کے ناش سے بھی تکلیف نہیں ہوتی ۔ اگر ہم اس کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں ۔ تو اس کے ناش سے بھی ہمیں خوشی ہوتی ہے ۔ اگر ہمارا مکان جل جاوے تو ہم کو تکلیف ہوتی ہے ۔ اگر وہ مکان دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیا ہو تو اسکے ناش سے کوئی خوشی نہیں ہوتی ۔ اگر کسی ہمارے دشمن کا مکان ہو تو اس کے ناش سے خوشی ہوتی ہے ایک ہی مکان بدھی بھید سے دکھ اوداسنتیا اور سکھ کا سبب ہو جاتا ہے پس یہ ناش والا سنسار ہے اس کی ہر ایک چیز مو کاروائی پائی جاتی ہے ۔ پیدا ہونا بڑھنا ایک حد تک بڑھ کر رک جانا شکلیں تبدیل کرنا گھٹنا اور ناش ہونا ہر ایک جسم و رحت اور چیزوں میں دیکھا جاتا ہے جس قدر زیادہ ناش والی چیزوں میں اہنکار ہو گا اسیقدر دکھ زیادہ ہو گا ۔ جس قدر ان چیزوں سے تعلق کم ہو گا ۔ اسی قدر دکھ کم ہو گا ۔ بیوقوف سمجھتے ہیں ۔ کہ دولتمندوں کو سکھ زیادہ ہوتا ہے ۔ لیکن یہ صحیح نہیں جس قدر دولت زیادہ ہوتی ہے ۔ دل اس کا کنگال ہوتا ہے ۔ اس کے متعلق ایک کہانی ہے ۔

کہانی

ایک دفعہ ایک بادشاہ شہر سے دو پہاڑوں میں شکار کھیلنے گیا ۔ راستہ میں بوند پڑنے لگی بادشاہ گھر کی طرف لوٹا ۔ راستہ میں دیکھا ۔ کہ فقیر جنگل میں بیٹھا ہوا ہے نہ تو کوئی کپڑا ہے نہ برتن نہ کوئی کھانے کا سامان ہے نہ بیٹھنے کا چارپائی ہے ۔ نہ جھونپڑی ۔ بادشاہ اس فقیر کی حالت کو دیکھکر دل میں سوچنے لگا کہ میں کیسا نالائق راجہ ہوں جسکے راجیہ میں ایسے کنگال لوگ رہتے ہیں ۔ یہ سوچکر بادشاہ نے پچیس روپیہ ایک نوکر کی معرفت فقیر کے پاس بھیجے ۔ فقیر نے جواب دیا کسی کنگال کو دیدو نوکر نے آکر بادشاہ سے

کہا کہ روپیہ تھوڑا ہے۔ اس واسطے نہیں لیا۔ بادشاہ نے پانچسو روپیہ فقیر کے پاس بھیجا۔ تب بھی اس نے جواب دیا۔ کہ کسی کنگال کو دیدو۔ جب نوکر نے آ کہا۔ تو بادشاہ نے کہا۔ اب بھی تھوڑے ہیں۔ تو اس نے پانچہزار روپیہ فقیر کے پاس بھیجے۔ اس نے پھر جواب دیا۔ کہ کسی کنگال کو دیدو۔ بادشاہ نے سن کر پھر تھوڑے ہی خیال کر کے پچیس ہزار بھیجے۔ فقیر نے جواب دیا۔ کہ کسی کنگال کو دے دو۔ آخر سوا لاکھ لے کر بادشاہ خود گئے۔ فقیر نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ کسی کنگال کو دیدو۔ بادشاہ نے کہا سائیں آپ سے بڑھ کر کون کنگال ہوگا۔ نہ تو آپ کے پاس کپڑا ہے نہ جھونپڑی برتن ہے۔ نہ کھانا فقیر نے کہا کہ ہم تو بادشاہ ہیں۔ بادشاہ نے سنکر کہا۔ کہ بادشاہوں کے پاس تو فوج ہوتی ہے۔ آپ کی فوج کہاں ہے فقیر نے کہا۔ کہ ان کو ڈر ہوتا ہے اس واسطے وہ فوج رکھتے ہیں۔ ہمیں ڈر کس کا ہے جس کے لئے فوج رکھیں۔ دوائی بیماری کے واسطے ہوتی ہے۔ جس کو بیماری نہ ہو۔ اس کو دوائی کی کیا ضرورت ہے جس کو خوف کی بیماری ہو۔ وہ فوج رکھے۔ بادشاہ نے کہا کہ بادشاہوں کے پاس خزانہ ہوتا ہے۔ تمہارا خزانہ کہاں ہے۔ فقیر نے کہا کہ ان کو ڈر کی بیماری کے سبب خرچ ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ خزانہ رکھتے ہیں۔ نہ ہمیں ڈر کی بیماری ہے نہ فوج کی ضرورت ہے نہ ہمارا کوئی خرچ ہے۔ پھر ہم خزانہ کیوں رکھیں بادشاہ نے کہا۔ کہ آپ کے پاس بادشاہی کا سامان کونسا ہے۔ فقیر نے کہا ہمارے پاس رسائن ہے۔ جس وقت چاہیں۔ ان تمام پہاڑوں کا تانبہ سونا بنا دیں۔ یہ سن کر بادشاہ چلدیئے۔ اور دل میں خیال کیا۔ کہ اگر یہ فقیر رسائنی نہ ہوتا۔ تو ضرور روپیہ لے لیتا۔ اس کا روپیہ نہ لے لینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ رسائنی ہے۔ بادشاہ رات کو سونے لگے۔ تو خیال آیا کہ اگر اس رسائنی سے دس یا پانچ ہزار من سونا بنوا لیا جاتا۔ تو ایک دو ملک اور فتح ہو جانے میں خیال آیا کہ یہ موقعہ اچھا ہے۔ کیونکہ رات ہے کسی کو خبر ہی نہ ہوگی لہذا بادشاہ فقیر کی طرف

پیدل چل دیئے جب فقیر نے پاؤں کی آواز سنی۔ تو پوچھا کون ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ میں آپ کا سیوک بادشاہ ہوں۔ فقیر نے سوال کیا۔ کہ تو اس وقت کیوں آیا۔ بادشاہ نے حال بیان کیا۔ اور کہا کہ آپ دس بیس ہزار من سونا بنا دیں۔ فقیر نے کہا کہ بتلا کنگال تو ہے یا ہم۔ مانگنے تو آیا یا ہم یہ بات سن کر بادشاہ نے کہا۔ بیشک کنگال تو میں ہی ہوں۔ آپ دیا کر کے سونا بنا دیں۔ فقیر نے کہا کہ ضرور بنا دیں گے تو آیا کر بادشاہ نے فقیر کے پاس جانا شروع کیا۔ اور فقیر نے اس کو تتو گیان کا اوپدیش کر دیا۔ ایک سال میں بادشاہ حقیقت کا عالم ہو گیا۔ اور اس کی وہ خواہش جاتی رہی۔ فقیر نے جب دیکھا۔ کہ بادشاہ اب کنگال نہیں رہا اس کی اندرونی حالت تبدیل ہو گئی۔ فقیر نے بادشاہ سے کہا۔ کہ تم دس ہزار من تانبہ لے آؤ۔ تا کہ تم کو سونا بنا دیا جائے۔ بادشاہ نے ہنس کر جواب دیا سائیں جی وہ تانبہ سونا بن چکا۔ اب کوئی ضرورت نہیں دراصل جس کو ہوس ہے اس کے پاس کتنا ہی مال کیوں نہ ہو وہ کنگال ہوتا ہے۔ اور ہوس ایسی بیماری ہے۔ کہ جس کا دور ہونا بہت مشکل ہے۔ ضرورت پوری ہونا کوئی مشکل نہیں۔ لیکن ہوس پوری ہونا بہت مشکل ہے۔ جس کا علاج سوائے صحیح علم کے ذریعہ ویراگیہ ہونے کے دوسرا نہیں۔ جس انسان کو ویراگیہ نہیں۔ اس کی ہوس کی بیماری اربوں روپیہ یا چکرورتی بادشاہت سے دور نہیں ہو سکتی۔ اس کا دکھ ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ جس انسان کی ہوس کی بیماری کی دوائی تلاش کرنی ہو۔ وہ صرف علم حقیقت ہے۔ جس سے کل چیزیں آتما کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوتیں بھلا جو شئے نتیہ ہے اس کو نقصان پہنچانیوالی کونسی شئے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نتیہ شئے کا ایک رس ہونا لازمی ہے۔ اس میں کمی وبیشی کس طرح ہو سکتی ہے جس میں کمی وبیشی ہونا ممکن نہ ہو اس کو نفع نقصان کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس کا ناش کبھی ہوتا ہی نہیں۔ اس کے بچانیکے واسطے کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں

اور جو چیزیں پیدا شدہ اور انتیہ ہیں۔ ان کی رکشا میں کسی قدر کوشش کی جاوے۔ وہ قایم نہیں رہ سکتیں۔ مورکھ انسان ان انتیہ چیزوں کو نتیہ بنانے کے واسطے ہی ہزاروں قسم کے پاپ کرتا ہے۔ کیا اُس انسان سے زیادہ کوئی بیوقوف ہو سکتا ہے۔ کہ جو پیدا شدہ شے کو مستقل بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ انتیہ میں نتیہ بدھی اودیا ہے۔ انسان کے کل بیرونی سادھن اور سامان پیدا شدہ ہیں۔ ان کو مستقل بنانا ناممکن ہے بڑے بڑے بیوقوف بادشاہوں نے پتھروں کے قلعہ بنائے ہزاروں توپیں بنائیں۔ جسم کی رکشا کے واسطے بڑے بڑے حکیم اور ڈاکٹر رکھے۔ باڈی گارڈ اور محافظ رکھے۔ کیا اُن بادشاہوں کے جسم بچ گئے۔ بیوقوف لوگ نہیں جانتے کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم اس وقت سب سے بڑا بادشاہ ہے اُس کے راج میں ایک کروڑ انتیس لاکھ مربع میل زمین ہے۔ چالیس کروڑ سے زیادہ اُس کی رعایا ہے اُس کا دارالخلافہ لنڈن دنیا کے سب شہروں سے بڑا شہر ہے۔ پارلیمنٹ کا اعلےٰ انتظام ہے۔ ان سب چیزوں کے ہوتے ہوئے بھی اس کے ماں باپ مر گئے۔ بھائی مر گئے۔ بیٹا مرا۔ جو کل دنیا کے جاہلوں کو سبق دے رہا ہے کہ اس قدر طاقت اور سامان ہونے پر پیدا شدہ جسم مستقل نہ رہ سکا۔ بھلا ان سے زیادہ کون بیوقوف انسان ہو سکتا ہے۔ کہ جو روپیہ کے بھروسہ پر پرماتما کے اٹل نیموں کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ روزمرہ کا تجربہ انسان کو اگر وہ غور سے سوچے۔ پرماتما کے اٹل نیموں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور بتلاتا ہے۔ کہ جو نتیہ ہے اسکو کوئی طاقت ناش نہیں کر سکتی۔ جو شے انتیہ ہے اُس کی کوئی طاقت حفاظت نہیں کر سکتی انتیہ کا ناش ہونا لازمی ہے۔ نتیہ کا قایم رہنا لازمی ہے۔ نتیہ کے کام نتیہ سے چل سکتے ہیں نتیہ کی ترقی انتیہ سے نہیں ہو سکتی۔ اگر ذرا بھی پرماتما نے حقیقت کو دیکھنے والی آنکھیں دی ہیں۔ تو رشیوں کے سدھانتوں کو وچار کرو۔ جو بغیر کسی مادی اسباب کے بھی جنگلوں

میں بستے ہوئے بادشاہوں کے بادشاہ تھے۔ کسی کی ہمت نہ تھی۔ کہ ان کو تکلیف دے سکے۔ ان کو تکلیف دے ہی کون سکتا تھا۔ کیونکہ وہ ایسی زبردست طاقت کے سہارے تھے۔ کہ جس کے سامنے دنیا کی تمام طاقتیں ایچ تھیں۔ گورنمنٹ کا پانچ روپیہ ماہوار کا چپڑاسی بڑے سے بڑے دھنیں کو پکڑ لاتا ہے کیا وہ چپڑاسی کی اپنی طاقت ہوتی ہے۔ جواب ملتا ہے نہیں۔ بلکہ وہ اس طاقت کے بھروسہ جس کے انتظام میں تمام دنیا کے بادشاہ جی رہے ہیں جس کے اوزار اگنی پانی ہوا اور بجلی اس قدر زبردست ہیں۔ کہ کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اس کا انتظام نہیں کر سکتا۔ اس کے ہتھیار بھونچال وغیرہ اس قدر مضبوط ہیں۔ کہ ایک منٹ میں بادشاہوں کی بادشاہتیں معہ کل فوج اور توپوں بندوقوں کے تباہ کر سکتے ہیں۔ خواہ سمندری جہاز ہوں یا ہوائی جہاز۔ پرماتما کی شکتی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جاہل انسان اپنی بے وقوفی سے پرماتما کو چھوڑ مادی اشیاء کا سہارا لیتا ہے۔ لیکن اس غلطی کے سبب اپنے آپ کو دکھوں کا شکار بنا لیتا ہے۔ جو انسان پرماتما کے گیان سے اپنے آتما کے بل کو ٹٹولتے ہیں ان کو نہیں دبانے والی کوئی طاقت نہیں۔ جبکہ سرکاری سپاہی اپنے بادشاہ کے بھروسہ پر بیٹھے بڑے آدمیوں کو پکڑ لاتے ہیں۔ تو پرماتما بھگتوں کو کس کا خوف ہو سکتا ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ موت ہمارے مالک کے ہاتھ میں ہے۔ سوائے اس کے نیم کے کوئی مار نہیں سکتا۔ زبردست آدمی دوسروں کو مارنے کا خیال کر سکتا ہے۔ لیکن مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انسان کے ہاتھ میں صرف نیت ہے۔ وہ بدنیتی سے اپنے آپ کو گنہگار بنا سکتا ہے۔ لیکن اپنے دشمنوں کو نقصان پہنچا دینا اس کے اختیار سے باہر ہے۔ جس قدر انسان کا بھوگ دکھ پا سکتا ہے۔ وہ ہر حالت میں اس کو بھوگنا پڑیگا۔ جس انسان کا بھوگ اچھا ہے۔ وہ اپنی ساری دولت لٹا دے۔ دولتمندوں کو سخت سے سخت گالی دے۔ کسی کی خوشامد خواب میں بھی نہ کرے تو بھی اسکے سکھ کے سامان

سب ہی بیمار ہیں گے - خوش قسمت انسان کہیں چلا جاوے - تم سے دکھ نہیں ہو سکتا - بیوقوف ہیں وہ لوگ جو سکھ کو دولت کے سہارے سمجھتے ہیں - دولت سے سکھ نہیں ہو سکتا - بلکہ دولت دکھ دینے والی ہے جو کام دولت مند دولت سے نہیں کر سکتے - وہ ایشر کے بھگت آسانی سے کر سکتے ہیں - اس دنیا میں دولت کے پھل چار نظر آتے ہیں - ایک یہ کہ دولتمند خوراک اچھی کھا سکتا ہے - لیکن ایسی کوئی خوراک نہیں جو جیوانات کو حاصل نہ ہوتی ہو گوشت خور انسان گوشت کو اچھی خوراک سمجھتے ہیں - لیکن جن جانوروں کا گوشت انسان کھاتے ہیں - انہیں جانوروں کا گوشت حیوان بھی کھاتے ہیں - ایسا کونسا جانور ہے جس کا گوشت باز وغیرہ پرندوں یا شیر گیدڑ وغیرہ درندوں کو میسر نہ ہوتا ہو - انسان میوے اور اناج کھاتے ہیں جس کو پرندے اور چرند بھی کھاتے ہیں - انسان کی غذا میں ایسی کوئی شے شامل نہیں جو دوسرے جانوروں کو میسر نہ ہو - جبکہ وہ خوراک جس کو دولت کھاتے ہیں جنگلی جانوروں تک پرماتما نے دے رکھی ہے تو اس کے واسطے ایشر کی بھگتی کو چھوڑ کر دولت جمع کرنے لگ جانا جہالت نہیں تو اور کیا ہے - ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے - کہ ایشر وشواسی لوگ دولتمندوں سے ہمیشہ خوراک اچھی کھاتے ہیں - مثلاً سادھوؤں کو لے لیجیئے - وہ غذا کھاتے ہیں کسی رئیس سے کم نہیں - کیونکہ ان کو ہر ایک امیر و غریب نیوتہ دیتا ہے - اور اپنی خوراک سے اچھی خوراک کھلاتا ہے - دوسرا سکھ جس کو لوگ دولت سے حاصل ہونا سمجھتے ہیں - وہ اپنا کام نوکروں سے لیتا ہے - اس بات میں بھی ایشر کے بھگت بڑے بڑے امیروں اور بادشاہوں سے اچھے رہتے ہیں - ان کی خدمت کرنے والے ہر ایک ملک میں مل جاتے ہیں - بادشاہ کے خدمتگار تو صرف دولت کے غلام ہوتے ہیں - لیکن ایشر بھگتوں کے خادم بہت سے راجے مہاراجے اور بادشاہ نظر آتے ہیں - جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے اے ہما پیش فقیری سلطنت کیا مال ہے

بادشاہ آتے ہیں۔ پابوس کرنے کے واسطے جن لوگوں نے کاشی میں سوامی بھاسکرانند جی کی حالت کو دیکھا ہوگا۔ ان کو پتہ ہے۔ کہ ایشر بھگتوں کے سیوک کس قدر ہیں۔ تیسرا پھل جو دھن سے نکلتا ہے۔ وہ عزت ہے۔ لیکن ایشر بھگتوں کی عزت کے سامنے دولتمندوں کی عزت ہیچ ہے۔ وہ جس ملک میں جائیں۔ وہیں ان کی عزت ہوتی ہے۔ سوامی رام تیرتھ اگر ہندوستان میں عزت پاتے تھے۔ تو امریکہ میں بھی ان کی عزت کم نہ تھی۔ جس قدر عزت آج بابا نانک صاحب کی سکھوں کے دل میں ہے۔ کیا مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بھی اسی قدر ہے۔ کیا جس قدر عزت ویاس جی کی ہندوؤں کے دل میں ہے۔ کیا راجہ یدہشٹر کی بھی اس قدر ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ ایشر بھگتوں کی عزت دولت مندوں سے کبھی کم نہیں ہوئی۔ چوتھی بات یہ ہے۔ کہ دولتمندوں کو یقین رہتا ہے۔ کہ جس وقت کوئی مصیبت آئیگی۔ تب اس دولت سے علاج ہو سکیگا۔ جیسا کہ ایک نیتی کار کہتا ہے۔ کہ مصیبت کے واسطے دولت جمع کرنی چاہیئے۔ دولت مندوں کو کیا مصیبت ہو سکتی ہے۔ اگر قسمت سے مصیبت آئے۔ تو جمع کی ہوئی دولت بھی ناش ہو جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ ایشر کے بھگت ہیں۔ ان کو آنے والی مصیبت کا کبھی خوف ہی نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ پرماتما کے راجیہ میں مصیبت کوئی چیز ہی نہیں۔ کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ اچھا کرتا ہے۔ بیمار کو اگر کڑوی دوائی بری معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے واسطے مفید ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایشر کے نیائے سے جو ہمارے کرموں کی سزا ملتی ہے۔ وہ ہمارے من سے پاپوں کی میل کو دور کرتی ہے۔ اس واسطے وہ بھی مفید ہی ہے۔ انسان کو جس وقت تک علم حقیقت کا پتہ نہیں لگتا تب ہی تک اسے دولت وغیرہ مادی اشیاء اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت کو جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ دولت کی ہوس سے زیادہ کوئی تکلیف دینے والی شے نہیں جس طرح

سانپ چھونے میں بہت ہی نرم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن کاٹنے سے موت معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ چمکدار چیزیں دولت و استری گو ظاہر میں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت میں سچائی سے دور لے جا کر آتما کے مرتیو کا سبب ہوتی ہیں۔ کیونکہ پرماتما نے آتما کو اندری من اور شریر کا بادشاہ بنایا ہے۔ لیکن ان چمکدار چیزوں کے پردہ سے دھوکہ کھا کر آتما اندریوں کا غلام ہو جاتا ہے۔ اور ست دہرم سے دور جا پڑتا ہے۔ اس وقت من جس طرح آتما کو نچاتا ہے۔ ایسے ہی آتما ناچتا ہے۔ اسی واسطے پرماتما نے ویدمیں اوپدیش کیا ہے۔ کہ چمکدار چیزوں کے پردہ سے سچائی کا مکھ ڈھپا ہوا ہوتا ہے۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ تمہارا آتمک بل بڑھے۔ اور تم ست دہرم کو جان جاؤ۔ تو سب سے پہلے اس پردہ کو دور کرو جب تک یہ پردہ ہے تب تک تم سچائی کو جان نہیں سکتے۔ انسان اگر سچائی سے گر جاوے۔ تو اس کی زندگی حیوانوں سے بدتر ہو جاتی ہے۔ منو نے صاف لفظوں میں کہا ہے۔ کہ لوبھی اور کامی انسان کبھی دہرم کو جان ہی نہیں سکتا۔ اسی واسطے جو لوبھ اور کام میں پھنسے ہوئے نہیں۔ انہیں کو دہرم کے جاننے کا ادہکار ہے۔ اور جو لوبھ اور کام میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کو دہرم کے جاننے کا ادہکار ہی نہیں جن کو دہرم کے جاننے کا ادہکار نہیں۔ آج بدقسمتی سے بھارت ورش میں وہ دہرم کے آچاریہ ہیں گرہستی کا تو دھن کمانا فرض ہی ہے۔ لیکن ہندوستان کروڑپتی سنیاسی کہلاتے ہیں لاکھوں روپیہ جمع کر کے اودیا سی نام رکھ لیا۔ سچ سچ یہاں اودیا نے ایسا گھیرا پایا ہے۔ کہ دہرم کی ناؤ بھنور میں جا پڑی ہے۔ اگرچہ اس دیش میں باون لاکھ سادھو ہیں۔ لیکن ایسے ہی جیسے پنجاب میں نائی کا نام راجہ رکھ لیتے ہیں۔ اگر اس باون لاکھ میں سے باون بھی سادھو ہوتے۔ تو دیش کا کلیان ہو جاتا۔ لیکن یہ سبھا سبھی اداسی نہیں۔ بلکہ بانتاشی بیننے تے کر کے چاٹنے والے ہیں بہت سے

تو چھوٹی عمر میں ساد ہو ہو گئے جنہوں نے سنسار کا کچھ دیکھا ہی نہ تھا۔ ساد ہوؤں میں آکر کچھ پڑھ لکھ گئے۔ گرہستیوں میں کچھ عزت ہونے لگی بجائے اس کے کہ وہ گرہستیوں کا اوپکار کرتے انہیں سے روپیہ لے کر ڈیرہ یا مٹھ جمانا اور انہیں کے روپیہ سے اپنے جسم کو سجانا۔ اور انہیں کی عورتوں کو لڑکے دینے کے بہانے سے خراب کرنا ان کا کام ہوگیا۔ دھرم کرم کو یہ سب متھیا بتلا نے لگے۔ اگر دھرم کرم کا اپدیش کرتے۔ تو ممکن تھا۔ کہ کوئی گرہستی ان سے سوال پوچھتا کہ مہاراج آپ کیا کرم کرتے ہیں۔ انہوں نے سنسار متھیا بتلا کر کرم کو مول سے ناش کر دیا۔ اگر کوئی ان متھیا وادیوں سے پوچھے۔ کہ مہاراج جب سنسار متھیا ہے۔ تو آپ کا یہ وچن بھی کہ سنسار متھیا ہے۔ سنسار کے اندر ہونے سے متھیا ہوگا۔ اگر سنسار ست ہے تو بھی آپ کا یہ وچن متھیا ہی ہے شوک ہے۔ کہ گرہستی لوگوں نے پڑھنا چھوڑ دیا۔ اسواسطے یہ بھگوے پوش ان کو دھوکہ میں ڈال کر ادھرم پھیلا رہے ہیں۔ ادھر سنسار کو متھیا بتلاتے ہیں اور ادھر گرہستیوں سے روپیہ جمع کرکے اچھے اچھے مکان بنواتے ہیں اور سندر کپڑے پہنتے ہیں اور گاڑیوں پر چڑھتے مزے اڑاتے ہیں۔ جب کوئی سوال کر دیتا ہے کہ مہاراج آپ تو سنسار کو متھیا بتلاتے ہیں۔ پھر آپ ایسے کام کیوں کرتے ہیں۔ تو جواب دیتے ہیں یہ سب بھی متھیا بھرم ہی ہے۔ اگر کوئی عقلمند گرہستی دس بیس جوتے لگا دے جب عدالت میں جا کر دعوے کریں۔ تو ان کو یہی جواب دے کہ مہاراج یہ تو متھیا ہی ہے آپ نے کیوں عدالت کی شرن لی۔ تو ان کو پتہ لگے۔ لیکن بدقسمتی گرہستیوں کی ہے۔ اگر وہ پڑھے ہوتے تو ان کی دال ہی نہ گلتی۔ انکی دال انہیں دیشوں میں گلتی ہے۔ جہاں پر لوگ ان پڑھ ہیں۔ ساد ہو وہی ہو سکتا ہے۔ کہ جس کے اندر ساد ہو کے لکشن پائے جائیں اور وہ ہمارے سنسار کو سدھارنے کا پرشارتھ کریں۔ ورنہ کیا [illegible] کا مٹھ بنا لیا کمل چھوڑا اور شالہ اوڑھ لیا۔ ایک بیٹا چھوڑا پچیسیوں چیلے بنا لئے۔ استری چھوڑی چیلیاں بنا لیں۔ اور سب کے دھرم کا ناش کر دیا ہے